

جرم عشق

از----- ملیشہ رانا

مکمل ناول

شاہو اٹھ بھی جاؤ آخر کب تک سوؤں گے کس نے کہا ہے اتنی لیٹ تک "
"کام کرنے کو۔۔۔"

ایہا آج پھر شاہ دل کے کمرے میں موجود اسے نیند سے جگانے کی جدوجہد
میں مصروف تھی جبکہ وہ تھا کہ ایہا کی آواز سنتے ہی کروٹ بدل کر ایک
سرہانہ اپنے کان پر رکھ چکا تھا یعنی ایہا کو مکمل اگنور کیا تھا اس نے اور یہ
بات بھلا کہاں برداشت تھی ایہا کو-----

تبھی ایک جھٹکے سے اس نے شاہ دل کا کسبل کھینچا اور پھر وہی سرہانہ جو
شاہ دل اپنے کان پر رکھ چکا تھا اسے کھینچتے ہوئے پھر سے شاہ دل کو اٹھنے
کا بولنے لگی-----

یار کیا مسئلہ ہے سونے کیوں نہیں دے رہی ہو۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے چڑھ کر بولا تو ابہا غصے سے تن جانے
والے تیکھے نقوش کے ساتھ شاہ دل کو گھورنے لگی۔۔۔۔

"ابھی اٹھو شاہو اور تیار ہو کر مجھے یونی لے کر چلو۔۔۔۔"

یونی کیوں جانا ہے تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کی بات پر شاہ دل برا سا منہ بتاتا وجہ دریافت کرنے لگا۔۔۔

تمہارے لئے دلہن دیکھنے جانی ہے اب اور کتنے بوڑھے ہو گئے اسی لیے "

"شادی کروا رہی ہوں تمہاری-----"

بے وقوف انسان یونی کیوں جاتے ہیں پڑھنے نا اتنی تو کا من سینس ہونی "

"ہی چاہیے تم میں-----"

ابہا نے جل کر شاہ دل کو جواب دیا جس پر بجائے برا منانے کے شاہ دل

کھل کر مسکرا نے لگا-----

دلہن تو میرے سامنے موجود ہے تو پھر بھلا تمہیں کیا ضرورت پڑی ہے
ڈھونڈنے کی , میں ہوں نا میں کر لوں گا شادی بس تم پڑھائی کا بہانہ چھوڑ کر
"ہاں کر دو۔۔۔۔"

شاہ دل کے بات پر سیکنڈوں میں ابہا کے گال سرخ ہوئے تھے جنہیں
دیکھ کر شاہ دل اور کھکھلا اٹھا تھا۔۔۔۔

"باتیں کرنا بند کرو اور تیار ہو کر نیچے آؤ بی جان ویٹ کر رہی ہیں تمہارا۔۔۔۔"

اپنی جھنپ مٹانے کو ابیہا نے بغیر شاہ دل کو دیکھے تیزی سے کہا اور پھر فوراً
کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اس کے جاتے ہی شاہ دل ابیہا کی حرکت پر
مسکراتے ہوئے اپنا بستر ٹھیک کرتا باتمہروم میں گھس گیا۔۔۔۔۔



اٹھ گیا شاہ۔۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان کے سوال پر کرسی کھینچ کر بیٹھ رہی ابیہا نے سر کو اثبات میں ہلایا اور
پھر بی جان کو دیکھنے لگی کہ کہیں وہ غصے میں تو نہیں۔۔۔۔

ایک تو مجھے اس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی آخر کیا ضرورت ہے اسے پولیس "
میں جاب کرنے کی، جب خاندانی اتنا بڑا بزنس ہے تو اسے مکمل ٹائم دے
لیکن نہیں اسے تو شوق چڑھا ہوا ہے مجرموں کو سلاخوں کے پیچھے دھکیلنے
"کا۔۔۔۔

آدھی رات کو گھر میں گھساتھا سوچا کہ میں سو رہی ہوں گی تو مجھے علم نہیں "
"ہوگا لیکن میں بھی اسی کی ماں ہوں۔۔۔۔

بی جان مسلسل غصے سے بولے جا رہی تھیں جب جلدی سے ابہا نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں ریلکس رہنے کا اشارہ کیا کہ کہیں ان کی طبیعت ہی نہ بگڑ جائے وجہ ان کا ہاٹ پیشنٹ ہونا تھا۔۔۔۔

اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد ابہا کا واحد رشتہ اور سہارا بی جان ہی تو تھیں جو اسے کبھی اپنی ماں کی بہن نہیں بلکہ ہمیشہ اپنی ماں کی لگی تھیں۔۔۔۔

بی جان نے بھی تو اسے تب سے اپنی بیٹی کی طرح پالا تھا جب وہ صرف 3 سال کی تھی اور ایک کار ایکسیڈنٹ میں ابہا کے والدین خالق حقیقی سے جا ملے تھے تب بی جان اپنے شوہر کے ساتھ ابہا کو اپنے پاس لے آئی تھیں۔۔۔۔

اور بچپن سے ہی یہ طے کر چکی تھیں کہ ابہا کو ہمیشہ وہ اپنے پاس رکھیں گی جو صرف شاہ دل سے شادی کروانے کی صورت میں ممکن تھا۔۔۔۔

شاہ دل بھی ابہا کو بچپن سے ہی پسند کرتا تھا اور یہ بات بی جان کے لیے بھی سکون کا باعث تھی۔۔۔۔

اپنے شوہر کی وفات کے بعد جب شاہ دل پولیس میں جاب کرنے کی ضد کرنے لگا تو بی جان نے بہت منع کیا کیونکہ وہ اپنے شوہر کے بعد اپنے اکلوتے بیٹے کو کھودینے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھیں مگر پھر اپنے جان سے عزیز بیٹے کی ضد کے آگے انھیں ہی ہتھیار ڈالنے پڑے۔۔۔۔

لیکن اب وہ ابیہا کی گرتجویشن کے بعد شاہ دل اور اس کی شادی کروانے کا سوچے بیٹھی تھیں۔۔۔۔

بی جان آپ پلیزز غصہ نہیں کریں آپ کی طبیعت خراب ہو سکتی " "ہے۔۔۔

بی جان کے لیے فکر اور پریشانی ابہا کی لہجے اور چہرے دونوں سے صاف ظاہر تھی۔۔۔

!!! السلام علیکم گرلز "

کیا حال ہے میری ینگ لیڈی کا۔۔۔؟؟؟ "

ابھی ابیہا بی جان کو سمجھا ہی رہی تھی جب شاہ دل ڈانگ ٹیبل کے قریب
آتے ہوئے پیچھے سے بی جان کو گلے لگاتے ہوئے شرارت سے گویا ہوا یہ بھی
ایک انداز تھا اس کا روٹھی ہوئی بی جان کو منانے کا جس میں وہ فوراً کامیاب
بھی ہو گیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہوں آگئی اب میری یاد۔۔۔۔"

بی جان کے شکوے پر شاہ دل کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

ارے میری بی جان کو میں بھولا ہی کب تھا جو یاد کروں گا بھول تو میں ہمیشہ
"اسے جاتا ہوں جو آپ کے پاس بیٹھی ہے۔۔۔۔"

کون ہے یہ۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان کا موڈ بحال کرنا جانتا تھا وہ تبھی ابیہا کے بارے میں ایسا کہا اور اگلے
ہی لمحے بی جان ابیہا کی حملیت میں بولنا شروع ہو گئیں۔۔۔۔

بھول کر تو دیکھو پھر بتاتی ہوں تمہیں میں , یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا بیٹا جی "

کہ ابیہا مجھے ہمیشہ تم سے زیادہ عزیز ہے اور رہے گی بچی ہے وہ

"میری----"

ناشتہ کر رہی ابیہا کے چہرے پر پیار کرتے ہوئے بی جان نے شاہ دل کو
جتایا تو وہ بھنوؤں کو جنبش دیتے ہوئے ابیہا کو اشارہ کرنے لگا کہ وہ بی جان
کا موڈ کیسے ٹھیک کر چکا ہے یعنی ابیہا کو خود کو شاباشی دینے کا بولا----

"تم کھڑے کیوں ہو بیٹھ کر ناشتہ کرو----"

سوری بی جان بٹ میں بہت جلدی میں ہوں تو وہاں آفس میں کچھ کھانے
کو منگوا لوں گا، جلدی اٹھو ابیہا ورنہ یہی چھوڑ جانا ہے میں نے
”تمہیں۔۔۔۔۔“

بی جان کے خود کو ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کا کہنے پر شاہ دل
اپنی واچ میں ٹائم دیکھتے ہوئے انھیں جواب دے کر ابیہا کو چلنے کا بولنے لگا
تو وہ بے چاری بھی بھلا کیا کرتی جب جانا ہی اس ظالم کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔

تھی ایک سخت گھوری کے ساتھ شاہ دل کی بات مانتے ہوئے وہ اپنی چادر
اور بیگ لینے اپنے کمرے کی جانب چل پڑی کیونکہ تیار تو وہ پہلے ہی ہو چکی
تھی۔۔۔۔

دوسری جانب بی جان اب شاہ دل کی کلاس لگا رہی تھیں کہ وہ خود تو بھوکا
جا ہی رہا ہے ساتھ ابیہا کو بھی کھانے نہیں دیا۔۔۔۔

ابیہا بھی ہمیشہ بی جان کے سامنے مظلوم بن جاتی تھی جیسے اب چپ چاپ
شاہ دل کی بات مان لی جبکہ اسکے سامنے وہ ایک لڑکا طیارے کی ماند ہوتی
تھی جو ہمیشہ سیدھا اس پر گرنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔۔۔

بچپن سے ہی وہ دونوں لڑتے جھگڑتے بھی تھے اور دونوں کا ایک دوسرے
بغیر گزرا بھی ممکن نہیں تھا اب ایج ڈیفینس بھی تو صرف 6 سال کا ہی تھا
ان میں ----

اس لئے ابیہا اس کا نام لینے کے ساتھ اسے تم کہہ کر ہی بلاتی تھی جس پر
بی جان نے بھی کبھی منع نہیں کیا تھا لیکن اب کچھ سالوں سے ابیہا بی
جان کے سامنے شاہ دل سے بدتمیزی بھی نہیں کرتی تھی اور لڑتی بھی نہیں
تھی ----

وجہ ان کا بچپن میں طے ہونے والے رشتے کا علم ہونا تھا جو اسے کچھ
سالوں پہلے ہی پتہ چلا تھا۔۔۔۔

"آ بھی جاؤ سست لڑکی ورنہ جا رہا ہوں میں۔۔۔۔"

بی جان کی ڈانٹ کی پرواہ کیے بغیر انھیں ہگ کر کے شاہ دل ابیہا کو آواز دیتا
گھر سے باہر کی سمت بڑھنے لگا تو وہ بھی اپنا بیگ کاندھے پر لٹکاتی بھاگتی
ہوئی بی جان کے پاس آئی اور پھر ان کے گلے لگنے کے بعد اپنے سر پر بی
جان کا بوسہ لے کر شاہ دل کے پیچھے ہی دھوڑ پڑی۔۔۔۔

اور ان دونوں کو یوں جاتے دیکھ کر بی جان نے دل سے ان دونوں کی
سلامتی کی دعا کی ----



ٹھیک 3 گھنٹے بعد کالج پہنچ جانا سر حامد کی چھٹیاں چل رہی ہیں تو جلدی "
فری ہو جاؤں گی میں
"یاد سے ٹائم پر پہنچ جانا ورنہ تم جانتے ہی ہو مجھے ----

جیسے ہی گاڑی ابیہا کے کالج کے سامنے لکی ویسے ہی اس نے شاہ دل کو
حکم نہیں نہیں دھمکی دی جس کا جواب شاہ دل نے سر کو ہاں میں ہلا کر
دیا اور پھر ابیہا کے کالج میں انٹر ہوتے ہی خود بھی گاڑی سٹارٹ کر کے
پولیس اسٹیشن کی جانب دھوڑا دی۔۔۔۔۔

شاہ دل اپنے آفس میں بیٹھا ایک کیس کو سٹیڈی کر رہا تھا جب اچانک اس
کی نظر سامنے دیوار پر موجود گھڑی پر پڑی۔۔۔۔۔
ٹائم دیکھتے ہی اسے ابیہا کی بات یاد آئی اور وہ فائل بند کرتا اپنی چیئر سے اٹھ
کھڑا ہوا اس سے پہلے وہ آفس سے باہر نکلتا سامنے سے اسی سمت آرہے
کمیشنر صاحب کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔۔۔۔۔

"سر آپ یہاں ----"

"بتاتا ہوں سب بیٹھو ادھر ----"

کمیشنر صاحب کے چہرے کے تنے ہوئے نقوش شاہ دل کو بہت کچھ سمجھا
رہے تھے یقیناً کوئی بہت بری بات کرنے ہی وہ ادھر آئے تھے ----

کمیشنر صاحب کی بات کا جواب سر ہلا کر دیتے ہوئے وہ ان کی بات سننے لگا
جس وجہ سے وہ ابیہا کو بتانا بھی بھول گیا کہ وہ آج اسے پک کرنے پہنچ
نہیں سکے گا اور ابیہا آج خود واپس گھر چلی جائے زیادہ تر ابیہا خود ہی واپس
اکیلی گھر جاتی تھی وجہ شاہ دل کی مصروفیات تھیں جو وہ اسے پک کرنے کا
بھی ٹائم نہیں نکال پاتا تھا اور جب بھی وہ ایسے کرتا اسی دن ابیہا اور بی جان
سے ڈانٹ پڑتی تھی اسے۔۔۔۔

خیر اب تو ابیہا اور بی جان دونوں عادی ہو گئی تھیں۔۔۔۔

دوسری جانب جب ابیہا کالج سے باہر نکلی تو اسے شاہ دل کہیں بھی دیکھائی
نہ دیا شاہ دل کی لاپرواہی پر ابیہا پیشانی بھی بل ڈالے اسے کال کرنے لگی

مگر اس کا نمبر سالیٹ پر ہونے کی وجہ سے اسے پتہ ہی نہیں چل رہا
تھا۔۔۔۔

شاہ دل کی اس حرکت پر نا جانے کیوں آج ابہا کو بہت غصہ آیا اور وہ اسی
غصے کے زیر اثر پولیس اسٹیشن جانے کا فیصلہ کر چکی تھی جبکہ آج تک
اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا لیکن آج قسمت بھی اسے کسی کے جینے کی
وجہ بنانے کا سوچے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔



سر آپ سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی کیسے اس گھٹیا انسان کے جرم کو "
اگنور کرتے ہوئے اسے آزاد چھوڑ سکتے ہیں سر ان جیسے لوگوں کی وجہ سے
ہی ہمارے معاشرے کی عورتیں محفوظ نہیں ہے وہ باہر نکلنے سے ڈرتی
"ہیں سر-----"

شاہ دل کا غصہ اس وقت ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا وہ معاشرے سے
برائی ہی تو ختم کرنا چاہتا تھا مگر آج اسی کے سینئر اسے ان درندوں کو آزاد
چھوڑنے کا بول رہے تھے-----

ان باتوں سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے انسپکٹر شاہ دل میرے لیے "

صرف اتنا ضروری اور لازمی ہے کہ میری فیملی محفوظ رہے تم نہیں جانتے ان لوگوں کی بات نہ مان کر میری فیملی کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے اور میں یہ

"افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

بے چاگی اور اپنی فیملی کے لئے خوف کمیشنر صاحب کے چہرے پر صاف

موجود تھا۔۔۔۔۔

"لیکن سر آپ میری بات۔۔۔۔۔"

شاہ دل یہ میرا حکم ہے یعنی تمہارے سینئر کا حکم جو تمہیں ہر حال میں "

"ماننا ہے۔۔۔۔

"جی سر۔۔۔۔"

کمیشنر صاحب کا حتمی فیصلہ سنتے ہی شاہ دل سپاٹ چہرے کے ساتھ وہاں

سے چلا گیا۔۔۔۔

جب ابھی وہ اپنے آفس سے باہر ہی نکلا تھا کہ کسی سے بری طرح ٹکرایا وہ

شخص یقیناً اس کے آفس میں ہی داخل ہو رہا تھا جس وجہ سے اچانک ان

دونوں کا ٹکراؤ ہو گیا مگر اپنے غصے کی وجہ سے شاہ دل اس شخص کا چہرہ نہ
دیکھ سکا اور پولیس اسٹیشن سے باہر نکلنے لگا ارادہ ایہا کو پک کرنے کا تھا
جب ابھی وہ گاڑی کو پولیس اسٹیشن سے کچھ آگے ہی بڑھا پایا تھا کہ اچانک
سے اپنی موبائل کی رنگ بنتی سنائی دی۔۔۔۔
نمبر دیکھتے ہی اس نے جلدی سے کال پک کی۔۔۔

"انسپکٹر شاہ دل کہاں ہو تم فوراً اپنے آفس پہنچو۔۔۔۔"

کمیشنر صاحب کے حکم سن کر کال کاٹنے کے بعد اس نے زور سے اپنا
سٹیئرنگ ویل پر مارا اور پھر گاڑی کو بیک کرنے لگا۔۔۔۔

منٹ کی ڈرائیو کے بعد بڑے بڑے قدم اٹھاتے جیسے ہی شاہ دل اپنے 5
آفس میں داخل ہوا تو سامنے کمرے میں کوئی اور شخص بھی موجود تھا جو کے
ٹانگ پر ٹانگ رکھے کالے کپڑوں میں ملبوس تھا اس کی سمت کمر کیے ہوئے
تھا جبکہ شاہ دل کی چئیر پر کمیشنر صاحب براجمان تھے۔۔۔۔۔

اسی شخص کے خاص بندے نے ایک معصوم لڑکی غریب لڑکی کو زیادتی کا
نشانہ بنا کر بے رحمی سے قتل کر دیا تھا جسے چھوڑنے کا ابھی کچھ دیر پہلے
کمیشنر صاحب نے اسے حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

"شاہ دل سلام کرو۔۔۔۔"

!!! سلام و علیکم۔۔۔۔"

سلام کے جواب میں اس شخص نے ہاتھ ہلا دیا جس پر غصہ تو بہت آیا شاہ
دل کو مگر وہ ہونٹوں کو باہم بھینچ کر غصہ کنٹرول کرنے لگا۔۔۔۔

"شاہ دل معافی مانگو ملک صاحب سے۔۔۔۔"

سر کیا کہا آپ مے معافی مانگو میں مگر کس لئے اگر میری کوئی غلطی ہوتی "
"سر تو میں ضرور معافی مانگتا مگر اب -----

ہاں بھی تم تو بہت بڑی کوئی فیمس ہستی ہو جو اپنا فرض تک نہیں نبھا "
"سکتے -----

شاہ دل کی آگے کی بات پیچھے سے ابیہا کی آواز سن کر اس کے منہ میں ہی
دم توڑ گئی تھی -----

تم یہاں کیا کر رہی ہو ابیہا -----؟؟؟"

"رپورٹ درج کروانے آئی ہوں تمہاری۔۔۔۔"

ابہا کی یہاں آمد شاہ دل کو غصہ ہی تو دلا گئی تھی تبھی وہ اس کا ہاتھ
تمھارے سے باہر کی طرف لے جانے لگا مگر ابہا کے آفس سے باہر نکلنے سے
پہلے وہ کالے لباس والا شخص چہرہ موڑے اسے سر سے پاؤں تک غور سے
دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

ابہا تم کیا پاگل ہو گئی ہو جو منہ اٹھا کر یہاں چلی آئی یار کتنی دفعہ کہا ہے
تمہیں کہ پولیس اسٹیشن عورتوں کے آنے کی جگہ نہیں ہے پھر بھی تم حد
کرتی ہو یار-----

کیوں میرے ہونے والے شوہر کا تھانہ ہے میں تو جب چاہوں گی تب آؤں
گی یہاں اور اس سے تم بھی مجھے نہیں روک سکتے-----

شاہ دل کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ابہا الٹا اسے دھمکی دینے لگی-----

اچھا میری ماں اب کیا یہیں رہنے کا ارادہ ہے چلو تمہیں گھر چھوڑ "
"دوں-----"

ابہا کا یہ انداز چٹکیوں میں شاہ دل کا غصہ ختم کر کے مسکراہٹ بکھیرنے کا
باعث بنا تھا جسے فوراً اپنے ہونٹوں میں چھاتے ہوئے وہ ابہا کو آنے کا اشارہ
کرتے گاڑی کی سمت بڑھنے لگا جبکہ اس کی مسکراہٹ کو لاکھ چھپانے کے
باوجود بھی ابہا دیکھ چکی تھی تبھی اپنے کالر ٹھیک کرتی ہوئی خود کو داد دیتی وہ
بھی شاہ دل کے پیچھے چلنے لگی-----



ابہا بچے جا کر شاہ دل کو بلا لاؤ میں تو اسے کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں مگر وہ
کسی صورت بھی نہیں مان رہا۔۔۔۔

رات کو جیسے ہی ابہا بریانی کی ڈش اٹھائے کچن سے نکلتی ہوئی دیکھائی دی
ویسے ہی بی جان نے اسے شاہ دل کو کھانے پر بلانے کا کہا۔۔۔۔

آپ فکر ہی نہ کریں بی جان ابھی کان کھینچ کر لاتی ہوں اسے جو میری بی "
"جان کی بات بھی نہیں مان رہا۔۔۔۔۔

کچھ کہا بیٹے تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

ڈش کو کھانے کے میز پر رکھتے ہوئے ایہا منہ میں ہی بربرائی تھی جب بی جان نے اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بی جان وہ میں کہہ رہی تھی کہ آپ بالکل فکر نہیں کریں میں " "ابھی منا کر لاتی ہوں شاہ دل کو۔۔۔۔۔

ایک خوبصورت سی مسکراہٹ کے ساتھ بی جان کو تسلی دیتی وہ تیزی سے سیرھیاں چڑھنے لگی۔۔۔۔۔



دروازے کو ہلکا سا نوک کر کے وہ کمرے میں انٹر ہوئی تو اسے شاہ دل ٹائٹ
بلب کی دھیمی سی روشنی میں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

شاہو کس بات کا ماتم منا رہے ہو جو بی جان کو کھانے پر بلانے پر بھی منع
"کر دیا پتہ بھی ہے وہ کتنی ٹینشن میں ہیں کچھ کھا بھی نہیں رہی۔۔۔۔"

سوچ بورڈ سے بلب جلا کر پورے کمرے میں روشنی پھیلا دینے کے بعد وہ
سیدھی شاہ دل کے سر پر جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یار کھانا میں نے نہیں کھانا کچھ بھی اس وقت دل نہیں کر رہا میرا بھوک "
"نہیں ہے پھر کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔۔

شاہ دل کا انداز بے حد بے زاری لیے ہوئے تھا جس کا ایہا پر تو کوئی اثر
نہیں ہوا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے تم کہہ سکتے ہو کہ تمہارا کھانے کو دل نہیں کر رہا اور بھوک "

نہیں ہے بے حس انسان اپنے معصوم سے پیٹ کی تو فریادیں سن لو جو چیخ
چیخ کر کہہ رہا ہے کہ مجھے کچھ کھانے کو دے دو ورنہ سوسائڈ کر لینی ہے میں
نے کیا ہو گیا ہے بھوکڑ پہلے تو دوسروں کے لیے بھی کھانا نہیں چھوڑتے
"تھے آج اتنے ڈرامے کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔۔"

ابہا کی اس بات پر بھی شاہ دل مکمل خاموش رہا یعنی کوئی بہت بڑی بات
تھی جو شاہ دل کو پریشان کر رہی تھی یہی سوچتے ہوئے ابہا سنجیدگی سے اس
کے قریب بیڈ پر بیٹھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کا کاندھا ہلایا۔۔۔۔۔

سنو شاہو خاموش کیوں ہو آخر کیا ہوا ہے جو تم اتنے سیڈ ہو بتاؤ " "بھی۔۔۔۔

یار کچھ نہیں آج بہت نا انصافی ہوئی ہے مظلوموں کے ساتھ , کمشنر " صاحب نے ایک امیر زادے سے ڈر کر انتہائی گھٹیا گناہگار درندے کو آزاد کر دیا۔۔۔۔۔

ابیہا کے اصرار پر شاہ دل نے اسے آج والا واقعہ بتا دیا۔۔۔۔۔

۱، "وہ یہ تو سچ میں بہت بری بات ہے بہت ظلم ہے غریبوں کے ساتھ
لیکن تم فکر مت کرو اس جیسے انسانوں کا فیصلہ اس کی عدالت میں بہت بہتر
ہوتا ہے، اب تم چلو باہر کھانے کے لیے بی جان کب سے ویٹ کر رہی
"ہیں۔۔۔۔"

ابہا سے دل کی بات شیئر کر کے شاہ دل کو بھی کافی سکون ملا تھا مگر جیسے
ہی ابہا اس کے ہاتھ کو تھام کر اٹھانے لگی ویسے ہی شاہ دل نے نہایت
محبت سے ابہا کے ہاتھوں کو پکڑ کر چوما اور پیار بھری نظروں سے اسے دیکھنے
لگا۔۔۔۔

رئیلی ایہا میں بہت لکی ہوں کہ تم میری ہونے والی ہمسفر ہو جو نہ صرف "
"مجھے سمجھتی ہو بلکہ اتنی محبت کرتی ہو کہ۔۔۔۔۔"

"تمھنک یو سوچ اب چلو بھی۔۔۔۔۔"

ایہا شرماتی ہوئی اسے آنے کا بول کر تیزی سے نیچے بی جان کے پاس چلی
گئی اور شاہ دل بھی اس کے جاتے ہی خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

ارے واہ بیٹے ماں کی بات مانی نہیں اور ایہا کے ایک دفعہ کہنے پر ہی "
"بھاگے بھاگے چلے آئے۔۔۔۔۔"

بی جان جتنا نہ بھولی۔۔۔۔

مگر ان کی اس بات پر جہاں ابیہا شرمائی تھی وہیں شاہ دل بی جان آپ بھی
ناکہہ کر ان کو کمر سے ہگ کر چکا تھا۔۔۔

"بہت لگا لیے مسکے اب بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔۔۔۔"

بی جان نے ایک ہاتھ سے شاہ دل کو کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
تو وہ بھی مسکراتے ہوئے ان سے الگ ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔



کیا نام ہے اس کا۔۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے تلخ لہجے میں امجد سے سوال کیا جبکہ اس کا غصہ دیکھ کر امجد کافی
حد تک خوفزدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

جی جی معاف کر دیجئے ملک صاحب وہ جی اس لڑکی کی ساری معلومات "
"حاصل کرنے میں تھوڑی دیر ہوگئی اصل میں-----

اس سے پہلے امجد وضاحت پیش کرتا فرمان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے
چپ کروا دیا اور ابیہا کے بارے میں بولنے کو کہا-----

جی ملک صاحب اس کا نام ابیہا جمال ہے , عمر ۱۹ سال , خواتین یونیورسٹی "
میں 13 ویوں جماعت میں پڑھتی ہے , ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو گئے
تھے تب سے اپنی خالہ کے گھر ہی رہتی ہے اور اور ملک صاحب اس کی خالہ

کے بیٹے سے بچپن سے منگنی طے شدہ ہے اور اب جلد ہی دونوں کی
"شا-----"

ابہا کا نام کسی اور کے ساتھ سنتے ہی فرمان نے شدید تنیش میں ہاتھ میں پکڑا
گلاس زور سے دیوار میں پٹخا جس سے امجد فوراً چپ کر گیا یعنی بات مکمل
کرنے کی بھی ہمت نہ ہوئی اس کی----

جس چیز پر ملک فرمان کا دل آجائے تو اس پر ہمیشہ کے لیے میرے نام "
"کا ٹیگ لگ جاتا ہے-----"

اور اگر میری ملکیت پر کسی نے بھی نظر رکھی تو میں آنکھیں نکال دوں گا "
 "اس کی ----

فرمان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے وحشت چھلکا رہا تھا جبکہ امجد نے وہاں سے جانے میں ہی اپنی بہتری سمجھی کیونکہ اس وقت فرمان کے ساتھ رہنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا وہ بہت کم غصہ کیا کرتا تھا مگر جب کرتا تھا تو اسے سنبھالنا اور سمجھانا بالکل ناممکن ہوتا۔ ----



یہ آخر کیا طریقہ ہے شاہ دل اسی وجہ سے میں تمہاری پولیس کی نوکری کے "
"خلاف ہوں جب چاہتے ہیں کہیں بھی ٹرانسفر کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

بی جان کا غصہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا اس وقت تبھی شاہ دل ان کے گرد
بازوں کا گھیرا بناتے ہوئے انھیں ریلیکس کرنے لگا اچانک اپنے ٹرانسفر ہو
جانے پر حیران تو وہ بھی تھا مگر جانا تو مجبوری تھی تبھی اب اپنا بیگ اٹھائے
وہ لاؤج میں آیا اور پھر جانے سے پہلے انھیں اور ابیہا کو اطلاع دی کیونکہ وہ
اگر کل رات ہی یہ بات بتا دیتا تو یقیناً بہت غصہ کرنا تھا بی جان نے اور وہ
ایسا کبھی بھی ہونے نہیں دے سکتا تھا کیونکہ غصے میں ہمیشہ بی جان کی
طبیعت خراب ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔

میری پیاری بی جان بس کچھ دن کی ہی بات ہے پھر میرا ٹرا سفر دوبارہ "
یہیں پر ہو جائے گا آپ فکر ناکریں میری رہائش کے لیے وہاں پر اتنا بڑا گھر
دے رہے ہیں نوکر چاکر سب کچھ ہو گا وہاں پر بس یہ سمجھیں کہ میں تو
مزے کروں گا مزے اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے بی جان کہ
آپ کی لاڈلی کی چمچ چمچ نہیں سننی پڑے گی مجھے مطلب سکون ہی سکون
-----"

شاہ دل بی جان سے الگ ہو کر شرارتی نظروں سے ابہا کو دیکھتے ہوئے بولا
جبکہ اس کی بات پر ابہا کا موڈ سیکنڈوں میں چیلنج ہوا تھا وہ جو شاہ دل کے

جانے پر اداس ہوئی بیٹھی تھی اب کمر پر ہاتھ باندھے ایک آئی برو اٹھا کر
اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

"اچھا جی تو میں ہر وقت چمچ کھاتی ہوں ہاں۔۔۔۔"

"تو اور کیا ہر وقت ہی تو بولتی رہتی ہو۔۔۔۔۔"

ابیہا کی سوال پر شاہ دل نے مسکراتے ہوئے جھٹ سے جواب دیا مگر اس
کی یہ بات اگلے ہی پل ابیہا کو اداس کر چکی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے شاہو اگر ایسی بات ہے نا تو کہیں ایسا نا ہو کہ تم میری آواز "
"سننے کے لیے بھی ترسو۔۔۔۔۔"

ابہا آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے بولنے کے ساتھ اپنی نظریں چراگئی جب شاہ
دل نے فوراً تڑپ کے ابہا کی طرف بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔

کیا پگلی کیسی باتیں کر رہی ہو میں تو مزاق کر رہا تھا تم خوا مخواہ میں سیریس "
ہو گئی، جان ہو تم میری اور میں اپنی جان کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ
"سکتا۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے اتنا کہنے کی دیر تھی جب ابیہا جو کب سے اپنی بات کہنا چاہتی
تھی جلدی سے بولی۔۔۔۔

"تو کیوں جا رہے ہو شاہو مت جاؤ نا مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔"

ابیہا کو افسردہ ہوتے دیکھ کر شاہ دل نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھتے
ہوئے اسے تسلی دینی چاہی۔۔۔۔۔

مجبوری ہے ایہا جانا پڑے گا لیکن انشاء اللہ ایک ہفتہ کے بعد تمہارا شاہو "
"تمہاری آنکھوں کے سامنے ہو گا پھر جی بھر کے دیکھنا تم مجھے۔۔۔۔۔"

بس شاہ دل اب میں تمہاری بالکل نہیں سنو گی اور تمہارے واپس آتے "
"ہی میں تم دونوں کی شادی کروا دوں گی سمجھے۔۔۔۔۔"

بی جان جو کب سے چپ چاپ کھڑی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھیں
اچانک شاہ دل کی بات کاٹتے ہوئے گویا ہوئیں جس پر ایہا تو ایہا ساتھ شاہ
دل بھی شرمانے لگا۔۔۔۔۔

بی جان پہلے جانے تو دینپھر ہی واپس آؤں گا آپ سے زیادہ ویٹ ہے مجھے "
"اپنی زندگی کو زندگی بنانے کا۔۔۔۔۔"

ابہا کو نظروں کے حصار میں لیے شاہ دل ایک جذب کے عالم میں بولا تو بی
جان نے شفقت سے اس کی پیشانی چومی اور دعائیں دیتی ہوئی اسے سفر کے
لیے روانہ کر دیا۔۔۔۔۔



"آمنہ تمہیں پتہ ہے کہ آج میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں۔۔۔۔۔"

دوپہر کا وقت تھا جب ابیہا جو کہ آمنہ (اس کی اکلوتی بیسٹ فرینڈ) کے
ساتھ یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھی برگر کھا رہی تھی اچانک برگر واپس پلیٹ
میں رکھتی ہوئی کولڈرنک کا گھونٹ بھر کر مسکراتے ہوئے بولی-----

کیوں تمہاری کیا شادی ہونے والی ہے-----؟؟؟ "

ابیہا کے اس سوال پر آمنہ نے برگر کا بڑا سا بائٹ لیتے ہوئے لاپرواہی سے
کہا جبکہ ابیہا اس کے جواب پر زور زور سے سر کو ہاں میں جنبش دینے
لگی-----

آمنہ آمنہ آمنہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔۔"

اس وقت ابیہا کی ایکسائٹمنٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری یہ پیاری نہیں نہیں بلکہ بہت پیاری سہیلی ایک ہفتے کے بعد "
"دلہن بننے والی ہے۔۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی ابیہا نے ہنستے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا
دوسری طرف آمنہ آنکھیں پھاڑے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"یار کیا سچ میں قسم کھا اپنی۔۔۔۔"

تمہاری قسم بالکل سچ ہے یہ پہلے تو مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا لیکن اب "
"لگتا ہے کہ اس سے بڑا کوئی اور سچ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔"

آمنہ کی قسم کھا کر ابیہا ایک جذب کے علم میں بولتی گئی وہیں آمنہ کے کھانے
کی سپیڈ اور بڑھ گئی۔۔۔۔

"اچھا ویسے یہ تو بتاؤ کہ دلہا میاں ہمیں کون ----"

مسلسل چباتے ہوئے آمنہ نے دولہے کا پوچھا تو ابہا ترچھی نظروں سے اسے
گھورنے لگی ----

موٹی پھر سے بھول گئی نا بڑی بھلکڑ ہو تم صرف سارا دن کھانے کا ہی کام "
ہے , ارے پگلی میری جان میری بچپن کی شوہو اور کون , یار میری محبت
ایک ہفتے کے بعد اپنی منزل تک پہنچ جائے گی , شاہو ہمیشہ کے لیے میرا ہو

جائے گا وہ سبھی جواب حقیقت میں تبدیل ہونے والے ہیں جو میں کب
"سے دیکھ رہی ہوں۔۔۔۔"

بات کرتے کرتے ابیہا شاہ دل کے خیالوں میں کھو گئی جب آمنہ چٹکی بجا کر
اسے خیالوں کی دنیا سے واپس کھینچ کر لائی۔۔۔۔

اچھا تو مسز شاہ دل اتنی بڑی خوشی کی بات ہے تو ٹریٹ تو بنتی ہے "
"نا۔۔۔۔"

آمنہ نے فوراً اپنے مطلب کی بات کی۔۔۔۔

و تمہیں سب ملے گا ہاں ہاں میری موٹو آج تو تم جو منگوانا چاہو منگوا "
 "آج----

ابہا بڑا ترا کر بولی خوشی اس کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی-----

"تو ٹھیک ہے سمو سے سمو سے چاہیئے مجھے ابھی کے بھی-----"

فری کے کھانے کی بات پر آمنہ حد سے زیادہ جذباتی ہو گئی تھی وہیں ابیہا کو
اپنی خوشی میں خلاف معمول اس کی یہ حرکت بھی ہنسنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے فکر نہیں کرو آج تو میں تمہیں پورے کینٹین کے سمو سے کھلا۔
"دوں گی۔۔۔۔"

ابیہا کا جواب سنتے ہی دونوں زور سے ہنسنے لگ گئیں جب اچانک یونیورسٹی
کے پیون نے آکر ان کی باتوں میں خلل ڈالا۔۔۔۔۔

وہ جی پرنسپل صاحبہ آپ کو اپنے آفس میں بلا رہی ہیں کہہ رہی ہیں کہ " آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔۔۔"

پیون کی بات پر ابہا اور آمنہ دونوں حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں۔۔۔۔۔"

سر ہلاتے ہوئے ابیہا نے پیون کو وہاں سے بھیجا اور پھر آمنہ کو "میں ابھی
آتی ہوں" کہہ کر کینٹین سے باہر نکل گئی وہیں آمنہ اب ابیہا کی پلیٹ میں
پڑا برگراٹھا کر اسے بھی کھانے لگی۔۔۔۔



پرنسپل کے آفس پہنچتے ہی ابیہا نے دروازہ نوک کر کے اندر آنے کی اجازت
مانگی جو کہ اسے فوراً ہی مل گئی۔۔۔۔

آؤ آؤ ابیہا بیٹا کیسی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟

جی میم الحمد للہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

پرنسپل کے سوال پر ابیہا بھی مسکرا کر بولی آج خلاف معمول ان کا لہجہ
شفقت سے بھرپور تھا۔۔۔۔۔

میں بھی بالکل سہی ہوں ابہیا بیٹے یہ آپ سے کوئی ملنے آئے ہیں بات کر "

"لو آپ ان سے شاید کوئی بہت ضرور بات کرنی ہے۔۔۔۔۔"

اپنی چیئر سے اٹھ کر پرنسپل کمرے سے باہر نکلتے ہوئی گویا ہوئیں وہیں ابہیا

اس بات پر حیران اور تھوڑی پریشان ہو گئی کہ آخر اس سے کون ملنے یہاں

یونیورسٹی میں آئے گا وہ بھی کوئی مرد۔۔۔۔۔

آپ کون۔۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا زبان اپنے خشک ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے انھیں تر کرنے کے بعد
سامنے بیٹھے شخص سے مخاطب ہوئی تو وہ شخص جو ابہا کی طرف کمر کیے کرسی
پر بیٹھا تھا اچانک اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا رخ ابہا کی جانب کیا۔۔۔۔۔

"تمہارا عاشق۔۔۔۔۔"

فرمان اپنی آنکھوں پر لگے گلاسز کو ہٹا کر غور سے پاؤں تک ابہا کا جائزہ
لینے لگا اس کی نظروں میں کچھ تو ایسا ضرور تھا جو ابہا کو عجیب لگا۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

اس وقت ابہا کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا مگر مقابل کو پرواہ ہی کب
تھی۔۔۔۔۔

اچھا تو یہ الفاظ برے لگے تمہیں چلو تمہارا دیوانہ یا پھر تمہارے ہونے والا "
"شوہر یہ ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔"

فرمان بولنے کے ساتھ ابہا کی طرف قدم بڑھانے لگا جب اس کی خود کو جھلسا
رہی نظروں کے علاوہ اس کے ارادے بھانپتے ہوئے ابہا تیزی سے دروازے

کی سمت بڑھی اکیلی اس خوفناک شخص کے ساتھ ایک ہی روم میں موجود رہنا
ابہا کو نا صرف غیر مناسب لگا بلکہ خوفزدہ بھی کر گیا۔۔۔۔

فرمان کی باتوں کے علاوہ اس کی نظریں بہت کچھ واضح کر رہی تھیں تبھی وہ
یہاں سے باہر نکلنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے وہ دروازے کے ہینڈل کو
بھی چھو پاتی فرمان جو ابہا کے پیچھے ہی موجود تھا اس نے تیزی سے ہاتھ
بڑھا کر کھینچنے کے بعد ابہا کو دیوار کے ساتھ لگا کر اسے باہر جانا سے
روکا۔۔۔۔۔

جبکہ اس اچانک حملے پر ابیہا کے منہ سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی جو اس سے پہلے مزید بلند ہوتی فرمان نے اپنا ایک ہاتھ ابیہا کی گردن میں ڈال کر اس کے ہونٹوں کے ساتھ اپنے ہونٹ جوڑ دیے جس سے اس نے ابیہا کی چیخ وہیں پر دبا دی۔۔۔۔

یہ سارا عمل فرمان نے چند سیکنڈوں میں سر انجام دیا تھا تبھی ابیہا خود کو سنبھال نہ پائی مگر جیسے ہی اسے فرمان کے دہکتے ہونٹوں کا لمس جھلسانے لگا تو وہ اپنا پورا زور لگا کر دھکیلتے ہوئے فرمان کو خود سے دور کرنے لگی مگر یہ بھی کہاں ممکن تھا۔۔۔۔۔

فرمان تو جیسے بھول ہی گیا تھا کی خود کو ابیہا سے جدا بھی کرنا ہے یوں ہی ابیہا
پر اپنی بے تابیاں لٹاتے ہوئے وہ سانسوں کا تبادلہ کر رہا تھا۔۔۔۔

تقریباً پانچ منٹ بعد جب اسے ہوش آیا تو وہ ابیہا پر ترس کھاتے ہوئے جو
کب سے کوششیں جاری رکھے ہوئی تھی نرمی سے ابیہا کے ہونٹوں کو آزاد کر
گیا مگر دور وہ ابھی بھی نہیں ہوا تھا بلکہ اب وہ ابیہا کے چہرے کے بے حد
نزدیک کھڑا اس کی بے ترتیب سانسوں کو شمار کرنے لگا تھا۔۔۔۔

مگر ابیہا اپنی اتھل پتھل سانسوں کے ساتھ ہی فرمان کو اپنے قریب کھڑا دیکھ
کر بہت خوفزدہ ہو گئی اور پھر بغیر کچھ بولے ایک زور کا دھکا اسے دینے کے

بعد آنکھوں میں آنسو بھرے تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکل
گئی۔۔۔۔

فرمان بھی ابیہا کو دیکھنے میں اس قدر لگن تھا کہ اس کے ایک دھکے ہر ہی
اس سے دور ہو گیا مگر ابیہا کو یوں بھاگتے دیکھ کر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ
سکا۔۔۔۔



"میں گھر جا رہی ہوں میم۔۔۔۔"

جیسے ہی ابہا آفس سے باہر نکلی تو وہ وہاں موجود پرنسپل کو دیکھ کر نم آنکھوں
سے ان سے بولی۔۔۔۔

نہیں تم ایسے ٹائم سے پہلے اپنے گھر نہیں جا سکتی ہو چپ چاپ اپنی "
کلاس میں جا کر بیٹھو گھر جانے کا بہانا چاہیے ہوتا ہے تم جیسوں کو جاؤ
"واپس۔۔۔۔۔"

ایہا کی بات سنتے ہی پرنسپل نے فوراً غصے سے اسے ڈانٹ دیا تو ایہا پھوٹ
پھوٹ کر روتے ہوئے آمنہ کے پاس جانے لگی کہ راستے میں اسے حور مل
گئی۔۔۔۔۔

حور ہمیشہ سے ہی ایہا سے جلتی تھی وجہ ایہا کی ذہانت اور خوبصورت تھی جو
حور کو جلن میں مبتلا کر دیتی اس وقت بھی وہ ایہا کی کتاب تھامے کھڑی
تھی۔۔۔۔۔

"یہ کیا تمہاری ہے۔۔۔۔۔"

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لائے اس نے ابیہا سے سوال کیا۔۔۔۔

"دو میری کتاب واپس۔۔۔۔"

دائیں ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ابیہا نے اپنی کتاب
مانگی وہیں حور کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

"نہیں دیتی واپس جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔"

حور کا انداز انتہائی حقارت لئے ہوئے تمھانا جانے وہ اس طرح ابیہا پر کیا ظاہر
کرنا چاہتی تھی-----

تم جیسی گھٹیا عورتیں میرے سٹینڈرڈز کی نہیں ہیں جو میں تمھارا مقابلہ کرتی "

پھروں , میں تو تم جیسوں سے صرف بات کرنا بھی اپنی بے عزتی سمجھتی

"ہوں-----

حور کی ہٹ دھرمی اور غرور ابیہا کو بھی شدید غصہ دلا گیا تو وہ جو منہ میں آیا

وہی بول گئی جبکہ اس بات پر حور نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے ابیہا کے

پہرے پر زور دار تیپھڑ رسید کر دیا-----

اور حور کی یہ جرأت اسی سمت آرہے فرمان سے پوشیدہ نہ رہ سکی دوسری
سمت ابیہا بے چاری تو پہلے ہی اتنی دکھی اور ٹینشن میں تھی حور کی اس
حرکت پر پھر سے رو کر وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔۔۔۔۔



دوپہر کے وقت دروازے کی گھنٹی کی آواز سن کر جیسے ہی بی جان نے دروازہ
کھولا ویسے ہی ابیہا جو شاید راستے سارے بھی روتے ہوئے آئی تھی بی جان کو
ایک نظر دیکھ کر بھاگ کر اپنے کمرے میں گھس گئی وہیں بی جان ابیہا کو

روتے ہوئے دیکھا کر شدید پریشان ہو گئیں کیونکہ ایسا زندگی میں پہلی دفعہ ہوا
تمہا کہ ابہا یوں روتے ہوئے گھر واپس آئی ہو۔۔۔۔۔

یا اللہ خیر ابہا بچے کیا ہوا ہے آخر روکیوں رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کو پکارتے ہوئے بی جان اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہونے
لگیں مگر ابہا نے دروازہ لوک کر لیا تھا جس سے بی جان کو مزید پریشانی نے
آن گھیرا۔۔۔۔۔

ابہا بیٹے دروازہ تو کھولو بات تو بتاؤ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

پلیز بیٹے تمہیں یوں دیکھ کر میرا دل بہت گھبرا رہا ہے اسی ٹینشن میں کہیں "
"ایسا نہ ہو کہ مجھے ہاٹ اٹیک آجائے۔۔۔۔"

بی جان دل پر ہاتھ رکھے ایک ہاتھ سے ابیہا کے کمرہ کا دروازہ کھٹکھاتے
ہوئے بولیں تو ابیہا جو دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی رو
رہی تھی اچانک تڑپ کر اٹھی اور دروازہ کھول کر بی جان کے سینے سے جا لگی
وہ اس وقت ہچکیوں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔۔۔

بی جان نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے چپ کروانے کی کوشش کی مگر وہ تو
زارو قطار روئے ہی جا رہی تھی خیر یہ بات تو خود اسے بھی معلوم نہیں تھی کہ
وہ تور کے تمھیر کی وجہ سے رو رہی ہے یا فرمان کی اس گندی حرکت
پر-----

"بچے مجھے بتاؤ تو سہی بات کیا ہے کچھ بولو تو سہی-----"

بی جان نے یوں ہی ابیہا کو اپنے ساتھ لگائے جا کر بیڈ پر اسے بیٹھایا اور پھر
شفقت سے اس کی پیشانی چومتے ہوئے ایک بار پھر سے اس سے
پوچھا-----

ابہا اس وقت بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی کہ اگر اس نے بی جان کو اس گھٹیا شخص کے بارے میں بتایا تو اگے سے ان کا کیاری اکشن ہو گا کیونکہ بی جان تو پہلے ہی ایسے معاملوں میں بہت محتاط تھیں انہوں نے تو سیدھے سیدھے اس کی پڑھائی ہی چھڑوا دینی تھی۔۔۔۔۔ اس لیے اس نے نظریں جھکائے صرف حور کے تپھر والی بات بی جان کو بتادی جس کو سنتے ہی بی جان کا غصہ منٹوں میں حد سے زیادہ بڑھا تھا۔۔۔۔۔

تم نے بدلے میں اسے کچھ نہیں کہا ابہا۔۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان کے سوال پر ابیہا نے سر کو نفی میں جنبش دی۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟؟"

تمہاری اس حرکت کے بعد مجھے تو تم میری بھانجی لگ ہی نہیں رہی، ابھی"
کے ابھی مجھ سے وعدہ کرو ابیہا کے صبح ہی تم اس لڑکی کو دو تپھڑ مار کر
"حساب پورا کرو گی۔۔۔۔۔۔"

اس وقت بی جان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے دھک رہا تھا جسے دیکھ کر ایک پل کے لیے تو ایہا بھی خوفزدہ ہو گئی اور ایہا کو ڈرتے دیکھ کر بی جان خود کو نارمل کرنے لگیں۔۔۔۔۔

ایہا بچے جب ہم لوگوں کی باتوں کو اگنور کرتے ہیں بدلے میں انہیں "جواب نہیں دیتے تو وہ سر پر چڑھ جاتے ہیں خود کو ناجانے کون سی مخلوق تصور کرنے لگتے ہیں مگر ان جیسوں کو ان کی اوقات دیکھانی بہت ضروری ہوتی ہے اور مجھے مکمل یقین ہے کہ میری بچی اچھے سے میری بات سمجھ چکی ہے۔۔۔۔۔"

بی جان کے سمجھانے پر ایہا بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ اس کی چچی
فرمان کے حوصلوں کو بڑھاوا دینے کا باعث بنے گی مگر وہ ایسا کبھی نہیں
ہونے دے سکتی بی جان کی ہمت دینے پر ایہا کے اندر بھی تھوڑی سی
جرات اور حوصلہ پیدا ہوا تو اس نے تیزی سے اپنے آنسو صاف کیے اور پھر
بی جان کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

جی بی جان آپ فکر نہیں کریں اب سے سب سے ہی ان کی ہر بات اور "
"حرکت کا حساب لوں گی۔۔۔۔"

"یہ چیز میری بچی یہ کی نا میری بیٹی والی بات۔۔۔۔۔"

ایہا کا جواب سنتے ہی بی جان ایہا کو اپنے گلے لگا کر ایک بار پھر اس کی
پیشانی چوم کر اسے فریش ہو کر باہر آنے کا بولتیں کمرے سے باہر نکل
گئیں۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف ان کے وہاں سے جاتے ہی ایہا نے ایک لمبی سانس ہوا
کے سپرد کر کے وارڈروب سے اپنے کپڑے لے کر باتھ روم میں گھس
گئی۔۔۔۔۔



رات کی چاندنی اپنی روشنی ہر جگہ بکھیرے ہوئے تھی جب ابیہا اپنے کمرے
کی کھڑکی میں بیٹھی اس چاند کو اداس بیٹھی دیکھ رہی تھی اسے اس وقت شاہ
دل کی شدت سے یاد آ رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ یوں ہی ناجانے کتنی دیر تک اسی پوزیشن میں بیٹھی رہتی کہ اچانک
اس کے فون کی رینگ بجنی شروع ہو گئی ابیہا نے چونک کر موبائل اٹھا کر
دیکھا تو کوئی رانگ نمبر تھا کچھ دیر تک موبائل کی سکرین کو دیکھتے ہوئے کچھ

سوچ کر بالآخر اس نے کال اٹینڈ کر لی اور پھر موبائل اپنے کان سے لگا
لیا۔۔۔۔۔

ہیلو کون۔۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کے سوال کے بدلے میں آگے سے کوئی جواب نہیں ملا پیشانی پر بل
ڈالے اس نے دو تین دفعہ مزید ہیلو ہیلو کہا لیکن آگے سے جواب نہ ملنے پر
ابہا نے غصے سے فون بند کر دیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اپنا غصہ کم بھی نا کر پائی تھی جب 2 منٹس بعد پھر سے کال آنے لگی ابیہا نے سوچا شاید شاہ دل اس سے مزاق کر رہا ہے اسی سوچ کے زیر اثر اس نے دوبارہ کال اٹینڈ کر لی مگر اس دفعہ بھی آگے سے کوئی جواب موصول نا ہوا شدید غصے سے تپتے ہوئے ابھی ابیہا بتائیں ہی سنانے والی تھی کہ جلدی سے کال کاٹ دی گئی۔۔۔۔۔

ابیہا صبح سے پہلے ہی بہت پریشان تھی اب تو غصے میں پاگل ہی ہونے لگی تھی کہ اچانک پھر سے اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا تو ابیہا نے بنا نمبر دیکھے تیزی سے کال اٹھائی اور نان سٹاپ بولنا شروع کر دیا اس نے تو یہ بھی نا دیکھا فون پر ہے کون۔۔۔۔۔

"سوری یار نہیں کرتا دوبارہ کال باتیں تو نا سناؤ۔۔۔۔۔"

ابہا کا ارادہ ابھی اور نا جانے کتنی باتیں سنانے کا تھا جب شاہ دل معصومیت
سے بولنے کے بعد رونے کا ڈرامہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

شاہو یہ کیا تم ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

"کیوں کسی اور کی کال کا انتظار کیا جا رہا تھا۔۔۔۔۔"

جہاں ابہا حیرانگی سے خود کو یقین دلا رہی تھی وہیں شاہ دل کا جواب سن کر
پھر سے غصے میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔

میری پوری دنیا صرف تم ہو شاہو اور مرتے دم تک تم ہی رہو گے اتنی "
گندی بات کر بھی کیسے سکتے ہو تم بلکہ سوچ بھی کیسے سکتے ہو ہاں جواب
"دو۔۔۔۔۔"

اس وقت ابہا کا اس قدر غصہ ہونا شاہ دل کو حیران ہی تو کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے یار سوری معاف کر دو غلطی ہو گئی لیکن تم ہو کہ باتیں ہی "
 سنائی جا رہی ہو سیدھے طریقے سے کہ دو بات نہیں کرنی مجھ سے ، یہ نا ہو
 سکا کی حال چال پوچھ لو کہ میرا سفر کیسا گزرا ہے کیا کیا ہے میں نے سارا دن
 یہ سب پوچھو لیکن نہیں یہاں تو صرف باتیں سننے کو مل رہی ہیں-----
 "

شاہ دل کی بات ابیہا کو فوراً شرمندہ کر گئی اور ساتھ ہی سارا غصہ بھی اڑن
 چھو ہو گیا-----

"سوری شاہو مجھے معاف کر دو-----"

اپنی غلطی کا اعتراف ابہا نے فوراً کر دیا جس سے شاہ دل کو شرارت سو جھنے
لگی-----

"شاہو کہو یا باہو ایسے تو تمہیں بالکل معافی نہیں ملے گی-----"

اچھا جی تو کیسے کریں گے جناب مجھے معاف-----؟؟؟"

شاہ دل کی شرارت پر بھی ابہا بے زاری ظاہر کرنے لگی لیکن شاہ دل کو
بھلا کہاں فرق پڑتا تھا۔۔۔۔۔

آآ معافی تو صرف ایک شرط پر ملے گی کہ مجھے تمہاری۔۔۔۔۔

اتنا کہہ کر شاہ دل خاموش ہو گیا مگر ابہا کی بے چینی بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

"ہاں میری کیا جلدی بولو شاہو۔۔۔۔۔"

ایہا نے اپنی بے قراری کا اظہار کیا تو شاہ دل کے چہرے پر موجود مسکراہٹ
گہری ہونے لگی۔۔۔۔۔

"مجھے تمہاری ایک پیاری سی بڑی سی کسی چاہیے۔۔۔۔۔"

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔؟؟؟"

یہ بات سن کر ایہا کو فرمان کی دوپہر والی حرکت یاد آئی تو وہ پھر سے تیش
میں آ گئی۔۔۔۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی ایسی بات کرتے ہوئے۔۔۔۔"

"کیا یار فون میں سے ہی تو مانگ رہا ہوں اتنا ہائپر کیوں ہو رہ۔۔۔۔"

ابھی شاہ دل اپنی بات مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ ابہا سے غصے سے فون بند
کر دیا۔۔۔۔۔

شاہ دل مسلسل بار بار ابیہا کو سوری کے میسجز کر رہا تھا اور لگاتار کالز کیے جا رہا تھا لیکن ابیہا نہ تو اس کی کال اٹھا رہی تھی اور نا ہی میسجز کا جواب دے رہی تھی اسی طرح کرتے ہوئے نا جانے کب وہ گہری نیند سو گئی۔۔۔۔۔

صبح جب ابیہا کی آنکھ کھلی تو اچانک اس نے اپنا موبائل چیک کیا جہاں شاہ دل کی تقریباً 200 سوری کے میسجز دیکھ کر ابیہا کو بہت پچھتاوا ہوا۔۔۔۔۔

اس نے شرمندگی سے شاہ دل کو کال کی جب ابھی پہلی رینگ ہی ہوئی تھی کہ شاہ دل نے فوراً فون اٹھا لیا۔۔۔۔۔

"سوری یار معاف کر دو۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی سوری کہنے پر ایہا جو پہلے ہی رونے کی تیاری کر رہی تھی پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

, شاہو پلیرز معاف کر دو مجھے کچھ زیادہ ہی اووری ایکٹ کر دیا میں نے "
"کل رات پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا سوری نا۔۔۔۔۔"

"ریلیکس ایہا چھوڑو یار رات گئی بات گئی۔۔۔۔۔"

شاہ دل کو ابہا کا یوں رونا تکلیف ہی تو دے رہا تھا تبھی اسے تسلیاں دینے
لگا جس کا اثر بھی ہوا۔۔۔۔۔

تم کیا ساری رات نہیں سوئے۔۔۔۔۔؟؟؟"

نہیں کیونکہ میری جان مجھ سے ناراض تھی تو بھلا مجھے کیسے نیند آ جاتی۔۔۔۔۔

ابہا کے سوال پر شاہ دل مسکرا کر بولا وہیں ابہا کو ایک سکون سا اپنے اندر
اترتا ہوا محسوس ہوا کہ دنیا میں اس سے بھی اتنی محبت کرنا والا شخص ہے جو
کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گا پھر بھلا کوئی اس کا کیسے کچھ بگاڑ سکتا
ہے۔۔۔۔

اچھا ابہا میں کچھ دیر سکون کی نیند سو جاؤں تو تم سے بعد میں بات کروں "

"اگ۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے اپنی جمائیاں روکتے ہوئے شاہ دل نے ابیہا سے فون بند کرنا
کو کہا جب کال کاٹنے سے پہلے ابیہا نے اسے ایک زوردار کس دے دی جس
پر شاہ دل نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"یار بتا کر تو دیتی میں ابھی مرنے والا تھا۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر ابیہا نے شرمناک کال کاٹ دی اور پھر مسکراتے ہوئے
شاہ دل کے متعلق سوچنے لگی۔۔۔۔۔



"حور یار ویسے آج تو نے کمال کر دیا اس مغرور نہ چڑھی کو مزا چکھا دیا۔۔۔۔۔"

"یار بتا کر تو مارتی تمھڑ میں ویڈیو ہی بنا لیتی۔۔۔۔۔"

مریم زور زور سے ہنس کر حور سے راستے میں باتیں کر رہی تھی جب اچانک ایک کالے رنگ کی گاڑی کی جس میں سے ایک بہت لمبا چوڑا شخص نکلا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے زبردستی حور کو گاڑی میں بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر

دی۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی کلوروفارم سے حور کو انہوں نے بے ہوش کر دیا تھا اور
اب وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے -----

حور کو کڈنیپ ہوتے دیکھ کر مریم ہڑبڑا کر بھاگتے ہوئے سیدھا حور کے گھر گئی
اور روتے ہوئے انہیں سارا واقعہ سنا دیا

یہ خبر سنتے ہی حور کی ماں تو بے ہوش ہونے والی تھیں مگر اس وقت انہیں
اپنی بیٹی کی جان اور عزت کی زیادہ پرواہ تھی تبھی بامشکل خود کو سمجھا کر وہ
اور مریم پولیس اسٹیشن چلی گئیں کیونکہ شوہر تو ان کے تھے نہیں اکیلی ہی

نوکری کر کے حور کو پڑھا رہی تھیں اس لیے اب پولیس اسٹیشن بھی وہ خود
ہی گئیں-----

مگر پولیس انسپکٹر کو سارا قصہ سنانے کے بعد بھی وہ اس بات کو سیریس
نہیں لے رہے تھے-----

او بی بی زیادہ تماشا نہیں کرو اس عمر کی لڑکیاں اپنے خاص فرینڈز کے "ساتھ چلی جاتی ہیں انجوائے کرنے کے لئے, آجائے گی خود ہی رات تک----

اپنی بیٹی کے متعلق ایسی بات سن کر حور کی ماں تو صدمے سے نڈھال سی ہو گئی تھیں وہیں مریم نے کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا جسے اس نے پولیس انسپکٹر کو بتا دیا مگر نمبر سنتے ہی پولیس انسپکٹر کے چہرے پر خوف کے تاثرات چھا گئے ساتھ ہی وہ پسینے سے شرابور ہونے لگا کیونکہ یہ گاڑی تو ملک فرمان کے خاص آدمی کی تھی دراصل پہلے بھی بہت سے کیسز میں اسی گاڑی کا نمبر شو ہوا تھا۔-----

سر پلیزز کچھ کریں حور کی جان خطرے میں ہے وہ ایسی نہیں ہے وہ"

میرے ساتھ آج شاپنگ پر جا رہی تھی جب اچانک کوئی اسے لے گیا پلیزز سر

"ہماری مدد کریں-----"

مریم کی التجا پر پولیس انسپکٹر جو کہ رومال سے اپنی پیشانی صاف کر رہا تھا

اچانک غصے سے گویا ہوا-----

جاؤ بی بی جاؤ یہاں سے"

ہم ہر کسی کی رپورٹ 24 گھنٹے بعد دراج کرتے ہیں، تو تب آنا رپورٹ لکھ لی
"جائے گی تمہاری-----"

پولیس انسپکٹر کے دو ٹوک انداز پر حور کی ماں ہاتھ جوڑ کر ان کی منتیں کرنے
لگیں کہ 24 گھنٹوں تک تو نا جانے حور کے ساتھ کیا کچھ ہو جائے گا اس لئے
ابھی سے کوئی ایکشن لیا جائے لیکن ان کی اتنی منت سماجت پر بھی پولیس
انسپکٹر کے جوں تک نہ رینگے بلکہ وہ کانسٹیبل سے کسی کھانا آرڈر کرنے کا
بولنے لگا مطلب صاف تھا کہ حور کی ماں اور مریم چلتی بنیں تو اب ان کا
یہاں رکنا بنتا بھی نہیں تھا مریم نے سہارا دے کر حور کی ماں کو اٹھایا اور
پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔



کچھ گھنٹوں کے بعد حور کو تھوڑا تھوڑا ہوش آنے لگ گیا تو اس نے اپنی دوبارہ
بند ہو رہی آنکھوں کو بامشکل کھولتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا تب اسے خبر
ہوئی کہ وہ تو ایک سنسان کمرے میں موجود ہے۔۔۔۔

آخر اس کے ساتھ ہوا کیا تھا کیسے اسے کسی گاڑی میں زبردستی بیٹھایا گیا تھا
اور پھر اسے بے ہوش کر دیا گیا لیکن کیوں ابھی وہ یہی سب سمجھنے میں

مصروف تھی کہ جب اچانک ایک بھاری آواز اسے ڈرانے کا باعث
بنی۔۔۔۔۔

تیری ہمت کیسے ہوئی میری جان پر ہاتھ اٹھانے کی، کیسے کی تو نے اتنی "
جرات کہ تو اسے چھو بھی سکے بس نہیں چلتا میرا ورنہ اسے چھونے والی ہوا کا
بھی قتل کر دو، جو اس کے بدن کو چھو کر گزرتی ہے کیونکہ اسے دیکھنے
چھونے اور محسوس کرنے کا حق صرف ملک فرمان کے پاس محفوظ ہے
"صرف ملک فرمان کے پاس۔۔۔۔۔"

فرمان کے ہاتھ میں اس وقت بہت تیز چاقو تھا جو ہلکا ہلکا ہلاتے ہوئے وہ
جنونی انداز میں بولتا ہوا حور کے قریب سے قریب تر آ جا رہا تھا وہیں حور فرمان
کو دیکھ کر شدید خوفزدہ ہو گئی۔۔۔۔۔

دیکھو میں نے کچھ بھی نہیں کیا کسی کو ہاتھ نہیں لگایا پلیززز پھر بھی مجھے "
معاف کر دو جانے دو مجھے پلیز آخر تم

"بند کر اپنی بکواس چپ کر بالکل چپ۔۔۔۔۔"

فرمان کی دھاڑ پر حور جو لگاتار بولے جا رہی تھی اچانک چپ کر گئی وجہ فرمان کا غصے میں حور کے سامنے موجود ٹیبل پر چاقو کو مارنا تھا اس کے عمل میں اس قدر سختی تھی کہ چاقو ٹیبل میں آدھا اندر گھس گیا۔۔۔۔۔

آج کالج میں کیا اپنی ماں کو تھپڑ مارا تھا تو نے، کیا سوچا میری جان کا کوئی "محافظ نہیں ہے جو تجھ جیسی دو ٹکے کی لونڈیاں اسے ہاتھ لگانے کی ہمت "کریں گی مارا، کیسے تو نے۔۔۔۔۔

فرمان چیختے ہوئے حور کے قریب آیا اور پھر ایک زور کا تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھپڑ میں اس قدر شدت تھی کہ حور زمین پر جا گری اور پھر منہ پر ہاتھ

رکھے سم کر فرمان کو دیکھنے لگی جو اس وقت کسی درندے کی کم نہیں لگ رہا
تھا

اور اب زور زور سے چیختے ہوئے وہ کمرے میں ٹہلنے لگا لیکن جیسے ہی پھر
سے وہ حور کی جانب بڑھا ویسے ہی وہ خوف سے کانپتے ہوئے پھر سے بے
ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔۔

"پانی لا امجد۔۔۔۔۔"

فرمان کے حکم پر امجد نے پانی کا جگ اٹھایا اور پھر اسے زمین پر بے ہوش
پڑی حور کے منہ پر گرا دیا تو اگلے ہی پل وہ ہڑبڑا کر کھانستے ہوئے ہوش میں

واپس آگئی لیکن فرمان کے ملنے والے حکم پر اس کا دل کیا کہ وہ بے ہوش
ہونے کی جگہ مر ہی جاتی ایسا ہی خوف آ رہا تھا اسے اس وقت-----

امجد سنا نہیں تو نے ہاتھ اٹھا کر رکھ اس کا ٹیبل پر، میرے پاس اتنا فالتو"
ٹائم نہیں ہے تیرے ڈرامے برداشت کرنے کا، تو نے میری جان کو ہاتھ
لگایا نابلس تیرا یہ ہاتھ ہی کاٹ دینا ہے تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ ملک فرمان کی
"محبت کو ہاتھ لگانے کا انجام کیا ہوتا ہے-----

فرمان لہو رنگ نظروں سے حور کو گھورتے ہوئے اس سے بولا تو وہ اپنی بند ہو
رہی سانسوں کے ساتھ گھٹی گھٹی آواز میں معافیاں مانگنے لگی لیکن یہ بھول

تمھی اس کی کہ اسے معافی مل جائے گی کیونکہ اس کے سامنے بھی ملک
فرمان تھا جو کہ رحم نامی چیز سے کوسوں دور رہتا تھا۔۔۔۔۔

حور کی کسی منت سماجت پر کان دھرے بغیر فرمان کے اشارے پر امجد نے
تیز دھار چاقو نکال کر حور کے ہاتھ پر وار کرنے لگا وہ چاہتے تو ایک ہی بار میں
اس کا ہاتھ کاٹ کر الگ کر دیتے لیکن یہ بہت آسان سی سزا تھی ملک
فرمان کے نزدیک، تبھی وہ اسے پل پل اذیت دینا چاہتا تھا اسی لیے حور کے
ہاتھ پر لگاتار وار کیے جا رہے تھے جبکہ وہ درد سے چیخ چیخ کر بے ہوش ہو
گئی۔۔۔۔۔

اس لونڈیا کو میری نظروں سے دور کرو ایک سیکنڈ بھی اور میں اس کی منحوس "
"شکل نہیں دیکھ سکتا، گھر کے باہر پھینک اسے۔۔۔۔۔"

فرمان کا حکم ملتے ہی امجد نے سر کو ہاں میں جنبش دی تو فرمان حقارت
بھری نظروں سے بے ہوش پری حور کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ امجد
رات ہوتے ہی حور کو اس کے گھر کے باہر چھوڑ کر واپس آگیا۔۔۔۔۔

یوں ہی کتنی ہی دیر پڑے رہ کر حور کو تھوڑا سا ہوش آیا تو وہ گھسٹ گھسٹ کر
دروازے کے قریب جاتے ہی اپنے بائیں ہاتھ کو دروازے پر مارنے لگی

کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ تو بالکل بے کار ہو چکا تھا کوئی حرکت محسوس نہیں
ہو رہی تھی اسے۔۔۔۔۔

دروازے پر دستک سن کر جیسے ہی حور کی ماں نے دروازہ کھولا تو سامنے اپنی
اکلوتی بیٹی کو اس ابتر حالت میں دیکھ کر وہ صدمے سے کتنی ہی دیر ہل نہ
سکیں

لیکن انھیں ہی اپنی بیٹی کو سنبھالنا تھا تبھی حور کی کراہ پر اسے سہارا دیے
جلدی سے ہسپتال لے گئیں لیکن حور کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹرز کو
اس کا ہاتھ کاٹنا پڑا۔۔۔۔۔

یعنی ملک فرمان کی یہ تھی سزا جسے حور پوری زندگی یاد رکھے۔۔۔۔۔



ایک دن کی چھٹی کے بعد سوموار کو جب ابیہا واپس یونیورسٹی گئی تو پوری یونیورسٹی میں حور والا قصہ ایک وباء کی طرح پھیلا ہوا تھا تبھی اس بات کا علم ابیہا کو بھی ہو گیا۔۔۔۔۔

ابیہا آج حور کو بدلا لینے کے لیے ڈونڈھ رہی تھی لیکن یہ بات سن کر وہ بری طرح شوکڈ ہو گئی ساتھ ہی اسے حور پر ترس آنے لگا۔۔۔۔۔

اور وہ یوں ہی دکھ کی کیفیت میں اپنی کلاس کی جانب چلنے لگی آخر اب وہ بھی
کیا کر سکتی تھی سوائے افسوس کرنے کے جو کہ وہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔



رات کو ابیہا گمری نیند میں مبتلا تھی جب اچانک کھڑکی کے ذریعے کوئی اس
کے کمرے میں کوئی داخل ہوا

مگر ابیہا کو اس بات کا بھی ہوش نہیں تھا وہ تو سکون سے سوئی ہوئی تھی
جیسے صدیوں کی نیند پوری کر رہی ہو۔۔۔۔۔

فرمان دے قدموں سے چلتے ہوئے بیڈ کے قریب آیا اور پھر زمین پر ابیہا کے قریب بیٹھ کر مسلسل ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگا اسے ابیہا کی نیند پر رشک ہو رہا تھا جو اس کی نظروں کی تپش پر بھی اٹھ نہ پائی تھی ----

چاند کی روشنی میں ابیہا کا خوبصورت چہرہ اس وقت کچھ زیادہ ہی روشن ہو رہا تھا جبکہ فرمان کے دل پر تو مانو بجلیاں گر رہی تھیں تو اچانک فرمان خود پر اور اپنی منہ زور جذبوں پر قابو نہ پاتے ہوئے کھڑا ہوا اور پھر بیڈ پر لیٹی ابیہا کے نرم و نازک عنابی ہونٹوں پر جھک کر انھوں کو منہ لگا اس کے لمس میں اس قدر شدت تھی کہ ابیہا فوراً اٹھ گئی اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے

فرمان کے سینے پر دباؤ ڈالے اسے زور سے دھکا دیا فرمان بھی ابیہا کی قربت
میں اتنا مدھوش تھا کہ ایک ہی دھکے پر اس سے الگ ہو کر بیڈ پر گر
گیا۔۔۔۔۔

ارے میری جان اٹھ گئی کتنی پیاری لگ رہی تھی سوتے ہوئے یار تھوڑی "
"دیر تو اور یوں ہی رہنے دیتی کتنا مزہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ تم یہاں ک۔۔۔۔۔ کیا کر رہے ھ۔۔۔۔۔ ھو۔۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے ابیہا نے کانپتے ہوئے اس سے سوال کیا جب فرمان لگے ہی پل آٹھ کر ابیہا کے قریب ہوا اور پھر اس کے دائیں بائیں اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے قریب ہوا جبکہ ابیہا اس کے یوں کرنے پر مکمل بیڈ کی پشت سے جا لگی تھی اور خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہائے یار تمہاری وہ اتنی پیاری سی کس یاد آ رہی تھی تو سوچا کہ اپنی خواہش "کو اصلیت کا روپ دے دوں تو بہ یار کتنی گرمی ہے نا یہاں اف۔۔۔۔۔"

ابہا کو خوفزدہ ہوتے دیکھ کر وہ اس سے دور تو ہوا مگر کھڑکی کے قریب جا کر
اپنی شرٹ اتار دی ----

"یہ یہ کیا کر رہے ہو تم ----"

پریشانی اور ڈر سے ابہا کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا جسے دیکھتے ہی فرمان
نے بغیر اس کی بات کا جواب دیے تیزی سے ابہا کی طرف بڑھا ----

میری جان کے کمرے میں اے سی تک نہیں ہے یار اتنی گرمی میں میری "
چاکلیٹ کو پگھلنا ہے کیا ارے یار تم تو پہلے ہی اتنی ہاٹ ہو تو یہ گرمی کیسے
"سہوگی۔۔۔۔۔"

غصے سے بولنے کے بعد وہ اپنی پونک سے ابیہا کو ہوا دینے لگ گیا
جبکہ ابیہا سر جھکائے منہ کی زاویے بگاڑے جا رہی تھی کیونکہ فرمان کے منہ
سے اس وقت شراب کی بہت زیادہ بو آرہی تھی مطلب وہ نشے میں یہاں
موجود تھا ابیہا کو اور زیادہ فکر ستانے لگی لیکن اسے بی جان کی وہ بات بھی یاد
آگئی جس سے کافی حد تک اس میں ہمت پیدا ہونے لگی۔۔۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں چیخ کر بی جان کو بلا لوں گی۔۔۔۔"

ابہا نے اپنی طرف سے فرمان کو دھمکی دی جس پر وہ زور زور سے قہقہے
لگانے لگا۔۔۔۔

یار کتنی معصوم ہونا تم , اچھا تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ ایسے تمہارے کمرے
میں تمہیں کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے گی تو صرف پوزیو ہی سوچے گی کہ
تمہیں تو علم نہیں ہے کہ کوئی تمہارے روم تک آگیا کیا یار , اگر میں ان کی
جگہ ہوتا تو نا تو اس بات پر دھکے دے کر تمہیں گھر سے نکال دیتا , لیکن ان

کا مجھے پتہ نہیں یا تو وہ کچھ نہیں کرے گی یا بہت کچھ کر دے گی، یار تم
کیوں اتنی محنت کرو گی رکو میں ہی بلا لیتا ہوں۔۔۔۔

ابہا کے قریب ہوتے ہوئے اسے بول کر ڈرانے کے بعد فرمان تیزی سے
اٹھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

"بوڑھیا ارے او بوڑھیا کہاں ہے تو۔۔۔۔"

فرمان کے یوں بی جان کو پکارنے پر ابہا اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اسے
چپ رہنے کا کہنے لگی

تو فرمان نے اسے خود کو کس کرنے کا بولا۔۔۔۔۔

ابہا نے ہاتھ جوڑتے ہوئے منت بھرے انداز میں فرمان کو یہاں سے
جانے کا کہا لیکن فرمان نے بھی صاف کہہ دیا۔۔۔۔۔

"تم رضامند ہو یا نا ہو میں تو کس لیے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔۔۔۔"

ابھی ابہا فیصلہ بھی نہ کر پائی تھی جب اچانک ابہا کی موبائل نے بجنا شروع
کر دیا تو وہ فرمان کو وہیں چھوڑ کر بھاگ کے اپنے بیڈ پر پڑے موبائل کو اٹھا
کر دیکھنے لگی جہاں شاہ دل کی کال آرہی تھی ابھی وہ کال پک بھی نہ کر پائی

تمھی جب فرمان نے جلدی سے ابہا کے پیچھے ہی پہنچ کر اس سے موبائل
چھین لیا۔۔۔۔۔

کس کرو ورنہ فون اٹھا کر اس انسپکٹر کو ہم دونوں کے بارے میں سب کچھ "
بتا دوں گا اور وہ کیا سوچے کا جب تمہارے موبائل پر رات کے اس پہر میری
"آواز سنے گا۔۔۔۔۔

"پلیز ایسے مت کریں میرا فون واپس کر دیں۔۔۔۔۔"

ابہا فرمان کی آنکھوں میں التجا بھری نظروں سے دیکھ کر اس کی منتیں کر رہی تھی

جب اچانک ابہا کے موبائل کو بیڈ پر پھینکتے ہوئے فرمان نے لپک کر ابہا کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے بالوں کو پکڑ کر چہرہ اونچا کرنے کے بعد اس کے ہونٹوں کے ساتھ اپنے ہونٹ ملا کر اپنی پیاس بجھانے لگ گیا۔۔۔۔۔

یوں ہی سانسوں کا تبادلہ کرتے ہوئے فرمان نے ابہا کو پیچھے پڑے بیڈ پر گرا دیا اور خود اس کے اوپر جھکا اپنی شدتیں لٹنے لگا جبکہ ابہا مسلسل فرمان کو دھکا دے کر خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن

فرمان تو دور ہونا ہی نہیں چاہتا تھا ابہا نے اپنی پوری طاقت لگا کر زور سے
اسے دھکا دیا تو فرمان بیڈ پر ابہا کی سائیڈ پر گر کر ہنسنے لگا۔۔۔۔

یار کیوں کر رہی ہو خود سے دور دیکھو نا موسم بھی اتنا حسین ہے اور میرا موڈ"
"بھی تو پھر ان دوریوں کو ختم کر لیتے ہیں نا۔۔۔۔

"جاؤ یہاں سے۔۔۔"

فرمان کی بات کو خاطر میں نالالتے هوئے ابها نے كهرے هوتے هوئے غصے
بهری آواز میں اسے جانے كو كها جب فرمان هنستے هوئے خود بهی كهرّا هو
گیا۔۔۔۔

"اچھا یار غصه تو نه كرو فلحال كے لیے چلا جاتا هوں۔۔۔۔"

"اپنی شرٹ بهی لے كر جاؤ۔۔۔۔"

ابها كو كھتے ہی وه واپسی كے لیے پلٹا تو ابها شدید غصے سے بولی۔۔۔۔

جان بوجھ کر چھوڑی ہے تاکہ تم اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا کر سو"
"جاؤ۔۔۔۔۔"

کھڑکی سے باہر جانتے ہوئے فرمان نے ابیہا کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا
تو ابیہا نے شرٹ اٹھا کر زور سے اس کے پیچھے ماری اور خود بیڈ پر بیٹھ کر
پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے اپنے وجود سے شدید نفرت آرہی تھی لیکن وہ
کرتی بھی تو آخر کیا یہی بات اسے رونا دلارہی تھی جب اچانک وہ اٹھی اور باتھ
روم میں گھس گئی ارادہ باتھ لینے کا تھا کیونکہ اسے اپنی وجود سے فرمان کے
لمس کو نوچ نوچ کر پھینکنا تھا خود کو پاک کرنا تھا اسے۔۔۔۔۔



فرمان کی دوبارہ اس حرکت کے بعد ابہا خوف اور دہشت میں اس قدر مبتلا ہو گئی تھی کہ وہ صبح یونیورسٹی بھی نہیں گئی ویسے بھی رات بھر جاگ کر کافی دیر تک شاور لینے کے بعد ٹھنڈ سے اسے بخار ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ابہا کو بیمار دیکھ کر بی جان بھی اسے دوا دے کر آرام کرنے کہہ تلقلین کرتیں گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئیں جبکہ دوا کھا کر سونے کے بعد شام تک ابہا کی طبیعت کافی حد تک ٹھیک ہو چکی تھی رات کو ابہا بیڈ سے اٹھ کر

منہ ہاتھ دھونے کے بعد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بی جان کے پاس کچن
میں پہنچ گئی تو اسے بی جان بریانی دم پر رکھتی نظر آئیں بی جان کو یوں کام
کرتا دیکھ کے اسے ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔

بی جان آپ پلیز چھوڑیں یہ سب میں کر لوں گی صبح سے آپ ہی سب کام"
"کیے جا رہی ہیں اور میں آرام فرما رہی ہوں۔۔۔۔

شرمندی ایسا کہ چہرے کے علاوہ لہجے سے بھی چھلک رہی تھی جسے نوٹ
کر کے بی جان نے اسے اپنے سینے سے لگایا اور پھر پیشانی چوم لی۔۔۔۔

تو کیا ہو اگر کچھ کام میں نے کر لیے بیمار تھی تم ورنہ روز تم ہی تو کیا کرتی"
ہو اور دوبارہ اگر دوبارہ ایسا فضول کہا تو ڈانٹ پڑے گی تمہیں , جاؤ اب جا کر
"باہر بیٹھو میں بریانی لے کر آتی ہوں ----"

بی جان کی بات پر ابیہا تھنک یو بول کر اور بھی زیادہ زور سے ان کے سینے
سے لگ کے مسکرانے لگی اور پھر کچھ دیر بعد ان سے الگ ہو کر باہر ٹیبل
پر جا کر بیٹھ گئی ----

دُور کرتے ہوئے باتوں ہی باتوں میں ابیہا نے بی جان سے اپنی اور شاہ دل
کی شادی کی بات کی کیونکہ اس کے نزدیک فرمان سے جان چھڑوانے کا سب
سے بہتر طریقہ یہی تھا۔۔۔۔

ہاں ویسے سہی بات ہے ایسا کرتے ہیں کہ اسی جمعے کو نکاح کر لیں گے "
کیونکہ تب تک شاہ دل بھی آجائے گا لیکن باقی ساری رسمیں ہم ابھی کر
لیتے ہیں۔۔۔۔۔

بی جان نے اپنی رائے دی تو ابیہا نے بھی سر ہاں میں ہلا دیا وہ تو بس جلد
از جلد شاہ دل کی ہمسفر بننا چاہتی تھی

تاکہ فرمان جیسا گنڈہ ہمیشہ کے لئے اس سے الگ ہو جائے۔۔۔۔۔

بھئی میں تو اپنے دل کے سارے ارمان پورے کروں گی جو جواب تک سوچ"
رکھے ہیں آخر کو اکلوتے بیٹے کی ماں ہوں میں
ابہا بچے ایسا کرتے ہیں کہ صبح سنگیت کر لیتے ہیں تمہیں پتہ تو ہے کہ ،
ہمارے تو کچھ خاص رشتے دار ہیں نہیں تو بس جو دو چار ہیں انہیں ہی
انوائٹ کر لیتی ہوں

"اور ہاں تم بھی اپنی ساری سہیلیوں کو بلاوا لو۔۔۔۔۔"

خوشی بی جان کے ہر انداز سے چھلک رہی تھی وہیں ابہا نے شرماتے ہوئے
جواب میں جی بی جان بول دیا۔۔۔۔



بیٹا تم نے آج یونیورسٹی نہیں جان پھر تو صبح سے ویسے بھی تم جا نہیں
"سکوگی۔۔۔۔"

صبح جب کافی دیر تک ابیہا اپنے کمرے سے نہیں نکلی تو بی جان اس کے
کمرے میں داخل ہو کر بولیں جب ابیہا جو بیڈ پر لیٹی کسی گرمی سوچ میں
مبتلا تھا چونک کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"نہیں بی جان میں نے نہیں جانا یونیورسٹی۔۔۔۔۔"

بی جان کو دیکھتے ہوئے ابیہا نے سنجیدگی سے انھیں جواب دیا تو بی جان چلی
ہوئیں آکر اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

بیٹے کل بھی چھٹی ہو گئی تھی"

یہ تو کوئی اچھی بات نہیں ہے، اس طرح تمہاری پڑھائی متاثر ہو رہی ہے خیر
یہ تو مجھے یقین ہے کہ میری بچی بہت لائق ہے لیکن شادی کی چھٹیاں بھی
تو لینی ہیں جس وجہ سے یونیورسٹی تو جانا ہی پڑے گا، بچے صرف آج چلی
"جاؤ پرنسپل سے چھٹیاں لے کر واپس آ جانا۔۔۔۔۔"

بی جان کے شفقت بھرے انداز کے علاوہ اتنا فورس کرنے پر ابیہا بھی
یونیورسٹی جانے کے لیے راضی ہو گئی۔۔۔۔۔

یونیورسٹی پہنچ کر سارا دن اس کا سکون سے گزرا اسے فرمان کہیں بھی دیکھائی
نہیں دیا تھا جس وجہ سے ابہا جو خوفزدہ تھی اب کافی ریلیکس ہو گئی۔۔۔۔۔



آمنہ تمہیں معلوم ہے کہ صبح کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"کیا یار مجھے کیسے پتہ ہو گا کھانے بھی نہیں دیتی ہو۔۔۔۔۔۔۔"

ابہا کی بات پر آمنہ جو سموسہ کھانے میں بے حد مصروف تھی بے زاری سے
بولی ----

، موٹو تمہیں کھانے کے علاوہ اور کچھ آتا بھی ہے "

پگلی میرا سنگیت ہے کل اگلے دن مایوں اور پھر مہندی ، یاد سے تم نے آنٹی
"اور انکل کو لے کر کل صبح ہی آجانا ہے۔۔۔۔۔"

پہلے تو ابہا نے آمنہ کے سر پر ایک تھپڑ لگایا اور پھر بعد میں شرما کر اسے
انولٹ کر دیا۔۔۔۔۔

یار قسم کھا کہ یہ سچ ہے اتنی جلدی کیسے یار ابھی تو تم نے کہا تھا کی ایک "
ہفتے بعد ہے یار ابھی تو ہمارے پیپرز بھی نہیں ہوئے ہیں پھر یہ سب
"اچانک اتنی جلدی کچھ سمجھ نہیں لگی مجھے۔۔۔۔"

آمنہ نے حیرانگی ظاہر کی تو ابیہا اسے دیکھ مسکرانے لگی۔۔۔۔

بس یار کل بی جان نے کہہ دیا کہ باقی کی رسمیں ابھی کر لیتے ہے اور نکاح "
اس جمعے کو تو اس لیے، اور یار ویسے بھی

میں کو نسا رخصت ہو کر کہیں اور جا رہی ہوں اسی گھر میں ہی تو رہوں گی بس

کمرہ چینج ہو گا میرا , اور پگلی پھر شادی کے بعد پیپرز بھی دے لوں گی ہاں
شادی کے بعد بس فرق صرف اتنا ہو گا کہ میرے نام کے ساتھ ہمیشہ کے
لئے میرے شاہو کا نام جڑ جائے گا۔۔۔۔۔

ابہا کی خوشی اور چہرے کی لالہ چھائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔۔۔

واہ واہ"

"واہ لڑکی تم تو پوری دیوانی ہو رکھی ہو شاہ دل کی۔۔۔۔۔

ابہیا کی بات پر آمنہ تالی بجاتے ہوئے بولی تو ابہیا کی مسکراہٹ کچھ اور بھی
گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

ہاں ہو دیوانی لڑکی میری بچپن کی محبت ہے وہ، میرا صرف میرا شاہو ہے وہ
تمہیں پتہ ہے میں تو خوابوں میں بھی صرف اپنے شاہو کو ہی دیکھتی ہوں اور
"کسی کو اجازت نہیں ہے میرے خوابوں میں بھی آنے کی۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے لیے محبت ابیہا کے لہجے سے چھلک رہی تھی جسے دیکھ کر آمنہ جو اپنی خالی پلٹ میں موجود کیچپ انگلی کی مدد سے صاف کر رہی تھی ابیہا کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے مان لیا یا اب پتہ نہیں تم کب واپس یونی آؤ"
گی تو ایسا کرو کہ آج صرف 2 اور سمو سے کھلا دو
"پلیز۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے کھا لو تم بھی کیا یاد کرو گی سموں کی دیوانی۔۔۔۔۔

ابہا آمنہ کو دیکھ کر ہنسنے لگی تو اس کی ہنسی میں آمنہ کا بھی قہقہہ شامل ہو گیا۔۔۔۔



آمنہ تم بھی تو چلو نا اندر میڈم کے کمرے میں صرف ۲ منٹ کا کام ہے"

"بس یہ اپیلیکیشن دینی ہے اس کے بعد پھر واپس آجائیں گے۔۔۔۔۔"

ابہا نے پرنسپل کے آفس جانے سے پہلے آمنہ کو بھی اپنے ساتھ چلنے پر
اصرار کیا کیونکہ فرمان کی اس حرکت کے بعد وہ اکیلی اندر جانے سے خوفزدہ
تھی۔۔۔۔۔

کیوں تمہیں کیا اکیلے جانے میں ڈر لگتا ہے یار میم کھا تھوڑی جائیں گے "
"تمہیں۔۔۔۔۔

ابہا کی کیفیت سمجھے بغیر ہنستے ہوئے الٹا وہ اس کا مزاق اڑانے لگی۔۔۔۔۔

"ہاں لگتا ہے ڈر تم نے آنا ہے یا نہیں یہ بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔"

"اچھا اچھا غصہ تو نہیں کرو یا ر چلتی ہوں۔۔۔۔"

ایہا کو ناراض ہوتے دیکھ کر آمنہ جھٹ سے بولی
اور پھر وہ ایہا کو آنے کا اشارہ کرتی آفس میں انٹر ہوئی۔۔۔۔

میم یہ اپیلیکیشن ہے میری اصل میں میں ایک ہفتے کی چھٹیاں لے رہی
ہوں۔۔۔۔"

ابہا سست روی سے چلتی ہوئی پرنسپل کے ٹیبل پر اپیلیکیشن رکھ کر نظریں
جھکائے ان سے بولی۔۔۔۔

"کیوں کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔"

"میم آپ کو نہیں پتہ کیا کہ ابہا کی شادی ہونے والی ہے۔۔۔۔"

ابھی ابہا سوچ ہی رہی تھی کہ پرنسپل کو کیا جواب دے جب آمنہ چہختے
ہوئے انھیں ابہا کی شادی کا بتا گئی۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟؟"

آمنہ کی بات سنتے ہی پرنسپل نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔

"جی میم یہی سچ ہے۔۔۔۔"

ایک نظر پرنسپل کو دیکھ کر ابیہا نے سر جھکا کر جواب دیا۔۔۔۔

"اچھا چلو سہی ہے بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔"

"شکریہ میم۔۔۔۔۔"

مبارک باد ملتے ہی تمھنک یو بول کر ابیہا آمنہ کا ہاتھ تھامے آفس سے نکل
گئی۔۔۔۔۔

وہیں پرنسپل صاحبہ نے ابیہا کے جاتے ہی فرمان کو کال کر دی۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔؟؟؟"

کال پک کرتے ہی فرمان نے بے زاری ظاہر کی۔۔۔۔

سر وہ آپ نے کہا تھا کہ ایہا کے بارے میں آپ کو آگاہ کرتی رہوں تو سر"
"بہت بڑی بات ہوگئی ہے جس کا آپ کو لازمی علم ہونا چاہئے۔۔۔۔۔

کیا مطلب کیا ہے تیرا ایہا کو کیا کسی لڑکے نے چھیڑا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"نام بتا اس کا جان لے لوں گا اس کی۔۔۔۔"

فرمان کے غصے کا اندازہ اس کی آواز سے باخوبی لگایا جا سکتا تھا کیونکہ اتنی زور سے ہی خینچا تھا وہ۔۔۔۔۔

"نہیں سریہ تو کچھ بھی نہیں ہے اس سے بھی بڑی بات ہے۔۔۔۔"

تو بک بھی کیا بات ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

"سر سر وہ ابیہا کی شادی ہونے والی ہے ایک ہفتے بعد اس۔۔۔۔"

ابھی پرنسپل صاحبہ ابھی بات مکمل بھی نہ کر پائی تھیں جب فرمان نے
صرف اتنا سا سنتے ہی کال کاٹ کر موبائل دیوار میں دے مارا۔۔۔۔



آمنہ یار مجھے میری وہ سائی کالوجی کی کتاب تو واپس کر دو اب تمہیں پتہ تو"
"ہے کہ پھر پورا ایک ہفتہ تو میں یونیورسٹی بھی نہیں آؤں گی۔۔۔۔

"اس لئے آج ہی واپس کر دو۔۔۔۔"

ابہا نے یونیورسٹی سے باہر رکشے کا انتظار کرتے ہوئے اچانک آمنہ سے کہا تو
وہ جو ارد گرد دیکھ رہی تھی فوراً اپنا رخ ابہا کی طرف کر لیا۔۔۔۔

ہاں یار یہ تو ہے لیکن یار وہ کتاب گھر پڑی ہے میرے تو ہم ایسا کرتے"
ہیں کہ پہلے میرے گھر چلتے ہیں یہیں پاس میں ہی ہے اچھا ہے اسی

بہانے امی ابو سے بھی مل لوگی، پھر وہاں سے تم کتاب لے کر واپس اپنے
"گھر چلی جانا۔۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔"

آمنہ کی بات سے متفق ہوتے ہوئے ایہا نے بھی حامی بھر لی اور پھر
دوبارہ سے سڑک پر نظریں جمائے رکشے کا انتظار کرنے لگی جب اچانک اس کا
دھیان اپنے سامنے کالے رنگ کی بڑی سی کھڑی گاڑی کی طرف گیا جو کب
سے وہیں موجود تھی

گاڑی کو یوں دیکھ کر ابہا کا سب سے پہلا دھیان فرمان کی سمت ہی گیا
تھا۔۔۔۔

جس سے وہ انجانے سے خوف میں مبتلا ہونے لگی اور دل ہی دل میں اپنی
حفاظت کی دعائیں کرنے لگی یوں ہی کچھ لمحے مزید گزرے پھر اسے دور سے
ایک رکشہ آتا دیکھائی دیا تیزی سے ہاتھ ہلا کر ابہا نے رکشے کو روکا اور پھر آمنہ
کو بیٹھنے کا بولتی جلدی سے رکشے میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

رکشہ چلنے کے بعد سیٹ کی پشت سے کمر لگا کر ابہا نے آنکھیں موند ایک
پرسکون سانس لی اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے بیٹھے بیٹھے پیچھے مڑ کر

دیکھا تو وہی کالے رنگ کی گاڑی ان کا پیچھا کر رہی تھی فرمان کا خیال ابیہا کو
شدید خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی رکشہ آمنہ کے گھر کے سامنے رکا ویسے ہی ابیہا جلدی سے آمنہ کے
گھر چلی گئی جبکہ آمنہ نے ابیہا کے جاتے ہی رکشے کی پیسے دیے اور پھر خود
بھی گھر میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"السلام و علیکم آنٹی جی۔۔۔۔۔"

آمنہ کی والدہ (ساجدہ بیگم) کو دیکھتے ہی ابیہا نے انھیں سلام کیا جبکہ آمنہ کے والد ابھی گھر میں موجود نہیں تھے۔۔۔۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا کیسی ہو تم تو اپنی آنٹی کو بھول ہی گئی ہو آج کتنے عرصے "بعد آئی ہو یہاں۔۔۔۔۔"

"وہ بس آنٹی جی بی جان کہیں جانے ہی نہیں دیتیں۔۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کے شکوے پر ابیہا ہلکا سا مسکراتے ہوئے انھیں وجہ بتانے لگی

تب تک آمنہ نے اپنے کمرے سے کتاب لا کر ابیہا کو پکڑا دی۔۔۔۔۔

سہی کرتی ہیں بیٹے آخر کو وہ بھی ایک بیٹی کی ماں ہیں خیر اب تم آگئی ہو"
تو ایسے تو بالکل نہیں جانے دوں گی تمہیں , تم بیٹھو آمنہ سے باتیں کرو میں
"ابھی چائے کے ساتھ کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

نہیں نہیں آنٹی جی رہنے دے پلیز میں بس گھر چلتی ہوں بی جان پریشان"
"ہو رہی ہوں گی۔۔۔۔۔

ساجدہ بیگم کو اٹھتے دیکھ کر ابیہا نے سہولت سے انکار کرنا چاہا۔۔۔۔۔

بیٹے باہر موسم بہت خراب ہو رہا ہے لگتا ہے ابھی بارش شروع ہو جائے گی

اس لیے تم تھوڑی دیر کے لیے یہیں رک جاؤ ، میں ابھی تم دونوں کے لیے "پکوڑے اور چائے بنا کر لاتی ہو۔۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کے دوبارہ اصرار کرنے پر ابیہا خاموش ہو گئی وہ تو پہلے ہی یہی چاہتی تھی

کیونکہ باہر فرمان جو کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"یار ابیہا کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے چلو یار چھت پر چلتے ہیں۔۔۔۔"

آسمان پر چھا رہے سیاہ بادل آمنہ کو اٹریکٹ کر رہے تھے تبھی
ابیہا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ ابیہا کو زبردستی کھینچتے ہوئے چھت
پر لے گئی۔۔۔۔

خود تو وہ بازو پھیلائے آنکھیں بند کیے گول گول گھومنے لگی وہیں ابیہا نے ہوا
کے جھونکوں سے اپنے اڑھ رہی زلفوں کو ایک ہاتھ سے کان کے پیچھے
کرتے ہوئے ڈرتے ڈرتے چھت کے نیچے جھانک کر دیکھا تو اسے سامنے
فرمان گاڑی کے بونٹ پر لیٹا اسی سمت دیکھتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

فرمان کو دیکھتے ہی ابہا شدید خوف کے زیر اثر ہل تک نہ پائی مگر فرمان جو ادھر
ہی نظریں گاڈھے ہوئے تھا ایک شوخ مسکراہٹ کے ساتھ زور سے
چینجا۔۔۔۔۔

"جان اتنی دیر جلدی آؤ یا ر دیکھوں تو سہی موسم کتنا خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"

فرمان کی آواز نے ہی ابہا کو واپس حرکت کرنے پر مجبور کیا تھا تو وہ جو فرمان کو
دیکھتے ہی ساکت سی کھڑی تھی تیزی سے نیچے بیٹھ کر چھپ گئی۔۔۔۔۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے ایک منٹ بھی مکمل نہیں ہوا تھا جب تیزی سے بارش شروع ہو گئی

تو آمنہ اور ابیہا بھاگ کر نیچے چلی آئیں

جبکہ فرمان وہیں پر بیٹھا اونچا اونچا ابیہا کا نام لے کر اسے پکارنے لگا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ابیہا یار اب آ بھی جاؤ میری محبت کا اب اور کتنا امتحان لوگی "تم

"ویسے بڑی ظالم ہو یار جو اتنی بارش میں مجھے باہر بیٹھایا ہوا ہے۔۔۔۔۔

"بہیو بیہو یار ٹھنڈ لگ رہی ہے اب تو آؤ بھی۔۔۔"

کیا ہوا ہے آمنہ کون ہمارے گھر کے باہر اتنے زور سے چیخے جا رہا ہے
ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

فرمان کی لاؤڈ آواز سن کر ساجدہ بیگم کیچن سے باہر نکل کر آمنہ سے سوال
کرنے لگیں جبکہ ابیہا کا دل ڈوب مرنے کو کر رہا تھا۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں امی کون پاگل ہے جو ابیہا کا نام لے لے کر بول رہا ہے۔۔۔۔"

"ابیہا کا نام ابیہا کون ہے یہ تم جانتی ہو اسے۔۔۔۔"

آمنہ کے بولنے کی دیر تھی کہ ساجدہ بیگم سخت تاثرات کے ساتھ ابیہا سے
مخاطب ہوئیں۔۔۔۔

آنٹی جی مجھے سچ میں نہیں پتہ کون ہے وہ اور میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے
"جینا حرام کر دیا ہے میرا اس نے۔۔۔۔"

ابہا آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے سر جھکا کر ساجدہ بیگم سے بولی-----

بیٹا برا مت منانا لیکن تمہیں معلوم ہے آمنہ کے آبا کتنے سخت مزاج کے "
ہیں اگر انہوں نے یہ سب دیکھ لیا تو جان سے مار دے گے ہم دونوں
"کو-----"

"آئی جی میں کیا کروں مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کی بات سنتے ہی ابیہا نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے
کہا۔۔۔۔

کیا مطلب کیا کرو ارے ایسے شخص کے خلاف پولیس میں رپورٹ کرواؤ تبھی "
"اسے سبق ملے گا۔۔۔۔"

نہیں نہیں انٹی جی مجھے کوئی تماشا نہیں کرنا بس میری شادی ہونے والی "
"ہے پھر سب کچھ سہی ہو جائے گا۔۔۔۔"

ساجدہ بیگم کے مشورے پر ابیہا نے فوراً انکار کر دیا وہیں ساجدہ بیگم اسے
عجیب سی نظروں سے گھورنے لگیں۔۔۔۔

مرضی ہے تمہاری مگر اب تو کچھ کرو"

, ہمیں کیوں بدنام کر رہی ہو ہماری اس جگہ بہت عزت ہے بی بی
"تم ایسے کرو اپنے گھر چلی جاؤ تاکہ ہماری تو جان چُھٹے۔۔۔۔۔

ساجدہ بیگم ابیہا کے قریب جا کر نفرت سے بولیں تو ابیہا حیرانگی سے انہیں
دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

امی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ , باہر اتنی تیز بارش ہو رہی ہے اور آپ "
" ابیہا کو گھر سے باہر نکال رہی ہیں۔۔۔

تم تو چپ ہی کرو کیسی کیسی سہیلیاں بنائی ہوئی ہیں جو ناجانے کن کن "
" آوارہ لڑکوں کو اپنے پیچھے لگائے پھرتی ہیں۔۔۔۔۔

ابھی آمنہ نے ابیہا کی فیور میں بولنا چاہا ہی تھا کہ ساجدہ بیگم نے اسے ڈانٹ
کر چپ کروا دیا وہیں ابیہا کی بھی اب برداشت ختم ہو گئی تھی تبھی وہ روتے
ہوئے

اپنا بیگ اٹھا کر گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

ابہا کو گھر سے باہر نکلتے دیکھ کر فرمان تیزی سے گاڑی کے بونٹ سے نیچے اتر کر اس کے پیچھے چلنے لگ گیا۔۔۔۔۔

"بات تو سنو میری جان۔۔۔۔۔"

فرمان کی آواز سن کر ابہا اپنی مسلسل بہہ رہی آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتی فرمان کو مکمل اگنور کر کے تیزی سے چلتی رہی۔۔۔۔۔

روکو تو سہی میری چاکلیٹ , چلو گاڑی میں چلتے ہیں یار کتنی تیز بارش ہو رہی "

ہے , بیہو یار

"ارکو تو سہی-----"

خود کو اگنور کرتے دیکھ کر فرمان نے ابیہا کی بازو پکڑ کر اسے روکا تو وہ اسے
حیرانگی سمیت خوف سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

یار سمجھو نا بہت شدید قسم کی محبت ہو گئی ہے تم سے تمہارے بغیر گزرا "
"ممکن ہی نہیں , بس میری زندگی میں آکر مکمل کر دو مجھے۔۔۔۔"

مسلسل ابیہا کو نظروں کے حصار میں لیے محبت بھرے لہجے میں بولنے کے
ساتھ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ابیہا کے بائیں ہاتھ کی رنگ فنگر میں ایک
نہایت خوبصورت ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہنا چکا تھا وہیں

ابیہا جو اب تک فرمان سے خوفزدہ تھی اس کی اس حرکت پر شدید تپ گئی اور
پھر لمحوں میں چہرے کے تاثرات تبدیل کرتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے
سے اپنا ہاتھ فرمان کے ہاتھ سے نکالا اور ایک زور دار تیچھڑ اس کے منہ پر
دے مارا۔۔۔

دور رہو مجھ سے دور، آخر سمجھ کیا رکھا ہے مجھے ہاں جب چاہو گے جو چاہو"
کرو گے اور بدلے میں تمہیں کوئی نہیں روکے گا، بس بہت ہو گیا بہت کر
"برداشت میں نے اب اور نہیں۔۔۔۔۔"

تھپڑ مارتے ہی ایہا نے چیختے ہوئے رنگ اپنی انگلی سے نکال کر فرمان کے
منہ پر ماری جبکہ فرمان سرخ انگارا آنکھوں سے بالکل خاموش غصے سے اسے
مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟"

غصے میں ایہا کی آواز اس قدر بلند ہو گئی تھی کہ سامنے سے اسی سمت آ
رہے ایک بزرگ تیزی سے اس کے قریب آئے اور وجہ دریافت کرنے
لگے۔۔۔۔۔

انکل دیکھیں تو سہی یہ گٹھیا انسان اتنے دنوں سے مجھے پریشان کر رہا ہے "
"جینا حرام کر دیا میرا زمانے بھر میں بدنام کر رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

اولے تو سمجھتا کیا ہے خود کو کہیں کا بدماش ہے تو رک تو ابھی تیرے "
"عشق کے بھوت کو باہر نکالتا ہوں۔۔۔۔۔"

ابہا کے بولنے کی دیر تھی وہ بزرگ فرمان کو دھمکیاں دیتے اسے دھکا دینے
لگ گئے فرمان تو پہلے ہی غصے سے پاگل ہوا پڑا تھا تبھی ان بزرگ کی عمر کا
بھی لحاظ کیے بغیر ایک زور دار تپھڑ ان بزرگ کو مارا مگر اس کی نظروں کا رخ
ابھی بھی ابہا کی طرف ہی تھا۔۔۔۔۔

فرمان کے تھپڑ میں اتنی سختی اور فورس تھی کہ وہ بزرگ وہیں سرک پر منہ
کے بل گر گئے جبکہ فرمان ان کے گرتے ہی زور زور سے ٹانگوں کے ساتھ
بزرگ کو ٹھوکریں مارنے لگا یہاں تک کہ ان کے منہ سے خون نکلنے لگ گیا

مگر فرمان کو پرواہ ہی کب تھی وہ تو مسلسل ابیہا کو کھا جانے والی نظروں سے
گھورتے ہوئے ابیہا کا غصہ اس طرح زائل کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو ابیہا شوکڈ سی ان بزرگ کو مار کھاتے دیکھتی رہی پھر اچانک فرمان
کی نظروں کی تپش کو محسوس کر کے لڑکھڑاتے ہوئے وہاں سے ڈر کر بھاگ گئی
وہیں فرمان نے جب ابیہا کو بھاگتے دیکھا تو ان بزرگ کو چھوڑ کر غصے سے خود
بھی چلا گیا۔۔۔۔۔



جیسے تیسے مسلسل بھاگتے ہوئے ابہا اپنے گھر پہنچ کر کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے ڈور بل بجانے لگی یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ ڈور بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گئی ساتھ ہی وہ بار بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھ رہی تھی کہ فرمان یہاں تک تو نہیں آگیا۔۔۔۔۔

ارے کون ہے جو پاگلوں کی طرح بیل بجائے ہی جا رہا ہے کھول رہی ہوں "بھئی۔۔۔۔۔"

بی جان نے دروازہ کھولتے ہوئے بے زاگی ظاہر کی جبکہ

دروازہ کھولتے ہی سامنے ابیہا پوری بھگی ہوئی ڈر سے مکمل کانپ رہی تھی اس
کی سانس اس قدر پھولی ہوئی تھی کہ زور زور سے منہ کھولے سانسیں بحال
کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھی وجہ اس کا بغیر رکے گھر تک بھاگتے
ہولے آنا تھا

وہیں بی جان ابیہا کو اس حالت میں دیکھ کر بہت زیادہ پریشان ہو گئیں۔۔۔۔۔

ابیہا بچے کیا ہوا ہے جو تم اتنی بارش میں بھی یوں بھاگتی ہوئی گھر تک آئی"
"ہو آخر وجہ کیا ہے کچھ تو بولو بیٹے۔۔۔۔۔"

ابہا کو مضبوطی سے تھامے صوفے پر بیٹھانے کے بعد بی جان نے اس سے سوال کیا جبکہ وہ تو زمین کو گھورتی ہوئی بس کانپے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ابہا کو خاموش پا کر بی جان بغیر رکے اس پر سوالوں کی بوچھاڑ کرنے لگیں مگر وہ تو ناجانے کن سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔۔

کچھ تو بولو ابہا کیا ہو گیا ہے اچھا ٹھیک ہے بعد میں بتا دینا مگر فلحال تم جا " "کر کپڑے تو بدل لو ایسے بیمار ہو جاؤ گی بیٹے۔۔۔۔۔

، پرسوں تمہاری شادی ہے "

"جاؤ شاباش-----"

بی جان تولیہ لا کر ابیہا کے نم بالوں کو رگڑتے ہوئے گویا ہوئیں تو ابیہا نے
چونک کر ایک نظر انھیں دیکھا اور پھر بغیر کوئی جواب دیے سست روی سے
چلتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی-----



رات کی تاریکی مکمل چھا چکی تھی مگر بادل تھے کہ مسلسل برسے ہی جا رہے
تھے فرمان اُسی حالت میں اپنے روم میں بیٹھا مسلسل ڈرنک کر رہا تھا-----

اسے بار بار ابہا کا وہ تمھڑا اپنے گال پر لگتا محسوس ہو رہا تھا جس سے اس کا غصہ مزید پروان چڑھنے لگتا اور وہ بغیر رکے گلاس بھر بھر کر وہ نشیلہ جام اپنے اندر اندیلنے لگتا۔۔۔۔۔

یوں ہی گلاس تھامے اچانک غصے سے فرمان نے اسے اپنے ہاتھ میں ہی توڑ دیا جبکہ اگلے ہی لمحے خون زار و قطار اس کے ہاتھ سے نکلتے ہوئے زمین سرخ کرنے لگا۔۔۔۔۔

!!! ایلیلیهیا _ _ _ "

تو نے اب تک صرف میری محبت دیکھی ہے صرف اس فرمان کو دیکھا ہے "
تو نے جو تیرا طلب گار تھا جسے دنیا میں صرف تجھ سے محبت ہوئی، لیکن تو
نے کیا کیا مجھے ملک فرمان کی اور میری محبت دونوں کی نافرمانی کی ٹھکرایا مجھے
اب تجھے فرمان کا اصل روپ دیکھائی دے گا اب پتہ چلے گا تجھے کہ فرمان کی
"نفرت کس حد تک مضر صحت ہے۔۔۔۔"

ٹھکرا کے میرا پیار اب تو میرا انتقام دیکھے "
"گی۔۔۔۔"

فرمان زہر خند سے ابہا کے متعلق سوچتے ہوئے بیڈ پر چت لیٹ گیا جبکہ
ایک آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر اس کے بالوں میں ہی کہیں جذب ہو گیا۔۔۔۔۔



گہری سوچ کے ہی زیر اثر ابہا کپڑے بدل کر اپنے کمرے میں ہی بیڈ پر لیٹ
گئی تھی اس کے دماغ میں بار بار وہ سارا واقعہ کسی فلم کی طرح گھومے جا رہا
تھا جبکہ

دل و دماغ میں اس کے عجیب کشمکش چل رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا میں نے سہی کیا شاید مجھے تمہیڑ نہیں مارنا چاہیے تھا مگر یہ کرنا ضروری تھا"
کیونکہ ایسے لوگوں کو اس طرح ہی سبق سیکھایا جاتا ہے بالکل ٹھیک کیا میں
نے

لیکن اب اس کا اگلا قدم کیا ہو گا کیونکہ وہ اس بات کا بدلہ تو ضرور لے گا
لیکن کیسے-----؟؟؟

ابہا چھت کو گھورتی ہوئی مسلسل انھی سوچوں میں گم تھی جب اچانک اس
کے کمرے میں بی جان آ گئیں-----

ایہا بیٹے کپڑے تبدیل کر کے بھی یہی پر بیٹھی ہو باہر چلو بچے آکر کھانا کھا"
"لو-----"

بی جان نے ابھی ابیہا سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھنا بہتر نہیں سمجھا
تبھی صرف کھانے کے لیے کہنے لگیں وہیں ابیہا بھی مکمل خاموشی سے ایک
نظر انھیں دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بی جان کے ساتھ کمرے سے باہر نکل
گئی-----

بی جان کھانا کھاتے ہوئے مسلسل ابیہا سے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہی
تھیں مگر ابیہا نے صرف انھیں ہوں ہاں کے علاوہ کوئی جواب نہیں
دیا۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے تمہاری وہ لاہور والی پھپھو کو بھی انویٹ کر لیا ہے اسے کب"
سے شاہ دل کی شادی کا ویٹ تھا
"اور ہاں تم بھی یاد سے اپنی سہلیوں کو بلاوا لینا۔۔۔۔۔"

اور وہ جو تمہاری بہترین دوست آمنہ ہے اسے انویٹ کیا یا نہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں بی جان وہ نہیں آئے گی۔۔۔۔"

یہ وہ پہلے الفاظ تھے جو ابہا نے اب تک کی گفتگو کے دوران استعمال کیے۔۔۔۔

کیوں کیا بیٹا لڑائی ہو گئی ہے تم دونوں کی۔۔۔۔۔؟؟؟

"نہیں بی جان بس ویسے ہی۔۔۔۔"

بی جان کے سوال کرنے پر ابیہا نے انھیں ٹالنا چاہا کیونکہ اس طرح اسے
فرمان والی بات بھی بتانی پڑتی۔۔۔۔

اچھا اب میں سمجھی، اسی وجہ سے تمہارا منہ بنا ہوا ہے لیکن تم بھاگ کر "
"کیوں آئی تھی، ابیہا بچے اب پوری بات مجھے بتا بھی دو۔۔۔۔۔"

"بولو ابیہا۔۔۔۔۔"

بی جان نے ابیہا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے بولنے پر اکسایا یہ بھی ویسے
ایک انداز تھا ان کا ابیہا کو ہمت دینے کا کہ وہ ان سے بنا ڈرے اصل بات
کر جائے ----

وہیں بی جان کا لمس پاتے ہی ابیہا ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی
کہ کیا کہے وہ سچ بتائے یا نا بتائے ----

نہیں نہیں میں بی جان کو کچھ نہیں بتاؤں گی یہ تو بہت بڑی بات ہے اور
یقیناً یہ بات سن کر بی جان بھی خوفزدہ ہو جائیں گی، بس اب میں نے تو
سے سبق سیکھا ہی دیا ہے نا، یعنی اسے میرے نزدیک اپنی اہمیت پتہ چل ا

گئی ہوگی اور ویسے بھی اب تو شاہو سے میری شادی ہونے ہی والی ہے
"مطلب کہ اب دوبارہ وہ مجھے تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔"

جی بی جان وہ وہ آمنہ سے میری لڑائی ہوگئی ہے اور پھر ساتھ ہی راستے "
میں رکشہ خراب ہو گیا تھا تو میں پیدل چلنے لگ گئی تبھی میرے پیچھے ایک کتا
لگ گیا اور آپ کو معلوم تو ہے کہ مجھے کتوں سے کتنا ڈر لگتا ہے اس لیے
"بھاگ کر آنا پڑا۔۔۔۔"

کچھ دیر سوچ بچار کر کے ابہا نے فیصلہ کیا کہ وہ بی جان کو فرمان کا نہیں
بتائے گی اس لئے جھوٹ کا سہارا لے کر ایک ہی سانس میں اس نے بی

جان کو ساری بات بتا دی وہیں بی جان اسے گھور سے دیکھنے لگیں جیسے اس
کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں بی جان میں نے اتنا اوور ری ایکٹ کر دیا اور آپ کو "
"اتنی ٹینشن ہو گئی۔۔۔۔۔"

ابیہا کے لاکھ جھوٹ بولنے پر بھی بی جان اس کی بات پر مطمئن نہیں تھیں
وجہ ابیہا کا ان سے نظریں چرانا تھا لیکن پھر وہ اسے یوں ہی کچھ دیر تک
دیکھنے کے بعد اس بات کو اگنور کر کے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئیں

کیونکہ انھیں اس بات کا یقین تھا کہ ابہا ان سے کبھی کوئی بات چھپا نہیں
سکتی لیکن یہ بھی ان کی غلط فہمی ہی ثابت ہوئی۔۔۔۔۔



رات کا کھانا کھا کر جب ابہا اپنے کمرے میں سونے کی غرض سے آئی تو بیڈ پر
لیٹتے ہی بجائے نیند آنے کے وہ تو کہیں ختم ہی ہو گئی وجہ اس کا یہ خوف
تھا کہ کہیں دوبارہ سے فرمان جو کہ اب غصے سے پاگل ہوا پھر رہا ہو گا وہ

اس کے کمرے میں نہ آجائے کیونکہ اب فرمان سے پنگا لینے کا انجام بھی تو
پتہ چلنا تھا اسے۔۔۔۔

کچھ دیر تک ایک ہی پوزیشن میں بیڈ پر لیٹے بار بار کھڑکی کی سمت دیکھنے کے
بعد ابیہا اچانک بیڈ سے اٹھی اور پھر اپنا موبائل اور سرہانہ اٹھا کر بی جان کے
کمرے میں سونے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری بچی کو آج پھر ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان ایہا کو اس کے فیورٹ سرہانے سمیت اپنے کمرے میں داخل
ہوتے دیکھ کر شفقت سے اپنی طرف اشارے سے بلاتی ہوئی بولیں تو ایہا
بھی سرہانے کو اپنے سینے سے لگائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کی
طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بی جان وہ بس آج ناجانے کیوں تھوڑا سا ڈر لگ رہا تھا تو اس "
لئے۔۔۔۔۔

بی جان کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ابہا نے نظریں جھکائے انھیں جواب
دیا تو بی جان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے
لگا لیا۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا میری بچی کو وہ تو بہت بہادر ہے پھر بھی ڈر رہی ہے , ڈرتے "
نہیں ہیں میرے بیٹے , اور اچھا کیا جو یہاں آگئی میں بھی بہت مس کر
رہی تھی تمہیں نیند بھی نہیں آتی تھی رات کو لیکن آج سکون سے سو جاؤں
"گی , اور ادھر آؤ میری گود میں لیٹ جاؤ تاکہ تمہارا ڈر تو ختم ہو۔۔۔۔۔

بی جان نے ابیہا کی پیشانی چوم کر اسے اپنی گود میں لیٹا لیا اور پھر اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے باتیں کرنے لگیں۔۔۔۔

یون ہی کچھ دیر تک اس کی اور شاہ دل کی شادی کے متعلق بات کرتے ہوئے جب انھیں بدلے میں ابیہا کا کوئی جواب موصول نہ ہوا تو انھوں نے ہلکا سا جھک کر اس کے چہرے کو دیکھا تو ابیہا کو گہری نیند میں مبتلا پایا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر انتہا درجے کا سکون اور اطمینان تھا اور نیند بھی اتنی گہری تھی جیسے ناجانے کب کی نہ سوئی ہو جو اب وہ ایسے دنیا جہان سے غافل ہوئی سو رہی تھی بی جان نے مسکرا کر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر بہت

نرمی اور آہستہ سے ابیہا کو تکیے پر لیٹا دیا جب اچانک شاہ دل کی ابیہا کے
سیل فون پر کال آگئی۔۔۔۔۔

ابیہا کے جاگ نہ جانے کے ڈر سے بی جان نے جلدی سے کال اٹینڈ کر
لی۔۔۔۔۔

اچھا جی ماں ہمیشہ خود کال کرے اور ہونے والی بیوی کو خود فون کیے جا"
"رہے ہیں۔۔۔۔۔

بی جان آپ۔۔۔۔۔؟؟؟"

"جی میں۔۔۔۔"

شاہ دل اچانک ابیہا کی جگہ کال پر بی جان کی آواز کے بعد ان کا طنز سن کر
بوکھلا ہی تو گیا تھا۔۔۔۔

وہ وہ وہ ابیہا کہاں ہیں بی جان۔۔۔۔؟؟؟"

جب شاہ دل کو کوئی جواب نہ آیا تو ہنقلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

کیوں جی بڑی جلدی ہو رہی ہے اپنی ایہا سے بات کرنے کی کوئی نہیں " بات ہوگی اب سے , دولہا دولہن شادی سے کچھ دن پہلے بالکل بھی بات نہیں کرتے ہیں , مطلب کہ اب سے تم دونوں میں بھی کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔۔۔۔

بی جان تو گویا آج طے کر چکی تھیں شاہ دل کو تنگ کرنے کا تبھی ہنستے ہوئے شرارت سے بولیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے بی جان مان لی آپ کی بات مگر پلیز ز آج بس 5 منٹ بات "
"کرنے دیں پلیز آپ میری پیاری بی جان ہیں نا پلیز-----"

"ایک بار کہنا نا نہیں-----"

دو دن بعد تو وہ ویسے بھی ہمیشہ کے لیے تمہاری ہی ہونے والی ہے پھر "
بھی صبر نہیں ہو رہا تم سے , دو دن سنبھال لو خود کو اور اپنے بے تاب
دل کو , کبھی

"اپنی ماں سے بھی حال چال پوچھنے لیتے ہیں بیٹا جی-----"

نہیں نہیں میری پیاری بی جان ایسے تو نا کہیں وہ میں بس ابھی آپ کے "
"بارے میں ہی پوچھنے والا تھا۔۔۔۔۔"

بی جان کے شکوے پر شاہ دل شریں لہجے میں ان سے باتیں کرنے لگا ابھی
کچھ منٹس ہی شاہ دل کو بی جان سے بات کرتے ہوئے ہوئے ہوں گے
جب ابہا نیند سے جاگ گئی۔۔۔۔۔

بی جان آپ کس سے بات کر رہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"تمہارے شوہر سے۔۔۔۔۔"

ابہا کے سوال پر بی جان نے ہستے ہوئے جواب دیا جبکہ ابہا تو یہ سنتے ہی
اچھل کر بیڈ سے اتری اور پھر بھاگ کر بی جان کے پاس آگئی۔۔۔۔

"کیا کیا شاہ دل کی کال ہے ، بی جان پلیز میری بھی بات کروا دیں۔۔۔۔۔"

"نہیں نہیں بالکل نہیں میں نہیں کرواؤں گی بات۔۔۔۔۔"

بی جان کو بھی اب مزہ آ رہا تھا ان دونوں کو یوں تنگ کرنے میں۔۔۔۔۔

بی جان پلیز صرف آج بات کروا دیں آئی نوکہ کچھ دن بات نہیں کر سکتی"
ہوں میں ,بٹ پلیز صرف آج بات کرنے دیں پھر میں آئی پروس خود بات
"نہیں کروں گی شاہو سے-----"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے لیکن صرف 5 منٹ بات کرنا-----"

ابہا اگر انھیں فورس نہ بھی کرتی تب بھی وہ اسے بات کرنے دیتیں مگر اس
کی منتیں کرنے پر بی جان سے مزید اسے تنگ نہ کیا گیا۔۔۔۔

"او کے ڈن لو یو میری پیاری بی جان-----"

ابہا نے بولنے کے ساتھ ہی خوشی سے بی جان کے گال کو چوم لیا اور پھر
فوراً ہی ان سے موبائل لے کر باہر کی سمت چل پڑی-----

"کیسی ہے میری جان-----"

بی جان کو سچ میں صرف تم راضی کر سکتی ہو ورنہ ہماری تو وہ اک نہیں"
"سنتیں-----"

ہاں یہ تو ہے میں ہوں ہی ایسی , اچھا اب کیا صرف جلن ہی نکالو گے یا "
"کچھ بات بھی کرنی ہے صرف 5 منٹ ہی ہے ہمارے پاس ----

ابہا نے پیچھے مڑ کر بی جان کو دیکھتے ہوئے تیزی سے کہا ----

کیسی ہو , کیا کیا سارا دن , مجھے کتنی دفعہ یاد کیا ----؟؟؟"

ابہا کے ٹائم کا یاد کروانے پر شاہ دل نے جلدی سے ایک سانس میں اتنے
سوال پوچھ لیے۔۔۔۔۔

"بس بس کتنے سوال ایک ساتھ پوچھو گے۔۔۔۔۔"

"تم نے ہی تو کہا ٹائم نہیں ہے تو بتاؤ اب۔۔۔۔۔"

میں بالکل ٹھیک ہوں بلکہ بہت پیاری ہوں اور پتہ ہے کہ آج میں نے "
ایک کتے کو اچھا سبق سیکھایا وہ کتنا روزانہ راستے میں مجھے تنگ کرتا تھا پیچھے ہی
پر گیا تھا میرے۔۔۔۔۔"

ابہا فرمان کا تصور کرتے ہوئے شاہ دل کو آج والی بات بتانے لگی۔۔۔۔

اچھا تو مسز شاہ دل نے کیا کیا اس کتے کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کا بھی تجس بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

"مسز شاہ دل نے آج اس کتے کو ایک زور دار تمھپ۔۔۔۔۔"

میرا مطلب ہے کہ پ-----پتھر اٹھا کر مارا تو اب دوبارہ میرے پیچھے نہیں "

"آئے گا وہ-----"

اچانک بولتے بولتے جب ابیہا کو احساس ہوا کہ وہ سب کچھ ہی بتانے والی ہے

تو وہ فوراً اپنی بات بدل گئی-----

"واہ جی واہ آج تو چاہ گئی لڑکی-----"

شاہ دل تالی بجاتے ہوئے ابیہا کی تعریف کرنے لگا تو ابیہا بھی ہلکا سا مسکرا

پڑی-----

ابہا جان انشا اللہ پرسوں تمہارا یہ شاہ دل تمہاری نظروں کے سامنے ہو گا پھر "
"تو کسی کتے میں بھی تمہیں تنگ کرنے کی ہمت باقی نہیں رہے گی۔۔۔۔"

جانتی ہوں شاہو کہ میرے محافظ صرف تم ہو، اور ہاں تم نے پوچھا نا کہ "
میں نے تمہیں کتنا یاد کیا، تو جو لوگ ہر سانس میں بستے ہوں انہیں یاد
تھوڑی کیا جاتا ہے وہ تو بس جب بھی سانس آتی ہے تبھی یاد آتے
"ہیں۔۔۔۔"

شاہو جس دن میں سانس لینا بھول جاؤں گی ناتب تمہیں بھی بھول جاؤں "
"اگی-----

ایہا نے سنجیگی میں کسی گہری سوچ کے زیر اثر یہ سب الفاظ بول دیے وہیں
شاہ دل بھی ایہا کے اقرار پر مسکراتے ہوئے اپنے اندر سکون اترتا ہوا
محسوس کرنے لگا-----

میری جان تم تو میری زندگی ہو اگر تم کبھی زندگی میں ناراض ہو کر بھی مجھے "
چھوڑ کر چلی گئی نا ایہا، تو شاید ایک پل بھی نہیں لگاؤ گا میں اپنی اس بے
"مول زندگی کو ختم کرنے میں-----

شاہ دل بھی کافی حد تک رومینٹک ہو چکا تھا۔۔۔۔

میں کیوں چھوڑ کر جاؤں گی تمہیں، شاید تم بھول رہے ہو مسٹر کہ یہی میرا"
سسرال اور یہی میرا مانگ ہے اگر میں تم سے ناراض ہوئی بھی تو تم نکلو گے
"گھر سے۔۔۔۔

ابہا نے ہنستے ہوئے شاہ دل کو اس کی اہمیت بتائی کہ بی جان شاہ دل سے
زیادہ ابہا سے محبت کرتی ہیں مگر اس سے پہلے شاہ دل کچھ کہتا اچانک بی
جان نے پیچھے سے آکر ابہا سے موبائل چھین لیا۔۔۔۔

بس بہت ہوگئی باتیں اب دو دن تک کوئی بات نہیں ہوگی جاؤ جا کر سو "
"جاؤ-----

بی جان کے بولتے ہی ابہا نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر کمرے کی جانب
مسکراتے ہوئے چل پڑی-----



شادی کی تیاریاں زور و شور پر تھیں ہر جگہ صرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں
لیکن انہی خوشیوں کے دوران ابہا کا دل کچھ اداس تھا کیونکہ اس کی بچپن کی
سب سے اچھی سیہلی جو اس کی شادی میں موجود نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہیں ابہا کی کلاس فیلوز زور و شور سے ڈھولکی بجا کر ٹپے گانے میں مصروف
تھیں جب اچانک کسی نے پیچھے سے ابہا کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے۔۔۔۔

ہاتھوں کو پکڑ کر اپنی آنکھوں سے ہٹانے کے بعد حیرانگی سے ابہا نے پیچھے
مڑ کر دیکھا تو سامنے آمنہ موجود تھی آمنہ کو دیکھتے ہی ابہا خوشی کے مارے
کھڑی ہو گئی اور پھر کس کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔

یہ تم ہی ہونا مجھے یقین نہیں آ رہا یار, آمنہ تم یہاں کیسے مطلب آنٹی"
انکل نے کیسے اجازت دے دی آنے کی-----؟؟؟

ابہا کو واقعی میں آمنہ کی موجودگی بے حد حیران کر گئی تھی تبھی وہ اس کے
یوں ہی ہاتھ پکڑے اس سے سوال کرنے لگی-----

یار کر لو یقین کہ میں ہی ہوں, اصل میں میں نے کل سے کچھ نہیں کھایا"
تھا ایک ہی ضد تھی میری کے تمہاری شادی میں جانا ہے اس لیے امی ابو کو
"ماننا ہی پڑا ورنہ انھیں پتہ تھا کہ ان کی بھوکڑ بیٹی کا انتقال ہو جانا ہے-----"

آمنہ ابیہا کو کاندھوں سے تھامے بیٹھانے کے بعد ہنستے ہوئے اسے حقیقت
بتانے لگی مگر اس کی یہ بات ابیہا کو اداس کر گئی ساتھ ہی اسے آمنہ پر ٹوٹ
کر پیار آیا۔۔۔۔۔

"آمنہ تم میرے لیے بھوکی رہی، ہائے لو یو یار۔۔۔۔۔"

ابیہا نے ایک بار پھر آمنہ کو کھینچ پر اپنے گلے لگا لیا تو آمنہ بھی مسکرا
پڑی۔۔۔۔۔

تو اور کیا ایک ہی تو میری گندی سی سہیلی ہے آنا تو مجبوری تھی میری ورنہ "
"قتل کروانا تھا اپنا تم سے ----"

یہ کہہ کر آمنہ نے قہقہہ لگایا جس میں ابیہا کی ہنسی بھی شامل ہو گئی ----



لگے دن ابیہا کی مہندی تھی سبھی لڑکیاں اپنی اپنی مہندی لگوانے میں
مصروف تھیں جب ابیہا نے مہندی لگانے والی لڑکی سے جلدی سے کہا کہ
دونوں ہاتھوں ہر میرے شاہ دل کا نام لکھیں ابیہا کی اس فرمائش پر وہ لڑکی

مسکرا کر ابیہا کے ہاتھ کو تھامے اس پر نام لکھنے ہی والی تھی جب اچانک گھر
کی لائٹ چلی گئی۔۔۔۔

اندھیرا چھاتے ہی سبھی لڑکیوں نے شور مچا دیا جبھی لگے 5 منٹ بعد جنریٹر چلا
کر روشنی واپس لائی گئی۔۔۔۔۔

یہ کیا لکھ دیا ہے آپ نے۔۔۔۔؟؟؟"

لکھ دیا ہے f سے شروع ہوتا ہے اور آپ نے s میرے شاہ دل کا نام"
"عقل نہیں ہے کیا، اتنا بھی نہیں پتہ۔۔۔۔۔

لائٹ واپس آتے ہی ابیہا اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہی غصے سے اس مہندی والی
لڑکی پر چیخنے لگی اور پھر ساتھ ہی سخت تاثرات لیے ہاتھ دھونے کی غرض
سے اپنے کمرے کی سمت چل پڑی۔۔۔۔۔

مسلسل ہاتھ دھونے کے باوجود بھی رنگ اتنا گہرا تھا کہ اترنے کا نام ہی
نہیں لے رہا تھا وہیں ابیہا پاگلوں کی طرح جنونی انداز میں اپنے ہاتھ رگڑے
جا رہی تھی اس کی ہتھیلی سرخ ہو کر تقریباً رخمی ہو گئی تو آمنہ نے غصے سے
ابیہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔۔۔

پاگل ہوگئی ہو کیا کیوں خود کو اذیت پہنچا رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟ "

ہاں ہوگئی ہوں پاگل پاگل ہو گئی ہوں میں کیونکہ میرے ہاتھوں پر صرف "
"میرے شاہ دل کا نام ہونا چاہیے یہ یہ نہیں۔۔۔۔۔"

آمنہ کے غصے کا اثر لیے بغیر ابہا چیتے ہوئے اپنی ہتھیلی کی طرف اشارہ
کرنے لگی اس وقت ایک عجیب سا خوف دیکھائی دے رہا تھا اس کے
پتھرے سے۔۔۔۔۔

ہی تو لکھ ہوا ہے بس , صبح نکاح تو تمہارا f تو کیا ہو گیا یار غلطی سے صرف "
تمہارے شاہ دل کے ساتھ ہی ہو گا نا تو ریلیکس کرو خود کو , تم کب سے یہ
"دقیانوسی سوچ رکھنے لگی ہو۔۔۔۔۔"

آمنہ نے ابیہا کو تسلی دیتے ہوئے پر سکون کیا اور پھر اسے لیے باتھ روم
سے باہر کمرے میں لے آئی کہ اچانک ابیہا کے موبائل پر شاہ دل کی کال آ
گئی تو آمنہ مسکرا کر خود کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

میری پری جلدی سے مجھے اپنی تصویر سینڈ کرو یا میں بھی تو دیکھوں کہ "
"کیسی لگ رہی ہے میری دلہن۔۔۔۔۔"

ابہا نے ابھی کال اٹینڈ ہی کی تھی کہ شاہ دل کی پر جوش آواز سنائی
دی-----

"سوری لیکن آپ مجھے شادی سے پہلے نہیں دیکھ سکتے-----"

ابہا نے شرما کر کہا وہیں شاہ دل حیران رہ گیا-----

کیا کیا کیا ابھی ابھی شاید میرے کانوں نے غلطی سے آپ کا لفظ سنا۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے بولنے پر ابیہا اور بھی زیادہ شرمانے لگی۔۔۔۔۔

غلطی سے نہیں سچ میں سنا آپ نے، آج کے بعد میں آپ کو آپ ہی"

"کہوں گی۔۔۔۔۔"

واہ واہ یار شادی کے سٹکھ تو دیکھو کہ میری بدتمیز کزن جو پوری عمر مجھے تم تو"

"کہتی رہی اب مجھے آپ کہے گی مجھے یقین نہیں آ رہا یار۔۔۔۔۔"

شاہ دل ہنسے جا رہا تھا مگر ابیہا کو اس کی یہ بات عنایت ناگوار گزری۔۔۔۔

اچھا تو میں بد تمیز ہوں تم تو کہتی ہوں، تو ٹھیک ہے مسٹر اب تو ہی کہوں گی
"تم جیسے لوگ آپ کہلوانے کے لائق ہی نہیں ہوتے۔۔۔۔"

ابیہا کا غصہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا جس سے شاہ دل بھی ڈرتے ہوئے
سیریس ہو گیا۔۔۔۔

نہیں نہیں یار غصہ تو ناکرو میں تو مزاق کر رہا تھا اصل میں مجھے تو تمہارے "
منہ سے آپ لفظ سن کر اتنی خوشی ہوئی ہے کہ میں تو بے ہوش ہی ہونے
"والا ہوں۔۔۔۔"

ابہا شاہ دل کے ساتھ باتوں میں ہی مصروف تھی جب
اچانک گھر میں کچھ گنڈے داخل ہوئے اور سب پر بندوق تان لی۔۔۔۔۔

کون ہو تم لوگ۔۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان یوں ان گنڈوں کو اپنے گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر غصے سے بولیں
تو ان کا جواب دینے کے لیے دروازہ سے فرمان گھر میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

ارے واہ بوڑھیا تو میری جان کی شادی کروانے والی ہے اور میں کچھ بھی نہ
کروں، اچھا نہیں کیا تم سب نے، کہاں ہے تیرا وہ بیٹا آج تو زندہ نہیں
"چھوڑوں گا اسے۔۔۔۔۔"

فرمان غصے سے پاگل ہی تو ہو رہا تھا مگر اس کا غصہ بی جان پر خاص اثر
انداز نہ ہوا۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو سوچ سمجھ کر بولو، تم آخر ہو کون۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان بنا ڈرے فرمان کو بولیں وہیں لگلے پل فرمان ان کی بات پر فوراً نرم
پڑا اور پھر بی جان کے قریب جانے لگا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں بڑھیا کوئی رشتہ نہیں ہے میرا تیری چہیتی سے، بس ویسے ہی"
ابہا کی آج رات بڑی یاد آ رہی تھی تو سوچا اسے لینے آ جاؤں وہ کیا کہتے ہیں
"آسان لفظوں میں، ہاں کہ شادی سے پہلے سوہاگ رات منا لو۔۔۔۔۔۔"

"ابہا جان کہاں ہو دیکھو کون آیا ہے تمہیں لینے۔۔۔۔"

"بلو اس بند کرو اپنی۔۔۔۔"

فرمان کے سب کے سامنے بیہودہ باتیں کرنے پر بی جان چیخ اٹھیں۔۔۔۔

یار آہستہ تو بولو کیا ہو گیا ہے یار، میں بوڑھوں کے منہ نہیں لگتا اس لئے"
"تجھ سے بات نہیں کرنا چاہتا اس بوڑھیا کو کمرے میں بند کرو۔۔۔۔"

فرمان نے بے زاگی سے اپنے گنڈے کو کہا اور پھر خود ابہا کے کمرے میں
چلا گیا۔۔۔۔۔

ابہا ابھی بھی دنیا جہاں سے غافل ہوئے شاہ دل سے بات ہی کر رہی تھی
کہ فرمان نے زور سے دروازہ کھولا آہٹ کی آواز پر ابہا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو
اس کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر گیا۔۔۔۔۔

تو تو تو۔۔۔۔۔ تم یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟"

"ہاں جان تمہیں ہی لینے آیا ہوں چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

ابہا ڈر کر کانپتے ہوئے فرمان سے بولی اور اس کا میھی ڈر فرمان کو مزید اٹریکٹ کرنے لگا ایک تو وہ مہندی کے پیلے کپڑوں میں ہلکے سے میک اپ سمیت لگ انتہا کی حسین تھی جو پہلی ہی نظر میں فرمان کے دل پر بجلیاں گرانے کا باعث بنی اور اوپر سے رہی سہی کسر اس کے ڈر کر کانپ رہے ہونٹوں نے پوری کر دی۔۔۔۔

ک۔۔۔۔ کی۔۔۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔۔ دفع ہو جاو یہاں سے ااا بھی "۔۔۔۔"

فرمان کی نظروں کی طلب سمجھ کر ابیہا کو خوف تو بہت آ رہا تھا مگر اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر وہ اپنی تمام ہمت اکٹھی کر کے فرمان پر چیخ پڑی۔۔۔۔

جان آہستہ تو بولو تمہارا کیا خاندانی مسئلہ ہے چیخ کر بات کرنا حد ہے یار بہرہ " "کرو گی کیا۔۔۔۔

فرمان بولتے ہوئے مزید ابیہا کے قریب آیا اور پھر جھٹکے سے اسے اپنی گود میں اٹھا کر باہر کی طرف لے جانے لگ گیا ابیہا نے بہت احتجاج کیا لیکن ناکام رہی گھر میں سبھی لوگ انھیں دیکھ کر حیران رہ گئے تھے کسی ایک میں بھی ہمت نہیں تھی فرمان کو روکنے کی۔۔۔۔۔

گھر سے باہر لاتے ہی ابیہا کو فرمان نے زبردستی گاڑی میں بیٹھایا لیکن ابیہا
مسلسل چیخ رہی تھی-----

ابیہا کے یوں ہی چیخنے پر فرمان نے امجد سے کہا جو کے گاڑی چلا رہا تھا امجد
جلدی سے مجھے بے ہوشی کی سپرے دو ابیہا، یہ بات سن کر اور احتجاج
کرنے لگی-----

مگر وہاں پرواہ ہی کسے تھی امجد نے جلدی سے فرمان کو بیگ سے نکال کر
سپرے پکڑا دی تو فرمان نے ابیہا کو اگلے ہی لمحے بے ہوش کر دیا اور ابیہا کا
سر اپنے کاندھے پر رکھ کر سفر ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔



کچھ دیر کی مسافت کے بعد فرمان اپنے بہت بڑے عالیشان فام ہاوس پہنچا
اور خود گاڑی سے اتر کر ابیہا کو گود میں اٹھائے اپنے کمرے میں لیجا کر بیڈ پر
لیٹا دیا۔۔۔۔۔

بے ہوشی کی سپرے صرف 2 گھنٹے ہی اثر رکھتی تھی اسی لیے فرمان ابیہا کے پاس بیٹھ کر اسے مسلسل ٹکٹکی باندھے دیکھنے لگا کہ کب وہ ہوش میں آئے اور کب وہ اپنا مقصد پورا کرے۔۔۔۔

لگتا ہے میری سلیپنگ بیوٹی کو میں کس کروں گا پھر ہی وہ اٹھے گی تبھی تو "ٹائم مکمل ہونے کے بعد بھی وہ جان بوجھ کر ہوش میں نہیں آرہی۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کو یوں ہی کچھ دیر تک دیوانہ وار دیکھنے کے بعد خود سے ہی گویا ہوا اور پھر ابیہا کے نرم و نازک ہونٹوں کو (جن پر لائٹ پنک لپ اسٹک لگی

ہوئی تھی (فوکس کیے اس کے مزید قریب ہوا اور پھر لگے ہی پل وہ ابیہا کے
باریک ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے چومنے لگا۔۔۔۔۔

ابھی فرمان اپنی آنکھیں بند کر کے ابیہا کے لبوں سے خود کو سیراب ہی رہا تھا
جب ابیہا ہڑبڑا کر بے ہوشی سے جاگ گئی جبکہ فرمان کو خود پر جھکا سانسوں
کا تبادلہ کرتے دیکھ کر ابیہا نے اپنے وجود کا پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا فرمان
بھی مدہوشی کی حالت میں موجود تھا تبھی ایک دھکے پر ہی اس سے دور ہو
گیا۔۔۔۔۔

دیکھا دیکھا دیکھا میں نے کہا تھا ناکہ میری سلیپنگ بیوٹی میرے کس کرنے "
پر ہی جاگے گی لیکن یار تم نے جاگنے میں بہت جلدی دیکھائی تھوڑی دیر
یوں ہی اور لیٹی رہتی تو کتنا مزا آ رہا تھا جب میں تمہاری سانسوں کی خوشبو کو
"اپنے اندر-----

"جسٹ شٹ اپ-----"

ابھی فرمان کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی جب ابیہا بیڈ سے اتر کر شدید غصے
سے پھٹ پڑی تو فرمان بھی اپنی شہادت کی انگلی کو اپنے ہونٹوں پر رکھے
خاموش ہو کر کچھ فاصلے پر کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تم آخر چاہتے کیا ہو مجھ سے , میں نے کیا بیگاڑا ہے تمہارا , پلینز چھوڑ دو مجھے "

"میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں ----"

خود کو اس طرح فرمان کے ساتھ اکیلے پا کر ابیہا منٹوں میں اپنی رہی سہی ہمت
یار کر اس کی منتیں کرنے لگی کیونکہ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ پچھلی
دفعہ کے تھپڑ کے نتیجے میں ہی آج فرمان نے اسے کڈنیپ کیا تھا ناجانے
اب کیا کرنے کا ارادہ تھا اس کا یہی بات ابیہا کو خوف سے دوچار کر رہی
تھی ----

ابہا کی منت سماجت کے بعد بھی فرمان یوں ہی اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے
چپ چاپ کھڑا اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

"کچھ تو بولو چاہیے کیا تمہیں۔۔۔۔"

فرمان کی طرف سے خاموشی ابہا کو رونا دلا گئی تبھی وہ روتے ہوئے اس سے
سوال کر گئی۔۔۔۔

، یار تم نے خود ہی تو کہا تھا جسٹ شٹ اپ تو میں اس لیے چپ کر گیا "
اور رہی بات مجھے چاہیے کیا تم سے تو وہ تمہیں آج رات پتہ چل جائے گا اب

دوسری بات کی طرف آتے ہیں کہ میں تمہیں یہاں سے جانے دوں، تو چلی
جانا صبح میں کونسا ساری زندگی کے لیے تمہیں اٹھا کر لایا ہوں کیونکہ میرا کام تو
"آج رات ہی مکمل ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

فرمان کے جواب پر ابیہا نے خوف زدہ نظروں سے کانپتے ہوئے اس کی طرف
دیکھا اور دل میں سوچنے لگ گئی کہ اب یہ میرے ساتھ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

ابیہا جان ڈر کیوں رہی ہو اب جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا تو تمہارے "
ڈرنے کا کوئی مطلب نہیں بنتا بلکہ تمہارا یہ خوف مجھے اور زیادہ بے باک کر

رہا ہے , ویسے یار ہم اپنا اتنا حسین ٹائٹم یوں باتوں کی نظر کر کے خراب کیوں
"کر رہے ہیں قریب آؤ یار تاکہ میں تمہیں محسوس کر سکوں-----"

فرمان ابیہا کے وجود کو سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کے
قریب آ رہا تھا وہیں ابیہا اس کو خوفزدہ ہو کر دیکھتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم
اٹھانے لگی-----

یار یہ ٹائٹم تو صرف محبت کرنے کا ہے صرف محبت جواب میں تمہارے "
"ساتھ کروں گا-----"

ابہا کو دور جاتے دیکھ کر فرمان دو ہی قدموں میں اس کے بے حد قریب آگیا جس سے ابہا پیچھے موجود دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑی کانپنے لگی جبکہ فرمان ابہا کے دائیں بائیں جانب اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھ کر اس کے فرار کے راستوں کو بند کرنے کے بعد کان کے پاس سرگوشی نما انداز میں بولنے لگا وہ اس وقت ابہا کے اس قدر نزدیک تھا کہ بولتے ہوئے اس کے ہونٹ ابہا کے کان کی لو کو چھو رہے تھے۔۔۔۔۔

وہیں ابہا اس کا لمس پاتے ہی تڑپ اٹھی اس سے پہلے وہ یہاں سے بھاگ پاتی اچانک فرمان نے اس کی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے ساتھ ہی وہ اپنے ہونٹوں کو ابہا کی گردن سے چھوتے ہوئے نکلی جانب بڑھنے لگا

جبکہ ابیہا اگلے لمحوں کا تصور ہی کر کے زور سے فرمان کو دکھا دے کر تیزی سے
وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔۔۔

کیا یار سارا موڈ خراب کر دیا اب کیا ساری رات میرے ساتھ ہائیڈ اینڈ سیک "
ہی کھیلو گی دیکھوں پہلے ہی سوچ لو ابیہا جان , جتنا تم مجھے ستاؤ گی اس سے
زیادہ پھر میں تمہیں ستاؤ گا ایک پل کے لیے بھی سکون کی سانس نہیں
"آئے گی تمہیں۔۔۔۔۔

فرمان ابیہا کے پیچھے چلتے ہوئے اتنا اونچا بول رہا تھا کہ سارے گھر میں اس
کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

میری چاکلیٹ کہاں ہو بتاؤ نا , سن لو جان اگر میں جیت گیا تو تم میری ہر "
"بات مانو گی بالکل منع نہیں کرو گی مجھے میرے کسی بھی عمل پر-----"

فرمان کی باتوں اور حرکتوں پر ایہا بے حد خوفزدہ ہو کر کچن کے ٹیبل کے نیچے
بیٹھی اپنے ہاتھوں کی مدد سے منہ کو دبائے دل ہی دل میں اپنے لئے دعاگو
تھی جبکہ فرمان پورے گھر میں ایہا کو ڈونڈھے جا رہا تھا تھا آخر میں وہ کچن
میں آیا تو اسے ٹیبل کے باہر سے ایہا کا تھوڑا سا فراک نظر آیا-----

فراک دیکھتے ہی فرمان کو معلوم ہو گیا کہ ابیہا ٹیبل کے نیچے موجود ہے ابیہا کی
اس حرکت پر فرمان کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

میری چاکلیٹ کہاں ہو یا رمل ہی نہیں رہی ہو کب سے ڈھونڈ رہا ہوں "
"تمہیں، ایک سیکنڈ کہیں تم فریج میں تو نہیں ہو۔۔۔۔۔"

فرمان ٹیبل کو دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی دبائے بولنے کے ساتھ فریج کھول کر
دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"ارے یا رتم تو یہاں بھی نہیں ہو تو کہاں گئی تم۔۔۔۔۔"

!!! بووووووو " "

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے فرمان یوں ہی بولتے ٹیبل کے قریب آیا اور
پھر گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر نیچے جھانکا جہاں ابہا موجود تھی جو اچانک
بوووو کی آواز پر خوف سے فرمان کو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

دیکھوں جان ڈھونڈ لیا میں نے تمہیں , اب تو میں جیت گیا ہوں نا چلو "
"شباباش باہر آؤ۔۔۔۔۔"

فرمان کے حکم ملنے پر ابیہا روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

"کیا مطلب نہیں یہ چیئنگ ہے ابیہا چلو بھی باہر آؤ۔۔۔۔"

فرمان غصے سے ابیہا کا ہاتھ پکڑ کر اسے ٹیبل کے نیچے سے باہر نکالنے لگا جبکہ ابیہا اس کا ہاتھ چھڑوانے کی خاطر زور زور سے فرمان کے ہاتھ پر مکے مارنے لگی مگر فرمان کو خود سے دور کرنا اتنا بھی آسان نہیں تھا تبھی فرمان نے گھسٹتے ہوئے ابیہا کو باہر نکال لیا مگر ٹیبل کے نیچے سے نکلتے ہی ابیہا فرمان کے سینے پر اندھا دھند مکے مارنے لگ گئی۔۔۔۔۔

یہ یہ تمہاری محبت نہیں ہوس ہے ہوس جو تم اج رات پوری کرنا چاہتے ہو"
چھوڑو مجھے جانے دو خدا کا واسطہ ہے تمہیں مت مجھے میری ہی نظروں میں
"اگراؤ۔۔۔۔۔"

ابہا روتے ہوئے چیخنے کے ساتھ یوں ہی فرمان کے سینے پر مکے برسائے جا
رہی تھی جب فرمان نے کھینچ کر ابہا کو اپنے قریب کیا اور پھر اس کے دونوں
ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں تھامنے کے بعد اس کی کمر اپنے سینے کے
ساتھ لگا کر دوسرے ہاتھ کو ابہا کے پیٹ سے گزارتے ہوئے مضبوطی
سے اسے پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

شی۔۔۔شی۔۔۔شی بس بس جان بہت ہو گیا ریلیکس یار، زیادہ غصہ صحت "
کے لیے اچھا نہیں ہوتا بہت ٹائم ویسٹ کر دیا تم نے اب چلو میرے
"ساتھ۔۔۔۔۔"

ایہا کے کان کے نزدیک سرگوشی کرنے کے بعد فرمان یوں ہی ایہا کے
دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑے کھینچتے ہوئے زبردستی اپنے
کمرے کی طرف لے جانے لگا۔۔۔۔۔



شاہ دل نے فون پر جب ابیہا کی چیخنے چلانے کی آوازیں سنی تو صبح کا بھی انتظار نہیں کیا اور رات کو ہی واپس گھر آنے لگ گیا۔۔۔۔

مسلسل 3 گھنٹے کا سفر طے کر کے شاہ دل واپس گھر آیا تو گھر کا ماحول ایسے تھا جیسے کوئی موت واقع ہو گئی ہو گھر میں اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود بھی مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

بی جان بی جان کیا ہوا ہے اور اور ابیہا کہاں ہے وہ چیخ کیوں رہی "

"تھی۔۔۔۔

بی جان کو ایک ہی سمت گھورتے ہوئے دیکھ کر شاہ دل نے انہیں جھنجوڑ کر
ہوش دلانا چاہا لیکن بی جان تو سکتے میں آئی ہوئی تھیں تو پھر جواب کیا
دیتیں۔۔۔۔

کوئی تو کچھ بولے آخر ادھر ہوا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

کوئی جواب نہ ملنے پر غصے سے چیختے ہوئے شاہ دل نے پوچھا تو آمنہ اسے
سارا واقعہ روتے ہوئے بتانے لگی جو سنتے ہی شاہ دل کا غصہ آسمان کو
چھونے لگا۔۔۔۔۔

کون تھا وہ بولو کون تھا وہ-----؟؟؟"

شاہ دل آمنہ کو کاندھوں سے تھامے اس سے سوال کرنے لگا تو آمنہ کے
آنسوؤں میں مزید روانگی آگئی-----

ہمیں کچھ نہیں پتہ بھائی کون تھا وہ , ہاں لیکن دو دن پہلے بھی یہ شخص "
ابیہا کا پیچھا کر رہا تھا , ابیہا کا نام زور زور سے لے کر تماشا بھی کیا تھا اس
نے-----"

آمنہ نے دُرتے دُرتے ساری بات شاہ دل کو بتا دی تو شاہ دل شکوہ ہو کر
زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ابہا نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چپائی کیوں نہیں کچھ بتایا اس نے "
"مجھے کیا بھروسہ نہیں تھا اس کو مجھ پر۔۔۔۔۔"

"بیٹا پلیز میری بچی کو کہیں سے ڈھونڈ لاؤ پلیز شاہ دل۔۔۔۔۔"

شاہ دل زمین کو گھورتے ہوئے خود سے ہی مخاطب تھا جب بی جان روتے
ہوئے اس سے بولیں۔۔۔۔۔

بی جان کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں میں اسے , ابہا نے مجھے کبھی بھی اس "
گھٹیا شخص کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا کچھ بھی نہیں , کتنی دفعہ بات
ہوئی ہماری کبھی ہلکا سا بھی ذکر نہیں کیا اس نے تو مجھے کیسے پتہ ہوگا اس
"کا ٹھکانہ ----

شاہ دل غصے سے چیخ پڑا تو بی جان مزید رونے لگیں ----

بیٹا کچھ تو کرو نا جانے وہ درندہ میری بچی کے ساتھ کیا کرے گا کیا کیا قیامت "
"ٹوٹے گی میری بیٹی پے ----

بی جان مسلسل رو رو کر کہہ رہی تھیں وہیں سبھی رشتے دار آپس میں باتیں
کرنے لگ گئے۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے ابہا کا پہلے سے ہی اس لڑکے کے ساتھ کوئی چکر تھا اس "
لیے تو کسی کو اس کے بارے میں بتایا نہیں، ارے دیکھ جو لیا تھا کہ وہ اتنا
"امیر ہے تو شادی بھی تو اسی سے کرنا چاہتی ہوگی۔۔۔۔

ان الزامات اور طعنوں سے تنگ آکر شاہ دل گھر سے باہر نکل گیا کیونکہ وہ
اب اگلا ایک پل بھی ان باتوں کو برداشت کرنے کی خود میں ہمت نہیں پاتا

تھا اس کا دل و دماغ پھٹنے کے قریب تھا اس وقت وہ صرف ایک بات سوچ
رہا تھا کہ آخر وہ اب کرے کیا، کس طرح ابیہا کو ڈھونڈ کر لائے، کس طرح ابیہا
کو بچا لے۔۔۔۔۔



ابھی فرمان ابیہا کو کھینچتے ہوئے اپنے کمرے کی قریب ہی لایا تھا جب اچانک
ابیہا نے فرمان کے ہاتھ پر زور سے چکی کاٹی اور فرمان کی ایک ہلکی سی چیخ
کے ساتھ پکڑ کمزور ہوتے دیکھ کر وہ تیزی سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

"پاگل ہو گیا۔۔۔۔"

اتنے برے طریقے سے کاٹ لیا سارا ہاتھ زخمی کر دیا میرا ریا مسلہ کیا ہے "
"تمہارا یوں میری شرافت کا اتنا فائدہ مت اٹھاؤ ابہا۔۔۔۔"

فرمان کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی ابہا بھاگ کر کچن سے تیز دھار چھری اٹھا
کر کچن کے ساتھ ہی موجود کمرے میں دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔۔

فرمان جو ابہا کو اس کمرے میں جاتے دیکھ چکا تھا سر کو نفی میں جنبش
دیتے خود بھی کمرے میں داخل ہوا تو ابہا فرمان کا سایہ دیکھ کر اس پر چھری

سے وار کرنے ہی والی تھی جب فرمان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر جھٹکے
سے ابیہا کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اب ابیہا کی کمر فرمان کی طرف تھی۔۔۔۔۔

شرم نہیں آتی تمہیں مجھ کو حملہ کروگی یار، قتل کروگی اور وہ بھی مجھ جیسے "
"اتنے پیارے حسین شخص کا یار یہ تو غلط ہے نا۔۔۔۔۔"

فرمان آہستہ سے ابیہا کے ہاتھ میں موجود چھری چھین کر اسے ابیہا کے
کومل سے گالوں پر پھیرتے ہوئے کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا جبکہ
ایک ہاتھ فرمان نے ابیہا کی گردن پر رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

چھری کی دھار اپنے چہرے پر محسوس کر کے ابیہا خوف سے ہل تک نہ پائی اور
اس کا یوں شوکڈ ہونا فرمان کو بے باک ہونے پر اکسانے لگا۔۔۔۔

تبھی وہ اپنے چھری والے ہاتھ سے آہستہ سے ابیہا کے فراک کی بیک زپ کو
کھولنے لگا اب بھی ابیہا کی سانسیں بے ترتیب ضرور ہوئی تھیں مگر وہ حرکت
پھر بھی نہ کر پائی ناجانے ایسا کونسا خوف سوار ہو گیا تھا اس پر۔۔۔۔

بیک زپ کھلتے ہی فرمان نے ابیہا کی کمر کو اپنے لبوں سے چھوا اور پھر نرمی
سے اس کی گردن کو چومتے ہوئے ابیہا کے کاندھے تک آگیا پھر اچانک اس

نے ابیہا کو کاندھے سے پکڑ کر آگے کی طرف کیا اور مضبوطی سے آنکھیں بند
کیے کانپ رہی ابیہا کے نرم نازک گالوں کو چومنے لگ گیا۔۔۔۔۔

ابیہا اب بھی خاموش کھڑی منہ کے زاویے بگاڑ رہی تھی یعنی رونے کا
بندوست کر رہی تھی جب فرمان نے ابیہا کی گردن میں ہاتھ ڈالے اس کا چہرہ
اونچا کیا اور پھر وہ اپنا ہلکا سا منہ کھولے ابیہا کے ہونٹوں کو چومنے ہی والا تھا
جب اچانک ابیہا کے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کو غور سے دیکھنے کے بعد
اچانک اس ن زور سے ابیہا کو دکھا دیا ابیہا نیچے زمین پر گرتے ہی آنکھیں کھول
چکی تھی اور حیرانگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو ہاں یقین نہیں آ رہا۔۔۔"

جتنی شدید محبت کرتا تھا نا تم سے اب اس سے کئی زیادہ نفرت کرتا ہو تجھ"
سے "کیا شادی ہی تو کرنا چاہتا تھا تجھ سے عزت بنا رہا تھا تجھے اپنی 'لیکن
"نہیں تجھے تو اس شاہ دل کی پڑی تھی۔۔۔۔"

اب میں بھی دیکھتا ہوں کیا اب بھی وہ تجھ سے شادی کرے گا ایک ایسی"
لڑکی کو وہ مقام وہ عزت دے گا جو ساری رات ایک گنڈے کے ساتھ گزار کر
"آئی ہو اتنا بے غیرت کوئی مرد نہیں ہوتا ابہا جان۔۔۔۔"

محبت کرتا ہے وہ مجھ سے تم جیسے گھٹیا انسان کی ایسی نیچ حرکت کرنے "
"سے میرے شاہ دل کی محبت میں کوئی کمی نہیں آنے والی سمجھے تم۔۔۔۔۔"

فرمان کی بات کا جواب ابیہا نے انتہائی خود اعتمادی سے دیا تھا شاید اسے شاہ
دل پر اتنا ہی بھروسہ تھا۔۔۔۔۔

اچھا جی اتنا بھروسہ ہے تمہیں اس انسپکٹر پر یہ تو وقت ہی بتائے گا ابیہا "
"جان کہ کس کو کس پر کتنا اعتماد ہے۔۔۔۔۔"

، فلحال تو مجھے ایسے دیکھانا ہے کہ تمہارے ساتھ میں نے زبردستی کی ہے " لیکن یار تمہارے حلیے سے تو لگ ہی نہیں رہا کہ تمہارے ساتھ ریپ ہوا ہو گا، تو ایسا کرتے ہیں کہ یہ تمہارے تھوڑے سے کپڑے پھاڑ دیتے ہیں اور یہ کہ اسٹک پھیلا دیتے ہیں تاکہ لگے تو سہی کے تمہارے ساتھ کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

بولنے کے ساتھ ہی فرمان ابیہا کے قریب آکر چھری کی مدد سے تھوڑے تھوڑے اس کے کپڑے پھاڑنے لگ گیا ابیہا غصے سے فرمان کو پیچھے کر رہی تھی جب فرمان نے غصے سے اسے آنکھیں دیکھائیں اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔

چپ چاپ بیٹھ جاؤ ڈسٹرب مت کرو مجھے تمہیں نظر نہیں رہا کہ میں بیزی"

ہوں، تو جی کپڑے تو پھٹ گئے تمہارے تو اب لپ اسٹک کیسے خراب کروں

یار زیادہ تر تو ایک کام کرنے سے ہی لپ اسٹک خراب ہوتی ہے تو ابیہا جان

"وہ کر لوں میں----

فرمان ابیہا کے ہونٹوں کو فوکس کیے ہستے ہوئے بولا تو ابیہا اسے گھورتے

ہوئے اسے دھکا دینے کے بعد تیزی سے اپنے ہاتھ کی مدد سے خود اپنی لپ

سٹک پھیلا نے لگی----

یار سلولی سلولی کرو اتنی جلدی کیا ہے ابھی تو پوری رات باقی پڑی ہے اور "

ویسے بھی مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم جیسی کوکس کرنے کا جسے میری

محبت کی قدر تک نہیں , خیر صبح ہوگی تو امجد کو کہہ دینا چھوڑ آئے گا تمہیں

"گھر----

اب میں سونا چاہتا ہوں تاکہ صبح تک بے گوشی کے عالم میں رہوں کیونکہ "

اگر میں جاگا رہا تو شاید میرا ارادہ بدل جائے اور میں تمہیں یہاں سے جانے نہ

"دوں----

ابہا کے چہرے سے نظریں ہٹا کر فرمان اٹھ کر واڈروب میں موجود شراب کی
بوتل نکال کر مسلسل ابہا کو دیکھ کر ڈنک کرنے لگا ابہا بھی کچھ سوچتے
ہوئے فرمان کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا یہی ہے تمہیں بھی، یہ لو پی لو ویسے تمہیں اس کی ضرورت تو نہیں ہے "
"کیونکہ تمہارے پاس تو تمہاری محبت ہے نا پھر تمہیں کیا غم۔۔۔۔۔

فرمان اپنی ڈنک کرنے کی وجہ سے سرخ بند ہو رہی آنکھوں سے ابہا کو دیکھ
کر بولنے کے بعد اس کی سمت بڑھا رہا شراب کی بوتل کو واپس کھینچ کر اپنے

لبوں سے لگا گیا تو ابیہا بھی اسے نفرت سے دیکھ کر اپنی نظریں گھما چکی
تھی۔۔۔۔۔

یار یار پلیز ایک ایک تصویر لینے دو اپنی، تمہاری اس حالت کو دیکھ کر نفرت "
ظاہر کرنے کے لیے تاکہ مجھے ہمیشہ یاد رہے کہ تم نے مجھے اور میری محبت
"کو ٹھکرایا تھا۔۔۔۔۔

ابیہا کو دیکھ کر ہنستے ہوئے فرمان اپنا موبائل نکال کر ابیہا کی تصویریں لینے لگ
گیا جبکہ ساتھ ساتھ وہ بہت زیادہ ڈرنک کیے جا رہا تھا کچھ منٹس بعد وہ بس

بے ہوش ہی ہونے والا تھا تو بیڈ پر گر سا گیا اور اپنے موبائل میں موجود ابھی
کی لی ہوئی ابیہا کی تصویر دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

"کتنی پیاری ہونا تم ابیہا۔۔۔۔"

یار بہت محبت کرتا ہوں تم سے , بہت زیادہ دنیا میں سب سے زیادہ , میں "
پوری عمر تمہاری ہر بات مانوں گا تم جو چاہو گی میں صرف وہی کروں گا لیکن
پلیز یار مجھے چھوڑ کر مت جاؤ مر جاؤں گا تمہارے بغیر پلیز ابیہا , آئی لو یو
"یار۔۔۔۔"

مسلسل ابیہا کی تصویر کو دیکھتے فرمان اپنی بند ہو رہی آنکھوں سے بول رہا تھا
جبکہ اس کی آنکھوں سے ناجانے کتنے ہی آنسو بہہ کر بیڈ میں جذب ہو رہے
تھے۔۔۔۔۔

ابیہا حیرانگی سے فرمان کو دیکھے جا رہی تھی کہ وہ کیا بول رہا تھا لیکن اسے زرا
سا بھی اس پر ترس نا آیا بلکہ اسے یہ سب بھی فرمان کا ڈرامہ لگ رہا
تھا۔۔۔۔۔

میں نے جس چیز کو بھی شدت سے چاہا وہ ہمیشہ مجھ سے دور ہوئی ہے "
بچپن میں میری ماں اور اب اب تم کیسے جیوں گا میں تمہارے بغیر یہ تصور

، بھی نہیں کر پا رہا میں یار ، اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس کرتا ہوں میں ابیہا
"تمہیں کیوں نظر نہیں آتی میری چاہت-----"

فرمان نشے میں اپنے دلی جذبات ابیہا پر عیاں کر رہا تھا جبکہ ابیہا مسلسل منہ
پیچھے کیے فرمان کی باتوں کو نظر انداز کر رہی تھی ----

"پلیز یار مجھے چھوڑ کر مت جانا پلیز ابی-----"

یہ بولتے بولتے آخر فرمان نشے کے زیر اثر گرمی نیند سو گیا اور ابیہا کھڑکی کی
سمت نظریں کیے صبح ہونے کا انتظار کرنے لگی-----

کچھ گھنٹوں بعد صبح کی ہلکی ہلکی سی روشنی نکلنے لگ گئی تھی ابیہا کچھ دیر تک
حیرانگی سے فرمان کو دیکھتی رہی اور پھر تیزی سے زمین سے اٹھام کر بھاگ کر
کمرے سے باہر آئی تو اسے امجد گھر میں داخل ہوتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

"بیٹھوں گاڑی میں میں گھر چھوڑ دوں تمہیں۔۔۔۔۔"

ابیہا پر نظر پڑتے ہی امجد نے نظریں جھکائے کہا اور گھر سے باہر چلا گیا تو ابیہا
بھی جلدی سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

لگے 1 گھنٹے بعد امجد نے ابیہا کو اس کے گھر کے آگے چھوڑ کر گاڑی واپسی
کے راستے پر ڈال دی۔۔۔۔



ابیہا سست روی سے قدم اٹھاتی جب گھر میں داخل ہوئی تو وہاں موجود سبھی
لوگ شوکڑ ہو گئے ابیہا کی حالت دیکھ کر سب کا حیران ہونا بنتا بھی تھا۔۔۔۔۔
ابیہا پر نظر پڑتے ہی بی جان دھوڑ کر اس تک آئیں اور پھر ابیہا کو خود میں زور
سے بھینچا۔۔۔۔

تم ٹھیک تو ہو کیا ہوا میری بچی کے ساتھ۔۔۔؟؟؟"

"بولو ابیہا بیٹے کچھ تو بولو۔۔۔۔۔"

جہاں بی جان ایک ساتھ ابیہا سے کتنے ہی سوال کر رہی تھی وہیں شاہ دل
ابیہا کی حالت کو دیکھ کے نظریں پھیر کر دور ہی بیٹھا رہا۔۔۔۔۔

بی جان بی جان کچھ نہیں ہوا میرے ساتھ میں جیسے پہلے ہی بالکل ویسی"
"اب بھی ہوں۔۔۔۔۔"

ابہا بی جان کو خود سے الگ کرتی ہوئی ان کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے
پیالے میں بھرے انھیں تسلی دینے لگی جب اچانک ابہا کی پھپھو جو وہیں
موجود تھیں تیزی سے چلتی ہوئی ابہا تک آئیں۔۔۔۔

واہ بیٹا جی واہ ہم کیا تمہیں پاگل دیکھائی دیتے ہیں جو تمہاری ایسی حالت کو"
دیکھتے ہوئے بھی کچھ نہ سمجھیں، ارے وہ شخص صرف تمہاری شکل دیکھنے
کے لیے تو تمہیں اٹھا کر لے کر گیا نہیں تھا ساری رات اس گنڈے کے
ساتھ گزار کر واپس اس حالت میں آئی ہو اور ہمیں بے وقوف بنا رہی

"ہو۔۔۔۔

"پھپھو میں قسم کھا کر کہتی ہوں میرے ساتھ کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔"

"بس کر دو بی بی بس کر دو اور کتنے جھوٹ بولو گی۔۔۔۔"

ابہا کی پھپھو کسی طور بھی اس کی بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں تھیں بلکہ وہ ہی کیا وہاں موجود کوئی بھی شخص ایسا نہیں تھا جو ابہا کو شک بھری نظروں سے نہ دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

"اب میں آپ سب لوگوں کو اپنی پاکیزگی کا ثبوت کس طرح دوں۔۔۔۔"

ابیہا سب لوگوں کی نظروں سے خود کو زخمی ہوتا محسوس کر رہی تھی تبھی زور سے بولتے ہوئے بھاگ کر شاہ دل کے پاس گئی کیونکہ اس کے نزدیک چاہے کوئی اس کی بات کا یقین کرے نا کرے مگر اس کا شاہ دل وہ کبھی اس پر شک نہیں کر سکتا۔۔۔۔

شاہو شاہو تمہیں تو بھروسہ ہے نہ مجھ پر اور میری پاکیزگی پر بولو نا شاہو بتاؤ"

"سب کو کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی بتاؤ نا پلیز۔۔۔۔۔"

ایہا روتے ہوئے شاہ دل کے ہاتھوں کو تھامے اس سے التجا کر رہی تھی
جب اچانک شاہ دل نے اپنے ہاتھوں کو ایہا کی مضبوط گرفت سے کھینچ کر
باہر نکالا اور پھر اسے گھورنے لگا ان نظروں میں کیا کچھ نہیں تھا شک، بے
اعتباری نفرت اور ناجانے کیا کچھ۔۔۔۔

"جاؤ اور جا کر کپڑے بدلو جاؤ۔۔۔۔"

شاہ دل کے لہجے کے ساتھ اس کی نظروں کو سمجھتے ہوئے ایہا حرا نگلی سے
اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو ہاں بولانا جاؤ کمرے میں , اب آخر اور کتنا تماشا بنانا ہے "

"تمہیں فوراً جاؤ یہاں سے ----"

شاہ دل شدید غصے سے ابہا پر چیخا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے اپنے

کمرے کی طرف بھاگ پڑی ----

بھی شادی تو ہو گئی اور انجوائے بھی بہت کر لیا اب اور یہاں رہنے کا کوئی "

"جواز نہیں بنتا ہم تو واپس چلتے ہیں ---"

ایہا کے وہاں سے جاتے ہی سبھی رشتے دار آپس میں باتیں کرنے لگے اور
پھر بی جان سے بولے۔۔۔۔

نہیں نہیں دیکھیں ایسے مت کریں آپ سب، خدا کا شکر ہے ایہا سہی"
سلامت واپس آگئی ہے تو بس آج دوپہر کو انشا اللہ شاہ دل اور ایہا کا نکاح ہو
"اگا۔۔۔۔"

کیا ہو گیا ہے بی جان اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے پھر بھی آپ کو شادی کی پڑی"
ہے، کر لیں گے جب کرنی ہوگی جب سہی وقت ہو گا مگر فلحال نہیں اور

بہت ہو گیا فری کا انٹرٹینمنٹ اب پلیز آپ سب لوگ جائیں یہاں
"سے----

جتنی تیزی سے بی جان نے مہمانوں کو روکنے کے لیے نکاح کا ذکر کیا تھا
اس سے بھی زیادہ جلدی شاہ دل نے اپنی بات کرنے میں دیکھائی تھی
ساتھ ہی سبھی مہمانوں کو صاف لفظوں میں چلتا کیا تھا۔۔۔۔

شاہ دل کا لہجہ اور انداز اس قدر بے زاری اور غصے سے بھرپور تھا کہ سبھی
مہمان باتیں کرتے فوراً وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بیٹے تم اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو ابیہا نے کہا تو ہے کچھ "
نہیں ہوا ہے اس کے ساتھ پھر تم کیوں اپنا خون جلا رہے ہو۔۔۔؟؟؟

مہمانوں کے جاتے ہی بی جان نے شاہ دل سے کہا تو بدلے میں اس نے
ایک طنزیہ مسکراہٹ بی جان کی طرف اچھال دی۔۔۔۔

میری معصوم سی بی جان کتنا بھروسہ ہے نا آپ کو آپ کی لاڈلی ابیہا پر اس "
"نے کہہ دیا اور آپ نے سچ مان لیا واہ واہ واہ۔۔۔۔

لیکن میں معصوم اور بے وقوف نہیں ہوں بی جان , وہ تو ایسے بولے گی "
ہی اپنے آپ کو پاکیزہ ثابت کرنے کے لیے تاکہ اسے نفرت کی نگاہ سے نادیکھا
جائے مگر آپ مجھے بتائیں کہ اتنا کون اچھا ہوتا ہے جو صرف شکل دیکھنے کے
" لیے لڑکی کو اٹھا کر لے جائے۔۔۔۔۔

مجھ میں اتنی تو عقل ہے بی جان پولیس والا ہوں میں , آج تک کبھی بھی "
یہ نہیں سنا میں نے کہ کوئی لڑکی کڈنیپ کر کے لے جائے اور واپسی پر وہ
لڑکی بالکل سہی سلامت ہو , ارے یار وہ کڈنیپ ہی اپنی حوس پوری کرنے کے
" لیے کرتے ہیں تو پھر ٹچ کیسے نہیں کریں گے لڑکی کو۔۔۔۔۔

پتہ نہیں اب ہماری کتنی بد نامی ہوگی آپ کی بھانجی کو تو خود بڑا شوق تھا"
یہ سب کروانے کا اس لیے تو مجھے یا آپ کو کسی کو بھی اس شخص کے
"بارے میں کچھ بتایا نہیں کیونکہ خود عیاشی کرنا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔۔"

شاہ دل نان سٹاپ بولے ہی جا رہا تھا جب اچانک ابیہا کپڑے تبدیل کر کے
لاونج میں داخل ہوئی تو سبھی باتیں کسی تیر کی طرح اسے اپنے دل میں گڑھتی
محسوس ہوئی وہ بے جان ہو رہے قدموں کے ساتھ شاہ دل کے قریب آئی
اور پھر آنسوؤں بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی وہیں بی جان کی حالت ایسی
ہو رہی تھی جیسے ابھی بے ہوش ہو کر زمین بوس ہو جائیں گی۔۔۔۔۔

شاہ دل مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی تم نے آج میرے بھروسے کے "
"ساتھ میرا بھی قتل کر دیا۔۔۔۔"

ابہا نے بھرائی ہوئی آواز میں یہ چند الفاظ ادا کیے اور پھر واپسی کے لیے پلٹنے
لگی جب لاؤنج میں شاہ دل کی آواز پھر سے گونجی۔۔۔۔

کیا امید نہیں تھی تمہیں مجھ سے ہاں سچ کرؤا ہی ہوتا ہے ابہا بی بی , خیر "
امید تو مجھے بھی تم سے یہ نہیں تھی اگر تمہیں وہی گنڈہ پسند تھا تو مجھ سے
یہ شادی کرنے کا ڈرامہ کیوں کیا تم نے کیوں رکھا مجھے دھوکے میں کیا قصور
"تھا میرا یا میری بے لوث محبت کا۔۔۔۔"

غصے کے بعد اب تکلیف اور کرب شاہ دل کی آواز سے محسوس ہو رہا تھا
محبت تو اس نے بھی کی تھی ابیہا سے تو درد ہونا تو واجب تھا۔۔۔۔۔

شاہو ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو اس گھٹیا شخص کو جانتی تک نہیں "
ناجانے کیوں وہی میرے پیچھے پڑا ہوا تھا میں نے تو ایسے تپھر بھی مارا تھا
"لیکن۔۔۔۔۔

بس کر دو بس دماغ پھٹ جائے گا میرا، مت بولو اور جھوٹ مت دو ہمیں "
اور دھوکہ، اگر ایسی بات تھی تو تم نے مجھے یا بی جان کو کچھ کیوں نہیں بتایا

ہاں، ابیہا بی بی انسان ہمیشہ اپنے گناہوں کو چھپانے کے لیے ہی جھوٹ کا
"سہارا لیتا ہے دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے اور وہی تم نے کیا ----"

ابیہا کی بات مکمل ہوئے بغیر ہی شاہ دل اپنی کہنے لگا اس کی نظروں میں
موجود اپنے لیے بے اعتباری ابیہا کو برزخ میں دھکیلنے کے مترادف لگ رہی
تھی ----

"شاہو میں کسی کو ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی اس لیے کچھ نہیں بتایا ----"

ابہا اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے نظریں جھکائے شاہ دل کو وجہ بتانے لگی تو شاہ
دل زور زور سے تالی بجانے لگا۔۔۔۔

واہ واہ واہ کیا بات کہی کہ ٹینشن نہیں دینا چاہتی تھی تم ، ابہا بی بی ٹینشن "
نہیں دینا چاہتی تھی یا پھر تم اپنے راز پر سے پردہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی
بولو ، جس گنڈے کے ساتھ گئی تھی اس کے ساتھ ساری رات عیاشی کر
، کے پھر جب اس نے رکھا نہیں تو واپس گھر آگئی تم

کہ چلو شاہ دل تو ہے نا انتہا کا بے وقوف جو تمہاری محبت میں اندھا ہوا پھر
"رہا ہے اب بھی وہ اپنا لے گا تمہیں۔۔۔۔

شاہ دل مسلسل بولے ہی جاتھا تھا جب اچانک بی جان کے پڑنے والے
تمھڑ نے اس کی چلتی زبان کو روکا۔۔۔۔

کیا بکواس کیے جا رہے ہو۔۔۔؟؟؟"

ابیہا پر الزام کیوں لگا رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی باتوں پر ابیہا زار و قطار روئے جا رہی تھی جب اچانک اسے چکر آیا
اور وہ زمین پر گر گئی۔۔۔۔۔

"ابہا۔۔۔۔"

بی جان نے چیخ کر ابہا کو پکارا اور پھر ساتھ ہی شاہ دل سے کہا کہ وہ ابہا کو
اٹھا کر کمرے میں لیٹا دے۔۔۔

"میں اس کے ناپاک وجود کو چھو نہیں سکتا بی جان۔۔۔۔"

غصے سے اتنا کہتے ہی شاہ دل گھر سے باہر چلا گیا تو

بی جان نے با مشکل ابیہا کو اٹھا کر صوفے پر لیٹایا اور اس کے منہ پر پانی
کے چھینٹے مارے تو ابیہا کو کچھ دیر بعد ہوش آگیا ہوش میں آتے ہی وہ پھر
سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

بی جان کیا آپ بھی مجھے اتنا گرا ہوا سمجھ رہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

ابیہا نے آنسوؤں کے درمیان بی جان سے سوال کیا تو انھوں نے فوراً ابیہا کو
اپنے سینے سے لگ لیا۔۔۔۔۔

نہیں میری بچی کبھی بھی نہیں، مجھے تم پر اور تمہارے کردار پر خود سے "
"زیادہ بھروسہ ہے جو ہمیشہ رہے گا۔۔۔۔"

بی جان یوں ہی ابہا کو اپنے سینے سے لگائے اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے گویا ہوئیں اور پھر اس کی پیشانی چوم کر اپنے آنسوؤں کو روکنے کی سعی
کرنے لگیں۔۔۔۔



گھر سے نکلتے ہی شاہ دل سیدھا پولیس اسٹیشن گیا تھا وہ اب بھی اپنے آفس
میں بیٹھا ابہا کے متعلق ہی سوچے جا رہا تھا۔۔۔۔

اس جیسی گھٹیا لڑکی سے میں نے انتہا کی محبت کی جو کبھی میری تھی ہی "
نہیں، جسے کبھی میں پسند تک نہیں تھا، کبھی نہیں سوچا اس نے کہ میری
محبت کتنی سچی ہے، کبھی احساس نہیں ہو پایا اسے میری بے لوث محبت کا
کبھی اس کے دل میں بھی میری لئے زرہ سی بھی چاہت پیدا نہیں ہوئی،
"کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

یار تو یہاں کیسے مطلب تیری تو شادی تھی نا کیا ہوا یار تو نے تو چٹھیاں "

بھی لے لی تھیں پھریوں ڈیوٹی پر کیوں آیا ہے تو۔۔۔۔؟؟؟

شاہ دل ابھی انھی سوچوں میں غرق تھا جب اے ایس آئی جو کے اس کا

دوست بھی تھا اس نے آکر شاہ دل کی آمد کی وجہ پوچھی۔۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے نظریں پھیرتے ہوئے بولا جب اچانک حوٰلدار ایک چھوٹے
سے عام سے چور کو پکڑ کر لے آیا تو شاہ دل اے ایس آئی کو اگنور کرتے
ہوئے حوٰلدار سے اس چور کے متعلق دریافت کرنے لگا۔۔۔۔

دیکھیں تو سر جی اس نے ایک عورت کا ہار چورایا ہے اور اب بتا نہیں رہا"
"کی کہاں ہے وہ۔۔۔۔

حوٰلدار کی اتنی سی بات سن کر شاہ دل جو غصے سے بھرا پڑا تھا فوراً کرسی سے
اٹھا اور پھر اس چور کو انتہائی برے طریقے سے مارنے پیٹنے لگ گیا وہ چور بے
چارہ نیچے زمین پر گر گیا تو شاہ دل ٹانگوں سے مارنے لگا۔۔۔۔

"بول کہاں ہے وہ ہار بول سالے ----"

سارے تمھانے کے لوگ شاہ دل کا غصہ دیکھ کر ڈر گئے کیونکہ اس سے پہلے
شاہ دل نے آج تک اس طرح کسی کو بھی نہیں پیٹا تھا اور اب تو جرم بھی
چھوٹا سا تھا پھر بھی وہ کہاں کا غصہ کہاں نکالنے میں مصروف تھا۔ ----

چور بیچارہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگا کیونکہ اس کی بولنے کی بھی ہمت باقی
نہیں بچی تھی تو باقی سب پولیس والوں نے بہت مشکل سے اس چور کو شاہ
دل کی گرفت سے چڑوا یا۔ ----

"کیا ہو گیا ہے سر آپ کو مر جائے گا وہ۔۔۔۔"

ایس آئی کی بات سن کر شاہ دل نے پولیس والوں کو اپنے سامنے سے ہٹایا
اور پھر پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اپنے آفس میں جانے لگا جب ایک
ہولڈار ایس پی کو بتانے لگ گیا۔۔۔۔۔

سر کی رات کو ہونے والی تو بیوی کو کسی نے کڈنیپ کر لیا شاید اسی بات کا
"غصہ ہے انھیں کو اس طرح نکال رہے ہیں۔۔۔"

شاہ دل نے یہ بات سن لی اور پلٹ کر اس حودار کا گمبیاں پکڑ کر ایک زور
دار تپھڑ اسے دے مارا۔۔۔۔

کیا بک رہا ہے تو زیادہ بکو اس آ رہی ہے تجھے اب نکالوں تجھ پر اپنا "
"غصہ۔۔۔۔

"سر سر مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔"

شاہ دل کے غصے سے خوفزدہ ہوتے وہ حودار ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے لگ گیا
تو شاہ دل نے اسے دھکا دیا جس سے وہ نیچے گر گیا۔۔۔۔۔

"دفع ہو جا ----"

اتنا بولتے ہی شاہ دل نے ایک غصیلی نگاہ وہاں موجود سمجھی سٹاف پر ڈالی اور
پھر کٹے تاثرات کے ساتھ اپنے آفس میں چلا گیا۔-----



فرمان صبح 7 بجے اٹھا تو وہ اپنے بیڈ پر کمفرٹر اوڑھے سرہانے پر سر رکھے سویا
ہوا تھا جبکہ رات کو تو وہ بے سدھ بیڈ پر گر گیا تھا اپنے بالوں میں ہاتھ
پھیرتے ہوئے جمائی روکنے کے ساتھ فرمان اٹھ کر بیڈ کی پشت سے ٹیک
لگائے بیٹھا تو اچانک اس کی نظر بیڈ پر پڑی بالی پر ٹھہر سی گئی جو یقیناً ابیہا کی
تھی۔۔۔۔

فرمان نے ہاتھ بڑھا کر وہ بالی اٹھائی اور اسے اپنی ہتھیلی پر رکھے غور سے
دیکھنے لگا یوں ہی دیکھتے دیکھتے اسے ابیہا کی ساری باتیں یاد آ گئیں کس طرح
ابیہا نے اس کی محبت کو ٹھکرایا یہی سوچ دماغ میں آتے ہی اس نے وہ بالی
زمین پر پھینکی چاہی مگر اس کے دل نے یہ اجازت نہ دی۔۔۔۔

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر خود سے ہی نظریں چراتے فرمان نے وہ بالی
بیڈ کے ساتھ موجود سائیڈ ٹیبل کے دراز میں رکھ دی اور پھر زور سے امجد کو
آواز دی فرمان کی پکار پر امجد تیزی سے بھاگ کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

"جی صاحب جی حکم۔۔۔"

کہاں پر تھے تم۔۔۔؟؟؟"

وہ جی باہر بیٹھا تھا صاحب جی میں نے میم صاحب کو بھی سہی سلامت "
"گھر پہنچا دیا۔۔۔۔"

فرمان کے سوال کا جواب دینے کے بعد امجد نے آگے کی بات بھی بتا
دی۔۔۔۔

اس نے خود کہا تھا تمہیں گھر جانے کے لیے یا پھر تم نے کہا چلنے "
"کو۔۔۔۔"

نہیں نہیں صاحب جی وہ جی صبح ہوتے ہی خود دھوڑ کر باہر آئی تھیں تو "
"پھر میں نے کہا کہ آپ کو چھوڑ دوں گھر-----"

امجد نے بھی حقیقت بتا دی مگر فرمان کو یہ حقیقت کافی تکلیف پہنچا رہی
تھی ناجانے وہ کیا امید رکھتا تھا ابہا سے-----

ہممم سی کیا اچھا یہ مجھے سرہانے پر تم نے لیٹایا تھا کیا اور کمبل بھی "
اوڑھا دیا-----

ایک ٹھنڈی سانس بھر کے فرمان نے اب دوسرا سوال کیا تو امجد جو نظریں
جھکائے کھڑا تھا اچانک سر اٹھا کر فرمان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

نہیں جی صاحب جی میں تو جی جب مسیم صاحب کو چھوڑ کر گھر میں آیا تو"
"آپ ایسے ہی سوئے ہوئے تھے میں نے نہیں کیا جی۔۔۔۔

امجد کا جواب ملتے ہی فرمان سوچ میں پڑ گیا اور ساتھ دل ہی دل میں خوش
بھی ہونے لگا کہ شاید یہ سب ابیہا نے کیا اس کا احساس کرتے
"ہوئے۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں وہ کیوں کرے گی ایسا وہ تو "
 ایک ظالم اور بے حس لڑکی ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا میرے جینے یا
 "مرنے سے ----

خود کی ہی سوچ کو جھٹلاتے ہوئے فرمان نے امجد کو جانے کا اشارہ کیا اور پھر
 اپنا سر پیچھے کرتے ہوئے آنکھیں بند کیں کچھ دیر بعد اچانک آنکھیں کھول کر
 ایک آہ بھر کے وہ اٹھ کر نہانے کے لیے چلا گیا۔ ----



رات کا 1 بج گیا تھا لیکن ابھی تک شاہ دل صبح کا گیا گھر واپس نہیں آیا تھا
بی جان شدید ٹینشن میں ادھر ادھر پھرتے ہوئے شاہ دل کا انتظار کر رہی
تھیں جب اچانک ابیہا کمرے سے باہر نکلی تو بی جان کو پریشان دیکھ کر تیزی
سے ان کی طرف بڑھی۔۔۔

کیا ہوا بی جان آپ اتنی پریشان کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ابیہا بیٹے دیکھو تو کتنی دیر ہو گئی ہے اور شاہ دل کا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں اتنی"
دیر تو اس نے کبھی بھی نہیں کی گھر واپس آنے میں پتہ نہیں کہاں ہے یہ
"لڑکا۔۔۔۔"

بی جان نے پریشانی کے عالم میں جواب دیا تو ابیہا بھی پریشان ہو گئی۔۔۔۔

آپ نے کال کی اسے۔۔۔؟؟؟"

اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے ابیہا نے پوچھا۔۔۔۔۔

"کب سے کیے جا رہی ہوں لیکن اس کا نمبر بند آ رہا ہے۔۔۔۔"

بی جان نے بول کر اپنا سر تھام لیا تو ابیہا تیزی سے ان کو کاندھوں سے پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

آپ پلیز ٹینشن مت لیں بی جان میں کال کرنے کی کوشش کرتی ہوں شاہ" "دل کو۔۔۔۔

ابھی ابیہا اتنا ہی بولی تھی جب سامنے دروازے سے شاہ دل لڑکھڑاتی ہوئی چال چلتے گھر کے اندر داخل ہوا اور پھر ساتھ ہی کچھ قدم چلنے کے بعد اچانک زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔

"شاہ دل----"

شاہ دل کے گرتے ہی بی جان چبختے ہوئے اس کی طرف بڑھیں جبکہ ابہا
وہیں کھڑی رہی----

کیا ہوا ہے شاہ دل , تم کیا کر کے آئے ہو شرم نا آئی تمہیں ایسا کام کرنے "
سے پہلے----؟؟؟

بی جان رو رو کر شاہ دل کو کوسنے لگیں تو ابہا نے آگے بڑھ کر شاہ دل کو کھڑا
کرنے کے لیے ہاتھ لگایا جب شاہ دل نے زور سے ابہا کا ہاتھ جھٹکتے
ہوئے خود سے دور کر دیا۔۔۔۔

اپنے گندے ناپاک ہاتھ مجھ سے دور رکھ سمجھی نفرت ہے مجھے تجھ سے اور"
تیری اس منافقت سے تو تو یہاں کیا کر رہی ہے ہاں جانا اپنے یار کے پاس
"اب یہاں کیا لینے آئی ہے۔۔۔۔

ابہا شاہ دل کی تلخ باتیں سن کر بھاگ کر اپنے کمرے میں روتے ہوئے چلی
گئی تو بی جان نے با مشکل شاہ دل کو کھڑا کیا اور صوفے پر بیٹھا دیا جب
اچانک شاہ دل نے بی جان کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔

"بی جان آپ میری ماں ہے نا تو ایک کام کر دیں پلیز۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر بی جان حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

کیا بیٹے کیا کام ہے بولو۔۔۔۔؟؟؟"

بی جان آپ آپ ابہا کو گھر سے نکال دیں فوراً , میں اسے مزید ایک بھی "
"سیکنڈ یہاں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

کیا بلو اس کر رہے ہو شاہ دل تم , کون ہے اس بچی کا دنیا , میں کہاں جائے
"گی وہ بیچاری۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر تڑپ ہی تو گئی تھی بی جان۔۔۔۔

کہیں بھی چلی جائے میری بلا سے اور بھی تو اتنے رشتے دار ہیں وہاں ان " کے پاس چلی جائے، آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں بی جان مجھے اس کے وجود سے نفرت آ رہی ہے پتہ نہیں کیا کیا کروا کر آئی ہے اس گنڈے سے آپ کو نفرت نہیں آتی اس سے، اس کی وجہ سے ہمیں بہت بدنامی ہونے والی ہے کہہ رہا ہوں میں دفع کر دے اسے یہاں سے پھر ہم دنیا والوں کو "کہہ دیں گے کہ مر گئی یہ ----

نفرت اور حقارت شاہ دل کے لہجے سے صاف چھلک رہی تھی جس لڑکی سے وہ محبت کا دعویٰ دار تھا اب اسی کے لیے ان لفاظوں کا استعمال کر رہا

تمھا وہ جو شاید اس نے زندگی میں کسی غیر کے لیے بھی استعمال نہ کیے
ہوں۔۔۔۔

تمہیں ہوش نہیں ہے شاہ دل کہ کیا کیا بکے جا رہے ہو تم جاؤ جا کر سو جاؤ"
"جب ہوش ٹھکانے آجائے تب بات کرنا۔۔۔۔

بی جان اپنے ہاتھ شاہ دل کی گرفت سے آزاد کروا کر اسے غصے سے ڈانٹتیں
اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں

جبکہ شاہ دل ان کے جاتے ہی وہیں صوفے پر ہی سو گیا۔۔۔۔



رات کا وقت تھا جب فرمان ارسلان کے ساتھ اس کے گھر کے لان میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ ڈرنک بھی کیے جا رہا تھا، جس میں اس نے ارسلان کو بھی انویٹ کیا مگر اس نے صاف انکار کر دیا کہ میری بیوی ناراض ہوتی ہے یاں اور میں اسے ناراضگی افود نہیں کر سکتا۔۔۔۔

ارسلان فرمان کے بچپن کا دوست تھا آج کافی دنوں بعد وہ دونوں ملے تھے اس لیے فرمان کافی دیر سے اس کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

یار فرمان تو نے اب تک شادی نہیں کی کیا۔۔۔؟؟؟"

"نہیں۔۔۔۔"

ارسلان کے سوال پر فرمان نے غصے سے کہا۔۔۔۔

یار یہ کیا بات ہوئی اچھا یہ بتا کہ کوئی لڑکی بھی نہیں ہے کیا تیری زندگی"

"میں۔۔۔۔۔"

"نہیں ہے کوئی بھی نفرت ہے مجھے اس لڑکی ذات سے شدید نفرت۔۔۔۔"

ارسلان کے اب کے سوال پر فرمان کو ایہا کا رویہ یاد آگیا تو وہ غصے سے چیخ
پڑا جبکہ ارسلان حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا یار کیا بات ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"کچھ نہیں یار تو کوئی اور بات کر چھوڑ یہ موضوع۔۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے تو ناراض تو نا ہو۔۔۔۔"

فرمان خود کو کمپوز کرتے ہوئے ارسلان سے بولا جب اچانک ارسلان کی بیوی نے اسے کھانے کے لوازمات لیجانے کے لیے آواز دی۔۔۔۔

یار دو منٹ میں ابھی تیری بھابھی کے ہاتھوں کی ٹیسی کھیر لے کر آتا ہوں"

"آج دوپہر کو ہی بنائی ہے اس نے۔۔۔۔"

ارسلان کہتے ہی تیزی سے گھر میں داخل ہو گیا تو فرمان اب اکیلا لان میں
بیٹھا ڈرنک سے بھرا گلاس اپنے حلق میں اتار گیا۔۔۔۔

فرمان نشے سے بھرپور بند ہو رہی آنکھوں سے لان میں دیکھنے لگا جب اچانک
اسے ابیہا دکھائی دی ابیہا کو دیکھتے ہی فرمان اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ابیہا تم یہاں کیسے۔۔۔۔؟؟؟"

ابیہا کو اپنے سامنے موجود دیکھ کر فرمان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ تیزی
سے ابیہا کی سمت بڑھا۔۔۔۔

"میری محبت ہی تمہیں یہاں تک کھینچ لائی ہے نا بیہو بولو نا کچھ پلیز۔۔۔"

فرمان ابیہا کے قریب جا کر پاگلوں کی طرح اس کے چہرے کو تھامے اس سے سوال کرنے لگا مگر ابیہا مکمل خاموش تھی۔۔۔۔

"یار بولو نا کچھ پلیز یار۔۔۔۔"

فرمان نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب ارسلان وہاں آگیا۔۔۔۔

کیا ہوا بھائی ہوا میں کس سے باتیں کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

اور تیری آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں کیا ہوا یار پلیز بتا تو محبت کا تو کوئی "
معاملہ نہیں ہے ، بول نا کچھ بول بھی میں تیری شادی خود کرواؤ گا ، یار منا
"لوں گا میں اس لڑکی کو تو ایک بار نام تو بتا۔۔۔۔"

ارسلان فرمان کو کاندھوں سے تھامے بولے جا رہا تھا جب فرمان ہوش میں
واپس آیا اور پھر اس کے ہاتھ اپنے کاندھوں سے ہٹا دیے۔۔۔۔

"کچھ نہیں یار میں گھر چلتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کیں اور پھر ایک افسردہ نگاہ ارسلان پر
ڈال کر وہاں سے نکل کے گاڑی سٹارٹ کر دی اور اپنے گھر کی طرف موڑ
لی۔۔۔۔



صبح ایہا نماز پڑھنے کے لیے کمرے سے باہر نکلی تو شاہ دل صوفے پر سویا ہوا
تھا شاہ دل پر ایک کرب سے بھرپور نظر ڈال کر ایہا نماز پڑھنے لگی۔۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگنے کے بعد ایہا شاہ دل کے پاس زمین پر بیٹھ گئی
اور رو کر دھیمی آواز میں بولتے ہوئے اپنی تکلیف اس ظالم شخص کے سامنے
بیان کرنے لگی۔۔۔

شاہ دل کیوں کیوں تم میرے ساتھ ایسا کر رہے ہو میرا کیا قصور ہے میں "

نے کیا کیا ہے آخر، شاید میرا قصور یہی ہے کہ تم سے بے انتہا محبت کی میں
نے، بچپن سے لے کر اب تک میں نے تمہارے سوائے کبھی کسی اور کے

بارے میں سوچا تک نہیں ہر وقت میرے دل و دماغ میں بس تم تم تم
اور صرف تم رہے ہو لیکن تم میری بات کا بھروسہ تک نہیں کر
"رہے۔۔۔۔۔"

یہ تھی تمہاری محبت یا تمہارا بھروسہ پلیز شاہ دل میرے ساتھ ایسے مت
"کرو، مر جاؤں گی میں پلیز پلیز شاہ دل پلیز ز۔۔۔۔۔"

ابہا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور کتنی ہی دیر تک اپنے دل کا غبار آنسوؤں
کے ذریعے نکالنے کی سعی کرتی رہی پھر جب اسے کچھ بہتر محسوس ہونے لگا تو

وہ شاہ دل کو دیکھ کر (جو گہری نیند میں مبتلا تھا) اٹھ کر کچن میں چلی گئی ارادہ
شاہ دل کے لیے اس کا فیورٹ ناشتہ بنانے کا تھا۔۔۔۔۔

صبح کے 8 بجے شاہ دل اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور پھر کچھ دیر بعد وہ
فرش ہو کر باہر ڈائنگ ٹیبل پر آیا تو وہاں صرف بی جان بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔

بی جان جلدی سے کچھ کھانے کو دے دیں کل سے کچھ نہیں کھایا ہے میں "
"نے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

شاہ دل نے بیٹھتے ہی بی جان سے کہا تو بی جان اٹھ کر شاہ دل کے لیے
کچن سے آلو کے بنے پراٹھے لے آئیں۔۔۔۔

"واہ بی جان آج تو مزا ہی آ جائے گا تھینک یو میری پیاری بی جان۔۔۔۔"

شاہ دل پراٹھوں کو دیکھ کر چمک اٹھا کیونکہ آلو کے پراٹھے اس کے بہت زیادہ
فیورٹ تھے، شاہ دل کا یہ کہنا تھا کہ وہ پوری زندگی بھی اگر صبح شام آلو کے
پراٹھے کھاتا رہے تو کبھی نہیں اکتائے گا۔۔۔۔

بی جان یہ پراٹھے کس نے بنائے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل ابھی دو ہی نوالے کھا کر بی جان سے پوچھنے لگ گیا کیونکہ شاہ دل تو
دیوانہ تھا ابیہا کے ہاتھ کے پراٹھوں کا پھر بھلا ذائقہ کیسے نا پہچانتا۔۔۔۔

"تم بتاؤ۔۔۔۔"

بی جان نے بھی الٹا شاہ دل سے سوال کر دیا۔۔۔۔

"جلدی بتائیں بی جان کس نے بنایا ہے انھیں۔۔۔۔"

پل بھر میں شاہ دل کے چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے جو بی جان کو
بھی صاف محسوس ہوئے۔۔۔۔

"بیٹے ابہا نے بنایا ہے۔۔۔۔"

بی جان کے بتانے کی دیر تھی شاہ دل نے زور سے پراٹھوں کو پلیٹ سمیت
نیچے زمین پر پٹخ دیا۔۔۔۔

کہا ہے نامیں نے کہ اس عورت کے وجود سے بھی مجھے گھن آتی ہے "
اور آپ اس کے گندے ناپاک ہاتھوں سے بنا کھانا مجھے کھلا رہی ہیں کیسی
ماں ہیں آپ----؟؟؟

شاہ دل کے چیخنے پر ایسا دھوڑ کر کچن سے باہر آئی اور شاہ دل کے سامنے جا
کر کھڑی ہو گئی----

شاہ دل کیا ہو گیا ہے تمہیں، ایسے کیوں کو رہے ہو میرے ساتھ آخر میرا "
قصور کیا ہے----؟؟؟

ابہا نے کرب سے شاہ دل کو دیکھتے ہوئے اس کی خود سے کی جانے والے
نفرت کی وجہ پوچھی تو وہ جو ابہا پر ایک نظر ڈال کر اپنے چہرے کا رخ موڑ چکا
تھا ابہا کے سوال پر اسے حقارت بھری نظروں سے گھورنے لگا۔۔۔۔

مجھ سے تو تم بات ہی مت کرو تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں میں "

سمجھی , ویسے بہت ہی کوئی بے شرم قسم کی لڑکی ہو تم , یار کے ساتھ
عیاشیاں کر کے واپس گھر بھی آگئی وہیں پر رہ جاتی تاکہ ہمارا گھر ناپاک تو نہ
ہوتا تمہارے ان منحوس قدموں سے۔۔۔۔

، بس بہت ہو گیا بہت کر لی ہم نے نیکی اب نکل جاؤ ہمارے گھر سے "
اپنے ماں باپ تو مر گئے مگر ہم پر اس مصیبت کو بوجھ بنا کر ڈال دیا ، فوراً
"دفع ہو جاؤ ادھر سے ---"

شاہ دل تم اب بہت بول رہے ہو آگے ایک لفظ بھی مت نکالنا اپنے منہ "
"سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا----"

شاہ دل نان سٹاپ بولے ہی جا رہا تھا جب بی جان نے غصے سے اسے
ڈپٹا ساتھ ہی وارننگ بھی دے دی-----

بی جان آج آپ فصدہ کر ہی لیں , اب سے یا تو یہ گھٹیا لڑکی اس گھر میں "
رہے گی یا پھر میں , نفرت آتی ہے مجھے اس کی موجودگی سے دل کرتا ہے گھر
چھوڑ کر بھاگ جاؤں کہیں , اس کی شکل دیکھ کر میری نظروں کی سامنے اس
کی اور اس کے یار کی کی گئی عیاشیاں گھومنے لگتی ہیں , نا جانے کونسی ایسی
منخوس گھڑی تھی جب آپ اس گندی کے ڈھیر کو اس گھر میں اٹھا لائی
"تمہیں۔۔۔۔

شاہ دل اب بھی بغیر ایک بھی پل رکے بولے ہی جا رہا تھا جب اس کی
ایسی باتیں سن کر بی جان کے دل میں اچانک تکلیف ہوئی اور وہ نیچے زمین
پر دھڑام سے گر گئیں۔۔۔۔

"بی جان۔۔۔۔"

بی جان کو گرتے دیکھ ایسا جو اپنے منہ پر ہاتھ رکھے روئے جا رہی تھی زور
سے چیخنی تو شاہ دل کی بھی زبان کو بریک لگی اور وہ جلدی سے بھاگ کر بی
جان کو اٹھائے ہو سپیٹل لے جانے لگا۔۔۔۔

"شاہو میں بھی جاؤں گی ہو سپیٹل۔۔۔۔"

ابہا روتے ہوئے شاہ دل سے بولی تو وہ خونخوار نظروں سے اسے پلٹ کر
گھورنے لگا۔۔۔

کتنی بے غیرت ہو تم، تمہاری وجہ سے میری بی جان کو پتہ نہیں کیا ہو گیا۔"
ہے اور پھر بھی تم نے اپنی منحوسیت کے سائے ڈالنے کے لیے ساتھ جانا
"ہے، مروادھر ہی۔۔۔"

شاہ دل نے چیختے ہوئے ابہا سے کہا اور پھر اکیلا بی جان کو ہوسپٹل لے آیا
ڈاکٹر صاحب نے کہا کی انہیں ہاٹ اٹیک آیا ہے اور تیزی سے بی جان کو آئی
سی یو میں لے گئے۔۔۔۔



یا اللہ پلیزز میری بی جان کو کچھ نا ہو اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میرے جینے کا"
بھی کوئی مقصد نہیں رہے گا اس دنیا میں ان کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا
"میرے خدا رحم کریں پلیز رحم----

ابہا گھر میں جائے نماز پر بیٹھی رو رو کر بی جان کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی
تھی مگر ضروری تو نہیں کہ ہر دعا قبول ہو----

بی جان کو آئی سی یو میں گئے 1 گھنٹہ ہو گیا تھا شاہ دل مسلسل بے چینی سے چلتے ہوئے دل ہی دل میں بی جان کے لیے دعاگو تھا جب اچانک آئی سی یو کا دروازہ کھلا اور وہاں سے ڈاکٹر زچہرے پر افسوس سجائے ایک ایک کر کے باہر نکلے شاہ دل انہیں دیکھ کر وہیں ساکت سا کھڑا تھا کیونکہ ان کے چہرے کو وہ بھی باخوبی دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ ضرور کوئی بری خبر ہے مگر کس حد تک بری یہ سوچنے سے بھی قاصر تھا وہ ، اس کا دماغ سن ہو رہا تھا ابھی وہ اسی کیفیت میں مبتلا تھا جب ایک ڈاکٹر نے شاہ دل کے قریب آکر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو شاہ دل نے جو شوکڈ ہوئے کھڑا تھا اپنی نظروں کا رخ ڈاکٹر صاحب کی جانب کر لیا۔۔۔۔

"سوری مسٹر ہم پیشنٹ کو نہیں پچا سکے۔۔۔۔"

نہیں نہیں نہیں میری بی جان کو کچھ نہیں ہو سکتا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں"
جاسکتیں انھیں پتہ ہے کہ ان کا شاہ دل ان کے بغیر نہیں کی سکتا انھیں
"پتہ ہے کہ ان کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر صاحب کی بات سنتے ہی شاہ دل جو کب سے شوکڈ ہوئے کھڑا تھا زور
زور سے چیخنے لگا اور بھاگ کر آئی سی یو میں داخل ہوا۔۔۔۔

بی جان بی جان اٹھے ناپلیز مجھے معاف کر دیں بی جان میں نے بہت "
ہرٹ کیا آپ کو , میں میں آپ کی ہر بات مانوں گا جو آپ بولیں گی وہ سب
"کروں گا لیکن پلیز زرا اٹھ جائیں نا اپنے شاہو کے لیے بی جان پلیز زرا۔۔۔۔۔"

شاہ دل اونچا اونچا روتے ہوئے بی جان کو اٹھنے کے لیے منتیں کیے جا رہا تھا
لیکن بی جان تو کب کی اس دنیا کے بکھیروں سے فارغ ہو کر لگے جہاں
رخصت ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب ایہا ٹینشن میں ادھر ادھر پھرتے ہوئے بی جان کے متعلق
فکر مند تھی اسے تو علم بھی نہیں تھا کہ اس کی بی جان اسے اس دنیا میں

اکیلا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلی گئی ہیں وہ تو شاہ دل کو کال بھی نہیں کر
سکتی تھی۔۔۔

آج کی اس کی باتوں نے شاہ دل کو آج ابیہا کی نظروں میں گرا دیا تھا کوئی اتنا
ظالم کیسے ہو سکتا ہے، ابھی ابیہا یہی سب سوچ رہی تھی جب گھر کے باہر
شاہ دل کی گاڑی رکنے کی آواز آئی۔۔۔۔

گاڑی کی آواز سنتے ہی ابیہا دھوڑ کر گھر سے باہر نکلی تو اسے شاہ دل کی گاڑی
کے پیچھے ایسبولینس بھی کھڑی دیکھائی دی۔۔۔۔

ابہا بھاگ کر شاہ دل کی گاڑی کے قریب گئی تو سامنے سے ایبولینس سے بی
جان کی لاش کو باہر نکالا جا رہا تھا ابہا یہ دیکھ کر شوکڑ ہو گئی پھر اچانک تڑپ
کر اس نے بی جان کے پاس جا کر انہیں ہاتھ لگانا چاہا کہ شاہ دل نے اس
کا ہاتھ وہی پر ہی روک دیا۔۔۔۔

بس ہاتھ مت لگانے انہیں، تمہاری وجہ سے میری بی جان مجھے چھوڑ کر"
چلی گئیں میں تمہیں بی جان کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گا دفع ہو جاؤ
"یہاں سے۔۔۔۔

شاہ دل کے چیخنے پر ایسا بلک بلک کر روتی ہوئی بھاگ کر اپنے کمرے میں
چلی گئی تو بی جان کو گھر میں لایا گیا۔۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں تک اور گرد رہنے والے سبھی لوگ گھر میں جمع ہو گئے یہاں تک کہ
رشتے دار بھی آگئے مگر ایسا ابھی بھی ان سب سے دور کھڑی روتی رہی تڑپتی
رہی۔۔۔۔۔

پلیز شاہ دل ایک آخری دفعہ مجھے بی جان کا چہرا دیکھ لینے دو خدا کا واسطہ "

" ہے تمہیں پلیز ز۔۔۔۔۔

آخر میں جب بی جان کے جنازے کو لے جانے لگے تب ابیہا شاہ دل کے آگے ہاتھ جوڑ کر اس کی منتیں کرنے لگی گرگڑانے لگی اس کے سامنے , مگر شاہ دل کے چہرے پر سوائے غصے اور حقارت کے کوئی تاثر نہ آیا۔۔۔۔

کس قدر گھٹیا ہو تم , قاتل بھی خود ہی ہو میری ماں کی اور اب اچھی بھی " بن رہی ہو , تم یہاں ہو ہی کیوں جب میری بی جان نہیں رہیں تو اب تم " بھی نہیں رہو گی یہاں , نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔

شاہ دل نے بغیر گھر میں موجود لوگوں کا لحاظ کیے چیختے ہوئے ابیہا کی بازو پکڑ کر اسے گھر سے باہر نکال دیا ابیہا رو رو کر اس کی منتیں کرنے لگی۔۔۔۔

لیکن شاہ دل کا تو جیسے دل پتھر ہو گیا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑا یوں ہی
ابہا کو گھر سے باہر ایک زور دار دھکا دے کر اس نے بی جان کے جنازے کو
کاندھا دیا اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔



صبح کے 7 بجے کا وقت تھا جب فرمان اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس بیٹھا
باہر کی جانب دیکھے جا رہا تھا جبکہ دماغی طور پر تو وہ ناجانے کہاں پہنچا ہوا

تھا ابھی 2 گھنٹے پہلے ہی تو وہ گہری نیند) جو کہ نشے میں مکمل ٹن ہونے کی
وجہ سے آئی تھی (سے جاگا تھا اور ہوش میں آتے ہی اسے سب سے پہلا
خیال ابیہا کا ہی آیا۔۔۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پر سوار ہو رہی تھی اس کا سکون غارت کر کے اسے
بے چین کیے ہوئی تھی اسی معاملے پر غور و فکر کرنے میں مصروف تھا ملک
فرمان۔۔۔۔

جب اچانک اسے پھر سے ابیہا دیکھائی دی وہ باہر لان میں چہل قدمی کر رہی
تھی ابیہا کو پھر سے دیکھتے ہی فرمان بھاگ کر باہر لان کی جانب آیا ارادہ اس

سے سوال کرنے کا تھا کہ آخر کیوں جب وہ کسی اور کی ہے تو فرمان کو بے
چین کیے ہوئی ہے کیوں وہ اسے بار بار یاد آتی ہے جبکہ فرمان اس سے اپنی
بے عزتی کا بھی بدلہ لے چکا ہے۔۔۔۔

"ابہا۔۔۔"

فرمان کی آواز پر ابہا نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

کیا یہ سچ میں تم ہو۔۔۔۔؟؟؟"

نہیں نہیں تم نہیں ہو سکتی , تم کیسے آ سکتی ہو یہاں , تم ہو ہی " نہیں سکتی ----"

فرمان پاگلوں کی طرح ہنس ہنس کر خود کو جھٹلا رہا تھا جب اچانک ایہا نے اگلے بڑھ کر اس کے ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ دی۔۔۔۔

” ————— ”

"بس بس کتنا بولیں گے آپ, یقین کر لیں یہ میں ہی ہوں۔۔۔۔"

فرمان کی آنکھوں میں محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے ابہا نے اسے اپنی
موجودگی کا یقین دلایا تو فرمان حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تم کیسے یہاں آگئی مطلب تم تو۔۔۔۔؟؟؟"

بس مجھے تو یہیں آنا تھا آخر آپ اتنی محبت جو کرتے ہیں مجھ سے, تو"
"سمجھیں کہ آپ کی محبت مجھے یہاں تک کھینچ لائی۔۔۔۔"

فرمان اب کیا سارا وقت ایسے ہی برباد کر دیں گے آپ مجھے کسسسسس"
"نہیں کریں گے۔۔۔۔"

ابھی فرمان بات ہی کر رہا تھا کہ ابیہا اس کی بات کاٹ کر ایک نئی فرمائش کر
گئی۔۔۔۔

ک۔۔۔۔کی۔۔۔۔کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"کسسس فرمان ----"

اپنی بات دہراتے ہی ابیہا آگے بڑھ گئی تو فرمان جو شوکڈ سا کھڑا یہ سمجھنے کی
جدوجہد میں مصروف تھا کہ کیا سچ میں ابیہا ادھر آگئی تھی اس کے پاس کیا
سچ میں فرمان کی محبت اسے یہاں کھینچ لائی ہے ----

اچانک ابیہا کو وہاں سے جاتا دیکھ کر فرمان تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ابیہا کا
چہرہ اپنی جانب موڑ کر اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے آنکھیں موندے اپنے
تشنہ لب اس کے لبوں پر رکھ دیے ----

ابھی اسے ایسا کرتے کچھ سیکنڈ ہی ہوئے تھے کہ اچانک امجد کی دبی دبی آواز
لان میں گونجی۔۔۔۔

صاحب جی صاحب جی کیا کر رہے ہیں آپ , پھوڑیں پھوڑیں "
"مجھے۔۔۔۔

یہ آپ میرے ساتھ کیسی حرکت کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

کانوں میں امجد کی آواز پڑتے ہی فرمان ہوش کی وادی میں واپس لوٹا اور پھر فوراً اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے بے حد قریب امجد کو پایا جبکہ امجد نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

یعنی آج فرمان نے امجد کو ایسا سمجھ کر اس کے ہاتھ کو چوم لیا تھا۔۔۔۔

امجد پر نظر پڑتے ہی فرمان نے نفرت زدہ نظروں سے اسے گھورا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تو۔۔۔۔۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان اپنی شرمندگی مٹانے کی غرض سے بولا جبکہ وہ ایک بے وقوفی بھرا
سوال کر گیا تھا۔۔۔۔

صاحب جی میں تو ہمیشہ کی طرح اپنی ڈیوٹی پر یہاں موجود ہوں آپ بتائیں "
کہ یہاں کیا کر رہے ہیں ، کچھ کام تھا کیا ، کچھ چاہیے تھا آپ کو۔۔۔۔؟؟؟

امجد اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں ہی دبائے فرمان سے مخاطب ہوا تو فرمان
اسے غصے سے گھورنے لگا۔۔۔۔

"کچھ نہیں چاہیے چپ چاپ اپنا کام کر سمجھا۔۔۔۔"

فرمان غصے سے امجد کو ڈپٹتا اپنے کمرے میں چلا گیا اور بیڈ پر جا کر گر سا گیا۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔۔؟؟؟"

میں تو نفرت کرتا ہوں اس بے رحم لڑکی سے، پھر کیوں مجھے وہ دیکھائی دے "رہی ہے، کیوں میرے حواسوں پر سوار ہو گئی ہے وہ، کہیں ابھی بھی مجھے "اس سے محبت تو نہیں۔۔۔۔۔"

نہیں نہیں نہیں ملک فرمان جس سے ایک دفعہ نفرت کرنے لگ جائے تو"
پوری عمر صرف نفرت ہی کرتا ہے ، ابیہا سے بھی مجھے اب صرف نفرت
"ہے۔۔۔۔۔"

"لیکن یہ پھر کیا ہو رہا ہے مجھے کیوں میں خود پر ہی اختیار کھو رہا ہوں۔۔۔۔۔"

فرمان بیڈ پر لیٹا انھی سوچوں میں مبتلا کتنی ہی دیر سوچ بچار کرتا رہا اور پھر
کوئی جواب نہ ملنے پر تھک ہار کر پھر سے سو گیا۔۔۔۔۔



شاہ دل اور باقی سب کو گئے 4 ، 5 گھنٹے ہو چکے تھے مگر ایہا ابھی تک گھر کے باہر ہی بیٹھی تھی پڑوس میں بھی کسی نے اسے اپنے گھر بلانے کی کوشش نہ کی بقول ان سب کے ، جب اپنے ہی اسے چھوڑ چکے ہیں تو ہمیں کیا پڑی ہے کسی کا بوجھ اپنے گلے ڈالنے کی۔۔۔۔

بھوکی پیاسی رو رو کر اب تو اس کے آنسو بھی خشک ہو گئے تھے تو وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نفرت سے فرمان کو سوچنے لگی۔۔۔۔

سب کچھ اس گکھیا انسان کی ہی وجہ سے ہوا ہے نہ وہ ایسی نیچ حرکت کرتا " اور نہ میں آج اپنی بی جان سے دور ہوتی، نفرت ہے مجھے تم سے ملک فرمان شدید نفرت دنیا میں سب سے زیادہ نفرت تم ہی سے ہے مجھے، آج علم ہوا اس بات کا کہ کیسے انسان کسی دوسرے سے نفرت کر سکتا ہے ہمیشہ اس بات کے مخالف تھی میں، لیکن آج آج میں نہ صرف اس احساس سے واقف ہوئی ہوں ساتھ ہی تم سے انتہا کی نفرت ہو گئی ہے مجھے، کبھی "معاف نہیں کروں گی میں تمہیں زندگی میں کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔"

ارے اس سے اچھا تم مجھے جان سے ہی مار دیتا ایسے یوں پل پل کی موت " تو نا مرتی میں تمہاری دی ہوئی ذلت ہر لمحے تیز دھار چھری سے ذبح کر رہی

ہے مجھے مر رہی ہوں میں مگر یہ سانسیں نہیں تھم رہیں اے اللہ موت
"دے دیں مجھے پلیر موت دے دیں۔۔۔۔"

زور سے چیختے ہوئے ابہا آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی آج اسے چپ
کروانے والے ہاتھ بھی ہمیشہ کے لئے منوں مٹی تلے دفن ہو گئے تھے درد
ہی درد تھا اس کے پاس اس وقت کس کس بات پر سوگ مناتی آخر وہ۔۔۔۔

یوں ہی کتنی ہی دیر رو کر آخر وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی بیٹھی ہوش و حواس
سے بیگانی ہو گئی۔۔۔



رات کا دوسرا پہر تھا جب شاہ دل اجرے ہوئے حلیے میں گھر میں داخل ہوا
تو اسے دروازے کے قریب ایسا بیٹھی ہوئی نظر آئی ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ
نیند سے جاگی تھی مگر اب شاہ دل کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر وہ بھی فوراً
کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

تم تم ابھی تک یہیں پر بیٹھی ہو دفع کیوں نہیں ہو گئی"

تم , تم کیوں نہیں مر گئی میری بی جان کی جگہ ہاں , تمہاری کسی کو ضرور
نہیں ہے سمجھی تم کسی کو بھی نہیں , لیکن مجھے تھی میری بی جان کی
ضرورت , اگر غیرت نام کی زہ سی بھی کوئی چیز ہے تم میں , تو دفع ہو جاؤ
یہاں سے اور دوبارہ زندگی میں کبھی بھی اپنی یہ محسوس شکل مت دیکھانا مجھے
"جاؤ-----"

شاہ دل نے تیش سے ایہا کو بازو سے پکڑ کر گیٹ کے باہر سڑک پر دھکا دیا
اس نے تو یہ بھی پرواہ نہ کی کہ ایہا کو بری طرح چوٹ لگ سکتی ہے۔۔۔۔

"جاؤ میرے گھر سے جاؤ۔۔۔۔"

آخر کہاں جاؤں گی میں، پلیر شاہ دل ایسے مت کرو میرے ساتھ، کم از کم "رات تک تو رکنے دو صبح میں خود چلی جاؤں گی یہاں سے۔۔۔۔"

یوں ہی سرک کر گرے ہوئے ابہانے ایک دفعہ پھر سے اس ظالم شخص کی منت کی مگر یہ بھی اس کی خوش فہمی ہی ثابت ہوئی۔۔۔۔

میں تمہاری یہ منحوس شکل 1 سیکنڈ بھی برداشت نہیں کر سکتا ابھی "نکلو۔۔۔۔"

ایک مرتبہ پھر سے ابیہا پر چخ کر شاہ دل بڑے بڑے قدم اٹھاتا گھر میں
گھس کر دروازہ لوک کر چکا تھا تو ابیہا بھی ایک زخمی سی نگاہ شاہ دل کی پشت
پر ڈال کر روتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ اس کی کہنی اور گھٹنے پر چوٹ بھی
لگی تھی مگر اس وقت اسے دل کی تکلیف ہی اس قدر تھی کہ یہ جسمانی
تکلیف کا احساس تک نہ ہوا۔۔۔۔۔

یوں ہی ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتی ابیہا سرک پر چلنے لگی چاہے
جتنی بھی بڑی ایرجنسی ہو جاتی رات کو تو وہ گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں
رکھتی تھی وجہ ابیہا کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن آج شاید اس کا یہ ڈر
بھی اختتام کو پہنچنے والا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے اسے چلتے ہوئے کتنی دیر ہو گئی تھی آخر تھک کر وہ ڈری سہی
سرک کے قریب پڑے ایک بینچ پر بیٹھ گئی ساتھ ہی آنسو بھی پھر سے بہنے
شروع ہو گئے وہ پھوٹ پھوٹ کر اپنی قسمت پر رو رہی تھی جو اسے اس
مقام تک پہنچا گئی۔۔۔۔

ابہا سے کچھ فاصلے پر موجود ایک عورت اسے کافی دیر سے روتے ہوئے دیکھ
جا رہی تھی پھر اگلے ہی لمحے وہ عورت ابہا کے پاس آکر اس کے ساتھ بینچ
پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

کیا ہوا بیٹا تم اتنا رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

اس عورت کے سوال کا ایہا نے کوئی جواب نہیں دیا وہ تو بس روئے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

میرا ایک ہی بیٹا ہے جسے میں نے بہت محنت مشقت کر کے پالا تھا اور"
جب وہ خود کمانے کے قابل ہوا تو اس نے اپنی بیوی کی وجہ سے مجھے گھر
سے نکال دیا اب میں ایک بے گھر عورتوں کے لیے جگہ بنی ہوئی ہے وہاں
پر رہ رہی ہو اس وقت رکشے کا انتظار کر رہی ہوں کب سے مگر وہ آ ہی نہیں
رہا۔۔۔۔"

ابہا کو خاموش دیکھ کر وہ عورت اسے اپنے متعلق بتانے لگی جبکہ اس کی بات مکمل سن کر ابہا نے نم آنکھوں سے اس عورت کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"بیٹا بتاؤ مجھے کیا بات ہے شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔۔۔۔"

ابہا کو خود کو دیکھتے پا کر اس عورت نے پھر سے کہا۔۔۔

آئی آپ جہاں رہ رہی ہیں اس جگہ میں جانا چاہتی ہوں پلیز مجھے بھی "

"ساتھ لے جائیں۔۔۔۔"

ابہا نے باقاعدہ اس عورت کی منت ہی کر دی۔۔۔۔

کیوں بیٹا تمہارا کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں اس دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے میرا۔۔۔۔"

اتنا کہتے ہی ابیہا پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

بیٹا رومت، تم چلو میرے ساتھ، بے گھر لوگوں کے لیے ہی تو وہ جگہ بنی "
"ہے، تم بس چلو میرے ساتھ۔۔۔۔

اس عورت نے اتنا کہا ہی تھا کہ تب تک وہاں رکشہ آتا دیکھائی دیا تو وہ عورت
رکشے والے کو ایڈریس بتا کر ابیہا کو آنے کا اشارہ کرنے لگی تو ابیہا بھی اپنے
آنسو دوپٹے سے پونچتی جا کر رکشے میں بیٹھ گئی۔۔۔۔



کچھ دیر کی مسافت کے بعد رکشہ ایک جگہ رکا تو اس عورت نے رکشے والے کو
پیسے دے کر ابیہا کو اپنے پیچھے آنے کا کہا اور ایک سمت پیدل چلنے لگی ابیہا
بھی سست روی سے اس کے پیچھے چلتی رہی مگر جیسے ہی ابیہا ایک جگہ
پہنچی تو وہاں کے لوگ عجیب طریقے سے ابیہا کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

واہ سلطانہ بیگم آج تو بڑا فریش مال لے کر آئی ہے آج تو میڈم خوش ہو"
"جائے گی تجھ سے اور انعام بھی ڈبل ملے گا تجھے۔۔۔۔

ایہا ابھی ان نظروں سے ہی کنفیوز ہو رہی تھی جب اچانک ایک مرد نے ایہا کے ساتھ موجود عورت سے کہا تو بدلے میں وہ عورت ایک قمقہ لگا کر ہنس دی ایہا کو کچھ شک تو ہوا مگر ابھی وہ زیادہ سوچنے سمجھنے کی خود میں ہمت نہیں پاتی تھی۔۔۔۔

"چلو بیٹا اندر چلو۔۔۔۔"

اس عورت کی آواز پر ایہا نے سامنے دیکھا تو وہاں ایک بہت بڑی حویلی ٹلیپ جگہ موجود تھی ابھی وہ حویلی ہی دیکھ رہی تھی جب وہ عورت ایہا کی بازو پکڑ کر اسے اندر لے جانے لگی۔۔۔۔

اندر بہت ساری لڑکیاں سچ سنور کر ادھر ادھر پھر رہی تھیں اور سب کی سب
ابہا کو یہاں آتے دیکھ ہنسے جا رہی تھیں۔۔۔

آئی یہ سب بھی کیا میری طرح بے گھر ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟"

اچانک ابہا نے اس عورت سے سوال کیا تو وہ عورت منہ میں ہی ہنستے
ہوئے سر کو ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔

اچھا تو یہ اتنا سچی سنوری ہوئی کیوں ہیں ----؟؟؟"

ایہا کا شک بڑھتا جا رہا تھا تبھی اگلا سوال کر گئی ----

وہ وہ ہاں آج یہاں پر سب نے دعوت رکھی ہے اس لیے سب اچھے "
"اچھے کپڑے پہن کر میک اپ کیے کھڑی ہیں ---

اب کی بار وہ عورت تھوڑا ہتھلا کر بولی مگر ایہا نے غور نہیں کیا اور اچھا بول کر
اس کے ساتھ چلتی رہی ----



سلطانہ ابہا کو ایک بہت بڑے کمرے میں لے آئی تھی جہاں سامنے ایک
عورت صوفے پر بری شان و شوکت سے بیٹھی ہوئی پان دان سے پان نکال
رہی تھی۔۔۔۔۔

میڈم جی دیکھیں میں آپ کے لیے کیا مست مال لائی ہوں یقیناً آپ اسے "
"دیکھ کر خوش ہو جائیں گی۔۔۔۔۔"

سلطانہ نے ابیہا کو بازو سے پکڑ کر سامنے موجود عورت کی طرف دھکیلتے ہوئے
کہا جبکہ ابیہا اس کی زبان اور بات کو سمجھنے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔

"اے لڑکی ادھر آ دیکھوں تو سہی تجھے غور سے۔۔۔۔"

اس عورت نے ابیہا کو اپنی جانب بلایا تو کچھ سوچتی ہوئی چھوٹے چھوٹے قدم
اٹھاتی اس کے قریب چلی گئی۔۔۔۔

دیکھیں میڈم میں نے یہاں صرف چند دن رکنا ہے پھر بہت جلد میں اپنا"
کوئی ٹھکانہ ڈھونڈ لوں گی آپ تب تک کے لیے مجھے یہاں رہنے کی اجازت
"دے دیں پلیز۔۔۔۔"

ابہا کی بات پر وہاں موجود سبھی لوگ زور زور سے قہقہے لگانے لگے جبکہ ابھی
اب واقعی حیران پریشان سی اپنے فیصلے کو غور کرنے لگی کہ کیا اس نے
یہاں آکر کوئی غلطی کر دی تھی۔۔۔۔

اے لڑکی تو نے کیا اسے ہوٹل سمجھا ہوا ہے جہاں چند دن رہائش رکھ کر تو"
چلی جائے گی، یہ حرامنڈی ہے حرامنڈی اور یہاں سے باہر تو صرف میری
"مرضی سے جائے گی سمجھی۔۔۔۔

جی جی کیا مطلب ہے آپ کا یہ حرامنڈی کیا ہوتی ہے یہ تو بے سہارا"
عورتوں کی رہائش گاہ نہیں ہے کیا آخر کونسی جگہ ہے یہ۔۔۔۔؟؟؟

ابیہا نے ڈرتے ہوئے سوال کیا تو میڈم اٹھ کھڑی ہوئی اور ابیہا کو دیکھ کر
ہنسنے لگی۔۔۔۔

لو بھئی سن لو اسے یہ بھی نہیں پتہ کہ حرامنڈی کسے کہتے ہیں ھائے "
، معصومیت ، اے لڑکی سن تو مردوں کی عیاشی کرنے کی جگہ پر آئی ھے
جہاں لڑکیاں ہر رات ہزوروں مردوں کے دل بہلانے کا کام کرتی ھیں اور
" اب سے تو بھی یہی کام کرے گی۔۔۔۔

میڈم نے ابیہا کا مزاق اڑاتے ہوئے اسے اس جگہ کی حقیقت سے آگاہ کیا تو
ابیہا خوف سے کانپ اٹھی ساتھ ہی اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔

یہ یہ کیا کہہ رہی ھیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

میں اس طرح کی لڑکی نہیں ہوں ایک بہت ہی شریف خاندان سے تعلق"
"ہے میرا، میں مر زور سکتی ہوں لیکن کبھی یہ کام نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

تو یہاں کیا آم لینے آئی ہے تو بول۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کے جواب پر میڈم غصے سے اس کی طرف بڑھیں اور پھر اسے ایک ہلکا
سادھکا دیا جس پر ابہا گرتے گرتے خود کو سنبھال گئی۔۔۔۔

یہ آنٹی جھوٹ بول کر یہاں لائی ہیں مجھے، مجھے اگر علم ہوتا تو وہیں"
"خودکشی کر لیتی مگر یہاں نہ آتی، مجھے نہیں رہنا یہاں جا رہی ہوں میں۔۔۔۔"

ابہا نے آنکھوں میں ڈھیروں آنسو بھرے سلطانہ کی طرف اشارہ کر کے میڈم کو حقیقت بتائی اور پھر واپسی کے لیے پلیٹی جب اچانک میڈم نے اس کی باوز کہنی کے پاس سے پکڑ کر جھٹکا دیا۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہے تو، اس جگہ سے تو اب کہیں نہیں جا سکتی، تو اسی کو "ہمیشہ کے لیے اپنا ٹھکانہ سمجھ لے بند کرو اسے کمرے میں لے جا کر۔۔۔"

میڈم کا حکم ملتے ہی ایک لمبا اونچا سا شخص ابہا کے پاس آیا اور پھر اسے باوز سے پکڑ کر کمرے کی طرف لے جانے لگا ابہا اپنی پوری ہمت لگا کر خود کو آزاد

کروا رہی تھی ساتھ ہی مسلسل چھوڑو مجھے کی رٹ لگائی ہوئی تھی مگر وہاں
پرواہ کی کسے تھی دیکھتے ہی دیکھتے ابہا کو کمرے میں بند کر دیا گیا جبکہ ابہا اب
بھی دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے منتیں کیے جا رہی تھی جو ہر کوئی ان سنی کر رہا
تھا۔۔۔۔۔

تجھے کتنی دفعہ کہا ہے کہ صرف ان لڑکیوں کو یہاں لایا کر جو یہ کام اپنی "
, مرضی سے کرنا چاہیں مگر تیرے موٹے دماغ میں ایک بات گھسکتی ہی نہیں
"سمجھ نہیں آتی تجھے میری بات۔۔۔۔۔"

ایہا کو کمرے میں بند کرتے ہی میڈم دو قدم آگے بڑھیں اور پھر ایک کھینچ کر
تھپڑ سلطانہ کے منہ پر مارا۔۔۔۔

معاف کر دو میڈم جی لیکن میں کیا کرتی یہ آدھی رات کو اکیلی سنسان "
راستے میں بیٹھی تھی، اگر میں اسے یہاں نالاتی تو وہاں کونسا یہ محفوظ رہتی
وہاں بھی تو کوئی اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا میں نے تو بلکہ اس کا
"بھلا ہی کیا ہے۔۔۔۔"

سلطانہ کی بات میں بھی دم تھا تبھی میڈم کا غصہ کچھ کم ہوا اور وہ اپنے
کمرے کی طرف چل پڑیں۔۔۔۔

"یہ لے 1 لاکھ روپے لے اور دفع ہو یہاں سے۔۔۔۔"

میڈم نے پیسے غصے سے سلطانہ کے ہاتھ پر رکھے بلکہ پٹخے اور پھر جا کر
واپس اپنے صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ ابہا ابھی بھی دروازہ پیٹ کر بولے جا
رہی تھی لیکن اس کی فریاد سننے والا یہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔



صبح شاہ دل اٹھا تو کچھ سوچتے ہوئے جا کر دروازہ کھولا مگر باہر ابیہا موجود نہیں
تھی ابیہا کی غیر موجودگی پر اسے کچھ پریشانی تو ہوئی کیونکہ ابیہا کا اور کوئی
ٹھکانہ جو نہیں تھا تو وہ کہاں جا سکتی تھی یہی سوچ اسے پریشان کرنے لگی
لیکن پھر اچانک اس کے دماغ میں وہی گھٹیا بات آئی کہ چلی گئی ہوگی واپس
اپنے یار کے پاس جس کے ساتھ گلچھڑے اڑاتی رہی ہے۔۔۔۔

ایک بار پھر نفرت سے اس نے ابیہا کے متعلق سوچا اور پھر اپنے کمرے
میں جا کر ڈیوٹی پر جانے کے لیے تیار ہونے لگا وہ چاہتا تو آج کی چھٹی کر
سکتا تھا مگر گھر میں رہ کر بھی سوائے ٹینشن اور اداسی کے اسے کیا ملنا تھا بی

جان کی یاد اسے سکون ہی کب لینے دے رہی تھی تبھی دماغ کہیں اور لگانے
کی غرض سے وہ پولیس اسٹیشن چلا گیا۔۔۔۔۔

اپنے آفس میں داخل ہوتے ہی اسے ایک نئی خبر سننے کو ملی کوئی نیا کیس آیا
ہوا تھا کسی لڑکی کو زیادتی کے بعد قتل کیا گیا تھا یہ سنتے ہی شاہ دل کا دھیان
ابہا کی طرف گیا تو کیا ابہا کو ہی قتل۔۔۔۔۔؟؟؟

یہ سوچ سوچتے ہی اسے اپنے سانس رکتی محسوس ہونے لگی اگر ایسا ہوتا تو
کس طرح وہ خود کو معاف کر پاتا۔۔۔۔۔

کہاں ہے اس لڑکی کی لاش----؟؟؟"

خود پر قابو پاتے ہوئے شاہ دل نے حوالدار سے سوال کیا جبکہ دل ہی دل
میں وہ بہت خوفزدہ تھا۔۔۔۔

"سرجی وہ تو ہم نے پوسٹ مارٹم کے لیے ہسپتال بھیج دی ہے۔۔۔۔"

حوالدار کے کہنے کی دیر تھی شاہ دل نے آندھی طوفان کی طرح پولس اسٹیشن
سے باہر نکل کر گاڑی سٹارٹ کر دی اور ہسپتال کی طرف موڑ لی۔۔۔۔

ٹھیک پندرہ منٹ بعد شاہ دل ہسپتال پہنچا اور پھر سیدھا مردے خانے میں
داخل ہو گیا سامنے ہی اس لڑکی کی لاش پڑی تھی جسے سفید چادر سے ڈھانپا
ہوا تھا۔۔۔۔

لاش کو دیکھتے ہی شاہ دل دل میں ڈھیروں دعائیں کرتا ہوا اس کی طرف قدم
اٹھانے لگا۔۔۔

یا اللہ پلیز یہ ابیہا نہ ہو پلیز میرے پروردگار مجھے اتنا بڑا بوجھ نہ دینا جو میں "
پوری زندگی اپنے دل سے نہ اتار سکوں۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اس لاش کے منہ سے کپڑا ہٹاتے ہوئے شاہ دل دل میں
اپنے اللہ سے مخاطب تھا جب اچانک اس لڑکی کا چہرہ دیکھ کر اس کی جان میں
جان آئی کیونکہ وہ کوئی اور لڑکی تھی۔۔۔

چہرہ دیکھنے کی دیر تھی شاہ دل فوراً مردہ خانے سے باہر نکلا اور پھر سکون کی
ایک سانس لی۔۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے کہ یہ ابیہا نہیں تھی لیکن کہیں ابیہا بھی تو کسی مشکل "
میں نا پھنس گئی ہو۔۔۔۔؟؟؟

خدا کا شکر ادا کر کے اچانک شاہ دل کے دماغ میں ابہا کا خیال آیا تو وہ پھر سے پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی میں وہ واپس پولیس اسٹیشن کی جانب چلا

پڑا۔۔۔۔



اے تو جا اور جا کر اس نئی والی لڑکی کو تو باہر لے کر آ , میں بھی تو دیکھوں "

"کے وہ کیا کیا کر سکتی ہے۔۔۔۔"

اگلی صبح میڈم نے اپنے پاؤں دبا رہی ایک لڑکی سے ابیہا کو لانے کا کہا تو وہ
کچھ ہی دیر میں ابیہا کو کھینچتے ہوئے میڈم کے پاس لے آئی۔۔۔

اے تو لڑکی بول کہ تجھے کیا کیا کرنا آتا ہے ناچنا آتا ہے کیا تجھے , ایسا کر کے "
"تو ناچ کر دیکھا اس طرح تیری زیادہ ڈیمانڈ ہوگی چل ناچ۔۔۔۔

ابیہا کو اپنے سامنے دیکھ کر میڈم نے اسے حکم دیا تو ابیہا پھوٹ پھوٹ کر
رونے لگی۔۔۔۔

نہیں نہیں میڈم پلیزز مجھ سے یہ کام مت کروائیں پلیزز میں آپ کے "
"آگے ہاتھ جوڑتی ہوں رحم کریں مجھ پر پلیزز۔۔۔۔"

ابہا میڈم کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی روتے ہوئے ان کی منت کر رہی
تھی مگر میڈم کے چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔۔

اف کہا نا کہ ناچ سمجھ نہیں آرہی تجھے , دیکھ تو اب ایک فیصلہ کر لے یا تو "
تو اپنے جسم سے کسٹمز کو خوش کر یا پھر صرف ناچ لے اور تجھ سے کچھ
نہیں کرواتی میں , اس لیے بہت اچھا ناچ کر دیکھا مجھے چل شروع ہو

"جا۔۔۔۔"

ابہا میڈم کی بات پر فوراً گر گڑا تے ہوئے ان کے پیروں میں گر گئی اور روتے ہوئے منتیں کرنے لگی۔۔۔۔

پلیز میڈم میں ان دونوں کاموں میں سے کچھ نہیں کر سکتی ان کاموں کو "چننے سے پہلے میں مرنا پسند کروں گی، پلیزز خدا کے لیے رحم کریں میڈم میں میں پوری عمر آپ کی نوکرانی بن کر رہوں گی وفادار نوکرانی، آپ کے سبھی کام کروں گی، کھانا بنانا، صفائی کرنا، کپڑے برتن دھونا سب کچھ لیکن پلیزز "مجھے ان کاموں سے بچا لیں۔۔۔۔"

ابہا مسلسل پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی میڈم کے پاؤں پکڑے گر گڑا رہی تھی
تو میڈم کو بھی اس پر ترس آگیا آخر دل تو ان کے پاس بھی تھا حالات نے
سخت زور بنا دیا تھا انھیں , لیکن رحم تو وہ بھی کرنا جانتی تھیں اور ابہا کی
حالت پر انھیں رحم آ بھی گیا ورنہ ثمینہ بائی کا ظلم اور سختی سے یہاں کا ہر
فرد واقف تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مت کر یہ کام مگر پھر اب سے یہاں کے سارے کام تو اکیلی
"کرے گی۔۔۔۔"

میڈم نے احسان کرنے کے انداز میں ابیہا سے کہا ساتھ ہی اسے ڈرانا چاہا کہ
سبھی کام کا سن کر وہ انکار کر دے گی مگر ان کی اس بات پر ابیہا تو خوشی
سے کھل ہی اٹھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں سب کر لوں گی جو بھی آپ کرنے کو کہیں گی"
بہت بہت شکریہ میڈم آپ کا مجھے اس گنگی سے بچانے کے لیے اسلہ آپ،
"کو اس کا اجر ضرور دیں گے۔۔۔

"ہممم جا جا کر چائے بنا کر لا۔۔۔"

میڈم نے اللہ سے ملنے والے اجر کی بات پر نظریں چراتے ہوئے ابیہا کو نیا حکم دیا تو وہ جی ٹھیک ہے بول کر فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

میڈم آپ نے اسے کیوں اس کام سے منع کر دیا وہ بھی تو غیر ہے آپ " کے لیے۔۔۔۔

ابیہا کے جاتے ہی میڈم کے پاس کھڑی لڑکیاں ان سے سوال کرنے لگیں تو میڈم کا پارہ ہائی ہو گیا۔۔۔۔

تم سب نے شوق سے خود اس جہنم کو چنا ہے وہ لڑکی یہ کام نہیں کرنا"
چاہتی تو میں کیوں اس سے زبردستی یہ سب کرواؤں , زبردستی تو میں نے تم
سب کے ساتھ بھی نہیں کی اگر چاہوں تو آج چھوڑ دو یہ کام مجھے کوئی فرق
"نہیں پڑے گا۔۔۔۔"

میڈم کے غصے سے کہنے پر سبھی لڑکیاں خاموش ہو گئیں کیونکہ سچ ہی تو کہا
تھا میڈم نے وہ خود اس کام میں خوشی سے ملوث ہوئی تھیں۔۔۔

کچھ دیر بعد ابہا چائے کے ساتھ پکوڑے بھی بنا کر ٹرے میں رکھے میڈم
کے سامنے رکھنے لگی تو میڈم پکوڑوں کو دیکھ کر خوش ہو گئیں اور پھر پکوڑوں

کے ساتھ چائے سے بھرپور انصاف کیا تو ان کی خوشی دیکھنے سے تعلق رکھتی
تھی۔۔۔۔

واہ لڑکی دل خوش کر دیا تو نے بہت سوادھے تیرے ہاتھوں میں ، اب "
تک تو بے ذائقہ چائے پی پی کر منہ کا ٹیسٹ ہی خراب ہو گیا تھا لیکن آج
"آج تو مزہ ہی آگیا۔۔۔۔"

میڈم کے تعریف کرنے پر ابیہا مسکرا کر صفائی کرنے لگی رات کو جب ابیہا
نے کھانا بنایا تو میڈم کے ساتھ ساتھ سبھی نے ابیہا کی تعریف کی سب کے
سب اپنی انگلیاں چاٹتے رہ گئے۔۔۔۔

ابہا کو ادھر آئے 1 ہفتہ ہو گیا تھا سبھی کو ابہا پسند آنے لگی تھی سبھی کے
دل میں ابہا اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئی تھی وہ کبھی میڈم کے سر
کی مساج کرتی تو کبھی ان کے پاؤں دباتی بہت خدمت کرتی تھی وہ میڈم کی
اب تو میڈم کو بھی ابہا اپنی بیٹی جیسی لگنے لگی تھی۔۔۔۔



شام کا وقت تھا جب فرمان اپنے کمرے میں لیٹا چھٹ کو گھورے جا رہا تھا
آج اسے خود کو گھر اور اپنے کمرے تک محدود کیے 10 واں دن تھا۔۔۔۔

سارا سارا دن وہ بس ابہا کی یادوں کی نظر کر دیتا , سکون تھا کہ اس سے ناراض ہوئے کہیں چھپ گیا تھا بے چینی ہی بے چینی تھی اب اس کی زندگی میں , نہ ٹھیک سے کھانا کا ہوش نا خود کی پرواہ دس دنوں سے اس نے ایک ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کھانے کے نام پر دن میں ایک وقت تھوڑا سا کھا لیتا مزید کھایا ہی نہیں جاتا اس سے ----

مزید 1 دن بھی اگر وہ اس حال میں رہتا تو یقیناً مکمل پاگل ہو جاتا یا اس کا دل بند ہو جاتا جب ارسلان جو کافی دنوں سے اس کا نمبر ٹرائے کر رہا تھا مگر وہ سوچ آف ملتا تو آج وہ فرمان کے گھر اس کی خیر خیریت پوچھنے آ گیا مگر

فرمان کا حال دیکھ کر ایک پل کے لیے تو وہ اپنی پلکیں جھپکانا بھول گیا یہ وہ
ملک فرمان تو بالکل نہیں تھا جس سے وہ واقف تھا جس سے پولیس والے
تک ڈرتے تھے، یہ تو کوئی مجنوں عاشق معلوم ہوتا تھا جسے عشق میں ناکامی
ملی ہو۔۔۔۔۔

فرمان یار کیا ہو گیا ہے، کچھ بتا تو، یہ کیا حال بنا رکھا ہے تو نے اپنا، یار مجھ
"سے بھی چھپائے گا تو۔۔۔۔۔"

ارسلان جو ایک پل کے لیے شوکڈ ہو گیا تھا واپس حواسوں میں لوٹتے ہوئے
فرمان کے قریب گیا اور پھر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے فرمان سے وجہ دریافت کی تو

فرمان جو ناجانے کن سوچوں میں غرق تھا چونک کر ارسلان کو دیکھنے لگا اور پھر
اگلے ہی لمحے وہ اٹھ کر ارسلان کو اپنے گلے لگا چکا تھا ساتھ ہی وہ پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگا۔۔۔۔۔

فرمان کے اس طرح رونے پر ارسلان پریشان سے اسے سنبھالنے لگا اسے کچھ
سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر فرمان کو ہوا کیا ہے کیوں اس کی یہ حالت ہو
گئی ہے۔۔۔۔۔

فرمان فرمان یار ہوا کیا ہے تو رو کیوں رہا ہے یار، دیکھ اب مجھے شدید پریشانی
"ہو رہی ہے، بات تو بتا یار۔۔۔۔۔"

ارسلان نے فرمان کی کمر تھپتھاتے ہوئے اس خود سے الگ کیا اور پھر اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا تو فرمان ہچکیاں لیتے ہوئے ارسلان کو دیکھنے لگا وہ اس وقت مکمل کانپ رہا تھا ارسلان کی پریشانی کی وجہ بھی یہی تھی۔۔۔۔

یار میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ایک پل بھی نہیں رہ سکتا" مجھے لگتا تھا کہ نفرت ہو گئی ہے مجھے اس سے اس سے محبت ختم ہو گئی , ہے میری , لیکن نہیں یار مر رہا ہوں میں اندر ہی اندر وہ ختم کر رہی ہے "مجھے۔۔۔۔

کون یار کس کی بات کر رہا ہے تو کچھ بتا تو کس کے بغیر نہیں رہ سکتا"
تو----؟؟؟

فرمان کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ ارسلان کو بے حد حیران کر گئے
تبھی وہ اس سے اصل بات پوچھنے لگا۔۔۔۔

"ابہا۔۔۔۔"

ابہا کے بغیر نہیں رہ سکتا میں , بہت کوشش کی اسے بھولنے کی مگر یہ "
ناکمن ہے ارسلان , نہیں ہو رہا مجھ سے میرے مرنے کے بعد ہی یہ ہو
"سکتا ہے ورنہ یوں ہی ابہا کی محبت مجھے ختم کر دے گی۔۔۔۔"

کیسی باتیں کر رہا ہے یار , تو شادی کر لے ابہا سے , تو ملک فرمان ہے "
"تیرے لیے یہ کوئی مشکل کام تو نہیں۔۔۔۔"

ارسلان نے اپنی طرف سے فرمان کو مشورہ دیا مگر وہ یہ نہیں ہو سکتا بولتے
ہوئے پھر سے رونے لگا اور ساتھ ہی روتے ہوئے ساری بات بتا دی۔۔۔۔

مجھے ہر جگہ وہ دیکھائی دیتی ہے ارسلان میرے کانوں میں اس کی آواز"
گو نجاتی ہے، اس کا لمس میں اپنے جسم پر محسوس کرتا ہوں وہ خوابوں میں بھی
مجھ سے جدا نہیں ہو رہی، جب سے جب سے وہ مجھے چھوڑ کر گئی ہے یار
تب سے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے اندر کچھ ٹوٹ رہا ہو اور اس کی
کریچیاں اندر سے مجھے لہو لہان کر رہی ہوں، مجھ سے یہ تکلیف برداشت نہیں
ہو رہی یار، تو تو کچھ کرنا کچھ تو کر جس سے مجھے وہ مل جائے، میں مر
جاؤں گا یار پلیززز مجھے ابھا دے دے مجھے میرا سکون میری محبت لوٹا

"دے۔۔۔۔"

فرمان کا یوں رو رو کر ارسلان سے اپنی محبت کی بھیک مانگنا ارسلان کو غصہ دلا
گیا اور اسی غصے کا اظہار اس نے فرمان سے بھی کر دیا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تجھے فرمان، ایک لڑکی کے پیچھے پاگل کیوں ہوئے پھر رہا"
ہے تو، زرہ دیکھ خود کی حالت یہ وہ ملک فرمان کہیں سے بھی نہیں ہے
جس کی پرسنالٹی پر یہ دنیا رشک کرتی تھی، جو مثال تھا دنیا کے لیے کیا سے
"کیا بن گیا ہے تو۔۔۔۔

رک تو ابھی تیرے ہوش ٹھکانے لگاتا ہوں ابھی تجھے سکون پہنچاتا ہوں تو"
"چل میرے ساتھ فوراً۔۔۔۔

ارسلان کے دماغ میں صرف ایک ہی بات آئی کہ فرمان کو اس وقت ایک عدد
لڑکی کی ضرورت ہے جس سے وہ خود کو سکون پہنچا سکے تبھی وہ فرمان کی
واڈروب سے کپڑے نکال کر اسے پکڑا کے زبردستی باتھ روم میں گھسا چکا تھا
ساتھ ہی اسے پندرہ منٹ میں باہر آنے کا بولتا وہ وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔



ابہا کو آج اس جگہ رہتے 10 واں دن تھا جب ایک بہت امیر اور عیاش آدمی اس جگہ آیا وہ ہمیشہ ادھر ہی اپنی ناجائز خواہشات پوری کرنے آیا کرتا تھا تبھی آج بھی یہاں موجود تھا۔۔۔۔

ثمینہ بائی کیا وہی پرانا مال دیکھائے جا رہی ہے کچھ نیا دیکھا، کوئی کمسن سی "نازک سے کلی جسے دیکھ کر ہی دل خوش ہو جائے۔۔۔۔"

اس سے پہلے میڈم کوئی جواب دیتیں ابہا چائے اور دیگر لوازمات لیے کمرے میں داخل ہوئی تو اچانک اس شخص کی نظر ابہا پر پڑی اور واپس پلٹنی بھول ہی گئی وہ آنکھیں پھاڑے بس ابہا کو ہی دیکھے جا رہا تھا جب اچانک شیطانی

مسکراہٹ کے ساتھ اس نے ایک بار پھر ابیہا کو سر سے پاؤں تک غلیظ
نظروں سے دیکھا اور پھر بے حد جذباتی ہوتے ہوئے سے بولا۔۔۔

کیا ثمینہ بائی انمول ہیرے کو تو تو نے چھپا کر رکھا ہوا ہے جسے دیکھ کر ہی "
انسان کے سولے ہوئے جذبات بھی بھرک اٹھیں، اس کے لیے تو میں
تجھے منہ مانگی رقم دوں گا بس تو یہ مجھے دے دے، بول ثمینہ بائی کتنے پیسے
"چاہیے تجھے رقم بتا بس۔۔۔۔"

وہ شخص اپنے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسلسل ابیہا کو گھورتے میڈم سے رقم پوچھنے لگا تو میڈم نے ابیہا کو دیکھا اور جانے کا اشارہ کیا میڈم کا اشارہ ملتے ہی ابیہا فوراً بھاگ گئی۔۔۔۔۔

دیکھ سیٹھ یہ لڑکی ایسے کام نہیں کرتی تو تو کوئی اور دیکھ لے اور مزے کر"
"یہ تجھے نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔

ابیہا کے وہاں سے جاتے ہی میڈم نے اس شخص سے کہا جبکہ وہ اس بات پر مکروہنسی ہنسنے لگا۔۔۔۔۔

ارے تو کیا ہو گیا ثمینہ بائی اگر یہ لڑکی ایسے کام نہیں کرتی یہ تو میرے لیے "
ہی بہتر ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حاصل میں ہی کروں , تو ایسا کر کہ ایک
"مرتبہ دے دے مجھے پھر نہ کرے یہ کام میری بلا سے ----"

"سیٹھ بولا ناکہ یہ لڑکی ویسی نہیں ہے ----"

اس شخص کی ہٹ دھرمی پر میڈم غصے سے چیخ پڑیں مگر اس شخص کی
مسکراہٹ میں کوئی کمی نہ آئی ----

کیا یار ثمنہ بائی اتنا بہاؤ کیوں کھا رہی ہے تو، یہ پکڑ 7 لاکھ کا چیک اب جا رہا"
"ہوں میں اس لڑکی کے پاس، کب سے تڑپائے جا رہی ہے تو۔۔۔۔"

اس شخص نے اپنی جیب سے چیک بک نکال کر چیک کاٹا اور ثمنہ بائی کے
ہاتھ میں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تو میڈم بھی فوراً کھڑی ہوئیں اور اس چیک کو پھاڑ
کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے کے بعد وہی ٹکڑے اس شخص کے منہ پر
مارے۔۔۔۔

"سمجھ نہیں آرہی تجھے میری بات، چل نکل یہاں سے۔۔۔۔"

تو نے میری بے عزتی کی سالی بازارو عورت چھوڑوں گا نہیں نا تجھے اور نا"
"تیری اس کچھ لگتی کو۔۔۔۔

میڈم کے غصے کرنا پر وہ شخص بھی چیختے ہوئے دھمکی دینے کے بعد وہاں
سے چلا گیا تو میڈم بھی ابیہا کے کمرے کی طرف چل پڑیں جب راستے میں
انھیں ایک لڑکی نے بتایا کہ کوئی بہت امیر لوگ پہلی بار ادھر آئے ہیں تو
میڈم نے اسے اشارہ کیا کہ وہ انھیں بیٹھائے اور خود تیزی سے ابیہا کے
کمرے میں گھس گئیں جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو ان سوچ کے
مطابق ابیہا زمین پر بیٹھی رو ہی رہی تھی۔۔۔۔

کیا کیا ہوا میڈم کچھ چاہیے آپ کو آپ مجھے بلوا لیتیں خود کیوں تکلیف"
کی----؟؟؟

اچانک اپنے کمرے میں میڈم کو پا کر ابیہا بوکھلا کر کھڑی ہوتے ہوئے ان سے
سوال کر گئی جبکہ میڈم شفقت سے اس کی چہرے کو دیکھے جا رہی
تھیں----

مجھے کچھ نہیں چاہیے بیٹے، اور تم بھی مت ڈرو میں نے اس شخص کو"
"نکال دیا ہے یہاں سے----

جیسے ہی میڈم نے ایہا کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے بیٹے کہا ویسے ہی ایہا
لپک کر ان کے سینے سے لگی زور زور سے رونے لگی تو میڈم اس کی کمر
سہلاتے اسے چھپ کروانے کی سعی کرتی رہیں کچھ ہی دیر بعد ایہا میڈم سے
الگ ہوئی اور ہچکیاں لیتے ہوئے انھیں شرمندگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بیٹے شرمندہ مت ہو تم اپنی ماں کی طرح ہی سمجھو مجھے , میں تمہیں کبھی کچھ
نہیں ہونے دوں گی , ایک کام کیا کرو اب سے تم کہ نقاب کر کے پھیرا کرو
یہاں , ادھر بھوکے بھیڑیے آتے اور رہتے ہیں بیٹے جو صرف لڑکی پر ہی
لوٹ پڑتے ہیں اور اگر وہ لڑکی خوبصورت ہو تو ان کی درنگی مزید بڑھ جاتی

ہے، اس لیے اپنی حفاظت کا انتظام تم خود کرو اب میں چلتی ہوں باہر کوئی
"بہت امیر مہمان آئے ہیں لیکن تم نقاب کرنا مت بھولنا اب سے----

میڈم ابیہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھے اسے سمجھانے کے بعد ایک بار پھر سے
سر پر پیار کر کے کمرے سے باہر نکل گئیں جبکہ ابیہا ان کی باتوں پر غور کرتی
ہوئی اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی ہاتھ روم میں منہ دھونے چلی گئی۔----



لگے 1 گھنٹے بعد ارسلان فرمان کو ثمنہ بائی کی حویلی میں لے آیا جو اسی نام سے مشہور تھی تو اس بات کا علم ارسلان کو بھی تھا وہ خود بھی آتا تھا یہاں ڈانس وغیرہ دیکھنے مگر جیسے ہی فرمان نے اندر داخل ہو کر غور کیا تو اسے ارسلان پر غصہ آنے لگا۔۔۔۔

یہ کس جگہ لے کر آیا ہے تو مجھے تو جانتا ہے کہ مجھے کس قدر نفرت ہے ان " چیزوں سے پھر بھی، ابھی نکل یہاں سے۔۔۔۔۔

یار چلے جائیں گے تو کچھ دیر بیٹھ تو سہی پلیز زیار صرف کچھ دیر بیٹھ جا " "میرے لیے۔۔۔۔

ارسلان نے وہاں صوفوں پر خود بیٹھ کر فرمان کو بھی زبردستی بیٹھا لیا جبکہ
فرمان کا موڈ بہت زیادہ خراب ہو چکا تھا وہ پیشانی پر بل ڈالے اور گرد دیکھتے
ہوئے اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔۔۔۔

ارے ثمنینہ بائی آداب کیسے مزاج ہیں، یار ثمنینہ بائی آج تو کچھ ایسا ڈانس "
"دیکھاؤ کہ میرے دوست کا موڈ فریش ہو جائے۔۔۔۔۔

ابھی ان دونوں کو بیٹھے 5 منٹ ہی ہوئے تھے جب میڈم وہاں داخل ہوئیں
تو ارسلان ان سے فرمائش کرنے لگا۔۔۔۔

جی جی ضرور سیٹھ ابھی کچھ دیر میں ہی محفل سچنے والی ہے آپ بیٹھیں۔"
"میں ابھی آپ کی خدمت میں کھانے پینے کو کچھ پیش کرتی ہوں۔۔۔۔"

میڈم اپنا احوال بتا کر مسکراتے ہوئے بولیں اور پھر وہاں سے باہر نکل گئیں
فرمان کا موڈ ثمینہ بائی کی اداؤں سے کی گئی بات پر اور زیادہ بگڑ گیا اس کا بس
نہیں چل تھا تھا ورنہ ارسلان کے منہ پر ایک مکا مار کر خود یہاں سے چلتا
بنتا۔۔۔۔

ابہا اپنے کمرے میں بیٹھی ٹاول سے اپنا منہ خشک کرتی باتھ روم سے باہر آ رہی تھی جب دوبارہ سے میڈم اس کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔۔

بیٹے کچھ خاص مہمان آئے ہیں یہ جا کر انھیں ڈرنکس دے دو، باقی"
"لڑکیاں رقص کی تیاریاں کر رہی ہیں ورنہ تمہیں نہیں بولتی میں۔۔۔۔

میڈم نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے ابہا کو تھمائی تو ابہا نے بھی مسکرا کر اسے پکڑ لیا اور پھر اسے اپنے پلنگ پر رکھ کر چہرے کا نقاب کرنے لگی جبکہ میڈم اس کو نقاب کرتے دیکھ کر ہمیشہ خوش رہو بیٹے بول کر واپس پلٹ گئیں۔۔۔۔

اچھے سے اپنا چہرہ کور کر کے ابھا ٹرے اٹھائے اپنے کمرے سے نکل پڑی
اب صرف اس کی آنکھیں دیکھائی دے رہی تھیں۔۔۔۔

یوں ہی نظریں جھکائے ابھا نے ٹرے وہاں صوفوں کے سامنے موجود چھوٹی
سی ٹیبل پر رکھی اور پھر گلاس اٹھا کر ارسلان کے بعد فرمان کو پکڑایا جبکہ
فرمان کو گلاس تھماتے ہوئے اس کا ہاتھ فرمان کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تو وہ
اپنی پوری جان سے کانپ اٹھی اس نے یہ بھی نا دیکھا کہ وہ شخص کون ہے
بس تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔۔

وہیں فرمان ابیہا کے چھونے پر اسے پہچان گیا بقول اس کے اسے ابیہا کا
لمس اپنے جسم پر محسوس ہوتا تھا پھر بھلا وہ کیسے نہ پہچان پاتا تبھی وہ بغیر
ارسلان سے کچھ کہے دل ہی دل میں خود کو یقین دلاتا کہ وہ اسی کی ابیہا ہے
وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"یار کہاں جا رہا ہے تو ابھی تو محفل گرم ہوئی ہے۔۔۔۔"

فرمان کو اٹھتے دیکھ ارسلان نے اسے کہا مگر فرمان سب کو اگنور کرتا بس ابیہا
کے پیچھے جانے لگا۔۔۔۔

ابھی وہ کمرے سے باہر ہی نکلا تھا تو اسے سامنے سے ابیہا جاتی ہوئی دیکھائی
دی وہ تیزی سے قدم اٹھانے لگا اور پھر جب اس کا اور ابیہا کے درمیان
حائل فاصلہ بہت کم رہ گیا تو اس نے ابیہا کو پکارہ-----

پیچھے سے اپنا نام سن کر ابیہا فوراً پلٹی مگر اپنے سامنے فرمان کو موجود دیکھ کر وہ
ایک پل کے لیے ساکت ہو گئی جبکہ لگے ہی لمحے وہ تیزی سے خود کو نارمل
کرنے لگی-----

ک---کون کس کی بات کر رہے ہیں آپ-----؟؟؟"

خود کو کمپوز کر کے ابیہا نے خود اعتمادی سے الٹا فرمان سے سوال کیا تو وہ کچھ
حیران ہوا۔۔۔۔

"سوری وہ مجھے لگا آپ ابیہا ہیں۔۔۔۔"

غور سے ابیہا کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے فرمان نے کچھ شرمندگی کا مظاہرہ کیا
مگر وہ ان آنکھوں کو کیسے بھول سکتا تھا جو اس کی محبت کی وجہ بنی تھیں
انھیں ہی دیکھ کر تو ملک فرمان اپنا دل ہار بیٹھا تھا کیونکہ ابیہا کی آنکھیں ہیزل
براؤن کلر کی لمبی اور موٹی تھیں ساتھ ہی ان پر گہنی لمبی پلکوں کا سایہ تھا

فرمان کو ابیہا کے چہرے پر سب سے حسین اس کی آنکھیں ہی لگتی
تھیں۔۔۔۔۔

فرمان کے سوری بولنے پر ابیہا بغیر کوئی جواب دیے نظریں چراتے ہوئے
واپس پلٹی ہی تھی جب فرمان نے ہاتھ بڑھا کر ابیہا کے دوپٹے کا کونا تھاما
اور کھینچ لیا تو ابیہا جسے نقاب کرنا آتا ہی نہیں تھا کیونکہ اس نے کبھی کیا نہیں
تھا شاہ دل کو بہت چڑ تھی تو وہ ابیہا کو منع کرتا تھا نقاب کرنے سے، اسی
وجہ سے ابیہا نے اب نقاب اپنی طرف سے بہت بہتر کیا تھا لیکن وہ ڈھیلا
تھا تبھی ایک بار سے کھینچنے پر اتر گیا اور ابیہا کا چہرہ واضح ہو گیا۔۔۔۔۔

نقاب اترنے کی دیر تھی فرمان لگے ہی پل دو قدم اٹھا کر ابیہا کے سامنے کھڑا
ہوا اور اسے دیکھ کر شوکڈ رہ گیا۔۔۔۔

'''''' بی۔۔۔۔ ابیہا تم یا۔۔۔۔ یہاں کیسے۔۔۔۔؟؟؟''

صد مے کے مارے فرمان کے الفاظ بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے
وہیں دوسری طرف فرمان کا پوچھا گیا سوال ابیہا کو مانو آگ لگا گیا۔۔۔۔

بلکہ اس بند کرو اپنی اور دور رہو مجھ سے , میری اس حالت کے ذمے دار"
صرف تم ہو صرف تم , ابھی بھی سکون نہیں ملا تمہیں جو پھر سے مجھے برباد

کرنے آگئے ہو ، اگر اپنی عزت کی زرہ بھی پرواہ ہے اور غیرت نام کی کوئی چیز
ہے تم میں تو دفع ہو جاؤ یہاں سے دوبارہ کبھی شکل مت دیکھانا مجھے
"اپنی۔۔۔۔"

ابہا نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمان سے کہا اور پھر تیزی سے فرمان کی سائیڈ
سے گزر کر بھاگ گئی جبکہ فرمان کچھ دیر وہیں شوکڈ سا کھڑا رہنے کے بعد غصے
سے واپس میڈم کے پاس کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

یہ لڑکی جو ابھی ڈرنکس کے کر آئی تھی یہ کہاں سے ملی تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

سیٹھ آپ ہو کون ----؟؟؟"

فرمان کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے میڈم نے اس سے سوال کیا تو
فرمان کا غصہ مزید پروان چڑھنے لگا ----

"ابہا کا ہونے والا شوہر ہوں میں ----"

کیا ----؟؟؟"

فرمان کا جواب میڈم کو حیران ہی تو کر گیا۔۔۔۔

تم بولو کہ ابیہا کو آزاد کرنے کا معاوضہ کیا ہے مجھے وہ چاہیے، ساتھ لے جانا"
چاہتا ہوں اسے ایک بار کھو چکا ہوں اب اسے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے
مجھ میں، تم جتنی رقم کہوں گی اس سے بڑھ کر دوں گا تمہیں بس مجھے ابیہا
"دے دو۔۔۔۔"

فرمان کی آنکھوں میں ابیہا کے لیے محبت کا بہتا دریا اور کھرے جزبات میڈم کو
بھی صاف دیکھائی دیے جو انھیں ابیہا کے متعلق بہتر فیصلہ کرنے میں
آسانی پیدا کرنے لگے لیکن وہ ابھی فلحال کوئی پختہ فیصلہ کر بھی نہیں سکتی

تھیں آخر بیٹی سمجھا اور مانا تھا انھوں نے ابیہا کو تو پھر بھلا اسے ایسے کیسے
تفتیش کیے بنا فرمان کے ساتھ بھیج دیتیں۔۔۔۔۔

رکو رکو سیٹھ کیا کیا بولے جا رہے ہو مجھے پہلے ابیہا سے پوچھ لینے دو پھر ہی"
"کوئی فیصلہ کروں گی میں۔۔۔۔۔

میڈم فرمان سے کہتے ہی کمرے سے نکل کر ابیہا کے پاس چلی آئیں جواب
بھی رو ہی رہی تھی۔۔۔۔۔

میڈم نے ابیہا کے قریب جا کر پہلے تو اسے اپنے سینے سے لگائے چپ کروایا
اور پھر اسے فرمان کی کہی گئی بات تفصیل سے بتادی جبکہ یہ بات سنتے ہی
ابیہا فوراً میڈم سے الگ ہوئی اور پھر غصے سے لال پہلی ہونے لگی۔۔۔۔

دشمن ہے میرا وہ میڈم اسی کی وجہ سے آج میں اس حال میں موجود ہوں"
آپ سمجھیں مجھے میڈم , میں دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں اس
سے۔۔۔۔

ابیہا غصے سے چیخی تو میڈم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

بیٹے سمجھو تم میری بات کو وہ کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے بیٹے مان لو میری بات "
"چلی جاؤ اس کے ساتھ شادی کرے گا وہ تم سے ---"

میڈم اس کے کفارہ ادا کرنے سے کیا ہو گا کیا میری بی جان واپس آ جائیں "
گی نہیں نا , کہیں نہیں جاؤں گی میں یہیں پر رہوں گی آپ کی وفادار بن کر
"پوری عمر ----"

ابیا نے ضدی انداز میں کہا تو میڈم اچھی خاصی چڑ گئیں ----

بیٹے تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی ہے یہ جگہ تمہارے لیے محفوظ نہیں ہے "

آج ایک سیٹھ تمہیں مانگ رہا تھا کل کو کوئی اور کچھ بھی کر سکتا ہے ,

تمہارے ساتھ , میں بھی کب تک تمہاری حفاظت کر سکوں گی , زندگی کا

بھروسہ ہے میری کیا پتہ کل ہی موت آ جائے , خدا نے صرف تمہیں موقع دیا

ہے خود کی زندگی سنوارنے کا ورنہ ہر لڑکی کی قسمت اس کا ساتھ نہیں دیتی

اور وہ طوائف بن کر پوری زندگی گزار دیتی ہیں , وہ گھٹیا سیٹھ تمہیں حاصل

کیے بغیر نہیں رہے گا اب اس کی آنا اس کی مردانگی پر چوٹ ہوئی ہے تو وہ

تمہیں چھوڑ نہیں سکتا , اگر کبھی بھی تم نے دل سے میری عزت کی ہے تو

مان لو میری بات چلی جاؤ فرمان کے ساتھ , یہ ایک ماں کا اپنی بیٹی کے لیے

"لیا گیا فیصلہ ہے جو یقیناً تم مانو گی ----"

میڈم کے سمجھانے کا ایہا پر اثر بھی ہوا اور ویسے بھی وہ ایموشنلی بلیک میل
ہوتے ہوئے آنسو بہاتی سر کو ہاں میں جنبش دے گئی تو میڈم اس کی
پیشانی چوم کر کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔



میڈم دوبارہ کمرے میں داخل ہوئیں تو فرمان بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا
میڈم کو دیکھتے ہی وہ لپک کر ان تک گیا اور پھر جواب طلب نظروں سے
انہیں دیکھنے لگا۔۔۔۔

"سیٹھ ابہا مان گئی ہے تمہارے ساتھ جانے کے لئے۔۔۔۔"

فرمان کی نظروں کو پڑھ کر میڈم نے اسے جواب دیا تو اچانک مسکراہٹ فرمان
کے چہرے پر پھیل گئی۔۔۔

"کتنی رقم چاہیے تمہیں بتاؤ تاکہ ہم فوراً جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

سیٹھ ہر طوائف صرف پیسوں کی بھوکی نہیں ہوتی , جذبات احساسات ان " میں بھی ہوتے ہیں , جو وقتی طور پر دنیا کی نفرت اور درنگی کے سامنے دب ضرور جاتے ہیں مگر ختم نہیں ہوتے , ابہا کو بیٹی مانا ہے میں نے بیٹی , اور کون سی ماں اپنی بیٹی کی آزادی اور اس کے روشن مستقبل کی قیمت وصول "کرے گی----

اگر کچھ دینا ہی ہے تو ایک وعدہ دو سیٹھ کے تم ابہا کو زمانے بھر کی " خوشیاں دو گے کبھی رونے نہیں دو گے اسے , میں نے جو درد جو تکلیف اس

کی آنکھوں میں دیکھی ہے وہ ہمیشہ کے لیے ختم کر دو گے , بس یہ سب کر
"دو سیٹھ اور مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔"

فرمان کے سوال پر میڈم نے جو جواب دیا وہ فرمان کو کچھ شرمندہ کر گیا کس
طرح وہ میڈم کو تم کہہ کر روڈلی بات کر رہا تھا جبکہ انھوں نے ابیہا کو اس
ماحول میں بھی اپنی بیٹی سمجھ کر رکھا تھا۔۔۔۔

میں وعدہ کرتا ہوں ابیہا کو آپ کی سوچ سے بڑھ کر محبت اور عزت دوں گا"
"اب ہم چلتے ہیں آپ ابیہا کو باہر لے آئیں۔۔۔۔"

فرمان نے اب کی دفعہ لہجے کو نرم رکھتے ہوئے اپنائیت کا مظاہرہ کیا اور پھر
کب سے خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہے ارسلان کے قریب چلا گیا۔۔۔۔

تیری گاڑی لے جا رہا ہوں میں امجد کے ہاتھوں واپس بھیج دوں گا کچھ دیر"
"تک۔۔۔۔

فرمان نے دو ٹوک انداز میں ارسلان سے کہا اور اس کا جواب سننے بغیر وہاں
سے باہر نکل گیا جبکہ ابھی وہ گاڑی میں بیٹھا ہی تھا جب اسے ایہا میڈم
کے ساتھ باہر آتی دیکھائی دی۔۔۔۔۔

میڈم نے کچھ کہتے ہوئے جسے فرمان سننے سے قاصر تھا ابیہا کی پیشانی ایک بار
پھر سے چومی اور پھر اسے جانے کا اشارہ کیا ابیہا بھی اپنے آنسو صاف کرتی
خاموشی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تو فرمان نے ایک
خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ میڈم کو دیکھا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر

دی۔۔۔۔

راستے میں دونوں ہی مکمل خاموش تھے ایک نظریں جھکائے بیٹھی اپنے
ہاتھوں کو دیکھے جا رہی تھی جبکہ دوسرا مرر سے ابیہا کو ہی دیکھنے میں
مصروف تھا جب اچانک نا جانے ابیہا کو کیا سمجھی کہ بیچ راستے میں فرمان کو
گاڑی روکنے کا حکم دیا۔۔۔۔

لیکن کیوں کیا ہوا ہے ابیہا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان جو محبت بھری نظروں سے ابیہا کو دیکھ رہا تھا اب حیرانگی اور پریشانی سے گویا ہوا وہیں ابیہا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی اب خونخوار نظروں سے فرمان کو گھورنے لگی۔۔۔۔

"سمجھ نہیں آئی تمہیں میں نے کہا گاڑی روکو ابھی۔۔۔۔"

اب کی دفعہ ابیہا غصے سے چیخنی تو فرمان کو گاڑی روکنی ہی پڑی جبکہ گاڑی
رکنے کی دیر تھی ابیہا فوراً دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ویران سڑک پر پیدل
چلنے لگی تو فرمان کا بھلا کیا کام تھا گاڑی میں , وہ بھی تیزی سے باہر نکل کر
ابیہا کے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔

ابیہا یار کیا ہوا ہے یوں پیدل کیوں چلنے لگی ہو یا اب تو میں نے کچھ کہا"
"بھی نہیں بالکل خاموش بیٹھا تھا , یار بتاؤ تو بات کیا ہوئی ہے۔۔۔

"کچھ تو بولو۔۔۔۔"

کافی دیر تک جب ابیہا نے اسے اگنور کرتے ہوئے اپنے قدم نہ روکے تو
فرمان نے اس کی بازو پکڑ کر اسے روکا اور پھر رخ اپنی جانب کرتے ہوئے
پھر سے پوچھا۔۔۔

چھوڑو مجھے، چاہتے کیا ہو آخر تم ہاں، وہاں سے نکل گئی میں جہاں تکلیف"
تھی تمہیں، بس اب تمہارا راستہ الگ ہے اور میرا الگ، چلے جاؤ اب یہاں
"سے چھوڑ دو میری جان ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔

ابیہا نے فوراً غصے سے اپنی بازو ایک جھٹکے کے ساتھ فرمان کی گرفت سے
نکالی اور پھر اسے دھکا دیا۔۔۔۔

سمجھ نہیں آتی تمہیں ایک بات کہ نفرت کرتی ہوں میں تم سے تمہاری "
موجودگی زہر لگتی ہے مجھے , دشمنی کیا ہے آخر تمہاری مجھ سے ہاں میری زندگی
برباد کر کے بھی سکون نہیں ملا تمہیں , اب کیا لینے آئے ہو۔۔۔۔؟؟؟

ابہا غصے سے مسلسل نان سٹاپ بولے ہی جا رہی تھی جب اچانک فرمان
گھٹنوں کے بل سرک پر بیٹھا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر ابہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

معاف کر دو یار , غلطی ہو گئی مجھ سے , اپنی انا کو تسکین پہنچانے کے چکر "
میں تمہیں یعنی اپنی محبت کو رسوا کر دیا پلیزز یا ایک بار معاف کر دو پلیزز
"ابہا۔۔۔۔"

شرمنگی اور پچھتاوا فرمان کے ہر انداز سے عیاں تھا لیکن ابہا کو یہ سب بھی
فرمان کا ایک ڈرامہ لگا۔۔۔

, کس چیز کی معافی چاہیے تمہیں ملک فرمان بولو , میری بی جان کے قتل کی "
میرے کردار اور مجھے سب کی نظروں میں گرانے کی , مجھے دہنی اور جسمانی

ٹارچر طور پر کرنے کی , یا مجھے خود کی ذات سے ہی نفرت کرنے پر مجبور کرنے
"کی-----

معافی غلطیوں کی ہوتی ہے ملک فرمان گناہوں کی نہیں اور تم نے گناہ کیا "
ہے گناہ , جس کا کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے اور مجھے تم سے یا تمہاری معافی سے
"کوئی غرض نہیں ہے خدا کا واسطہ ہے چلے جاؤ میری زندگی سے-----

ابہا میں مر جاؤں گا یا تمہارے بغیر , تم نہیں جانتی جب سے تم گئی ہو "
تب سے کیسے جی رہا ہوں میں پل پل مر رہا تھا موت سے بھی بدتر زندگی

تھی میری , لیکن آج تمہیں دیکھا تو اسے لگا مجھے جیسے اس بے جان وجود میں
"پھر سے جان آگئی ہو جینے کی وجہ مل گئی ہو۔۔۔"

پلیز ابیہا یار تم جو بولو گی میں وہی کروں گا , ہر بات مانوں گا تمہاری بس یار "
پلیززز مجھ سے شادی کر لو بن جاؤ میری , آئی پرومس تمہیں خود مجبور کر دوں
گا میں مجھ سے محبت کرنے پر پلیززز یار مان جاؤ , بہت ادھورا ہوں میں مجھے
"مکمل کر دو ابیہا۔۔۔۔۔۔"

ابیہا کے خود سے دور چلے جانے کی بات پر فرمان تو مانو دکھ اور صدمے سے
پاگل ہونے لگا اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا پورا جیسے کوئی اس کی جان قبض

کرنے والا ہو تبھی وہ بھرائی ہوئی آواز میں ابیہا کے سامنے گر گڑا تے ہوئے
اپنی محبت کی بھیک مانگنے لگا مگر ابیہا کا دل تو جیسے پتھر ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

بہت ہی کوئی بے شرم اور خود غرض قسم کے انسان ہو تم , سمجھہ"
نہیں آتی نفرت کا مطلب نفرت ہی ہوتا ہے وہ کبھی محبت نہیں بن سکتی
جارہی ہوں میں اور میرا پیچھا کرنے یا مجھے ڈھونڈنے کی کوشش بھی مت
"کرنا۔۔۔۔۔

ابیہا نفرت سے ایک بار پھر بول کر واپس پلٹ کر جانے لگی جب فرمان تیزی
سے اٹھا اور کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے ابیہا کے پیچھے چلنے لگا۔۔۔۔۔

ایک بار تمہیں خود سے جدا کر کے غلطی کر چکا ہوں بیہو اور بار بار ایک ہی " غلطی دہرانے والا بے وقوف نہیں ہوں میں ----

یوں ہی ابیہا کا پیچھا کرتے ہوئے فرمان منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہا تھا جب ابیہا نے پیچھے مڑ کر فرمان کو دیکھا تو انجانے سے ڈر کے ساتھ تقریباً بھاگنے لگی اور بھاگتے بھاگتے اسے کچھ دور چار پانچ آدمی کھڑے دیکھائی دیے تو وہ اپنی سپیڈ کو مزید بڑھاتے ہوئے ان کے پاس چلی گئی ----

"بھائی بھائی پلیز رز ز مجھے بچا لیں یہ آدمی کب سے میرا پیچھا کر رہا ہے ----"

ابہا نے اپنے پیچھے بھاگ کر آ رہے فرمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان آدمیوں سے مدد مانگی تو وہ ایک دوسرے کو اشارہ کرتے فرمان کی جانب بڑھنے لگے جبکہ فرمان ان لوگوں کو اپنے قریب آتے دیکھ رک گیا جب اچانک ایک آدمی نے فرمان کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے دھکا دیا جس سے فرمان گرتے گرتے خود کو سنبھال گیا مگر اس کی نظریں اب بھی کچھ فاصلے پر موجود ابہا پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔

سالے زیادہ گرمی ہے تجھ میں رک تو ابھی تیری ساری گرمی نکالتے "ہیں۔۔۔"

دوسرے آدمی نے غصے سے فرمان کو دھمکی دی جبکہ فرمان انھیں مکمل
اگنور کرتے سائیڈ سے گزرتا اونچی آواز میں ابیہا سے گویا ہوا۔۔۔۔

"کیا ہے یہ یار ابیہا چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

فرمان ابھی اتنا بولا ہی تھا جب اس کے پیچھے سے ایک آدمی نے اپنے ہاتھ
میں موجود شراب کی بوتل فرمان کے سر پر مار دی اور دیکھتے ہی دیکھتے خون
نکل کر فرمان کی گردن اور چہرے کو لہو لہان کرنے لگا۔۔۔

"ابہا پلیزیار اب تو چلو۔۔۔"

اپنے تیزی سے بہہ رہے خون کی پرواہ کیے بغیر ابہا کو پکارتے فرمان قدم اٹھاتا اس کی جانب بڑھنے لگا جب اچانک ایک اور شخص نے فرمان کی کمر پر دوسری بوتل ماری تو وہ جو پہلے ہی لڑکھڑا رہا تھا فوراً سڑک پر گر گیا اور ابہا فرمان کو یوں گرتے دیکھ بہت ڈر گئی۔۔۔۔

"چل یہ تو گیا سن لڑکی ہم نے تیرا کام کر دیا اب تو ہمیں خوش کر۔۔۔۔"

فرمان کو وہیں سرک پر پڑا چھوڑ کر وہ سبھی آدمی ابیہا کے پاس گئے اور پھر ابیہا کو ہوس بھرے انداز میں چھوتے ہوئے اپنی ڈیمانڈ بتانے لگے ساتھ ہی ایک شخص نے کسی بھوکے درندے کی طرح ابیہا کی بازو کو کھینچ کر پھاڑ ڈال وہیں دوسرے نے پیچھے سے درنگی سے اس کی کمر سے قمیض پھاڑتے اسے برسنا کر دیا۔۔۔۔

"فرمان اٹھو پلیز فرمان۔۔۔۔"

ان آدمیوں کی درنگی کا شکار ہونے سے خوفزدہ ہوتے ابیہا نے رونے کے ساتھ چیختے ہوئے فرمان کو آواز دی تو فرمان نے جو آنکھیں موند چکا تھا ابیہا کی

پکار پر جھٹ سے آنکھیں کھول دیں ساتھ ہی سامنے چل رہے منظر دیکھ کر
اس کا خون غصے کی زیادتی سے کھولنے لگا۔۔۔۔

لگے ہی پل جوش سے فرمان اٹھا اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتے ان لوگوں تک
گیا اور جاتے ہی کسی بھوکے شیر کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا اس قدر بے رحمی
سے فرمان نے انہیں پیٹا کہ وہ سب کہ سب دم دبا کر بھاگ نکلے۔۔۔۔

جب فرمان نے انہیں کافی دور کر جاتا دیکھا تو دھڑام سے دوبارہ سڑک پر گر گیا
خون بہت تیزی سے سڑک کو بھی سرخ کر رہا تھا جو واقع پریشان والی بات
تھی۔۔۔۔

ابہا نے پریشانی سے مشکل کے ساتھ فرمان کے بے ہوش وجود کو کھڑا کیا اور
پھر اس کی ایک باز اپنی گردن میں ڈال کر خود اسے کمر سے پکڑے سہارا
دے کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسے گاڑی تک لے آئی اور پھر دروازہ
کھول کر اسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیا ساتھ ہی اپنے دوپٹے کے کونے سے
فرمان کے بہہ کر چہرے پر آئے خون کو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

جب اس کا چہرہ کچھ صاف ہوا تو ایک چرر کی آواز کے ساتھ ابہا نے اپنا دوپٹہ
پھاڑ کر فرمان کے سر پر باندھ دیا اس طرح کچھ تو کمی ہوتی خون نکلنے کی رفتار
میں۔۔۔۔۔

پلیز ایہا پلیزز مجھے معاف کر دو , مجھے چھوڑ کر مت جاؤ , میں مر جاؤں گا"
"تمہارے بغیر معاف کر دو یار پلیزززز۔۔۔"

بے ہوشی میں مسلسل فرمان یہ الفاظ ہی دہرائے جا رہا تھا جس پر ایک پل
کے لیے ایہا حیران اور شوکڈ ہوئی مگر لگے ہی پل وہ نارمل ہو چکی تھی شاہ
دل نے اسے تھوڑی بہت ڈرائیونگ کرنی سیکھائی تھی جو کہ آج کام آئی تھی
وہ گاڑی سٹارٹ کر کے آہستہ آہستہ چلاتی ہوئی ہو سپیٹل کی طرف جانے
لگی۔۔۔۔

ہو سپیٹل پہنچتے ہی ابہا نے تیزی سے گاڑی سے نکل کر فرمان کی طرف کا
دروازہ کھولا اور پھر اسے سہارا دے کر گاڑی سے نکالتے ہوئے ہو سپیٹل کے
اندر لے گئی۔۔۔۔

فرمان کو خون میں لت پت دیکھ تیزی سے ڈاکٹر اسے ایک روم میں لے گئے
اور وہاں اس کی پیٹی وغیرہ کرنے لگے۔۔۔۔

فرمان اب بھی ابہا کا نان سٹاپ لیے جا رہا تھا جبکہ ابہا وہیں باہر کھڑی خود
کی اتھل پتھل ہوئی سانسوں کو بحال کرنے لگی جو فرمان کو سہارا دینے سے
ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

"ابہا کون ہیں آپ پلیزز انہیں بلوا لیں۔۔۔"

اچانک ڈاکٹر ابہا کے قریب آکر اس سے بولے تو ابہا چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

م۔۔۔ میں میں ہوں ابہا کیوں کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا گھبرا ہی تو گئی تھی۔۔۔۔

نہیں کچھ خاص نہیں پیشنٹ بار بار آپ کو پکار رہے ہیں آپ پلیزز جائیں
ان کے پاس , آپ وہاں ہوں گی تو ہو سکتا ہے انہیں جلدی ہوش آ
جائے۔۔۔۔

ڈاکٹر اتنا کہہ کر وہاں سے چلے گئے تو ابیہا بھاری قدموں کے ساتھ کمرے میں
داخل ہوئی جب اسے ابیہا ابیہا کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"ہا۔۔۔۔ ہاں میں میں یہیں ہوں ریلیکس۔۔۔۔"

ابہا نے تیزی سے فرمان کے قریب جا کر ہڑبڑاتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا جسے اگلے ہی لمحے فرمان نے مضبوطی سے تھام لیا جیسے کسی چیز کے کھو جانے کا ڈر ہو اور انسان اسے مضبوطی سے پکڑ کر اسے سینے سے لگا لیتا ہے۔۔۔۔

"پلیززز ابہا مجھے چھوڑ کر مت جاؤ، میرے پاس رہو پلیززز۔۔۔۔"

فرمان اونچی آواز میں روتے ہوئے بولا تو ابہا غصے سے بیڈ کے قریب پڑے سٹول پر بیٹھ گئی یوں ہی بیٹھے بیٹھے ناجانے کب وہ فرمان کے قریب اس کے ہاتھ تھامے ہوئے بیڈ پر سر رکھے گہری نیند سو گئی۔۔۔۔



آدھی رات کو فرمان کی آنکھ کھلی تو اسے ابیہا اپنے بے حد قریب خود کا ہاتھ
تھامے سوئی ہوئی دیکھائی دی ابیہا کی قربت ہی فرمان کو دل سے مسکرانے پر
مجبور کر گئی وہ دیوانہ وار ابیہا کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا یہ اس کی
نظروں کی تنیش کا ہی اثر تھا جو ابیہا کو گہری نیند سے بیدار کر گیا۔۔۔۔۔

ابہا نے فرمان کو یوں اپنے قریب خود کو دیکھتا ہوا پایا تو اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے گھبرا کر اپنا ہاتھ فرمان کی گرفت سے آزاد کروا کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی جب فرمان نے لپک کر دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو ابہا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے کسی خوف کے زیر اثر ابہا سے سوال کیا تو ابہا اسے پلٹ کر گھورنے لگی۔۔۔۔

ہوش آگیا ہے تمہیں سہی ہو تم اب , میری غلطی تھی جس سے تم اس "
حال میں پہنچے اس کا کفارہ ادا کر دیا ہے میں نے یہ سب کچھ کر کے , اب
"میں جا رہی ہوں۔۔۔۔"

ابیہا نے چہرے پر کرخنگی لائے دو ٹوک انداز میں بات کرتے پھر سے اپنا
ہاتھ چھڑوایا اور دروازے کی سمت چلنے لگی جب فرمان تیزی سے بیڈ سے اٹھ
کھڑا ہوا اور پھر ابیہا کی بازو کو دبوچا۔۔۔۔

تم پھر سے مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو مجھے اکیلا کرنا چاہتی ہو , یار پلیزز مان "
جاؤ نا شادی کے لیے , کہا تو ہے کہ ہر بات مانوں گا تمہاری کر لو یار یقین

اچھا تم ہی بتا دو کہ میں اب ایسا کیا کرو جو تم میری محبت پر بھروسہ کر کے
"مجھے ایکسیپٹ کر لو۔۔۔۔"

تم کیا پاگل ہو ایک بات سمجھتے کیوں نہیں آئی ہیٹ یو نفرت ہے تم سے "
نفرت، پیچھے کیوں پڑ گئے ہو میرے جا رہی ہوں میں اور خبردار جو اب مجھے
"روکا۔۔۔۔"

فرمان کا ایک بار پھر سے شادی کا ذکر کرنا ابیہا کو اچھا خاصا چڑچڑا کر گیا تو وہ
غصے سے فرمان کو ڈپٹ کر اپنی بازو آزاد کروا کے دروازہ کھولنے لگی جب فرمان
نے کھینچ کر اسے پیچھے کیا اور لپک کر دروازہ لوک کر دیا۔۔۔۔

"تم ایسے نہیں مانوگی اب مجھے اپنے اصل روپ میں آنا ہی پڑے گا۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کو گھورتے ہوئے اپنا موبائل جیب سے نکال کر امجد کو کال کرنے لگا جبکہ ابیہا حیران پریشان سی اسے بس دیکھے گئی۔۔۔۔

ہاں امجد تو جہاں بھی ہے فوراً ایک مولوی لے کر سٹی ہو اسپتال پہنچ جلدی"
"آ۔۔۔۔"

فرمان کمرے کی دیوار پر لگے ہو سپیٹل کے ٹائٹل کو دیکھ کر امجد کو حکم دینے
کے بعد کال کاٹ کر موبائل اپنی جیب میں ڈالنے لگا جب ابیہا جواب تک
حیران تھی غصے سے بھرک اٹھی۔۔۔۔۔

کیا کرنے والے ہو تم ہاں۔۔۔۔۔؟؟؟"

تمہیں لیا لگتا ہے اس طرح زبردستی تم مجھ سے نکاح کر لو گے بھول ہے "
"تمہاری ملک فرمان پیچھے ہو اور دروازہ کھولو ابھی۔۔۔۔۔

تمہاری ہٹ دھرمی ہی مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کر رہی ہے ابیہا، اب "

"چپ چاپ جو میں کر رہا ہوں اس پر راضی ہو جاؤ۔۔۔۔"

فرمان اتنا بول کر ابیہا کو دیکھنے لگا جبکہ اس کی غصیلی نظروں سے خوفزدہ
ہوتے ابیہا کی ہمت نہ ہوئی دروازہ کھولنے کی اسی لیے وہ خاموش کھڑی ہو کر
سوچنے لگی کہ کس طرح خود کو نکاح ہونے سے بچائے۔۔۔۔۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد امجد نے فرمان کو کال کی تو فرمان نے اسے ہوسپیل
کے اندر بلا لیا اور روم نمبر بھی دروازے کے اوپر سے پڑھ کر بتا دیا جب 5

منٹ بعد امجد نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے فرمان کو آواز دی تو فرمان نے ابیہا کو ایک نظر دیکھ کر دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کی دیر تھی ابیہا اندھا دھند باہر کو بھاگی جب فرمان نے بھی تیزی دیکھاتے ہوئے اسے کو ریڈور میں ہی کمر سے پکڑ کر دبوچ لیا مگر ابیہا تب تک اونچا اونچا مدد کے لیے چیخنے لگی اس کی آواز پر ایک ڈاکٹر جو نائٹ ڈیوٹی بھی سرانجام دے رہے تھے اس طرف آگئے۔۔۔۔

"پلیزز مجھے اس شخص سے بچائیں مدد کریں میری۔۔۔۔"

ڈاکٹر کو دیکھ کر ابیہا روتے ہوئے مدد مانگنے لگی تو وہ ڈاکٹر یہ آپ کیا کر رہے
ہیں بولتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے جب امجد نے گن دیکھا کر انھیں
واپس پلٹنے کا اشارہ کیا اور بچارے ڈاکٹر صاحب بھی اپنی جان کی پرواہ کرتے
واپس چلے گئے اور فرمان یوں ہی ابیہا کو دبوچے دوبارہ کمرے میں لے گیا اور
لے جا کر بیڈ پر بیٹھا دیا ساتھ ہی مولوی صاحب کو نکاح پڑھنے کا اشارہ
کیا۔۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھ کر ابیہا سے پوچھا تو ابیہا نے کوئی جواب نہ دیا
مولوی صاحب نے اپنی بات دہرائی مگر ابیہا اب بھی خاموش تھی جب فرمان

نے غصے سے ابیہا کو وہیں بیڈ پر بیٹھا چھوڑ کر کچھ دور پڑے ٹیبل پر موجود
ٹرے سے ایک چھوٹی سے چھری اٹھا کر ابیہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہاں بولو ابیہا قبول کرو نکاح ورنہ میرے قتل کی ذمہ دار تم خود ہوگی اور تم"
"جانتی ہو جان کہ میں یہ کر سکتا ہوں۔۔۔۔

فرمان ابیہا کو نظروں کے حصار میں لیے جنونی انداز میں بولا اور ساتھ ہی اس
چھری کو اپنی نبض پر رکھ کر دبانے لگا دباؤ زیادہ ہونے پر خون نکلنا بھی
شروع ہو گیا تھا ابیہا غصے سے نم نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی مگر بولی
کچھ نہیں۔۔۔۔

"قبول ہے بولو ابیہا ابھی۔۔۔۔"

ابیہا کو خاموش پا کر فرمان غصے سے اپنی نبض کاٹ گیا تو خون کسی فوارے کی طرح نکلتے ہوئے زمین پر گرنے لگا اور بس ابیہا کی بھی ہمت یہیں تک تھی وہ ہڑبڑا کر کانپتے ہوئے رونے کے ساتھ قبول ہے قبول ہے بول پڑی تو امجد بھاگ کر ڈاکٹر کو بلانے چلا گیا جبکہ فرمان ابیہا کے قریب مسکراتے ہوئے جا کر خود بھی نکاح مکمل کرنے لگا۔۔۔۔

نکاح کے پیپرز پر سائن کرنے کے بعد ہی فرمان نے اپنی پٹی کروائی اور پھر
امجد کو ثمنہ بائی کی حویلی کا ایڈریس بتا کر ارسلان کی گاڑی وہاں لے جانے کا
بول کر خود ابیہا کی بازو تھامے ہو سپیٹل سے باہر نکل گیا اور گاڑی سٹارٹ کر
کے گھر کی طرف موڑ لی اس کی خوشی تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے
رہی تھی مسکراہٹ تو جیسے اس کے چہرے سے چپک گئی تھی وہیں ابیہا کا رو
رو کر برا حال تھا۔۔۔۔

ڈرائیو کرتے ہوئے فرمان نے ایک بار اپنے ساتھ فرنٹ سیٹ پر موجود ابیہا
کو رو تے دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے ڈرائیونگ کی طرف فوکس کرنے
لگا۔۔۔۔



ہو سپیٹل سے گھر تک کے تمام راستے میں ابیہا مسلسل روئے ہی جا رہی تھی
ناجانے اتنے آنسو آتے کہاں سے تھے اس کے پاس جو ختم ہی نہیں
ہوتے۔۔۔۔

"ابیہا گھر آگیا ہے چلو اندر۔۔۔"

گاڑی کو گیٹ سے اندر داخل کر کے پورچ میں روکنے کے بعد فرمان نے ایہا کی طرف رخ کیے اسے اندر چلنے کو کہا مگر ایہا بدلے میں جواب دینے کے مزید رونے لگی۔۔۔۔

سوری یار ایہا آئی نو میرا طریقہ غلط تھا نکاح کرنے کا، لیکن تم بھی تو بہت "ضدی ہو تبھی مجھے ایسا کرنا پڑا مگر اب میں تمہارا شوہر ہوں ایہا اور یہ تمہارا گھر تم مانو یا نا مانو یہی حقیقت ہے اب، تو پلیز ایکسپٹ کرو یہ سب اور چلو اندر یا، "پھر ساری رات یہیں گزارنے کا ارادہ ہے تمہارا چلو یار۔۔۔"

ابہا کے آنسوؤں میں روانگی فرمان کو بے چین کر گئی تو وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کر ابہا کی طرف آیا اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا جس کا اثر ہوا بھی اور ابہا نظریں جھکائے گاڑی سے نکل کر گھر میں داخل ہو گئی جبکہ فرمان بھی اس کے قدم سے قدم ملا کر چلا رہا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی ابہا لاؤنچ میں داخل ہوئی فرمان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے کمرے کی طرف لے گیا نا جانے ابہا کو بھی اچانک کیا ہو گیا تھا جو اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔۔۔۔

کیا یار ابیہا جب پتہ تھا کہ شادی مجھ سے ہی ہونی ہے تو پہلے مان جاتی نا"
خوا مخواہ میں اتنا خون ضائع کروا دیا میرا , تمہیں معلوم بھی ہے کتنی تکلیف ہو
رہی ہے اس وقت مجھے , میں دنیا کا وہ واحد شخص ہوں گا جس نے اپنی
"محبت کو حاصل کرنے اور اس سے نکاح کرنے کے لیے اتنا خون بہایا۔۔۔۔"

فرمان ابھی ابھی ابیہا کا ہاتھ تھا مے اس کے ساکت چہرے کو دیکھتے ہوئے
ہنس کر بولا جبکہ ابیہا ابھی بھی مکمل خاموش تھی۔۔۔۔

ایہا کو خاموش دیکھ کر فرمان کو کچھ اچھا بھی لگا اور کچھ برا بھی اس طرح کم از کم وہ خود کو چھونے پر فرمان کو باتیں تو نہیں سنارہی تھی تبھی فرمان اس کا ہاتھ تھامے اسے بیڈ کی طرف لیجانے لگا۔۔۔۔

"سو جاؤ ایہا ماسٹر ریلیکس کرو اپنا۔۔۔۔"

ایہا کو بیڈ پر بیٹھا کر فرمان اپنی سائیڈ کی طرف گھوم کر آیا تو اس کی نظر ایہا کی کمر پر پڑی جہاں سے دوپٹہ اب ہٹ چکا تھا جس سے ایہا خود کو کور کیے ہوئی تھی۔۔۔

اب دوپٹہ وہاں نہ ہونے پر وہ ابیہا کی کمر پر نا صرف قمیض پھٹی ہوئی دیکھ
رہا تھا ساتھ ہی اسے ناخنوں کے نشان بھی صاف دیکھائی دیے جن کی
خراشیں اس قدر تھیں کہ ابیہا کی جلد چھل کر خون بھی نکلا ہوا تھا۔۔۔۔

ابیہا کو یوں دیکھ کر پہلے تو فرمان کو ان گنڈوں پر شدید غصہ آیا مگر اب تو وہ
انہیں کب کا پیٹ چکا تھا تو خود کو ریلیکس کرتے اس نے کمرے کی واڈروب
سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور پھر بیڈ پر ابیہا کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔

پہلے تو اس نے ابیہا کے زخموں کو صاف کیا پھر اس پر آئٹمینٹ لگا دی جب
اچانک ابیہا کے منہ سے ایک سسکی نکلی تو فرمان جو ابیہا کی مدہم پٹی کرتے

ہوئے خود انتہا کی تکلیف محسوس کر رہا تھا اچانک تڑپ کر اپنے لبوں سے
ابیہا کی کمر پر زخموں کے قریب محبت کی مہر ثبت کرنے لگا۔۔۔۔

یوں ہی ایک دو بار ابیہا کی کمر کو لبوں سے چھونے کے بعد ناجانے وہ کب اتنا
مدھوش ہو گیا کہ ابیہا کی قمیض کو کاندھوں سے پیچھے کرتے ہوئے وہاں بھی
چومنے لگا تب اچانک ابیہا جو کب کی شوکڑ بیٹھی تھی واپس ہوش میں آئی اور
تیزی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے تھے تم ہاں۔۔۔۔؟؟؟"

ہمت کیسے کی تم نے مجھے چھونے کی , تم کیا سمجھتے ہو کہ زبردستی نکاح کر "
لیا تو مجھے حاصل بھی کر لو گے , غلط فہمی ہے تمہاری ملک فرمان غلط
"فہمی ----

آخر سمجھتے کیا ہو تم خود کو بہت بڑی چیز ہو تم , زبردستی کے تعلق زیادہ "
عرصہ قائم نہیں رہتے مسٹر , ان کا انجام علیحدگی ہی ہوتی ہے , تم مجھے یا
میری محبت کو کبھی نہیں حاصل کر پاؤ گے کبھی بھی نہیں چاہو تو ادھر بھی
"زبردستی کر کے دیکھ لو بدلے میں تمہیں مزید نفرت ہی ملے گی میری ----

ابہا غصے سے پھنکارتی ہوئی اپنا غصہ ٹھنڈا کرنی کی کوشش کر رہی تھی مقصد
اس کا فرمان کو اس کی اپنے نزدیک اوقات واضح کرنے کا تھا وہیں فرمان نے
خاموشی سے اس کی ساری بات سنی اور آخر میں کھل کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

میری محبت اتنی طاقت تو رکھتی ہے بیہو کہ تمہیں مجبور کر دے مجھ سے "
محبت کرنے پر ، تم خود مجھ سے محبت کا اظہار کرو گی دیکھ لینا ابہا
"جان۔۔۔۔

فرمان کی خود اعتمادی ابہا کو ایک پل کے لیے خوفزدہ کر گئی کیا اسے اتنا ہی
یقین تھا اپنی محبت پر۔۔۔۔

ابہا کے دماغ میں کئی سوال پیدا ہوئے جنہیں جھٹکتے ہوئے وہ دروازے کی طرف قدم اٹھانے لگی جب اچانک کمرے میں فرمان کی آواز گونجی اور ابہا کے قدم رک گئے۔۔۔۔

اور ہاں کل تک تمہیں نئے کپڑے مل جائیں گے وہ پہننا یہ پھٹ چکے " "ہیں , میں امجد کو کہہ کر منگوا لیتا ہوں۔۔۔۔

فرمان نے ابہا سے کہتے ہی اپنا موبائل نکال کر امجد سے لیڈریز کپڑے لانے کا کہا اور پھر سے کمرے سے باہر نکل کر جا رہی ابہا سے گویا ہوا۔۔۔۔

"تم یہیں سو جاؤ ابہا میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہوں۔۔۔۔"

"تو جاؤ بھی۔۔۔"

فرمان کی بات کا جواب ابہا نے انتہائی نفرت اور حقارت سے دیا جب فرمان سر کو ہاں میں جنبش دیتے دروازے کی جانب بڑھنے لگا کہ اچانک اسے بری طرح چکر آیا اور وہ گرتے گرتے خود کو سنبھال گیا مگر اس نے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھامے آنکھیں موندے دیوار کا سہارا لے لیا۔۔۔

تم رہو اپنے کمرے میں میں جا رہی ہوں یہاں سے ہمت کچھ کرنے کی"
 "ہے نہیں اور بڑے ہیرو بننے چلا ہے۔۔۔۔"

ابہا غصے سے بڑبڑاتی کمرے سے باہر نکل گئی جب فرمان مشکل سے اپنے سر کو تھامے اٹھا اور جا کر بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔



صبح کے 9 بجے ایہا کی آنکھ کھلی تو وہ کچھ دیر تک تو یوں ہی لیٹی کل کے متعلق سوچنے لگی پھر سوائے سمجھوتے کہ اس کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا تبھی فلحال کے لیے سمجھوتہ کر کے بیڈ سے اٹھی اور منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے باہر نکلنے لگی جب اسے دروازے کے قریب زمین پر شاپنگ بیگز پڑے دیکھائی دیے یقیناً یہ فرمان نے ہی منگوائے تھے۔۔۔۔

پہلے تو اس نے سوچا کہ جا کر فرمان کے منہ پر مارے انھیں اور کہے کہ اس کی حرام کی کمائی یا اس کا احسن نہیں چاہیے ایہا کو، مگر پھر اس کے کپڑے واقعی میں پھٹ گئے تھے جن میں ایہا کو بھی برا لگ رہا تھا تو وہ ان بیگز کو اٹھا کر کمرے میں لے گئی اور ایک بلیک کلر کا فراک نکال کر ہاتھ روم میں

نہانے چلی گئی کچھ دیر بعد وہ باتھ سے باہر آئی اور اپنے نم بالوں کو کمر پر پھیلائے کمرے سے باہر نکل کر گھر کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

مکمل گھر دیکھتے ہوئے اسے کافی ٹائم گزر گیا تھا مگر ابھی تک فرمان کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا ابیہا کو کچھ عجیب تو لگا کیونکہ ملک فرمان ابیہا کی موجودگی میں خود کو کمرے میں تو بند رکھنے سے رہا۔۔۔۔

کیا میں جا کر دیکھوں اسے۔۔۔؟؟؟"

ابیہا نے دل میں سوچا اور پھر اپنی ہی سوچ کو جھٹک دیا۔۔۔۔

کیا پتہ وہ ٹھیک نہ ہو دیکھنا تو چاہیے مجھے صرف دور سے ہی دیکھ کر واپس آ
"جاؤں گی۔۔۔۔"

ابہا پھر سے سوچتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی فرمان کے کمرے کے قریب
گئی اور ہلکے سے دروازہ کھول کر دیکھا تو اسے فرمان بے سدھ سا بیڈ پر لیٹا
دیکھائی دیا جبکہ اس کے سر کے نیچے بیڈ شیٹ خون سے بھری پڑی تھی

فرمان کو اس حالت میں دیکھ کر ابیہا بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی اس کے ہاتھ پاؤں کام کرنا چھوڑ گئے کتنی ہی دیر وہ بے جان ہو رہے وجود سے فرمان کو دیکھے گئی پھر اچانک ہمت کرتے ہوئے وہ بھاگ کر گھر سے باہر نکلی تو اسے گیٹ کے پاس امجد دیکھائی دیا۔۔۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتے اس نے کانپتے ہوئے امجد کو فرمان کے متعلق آگاہ کیا اور واپس فرمان کے پاس چلی آئی جبکہ اگلے 15 منٹ بعد امجد ڈاکٹر کو لئے فرمان کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے میں نے بولا تھا آپ کو کہ مریض کو دھیان اور توجہ کی " ضرورت ہے اسے اکیلا مت چھوڑیے گا , مگر آپ لوگ کوئی ذمی نبھا ہی کب سکتے ہیں اب دیکھیں کتنا خون بہہ گیا ہے , کچھ دیر تک اگر انھیں نا دیکھتے آپ تو ان کی جان کو بھی خطرہ تھا انھیں بہت دھیان کی ضرورت ہے خیال " رکھیں ان کا ورنہ بہت برا ہو سکتا ہے ----

فرمان کی پیٹی کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ابیہا اور امجد دونوں کو غصے سے ڈانٹا اور پھر ہدایات کے ساتھ دوائیاں دے کر وہاں سے چلے گئے تو امجد بھی ان کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گیا۔ ----

جبکہ ایسا انتہا درجے کے گلٹ میں مبتلا ہو گئی یہ چوٹیں بھی تو اسی کی وجہ
سے لگی تھیں فرمان کو اور آج اس کی لاپرواہی کی وجہ سے وہ مرتے مرتے
بچا۔۔۔

فرمان کے بے ہوش چہرے پر ایک شرمندہ سی نظر ڈال کر وہ وہیں اس
کے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔



صبح کا وقت تھا جب شاہ دل روز کی طرح اپنی ڈیوٹی پر جا رہا تھا کہ اچانک راستے میں اسے گول گپے دیکھائی دیے نا جانے کیا سوچ کر اچانک اس نے بریک لگائی اور گاڑی سے باہر نکل کر گول گپوں کو ہی دیکھے گیا۔۔۔۔

گول گپوں سے اسے ابیہا کی یاد آرہی تھی اسے وہ سب سین دیکھائی دے رہے تھے جب ابیہا اس کی پلیٹ میں سے بھی گول گپے اٹھا کر کھا جاتی تھی اور وہ صرف مسکرا کر اسے دیکھتا رہ جاتا۔۔۔۔

یوں ہی گول گپوں کو دیکھتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا اور پھر فوراً سنجیدہ ہو گیا ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں نمی آنی شروع ہو گئی تو اس نے نظریں

جھکائے اور گرد دیکھتے ہوئے اپنی پلکوں کی باڑ توڑ رہے آنسو صاف کیے جب
اچانک سامنے سے آرہی ایک گاڑی کے ساتھ کوئی بچہ ٹکرا گیا۔۔۔۔

چخ کی آواز پر شاہ دل بھی اس جانب متوجہ ہوا اور ساتھ ہی وہاں ارد گرد سے
لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے اور گاڑی کو گھیرے اندر موجود انسان کو باہر
آنے کا کہنے لگے۔۔۔۔

لیکن وہ انسان باہر آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا جب شاہ دل تیش سے
اس طرف بڑھا اور جاتے ہی اپنی کہنی مار کر گاڑی کے دروازے کی ونڈو توڑ کر

دی جب اچانک اس کی نظر اندر موجود لڑکی پر پڑی جس نے ڈر کر اپنے دونوں
ہاتھوں سے منہ چھپا لیا تھا۔۔۔۔

"باہر نکلو ابھی۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے غرایا تو وہ لڑکی پھرتی دیکھاتے ہوئے تیزی سے باہر نکل
گئی اور سہمی سہمی نظروں کو اٹھا کر شاہ دل کی جانب دیکھا اور بس پھر جیسے
وہ تو نظریں پھیرنا ہی بھول گئی۔۔۔۔

اندھی ہو کیا کچھ دیکھائی نہیں دیتا، تمہاری لا پرواہی کی وجہ سے معصوم سے " بچے کو کتنی چوٹ آئی ہے اگر اسے کچھ ہو جاتا پھر، تمہارا کیا جانا تھا تم امیر زادے، زادیاں تو نا جانے کن ہواؤں میں اڑتے ہو جو زمین پر رہنے والوں کو "کیرے مکوڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔۔۔۔

"اب دیکھ کیا رہی ہو مجھے ہو سپیٹل لے کر جاؤ اس بچے کو۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے چیختے ہوئے اس لڑکی کو مسلسل باتیں سنائے جا رہا تھا جبکہ وہ بغیر پلکیں جھپکائے بس دیوانہ وار شاہ دل کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

اور ہیلو میڈم کچھ سمجھ آرہی ہے میری بات۔۔۔۔؟؟؟'

شاہ دل کے سوال پر وہ لڑکی مسکراتے ہوئے بے خودی کے عالم میں سر کو
ہاں میں ہلانے لگی۔۔۔۔

"تو پھر بت بنی کیوں کھڑی ہو بچے کو ہو سپیٹل لے کر جاؤ بھی۔۔۔۔"

"جاؤ۔۔۔۔"

شاہ دل کے ایک بار پھر سے چیخنے پر وہ لڑکی حرکت میں آئی اور پاس گرے
بچے کو سہارا دے کر اٹھایا اور گاڑی میں بیٹھا دیا۔۔۔۔

آپ نہیں چلیں گے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟"

وہ لڑکی بیک ڈور بند کرتے ہوئے مڑ کر مسکراتے ہوئے چمکیلی نظروں سے
شاہ دل سے بولی۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔۔

"آپ بھی تو چلیں نا ہمارے ساتھ پلیز۔۔۔۔"

مسلسل مسکراتے ہوئے اس لڑکی نے پھر سے شاہ دل کو اپنے ساتھ آنے کا کہا تو شاہ دل سنجیدگی اور غصے سے اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

میں کیوں چلو ساتھ ایکسڈنٹ آپ نے کیا ہے تو علاج بھی آپ"
"کروائیں۔۔۔"

شاہ دل نے پیشانی پر لاتعداد بل ڈالے دو ٹوک انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

"اچھا اپنا نام تو بتا دیں کم از کم۔۔۔۔"

شاہ دل کی یونیفارم کے اوپر نام پڑھتے ہوئے شرارت بھری نظروں کے ساتھ
شاہ دل کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اس لڑکی نے پھر سے سوال کر دیا جو شاہ
دل کو مانو غصے سے پاگل کرنے کا باعث بن رہا تھا کس طرح وہ اسے زچ

کر رہی تھی کبھی مسکراتے ہوئے گھور کر تو کبھی نام پڑھ لینے کے بعد بھی
انجان بننے کا ڈرامہ کر کے -----

تبھی وہ خود پر کنٹرول کرتا ایک بہت غصیلی نگاہ اس لڑکی پر ڈال کر وہاں
سے چلا گیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر پولیس اسٹیشن کی طرف جانے لگا جبکہ
اس کی گاڑی کو کافی دیر تک جاتے ہوئے دیکھنے کے بعد وہ لڑکی اپنی ہی
حركاتوں پر قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی اور پھر گاڑی سٹارٹ کر
دی -----



کچھ گھنٹوں بعد دوپہر کے 4 بجے فرمان کو ہلکا سا ہوش آنے لگ گیا تھا جبکہ
ابیہا تب سے اس کے پاس ہی بیٹھی تھی فرمان کو ہوش میں آتے دیکھ وہ
سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

فرمان نے اپنی آنکھیں مکمل کھول کر دیکھا تو ابیہا کو اپنے قریب بیٹھے دیکھ کر
حیران رہ گیا۔۔۔۔

بیہو جان تم یہاں کیسے کہیں میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔؟؟؟"

فرمان اٹھتے ہوئے مسکرا کر حیرانگی سے بولا تو ابیہا تیزی سے اس کی طرف
بڑھی۔۔۔۔

"لیئے رہیں ڈاکٹر نے آپ کو آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔۔۔۔"

ابیہا نے فرمان کے کاندھے پر دباؤ ڈال کر اسے پھر سے لیٹا دیا تو فرمان
حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ڈاکٹر کب آئے اور پھر ڈریسنگ بھی کر دی میں کیا اتنی دیر سویا رہا۔۔۔۔"

فرمان اپنی سر پر بندھی پٹی کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے ابیہا سے سوال کرنے لگا ابیہا نے ایک لمبی سانس لی اور شرمندگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

سوتے ہوئے بہت خون نکل گیا تھا آپ کا اور اسی وجہ سے آپ بے " ہوش تھے تب ڈاکٹر صاحب کو بلوایا تھا تو انھوں نے پٹی کر کے آپ کو آرام "کرنے کا بولا ہے پلیز اس پر عمل کریں۔۔۔۔"

"کیا اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے خبر تک نا ہوئی۔۔۔"

فرمان ابیہا کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جبکہ ابیہا اب شرمندگی کے مارے
اس سے نظریں تک نہ ملا پا رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ کچھ دیر رکیں میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں پھر"
"میڈیسن کھا کر آرام کر لیں آپ۔۔۔۔۔

نظریں جھکائے ابیہا نے کہا اور کمرے سے باہر نکل کر کیچن میں داخل ہو گئی
وہاں خانسامہ امجد کے کہنے پر سوپ بنا کر واپس چلا گیا تھا تو ابیہا وہی سوپ

باؤل میں ڈالے واپس فرمان کے پاس آئی جب فرمان اسے آتا دیکھ کر اٹھنے
کی کوشش کرنے لگا مگر کمزوری کے مارے پھر سے سرہانے پر گر گیا۔۔۔۔

ابہا یہ دیکھ کر تیزی سے رکو بول کر آگے بڑھی اور باؤل بیڈ پر رکھ کر فرمان کو
سہارا دیے اٹھانے لگی۔۔۔۔

وہیں ابہا کو اپنے قریب دیکھ کر فرمان کو شرارت سبجھی۔۔۔۔

"ابہا دیکھو نا تمہاری وجہ سے مجھے کتنی بری چوٹ لگ گئی۔۔۔۔"

"جانتی ہوں تبھی خدمت کر رہی ہوں آپ کی ----"

ابہا سرہانے کو اس کی کمر کے پیچھے رکھتے ہوئے مصروف سے اندرز میں
بولی ----

ہاں یہ تو ہے تو اب تم ایک اور کام کرو اور پکا اس سے میں فوراً بلکل "
"ٹھیک ہو جاؤں گا ----"

فرمان بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر ابیہا کو لو دیتی نظروں سے دیکھنے گا۔۔۔۔

"اچھا تو کیا ہے وہ بتائیں۔۔۔۔"

ابیہا جلدی سے بولتے ہوئے واپس بیڈ پر رکھے باؤل کے پاس جا کر اسے اٹھایا
اور جا کر فرمان کو سوپ کا باؤل پکڑا دیا۔۔۔۔

تمہاری ایک پیاری سی بڑی سی نہیں بڑی نہیں وہ بعد میں لے لوں گا"
ہاں ایک چھوٹی سی کسسی سے , دیکھو یار پلیزز منع نہیں کرنا میرا دل ٹوٹ
"جانا ہے۔۔۔۔"

ابہا کے ہاتھ سے باؤل لینے کی بجائے فرمان نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت
بھری نظروں سے دیکھنے کے ساتھ اسے اپنی خواہش بتائی تو ابہا کرنٹ کھا کر
اس سے دور ہوئی جس سے باؤل گرتے گرتے فرمان نے پکڑا اور سائیڈ ٹیبل
پر رکھ دیا۔۔۔۔

کتنے گندے ہیں آپ نہیں بلکہ تم آپ کہلانے کے قابل ہی نہیں ہو تم "
صرف ایک کام کی ہی صبح شام پڑی رہتی ہے نا تمہیں , اتنی بری چوٹ لگی ,
"ہے پھر بھی ایسی حرکتیں کر رہے ہو۔۔۔۔"

یار دیکھو یہ چوٹ بھی تمہاری وجہ سے لگی ہے مت بھولو اس بات کو , بیہو"
"یار اس طرح تمہارا کفارہ بھی ادا ہو جائے گا دے دو نایار۔۔۔

فرمان معصوم سامنے بناتے ہوئے ابیہا کو دیکھنے لگا تو وہ دو قدم اور پیچھے
ہوئی۔۔۔۔

"نو نو نو نیور , شرم تو آتی ہی نہیں ہے نا تمہیں ایسی بات کرتے۔۔۔۔"

کیا یار کتنی ظالم ہو تم , اپنے گال پر ہی تو مانگ رہا ہوں پھر بھی تم ایسے "
کر رہی ہو , دیکھو سوچ لو اگر میں اس میڈیسن سے جو تم مجھے گال پر دوں گی

اس سے جلدی ٹھیک ہو جاؤں گا پھر تمہیں میری خدمت بھی نہیں کرنی
"پڑے گی۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ابیہا آنکھیں چھوٹی کر کے نظروں کو ترچھا کیے اسے گھورنے
لگی اور ساتھ ساتھ فرمان کی بات پر غور و فکر کرنے لگی۔۔۔۔

ہاں یہ سہی ہے گال پر ہی تو مانگ رہا ہے دے دیتی ہوں اس طرح کیا"
پتہ وہ سچ میں ہی ٹھیک ہو جائے اور میرا کفارہ بھی ادا ہو جائے گا، پھر تو
میں اس کی طرف دیکھوں گی بھی نہیں چاہے جو بھی ہو اسے، یہ پوٹ بھی
"تو میری وجہ سے لگی ہے۔۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔"

مسلسل فرمان کو دیکھتے ہوئے ابیہا نے فیصلہ کیا اور پھر فرمان سے اپنی رضا
مندى ظاہر کر گئی۔۔۔۔

ابیہا کے ہاں بولنے پر فرمان کھل کر مسکرایا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں ساتھ
ہی اپنا گال ابیہا کے سامنے کر دیا جبکہ فرمان کو ایسا کرتے دیکھ ابیہا چھوٹے
چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب جانے لگی اور آنکھوں کو بند کر کے ہونٹوں
کو گول کرنے کے بعد فرمان کے گال کے مزید قریب ہوئی جب اچانک فرمان

نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور شمرات سے مسکرا کر اپنا منہ سیدھا کر دیا تو ابیہا
نے یوں ہی آنکھیں بند کیے فرمان کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔

اور بس ابیہا کا لمس پاتے ہی فرمان نے ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالا اور
ابیہا کا منہ اپنے مزید قریب کرتے ہوئے دیوانہ وار اس کے ہونٹوں سے خود کو
سیراب کرنے لگا فرمان کے یوں کرنے پر ابیہا نے جھٹ سے اپنی آنکھیں
کھولیں تو وہ فرمان کو اپنے ساتھ کس کرتے دیکھ اس کے سینے پر دباؤ ڈال
کر اپنی پوری قوت لگانے کے بعد فرمان کو خود سے الگ کرنے میں کامیاب
ہوئی اور پھر ہانپتے ہوئے وہ حیرانگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اوه تھینک یو تھینک یو سوچج ماے لو بیہو , میں نے تم سے ٹانی "
مانگی اور تم نے تو یار مجھے چاکلیٹ ہی دے دی تم بہت پیاری ہو بیہو تبھی
"تو جان ہو میری----"

فرمان ہنستے ہوئے ابیہا سے بولا تو ابیہا کو تو مانو آگ ہی لگ گئی---

جسٹ شٹ اپ بکواس بند کرو اپنی , یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے تم نے "
"گھٹیا انسان----"

میں نے کیا کیا بیہو جان تم نے ہی تو کس کیا مجھے تو میں معصوم تھوڑا"
"جرباتی ہو گیا بس----

ابہا غصے سے فرمان پر برسی تب فرمان نے معصومیت سے اسے جواب
دیا----

"تم ہو ہی دنیا کے گھٹیا ترین انسان ----"

ابہا اپنے ہونٹوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی پیر پختی کمرے سے باہر نکل گئی
جب اسے اپنے پیچھے سے فرمان کا قمع سنائی دیا-----



فرمان کے قہقے پر ابہا کو مزید تنیش آنے لگا تبھی وہ زور زور سے زمین پر پاؤں
مارتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

وہ اپنے غصے کو کم کرنے کی سعی میں مسلسل کمرے میں چلتے ہوئے دل
ہی دل میں فرمان کو برا بھلا کہے جائے جب ٹھیک آدھے گھنٹے بعد فرمان نے
پھر سے اسے آواز دی۔۔۔۔

فرمان کی پہلی پکار پر ابیہا نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچے ہوئے اسے اگنور
کیا جبکہ لگے تین چار بار بلانے پر ابیہا کو جانا ہی پڑا اب چوٹ جو اس کی وجہ
سے لگی تھی فرمان کو تو کفارہ بھی تو اسے ہی ادا کرنا تھا۔۔۔۔

"بیہو جان آ جاؤ نا۔۔۔۔"

کیا مسئلہ ہے کیوں گلا پھاڑے جا رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

ابیہا دروازے کو غصے سے کھولتی ہوئی وہیں دروازے میں کھڑی انتہائی بدتمیزی
سے فرمان سے مخاطب ہوئی وہیں فرمان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ ابیہا
کے غصہ کرنے پر مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

"جان پلیز مجھے باہر لے جاؤ یہاں میں بہت بور ہو رہا ہوں۔۔۔۔"

فرمان نے ابیہا کے غصے کو نظر انداز کرتے ہوئے مسکرا کر اسے کہا جس پر
ابیہا کے پیشانی پر موجود بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

"خود آ جاؤ۔۔۔"

ابہا کہہ کر واپسی کے لیے مڑی تو پھر سے اسے فرمان کی آواز نے روکا۔۔۔۔

کیسے آ جاؤں بیو بے بی مجھ سے تو کھڑا تک نہیں ہوا جا رہا چکرا جاتا ہوں تو"
"مجھے تمہارے سہارے کی ضرورت ہے نا۔۔۔۔"

فرمان نے تو مانو معصومیت کی ساری حدیں ہی عبور کر دیں۔۔۔

میرا سہارا ہی کیوں سہارا تو کوئی بھی دے سکتا ہے وہ باہر موجود شخص تمہارا"
"وفادار اسے بلا کر لاتی ہوں تاکہ تمہاری بوریٹ ختم کر دے۔۔۔۔"

ابہا نے طنز کیا اور پھر سے جانے لگی جب اسے اپنے پیچھے سے فرمان کی آواز
سنائی دی۔۔۔۔

نہیں امجد کو مت بلاؤ مجھے نہیں چاہیے اس کا سہارا , اس میں سے بدبو آتی"
ہے بیہو اور میرے سر میں پہلے ہی بہت درد ہے , پلیرز میری جان تم کیا
میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی ہاں بیہو۔۔۔۔؟؟؟

فرمان کی معصومیت پر ابیہا کو بھی تھوڑا ترس آگیا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن تم مجھ سے بات نہیں کرو گے اور گندی نیت سے تو "چھونے کا سوچنے بھی مت اور اگر ایسا کچھ کیا نا تو اب کی بار میں نے خود "تمہارا سر پھاڑ دینا ہے۔۔۔۔"

شہادت کی انگلی اٹھائے ابیہا نے فرمان کو دھمکی دی تو ہنستے ہوئے فرمان نے بھی سر اثبات میں ہلا دیا پھر ابیہا آہستہ آہستہ چلتی بیڈ تک آئی اور ایک نظر سوپ کے خالی باؤل کو دیکھ کر کچھ ریلکس ہوتی سہارا دیے فرمان کو

اٹھانے لگی جب اچانک فرمان نے جان بوجھ کر اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا لیا
اور اس کی گردن پر جھکا بالوں کی خوشبو کو سونگھنے لگا۔۔۔

فرمان کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس ہوتے ہی ابہا اس کے سینے پر
دباؤ ڈالے اٹھی اور پھر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

اگر دوبارہ ایسی گندی اور چھپوری حرکت کی تو میں کبھی زندگی میں تم پر یا"
تمہاری بات پر بھروسہ نہیں کروں گی اور بات ماننے کا تو سوچوں گی بھی
"نہیں۔۔۔۔

"او کے او کے فائن سوری بیہو چل یار۔۔۔۔"

ابیہا کے غصہ ہونے پر فرمان نے مسکراتے ہوتے اسے ریلکس کرنے کی
کوشش کی، ابیہا نے منہ بناتے ایک بار پھر سے فرمان کو کاندھوں سے
تھامے اٹھایا اور سہارا دیے باہر لان میں لے آئی۔۔۔۔

شام اب رات میں ڈھلنے کی تیاریوں میں تھی اور کچھ موسم بھی آج خراب تھا
جس وجہ سے ٹائم سے پہلے اندھیرا پھیلنے لگا تھا فرمان کو وہیں چھوڑ ابیہا واپس
گھر میں گھسنے لگی جب فرمان نے لپک کر اس کا ہاتھ تھام اسے وہیں بیٹھنے
کا بولا۔۔۔۔

"پلیز ابھیار کچھ دیر میہیں پر بیٹھ جاؤ میرے پاس۔۔۔۔"

"مجھے کام ہے اتنی فارغ نہیں ہوں میں۔۔۔۔"

ابھیار اپنے ہاتھ کو تھامے فرمان کے ہاتھ کو گھورتی ہوئی بولی اور ایک جھٹکے
سے اپنا ہاتھ چھڑوانے ہوئے واپس جانے لگی۔۔۔۔

"کام سے فری ہو کر آ جانا یار میں انتظار کروں گا تمہارا۔۔۔۔۔"

"سوچوں گی۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے فرمان کے کہنے پر ایہا نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر کے
بیزاریت سے اسے جواب دیا اور گھر میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی کیچن میں جا کر اپنے لیے کچھ کھانے کو
بنانے لگی کل سے وہ بھوکی تھی اور اب تو بھوک سے جان جا رہی تھی اس
کی۔۔۔۔

جیسے تیسے اس نے اپنے لیے چائے بنائی اور ساتھ خانسامہ کے بنائے دال
چاول لیے وہیں کرسی پر بیٹھ کر کھانے لگی۔۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر اسے اپنی چوٹ کا خیال آیا کیونکہ یہ فراک بیک سے
اس کے زخم پر چبھ رہا تھا تو وہ تیزی سے اپنے کمرے میں گئی اور شاپنگ
بیگز کھول کر ان میں سے کوئی ایزی سے ڈھیلے ڈھالے کپڑے ڈھونڈنے لگی
تو اسے پٹیا لہ شلوار کے ساتھ گھٹنوں سے اوپر تک آتی ایک شرٹ نما قمیض
ملی جسے دیکھ کر ابہا کو بہت سکون ملا تو وہ ان کپڑوں کو اٹھائے ہاتھروم میں
داخل ہو گئی۔۔۔۔۔

ٹھیک کچھ دیر بعد ان کپڑوں میں موجود وہ کمرے میں داخل ہو کر اپنے صبح
سے جوڑے کی شکل میں بندھے بالوں کو کھول کر ڈریسنگ ٹیبل کے قریب
جا کے ہیئر برش اٹھائے کنگھی کرنے لگی۔۔۔۔

ان سارے کاموں کے دوران اسے وقت گزرنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا کہ
مغرب ہونے والی ہے اور نا ہی گھر میں موجود اسے یہ پتہ چلا کہ باہر کا موسم
کس قدر خراب ہو چکا ہے یہاں تک کہ بارش بھی شروع ہو گئی ہے ہوش تو
اسے تک آیا جب اسے بادل گرجنے کی آواز سنائی دی تو سیدھا اس کا دھیان
فرمان کی طرف گیا۔۔۔۔

ابہا نے خود کو کوستے ہوئے ہیئر برش ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا اور پھر تقریباً
بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

وہیں دوسری طرف فرمان ابہا کے جانے کے بعد 1 گھنٹے تک اس کا انتظار
کرتا رہا ساتھ ہی وہ اپنے اور ابہا کے فیوچر کی پلیننگ کرتا دل ہی دل میں خوش
ہو رہا تھا جب اچانک تیز ہوائیں چلنے لگی ساتھ ہی بجلی بھی چمکنا شروع ہو
گئی تھی۔۔۔۔

فرمان کو ہمیشہ ایسا موسم بہت برا لگتا تھا اور بارش سے تو شدید چڑ تھی اسے
تبھی اس نے ابہا کو آواز دی کہ وہ آکر فرمان کو سہارا دیے واپس اندر لے

جائے لیکن ایہا اس کی پکار پر نا آئی تب تک بارش برستی شروع ہو گئی تھی جس سے چڑتے ہوئے فرمان نے دو تین بار ایہا کو مزید اونچی آواز میں بلایا مگر پھر بھی جب وہ نا آئی تو فرمان جو تیز بارش میں کافی حد تک بھیک چکا تھا خود آٹھ کر اندر جانے لگا۔۔۔۔۔

امجد کسی کام سے باہر گیا ہوا تھا ورنہ وہ فرمان کے اس طرح ایہا کو بلانے پر اس کے پاس آ جاتا اور اسے اندر لے جاتا جیسے تیسے بامشکل آہستہ آہستہ فرمان ٹھنڈ سے کانپتے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو اسے ایہا اپنے کمرے سے باہر نکلتی دیکھائی دی۔۔۔

"او مائے گاڈ تم تو مکمل بھیک گئے ہو۔۔۔۔"

ابہا تیزی سے فرمان کی طرف بڑھتے ہوئے بولی تو فرمان اسے شکوہ بھری
نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

باہر بہت تیزی بارش ہو رہی ہے تمہیں بلایا تھا میں نے بہت آوازیں دیں "
"لیکن تم کسی ایک پر بھی نا آئی۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ابہا کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا۔۔۔۔

سوری وہ میرا دھیان نہیں گیا ورنہ ایسے کبھی ناکرتی , اف اللہ تم کانپ "
"رہے ہو مکمل پلیززز چلو جلدی روم میں تمہاری ڈریسنگ بھی کر دوں۔۔۔۔

ابہا فرمان کو ایک نظر دیکھتی تیزی سے اس کی بازو پکڑ کر اسے کمرے میں
لیجانے لگی مگر فرمان کا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔۔

کمرے میں لانے کے بعد فرمان کو بیڈ پر بیٹھا کر ابہا فوراً فرسٹ ایڈ باکس لائی
اور فرمان کی ڈریسنگ کرنے لگی پھر اس نے واپس فرسٹ ایڈ باکس اس کی
جگہ پر رکھا اور پلٹ کر فرمان کے پاس آئی۔۔۔۔

تمہارے کپڑے بھی پورے بھیک گئے ہیں جا کر چنچ کر لو ورنہ طبیعت "
"مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔۔"

فرمان کے قریب آکر اسے دیکھتے ہوئے ابہا نے کہا تو بدلے میں فرمان بھی
اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

میں کیسے جا کر بدلوں تم پلیز واڈوب سے میرے کپڑے لا دو اور یہ شرٹ "
"چنچ کروا دو باقی میں خود کر لوں گا۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔"

فرمان کے بولنے پر ابیہا اسے دیکھتے ہوئے کچھ دیر سوچنے لگی اور پھر گلٹ میں مبتلا ہو کر اس نے حامی بھر لی یہ دیکھے بغیر کہ اس وقت فرمان کی آنکھوں میں کتنی چمک ہے اور چہرے پر عجیب سی پراسرار مسکراہٹ۔۔۔۔

اگلے ہی پل نظریں جھکائے ابیہا نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ فرمان کی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے اور پھر جب اس کے تمام بٹن کھل گئے تو ابیہا نے انتہائی احتیاط کے ساتھ فرمان کی شرٹ اس کے بدن سے جدا کی اور بس ابھی ابیہا نے وہ شرٹ ہاتھ میں ہی پکڑی ہوئی تھی جب فرمان نے

ایک جھٹکے کے ساتھ ابیہا کو بیڈ پر گرایا اور خود تیزی سے اس کے اوپر جھک کر اس کے کھلے ہوئے بالوں کی خوشبو سونگھنے لگا کیونکہ دماغ میں اچانک فرمان کا خیال آنے پر ابیہا بالوں کو باندھے بغیر ہی جلدی سے کمرے سے نکل آئی تھی یہاں تک کہ اس نے گلے میں دوپٹہ تک نہیں لیا ہوا تھا۔۔۔۔

"ی۔۔۔۔ یہ یہ کیا کر۔۔۔۔ رہے ہو تم چھوڑو م۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔"

ابیہا اس اچانک حملے پر حواس باختہ سی اکھڑی ہوئی سانسوں کے درمیان فرمان کی شرٹ کو مسٹی سے آزاد کرتی زمین پر گراتے ہوئے اس سے گویا ہوئی تو فرمان اپنا سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

بیہو جان تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ کہ کیا کر رہا ہوں میں , یار اسے محبت کرنا
کہتے ہیں جو تمہارا شوہر ہونے کے ناطے میرا فرض اور حق دونوں ہیں اسے کا
استعمال ہی کر رہا ہوں میں ----

یار کل بھی ہم اپنی سوہاگ رات نا مناسکے چلو کوئی بات نہیں آج دوسرے "
"دن منا لیتے ہیں اس کا بھی اپنا ہی مزہ ہے ----

یہ یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم اب طبیعت خراب نہیں ہے تمہاری جو ایسی "
"حرکتیں کر رہے ہو ----

فرمان کے اس اچانک روپ پر ابیہا پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ فرمان کو
خود پر سے ہٹاتے ہوئے حیران سے اس سے سوال کرنے لگی جس پر فرمان
کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی ابیہا کا لمبی لمبی سانسیں لینا اسے بہت کچھ کر
جانے اور بے باک ہونے پر اکسا رہا تھا۔۔۔۔

یار یہ بکو اس نہیں ہے حقیقت ہے جو سہی ثابت ہو کر ہی رہے گی اور رہی"
طبیعت خرابی کی بات تو رومانس کرنے کے لیے میں بالکل فٹ ہوں ثبوت
"تمہیں ابھی مل جائے گا۔۔۔۔"

کیا کہہ رہے ہو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ تم بیڈ سے ہلو بھی نہیں اور تم یہ سب " بکواس کر رہے ہو، ایک منٹ تم نے یہ سب ڈرامہ کیا نا کہ تمہارا خون نکل گیا کمزوری ہو گئی، وہ وہ ڈاکٹر بھی تمہارے ساتھ ملے ہوئے تھے نا۔۔۔۔

ابہا حیرانگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ فرمان کو گھورتی ہوئی سوال پر سوال کرنے لگی تو فرمان نے اس کے تیزی سے حرکت کر رہے ہونٹوں کو فوکس کیے ان پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ دی۔۔۔۔

شششششی چپ کتنا بولو گی یار بس کرو، اب یہ وقت میں باتوں میں نہیں"

"گنوا سکتا اس کے ہر ایک لمحے کو محسوس کرنا ہے میں نے۔۔۔۔"

ابہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی اس کی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے وہیں ابہا اس لمس پر تڑپ اٹھی۔۔۔۔

فرمان کی پکڑ اس وقت اتنی مضبوط تھی کہ ابہا لاکھ کوششوں کے باوجود بھی خود کو چھڑوا نہ سکی ابہا کی گردن پر اپنی محبت ثبت کرنے کے بعد فرمان نے اپنے ایک ہاتھ کو ابہا کے بالوں میں پھنسایا جبکہ دوسرے سے وہ ابہا کی گردن سے نیچے سینے کو دیکھتے ہوئے قمیض کی اوپر والے دو بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔

ایہا مسلسل بولتے ہوئے اسے منع کر رہی تھی لیکن فرمان تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا اب اس کا جھکاؤ ایہا کے سینے پر تھا وہ ان بٹن کو کھول کر ایہا کے دل کے مقام کو اپنے ہونٹوں سے چومنے لگا۔۔۔۔

فرمان کی اس حرکت پر ایہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ تیزی سے اپنی ٹانگوں کو حرکت دیتے ہوئے فرمان کو خود سے دور کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گئی جسے فرمان نے ایہا کی ٹانگوں کے ارد گرد اپنے گھٹنوں کو رکھتے ہوئے اس کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا ساتھ ہی وہ اب مکمل ایہا کے وجود پر قابض ہو گیا۔۔۔۔

ابہا کی آہ و پکار کے لیے ہل رہے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے فرمان نے اپنے
انگوٹھے سے انھیں سہلایا اور پھر ایک ہاتھ اس کی گال پر رکھ کر ابہا کے نرم
و نازک ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا ساتھ ہی وہ اپنے دوسرے ہاتھ
سے ابہا کی قمیض کو اوپر کرتے اس کے پیٹ کو چھوتے ہوئے اوپر کی
جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

اور بس فرمان کی یہ حرکت ابہا کے لیے ناقابل برداشت ثابت ہوئی تبھی اس
نے اپنے پورے وجود کا زور لگاتے فرمان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں
سے دباؤ ڈالتے اسے خود سے پیچھے کیا اور جیسے ہی فرمان کچھ سیکنڈز کے لیے

اس سے الگ ہوا ویسے ہی ابیہا نے بیڈ سے اٹھ کر فرمان کے منہ پر ایک
زور دار تھپڑ رسید کر دیا۔۔۔۔

تم آخر سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں بولو، کہا تھا نا تم سے کہ دور رہنا مجھ سے "
لیکن نہیں انتہائی نفس کے کمزور انسان ثابت ہوئے ہو تم، جو اس قدر گر
"گئے کہ میری مرضی کے خلاف زبردستی کرنے پر اتر آئے۔۔۔۔

ابیہا نے رونے کے ساتھ چیختے ہوئے فرمان سے کہا تو وہ بھی فوراً بیڈ سے
اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

یار بیو یہ زبردستی نہیں ہے شوہر ہوں میں تمہارا حق ہے یہ میرا جو میں "

"استعمال کر رہا ہوں بس----

شوہر ہاں شوہر رئیلی مسٹر وہ بھی اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر اس کے "

وجود کو نہیں نوچتے اور کس شوہر کی بات کر رہے ہو تم , مت بھولو مسٹر

فرمان یہ شادی زبردستی کی ہے جو تم نے مجھے دھمکیاں دے کر انجام پائی اور

بہت جلد یہ مجبوری کا تعلق بھی میرے طلاق لینے سے ختم ہو جائے گا , اگر

دوبارہ تم نے مجھے چھونے کا سوچا بھی نا تو کبھی زندگی میں میری شکل تک

نہیں دیکھ پاؤ گے یاد رکھنا اور میں یہ کوئی دھمکی نہیں دے رہی ----

ابہا غصے سے روتے ہوئے بولنے کے بعد بھاگ کر وہاں سے چلی گئی اور خود
کو کمرے میں بند کر لیا جبکہ اس کے جاتے ہی فرمان کے دماغ میں ابہا کی
تمام باتیں گردش کرنے لگیں۔۔۔۔

فرمان کو اس وقت خود پر شدید غصہ آیا ساتھ ہی اسے ڈھیروں شرمندگی نے
آن گھیرا وہ صرف ابہا سے خود کو انکسور کرنے کا بدلہ لینے کے لیے کیا کرنے جا
رہا تھا اتنا کیسے گر گیا وہ یہ سوچتے ہی فرمان نے زور سے اپنے منہ پر تھپڑ
مارا۔۔۔۔

کتنا گھٹیا ہوں میں کر دیا نا میری جان بیہو کو ناراض اب کیا ہو گا وہ تو اور"
"بھی زیادہ نفرت کرنے لگی ہے مجھ سے----

خود کو کوستے ہوئے فرمان اپنے کمرے سے نکل کر ابیہا کے کمرے کی طرف
گیا تو اسے اندر سے ابیہا کے اونچی آواز میں رونے کی آواز سنائی دی جس سے
اسے اور تکلیف ہونے لگی----

سوری بیہو یار معاف کر دو پلیززز آئی پرومیس میں ایسے دوبارہ کبھی نہیں"
کروں گا , اب میں پہلے تمہارا دل جیتوں گا وہاں اپنا ایک مقام بناؤں گا تمہیں

مجبور کروں گا خود سے محبت کرنے پر اور پھر بعد میں تمہیں اپنا بناؤں
"گا۔۔۔۔"

فرمان دل ہی دل میں خود سے عہد کرتا سست روی سے چلتا اپنے کمرے
میں جا کر بغیر کپڑے بدلے گر سا گیا جب اچانک اس کی نظر اپنی بازو پر
بندھی پٹی پر گئی جو ابہا کے خود کو آزاد کروانے کے چکر میں خون آلودہ سی ہو
گئی تھی کل سے اس نے دوبارہ اسے تبدیل بھی نہیں کیا تھا۔۔۔۔

ابھی فلحال اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ یہ ڈریسنگ کر سکتا وجود سے
زیادہ دماغ طور پر تھک گیا تھا وہ تبھی لگے ہی پل وہ گہری نیند سو گیا۔۔۔۔



"مہوش مہوش یار تمہیں پتہ ہے کہ آج مجھے عشق ہو گیا ہے۔۔۔۔"

شام کے وقت سارہ نے روڈ پر اپنی بیسٹ فرینڈ مہوش کے ساتھ سست روی
سے چلتے ہوئے مسکرا کر اس سے اپنی صبح کی بات کا آغاز کیا جب اس کی
ملاقات شاہ دل سے ہوئی تھی۔۔۔۔

اچھا جی تو کس سے ہو گیا تمہیں عشق ----؟؟؟"

مہوش ببل چباتے ہوئے زمین کو دیکھتی ہوئی بالکل نارمل سے لہجے میں بولی
کیوں کہ بقول اس کے یہ بھی سارہ کا کوئی مزاق تھا ----

ایک ڈیشنگ پولیس والے سے ، یار اس کی پرسنالٹی اتنی جان لیوا ہے اتنے "
خوبصورت ہیں وہ کہ اگر صبح شام بھی انہیں دیکھتے رہو تب بھی دل نا
"بھرے رٹیلی یار بہت بہت ہینڈسم ہیں انسپکٹر شاہ دل ----

مطلب کہ سچ بول رہی ہو تم , مجھے لگا کہ یہ بھی کوئی مزاق ہے تمہارا خیر "
" اتنا سیریس نہ ہو تم کیا پتہ وہ مسٹر ہیمنڈ سم میرڈ ہوں ----

ساہ جو ایک بار پھر سے شاہ دل کو سوچتے ہوئے خیالوں میں کھو چکی تھی
اچانک اس کے شادی شدہ ہونے کی بات پر دہل اٹھی ----

اسلانا کریں کیسی باتیں کر رہی ہو غلط ہی بولنا تم ہمیشہ , اسلایسا کبھی نہیں "
کریں گے انشاء وہ صرف میرے ہیں , میرے لیے بنیں ہیں اور میرے
ہی ہوں گے تبھی تو مجھے وہ دیکھائی دیے اور مجھے ان سے محبت ہو
"گئی ----

سارہ ایک جذب کے عالم میں آنکھیں موندے بات کر رہی تھی جب پھر سے
اسے مہوش کی آواز نے ہوش دلایا۔۔۔۔

اکیلے نام پتہ ہونے سے وہ تمہیں کیسے مل جائیں گے کوئی ایڈریس معلوم"
ہے تمہیں کس پولیس اسٹیشن میں وہ جا کر رہے ہیں کچھ بھی نہیں پتہ
"تمہیں پھر کیسے ملیں گے وہ۔۔۔۔

مہوش نے طنز کیا تو سارہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

ہاں مجھے ان کے نام کے علاوہ کسی بات کا علم نہیں لیکن تم دیکھنا اگر "
انہیں سچ میں صرف میرے لیے بنایا ہے اللہ نے تو ان سے دوبارہ ملوانے کا
"وسیلہ بھی وہیں بنائیں گے۔۔۔۔"

سارہ نے ایک دفعہ پھر گرمی سوچ میں مبتلا ہو کر مہوش سے کہا تو مہوش کا
منہ اور سوجھ گیا وہ ہمیشہ سے سارہ سے جلتی تھی وجہ سارہ کی بے پناہ
خوبصورتی تھی تبھی اب بھی اس کی باتوں سے وہ جل بھن گئی تھی جس کا
اظہار بھی اس نے فوراً کر دیا۔۔۔۔

"ہاں ہاں دیکھیں گے کیسے ملتے ہیں وہ انسپکٹر تمہیں۔۔۔۔۔"

نفرت اور جلن مہوش کے لہجے سے صاف چھلک رہی تھی۔۔۔۔

یار تمہارا مسئلہ کیا ہے تم اتنا جیلس کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ نے مہوش کو جتنا ضروری سمجھا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ مہوش کچھ اور جلن نکالتی جب اچانک سارہ جو سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی کمر پر ہاتھ رکے مہوش سے جواب طلب کر رہی

تمھی اس کے ہاتھ سے پیچھے سے ایک لڑکے نے پرس چھینا اور سیدھا بھاگ
نکلا۔۔۔۔

پہلے تو کچھ دیر سارہ کو سمجھ ہی نا آئی کہ ہوا کیا تھا پھر اپنے سامنے سے بھاگ
رہے چور کے ہاتھ میں اپنا پرس دیکھ وہ زور سے چیخنے لگا۔۔۔۔

"چور چور میرا پرس ارے کوئی پکڑو اسے۔۔۔۔"

سارہ صدمے سے چیختی رہ گئی جبکہ وہ چور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی نظروں سے
اوجھل ہو گیا۔۔۔۔

اسلہ جی اب میں کیا کروں وہ تو چلا گیا ااا شٹ , ہاں ہاں چلو مہوش "
میرے ساتھ ہم ابھی پولیس اسٹیشن جا رہے ہیں یا مجھے میرا پرس واپس
"چاہیے یو ڈونٹ نو کہ جان بستی ہے میری اس میں ----

سارہ کی بات پر مہوش نے فوراً انکار کر دیا۔ ----

بھی میں تو کہیں نہیں جا رہی اور پولیس اسٹیشن تو بالکل نہیں ماما سے "
"بہت ڈانٹ پڑے گی لیٹ گھر آنے پر ----

توبہ کتنی ظالم دوست ہو تم مجھے اکیلی چھوڑ کر گھر جانے کی پڑی ہے تمہیں "

"اور ویسے بھی تم اتنی فرما بردار کب سے ہو گئی آنٹی کی----

سارہ نے مہوش کو اس کی حقیقت بتائی تو وہ غصے سے بھرک اٹھی----

تم جو بھی کہو میں نے کہا نہیں جانا مطلب نہیں جانا اور تمہیں اگر اتنا ہی "

"خوف آ رہا ہے اکیلے جانے پر تو تم بھی مت جاؤ۔----

مہوش نے سنجیدگی سے کہا۔----

"جاؤ دفع ہو جاؤ گھر اور دوبارہ مجھ سے بات مت کرنا۔۔۔۔"

سارہ غصے سے کہ کر مہوش کو وہیں چھوڑ کے پولیس اسٹیشن کی طرف پیدل
ہی چل پڑی کیونکہ وہ یہاں سے قریب ہی تھا۔۔۔۔



لگے آدھے گھنٹے بعد سارہ ایک لمبی سانس لینے کے بعد پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئی تو اسے اپنے سامنے ایک کافی صحت مند حوالدار نظر آیا تو وہ تیزی سے اس کی طرف چل پڑی۔۔۔۔

ایکسوزمی سر مجھے ایک رپورٹ درج کروانی ہے ابھی کچھ دیر پہلے کوئی انتہائی " بد تمیز جاہل لڑکا میرا پرس چھین کا بھاگ گیا ہے مجھے وہ واپس چاہیے " پلیززز۔۔۔۔

سارہ چہرے پر پریشانی کے تاثرات سجائے سنجیدگی سے بولی تو بدلے میں وہ حوالدار چلتا ہوا جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا پھر سارہ کو بھی وہیں جانا پڑا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میڈم جی رپورٹ تو ہم لکھ لیں گے پہلے آپ یہ بتائیں کہ "
وہ کس رنگ کا تھا۔۔۔۔؟؟؟

کالے رنگ کا پتلا سا چھوٹا سا قد اور شکل سے ہی ان پر ٹھ بدتمیز محسوس ہو "
"رہا تھا۔۔۔۔"

سارہ سوال پر غور کیے بغیر اس چور کا حلیہ بتانے لگی۔۔۔

ارے میڈم جی میں پوچھ رہا ہوں کہ پرس کس رنگ کا تھا۔۔۔؟؟؟"

اچھا وہ ایسے بولیں نا آپ جی تو میرا پرس کالے رنگ کا تھا جس میں سفید "
"لائنیز تھی اور اس کے سٹیپس سرخ رنگ کے تھے۔۔۔۔"

سارہ نے زمین کو دیکھ کر سوچتے ہوئے اپنے پرس کے متعلق بتایا تو وہ حو دار
جو رپورٹ لکھنے والا تھا پین واپس ٹیبل پر رکھ کر حیرانگی سے سارہ کو دیکھنے لگا

ارے واہ میڈم جی آپ کا پرس تو بڑا خوبصورت تھا ویسے اتنے رنگوں والا "
پرس ملتا کہاں سے ہے۔۔۔؟؟؟

"دکانوں سے سررررر۔۔۔۔"

اب اگر آپ کے سوال جواب ختم ہو گئے ہوں تو مجھے یہ بتائیں کہ آپ "
میری رپورٹ لکھ رہے ہیں یا نہیں۔۔۔؟؟؟

حולدار کے زیچ کرنے پر سارہ غصے سے چیخی تب شاہ دل کسی لڑکی کے چیخنے
کی آواز پر اپنے آفس سے باہر نکل آیا۔۔۔۔

یہ کیا شور مچا رکھا ہے داؤد۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل نے پیشانی پر بل ڈالے حوِدار سے سوال کیا تو سارہ ایک پرکشش آواز
پر پلٹے بغیر نہ رہ سکی مگر جیسے ہی اس کی نظر اپنے سامنے یونیفارم میں ملبوس
شاہ دل پر پڑی ویسے ہی وہ اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھ کر پاگلوں کی طرح
مسکرانے لگی۔۔۔۔

آپ یہاں۔۔۔؟؟؟"

جی ہاں میں اپنے پولیس اسٹیشن میں , مگر آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا " مسلہ کیا ہے کیوں سارے پولیس اسٹیشن کو سر پر اٹھا رہی ہے ----؟؟؟

شاہ دل ایک آئی برو اٹھا کر سنجیگی سے دو قدم سارہ کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے وجہ پوچھنے لگا تو وہ جو دیوانہ وار شاہ دل کو دیکھے مسکرا رہی تھی واپس ہوش میں آئی ----

وہ وہ میں ہاں سر دیکھیں نا میرا پرس چوری ہو گیا ہے اور آپ کے " کا انسٹیبل میری رپورٹ درج نہیں کر رہے ----

کیا بات ہے داؤد کیوں رپورٹ درج نہیں کر رہے تم۔۔۔؟؟؟ "

سارہ کی شکایت پر شاہ دل نے حوالدار سے وجہ پوچھی تو وہ اپنی کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا۔۔۔۔

سر جی اب ہم کیا ان میڈم کا پرس ڈھونڈتے پھیریں یہی کام رہ گیا ہے "
ہمیں اور ویسے بھی کون سے ہیرے موتی لٹک رہے ہیں ان کے پرس کے
ساتھ جو ہم پر ان کا پرس ڈھونڈنا واجب ہے۔۔۔

"میرے لیے بہت قیمتی ہے وہ۔۔۔۔۔"

سارہ کا چہرہ لمحوں میں تبدیل ہوا تھا۔۔۔۔

کیوں ایسا کیا تھا اس میں۔۔۔۔؟؟؟"

"میری ماما ہیں اس میں۔۔۔۔"

"کیا کیا کیسے مطلب وہ کیسے رہ سکتی ہیں اس چھوٹے سے پرس میں۔۔۔۔"

مکمل آنکھیں کھولے حیرانگی کے ساتھ حوالدار نے سارہ کو دیکھتے سوال
کیا۔۔۔۔

"ارے نہیں میرا مطلب ہے کہ میری ماما کی تصویر ہے اس میں۔۔۔۔"

گہری سوچ سے واپس نکلتے ہوئے سارہ نے اس غلط فہمی کو دور کیا جو حوالدار کو
ہو گئی تھی۔۔۔۔

ارے میڈم جی تو اس میں کیا ٹینشن کی بات ہے آپ کی امی نئی تصویر بنوا
"لیں۔۔۔۔"

اپنی طرف سے حوالدار نے سارہ کو بہت عمدہ مشورہ دیا مگر سارہ کا چہرہ مزید اتر گیا۔۔۔۔

"نہیں کر سکتیں کیونکہ میری ماما اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔۔"

"اوہ سوری میڈم جی۔۔۔۔"

داؤد تم کیا خاموش نہیں ہو سکتے۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل جو کب سے سارہ اور حوٰلدار کی گفتگو خاموشی سے سن رہا تھا اچانک بولا
تو سارہ نے بے تاثر نظروں کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

آپ اس وقت گھر جائیں رات ہو رہی ہے، بہت جلد آپ کا پرس مل "

"جائے گا آپ کو۔۔۔۔

شاہ دل نے سارہ کو دیکھتے ہوئے اس کی تسلی کروائی تو وہ ایک لمبی سانس
خارج کرتی خود کو ریلیکس کرنے لگی۔۔۔۔

"جی بہت شکریہ مگر نمبر تو لکھ لیں آپ میرا تاکہ اطلاع کر سکیں۔۔۔"

"داؤد لکھ لو ان کا نمبر۔۔۔"

"آپ لکھ لیں نا میرا نمبر سیو کر لیں اپنے موبائل میں۔۔۔"

سارہ ایک بار پھر اپنی ٹون میں واپس آ چکی تھی۔۔۔۔

ایکسوزمی مس میں کیوں نمبر لوں گا آپ کا اور یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ کہ "اپنے موبائل میں ----"

اچھا اچھا ٹھیک ہے مت لیں میرا نمبر بٹ آپ اپنا نمبر تو دے سکتے ہیں "نا وہ وہ مجھے ضرورت پر سکتی ہے تو اس لیے ----"

بات کو سنبھالنے ہوئے سارہ نے پھر سے کہا مگر شاہ دل اسے غور سے دیکھ رہا تھا ----

"اچھا ٹھیک ہے لکھیں آپ نمبر ----"

شاہ دل سارہ کو مسلسل دیکھتے ہوئے گویا ہوا تو سارہ نے خوشی سے لپک کر
داؤد کے ہاتھ سے پین چھینا اور اپنے ہاتھ پر لکھنے لگی۔۔۔۔

"پر کال کر لیں آپ کو جب بھی مدد کی ضرورت ہو۔۔۔ 15"

شاہ دل کے سنجیدگی سے نمبر بتانے پر فوراً سارہ کی سماء غائب ہو گئی وہ
لگاتار شاہ دل کو منہ سمجھائے دیکھے جا رہی تھی جب شاہ دل ایک غصیلی نگاہ
اس پر ڈال کر واپس اپنے آفس میں چلا گیا تو سارہ کے بھی یہاں رکنے کی وجہ

نہ رہی تبھی وہ بھی ایک نظر شاہ دل کے آفس پر ڈال کر پولیس اسٹیشن سے
باہر نکل گئی۔۔۔۔



فرمان صبح سویرے 6 بجے اٹھا تو کچھ دیر تک یوں ہی بیڈ پر لیٹا رات کے متعلق سوچنے لگا اسے ایک ایک بات کے ساتھ ابہا کے آنسو سب یاد آ گئے اور ساتھ ہی خود سے کہے گئے وعدے کا سوچ کر وہ جھٹ سے اٹھا اور زمین

پر پڑی اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے کے بعد فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اپنی کلائی پر
ڈریسنگ کرنے لگا جو بہت اچھی ناسی مگر گزارے لائق ہو گئی۔۔۔۔

ایک ہاتھ اپنے بالوں میں پھرتے ہوئے فرمان کمرے سے باہر نکلا اور ابیہا
کے کمرے کا بند دروازہ دیکھتے ہوئے سیدھا کیچن میں گھس گیا۔۔۔۔

یوٹیوب اوپن کر کے وہاں سے ریسیپی دیکھ دیکھ کر فرمان نے اپنی محبت ابیہا
کے لیے بہت مشکل سے ناشتہ بنایا تب تک ابیہا بھی اٹھ کر باہر لاؤنج میں
آکر صوفے پر بیٹھ گئی تھی وہ ابھی بھی کل رات والے کپڑوں میں موجود
تھی۔۔۔۔

فرمان نے جب باہر لاونج میں چلنے کی آواز سنی تو وہ مسکراتے ہوئے اپنے بنائے گئے ناشتے کو ٹرے میں رکھ کر تیزی سے کیچن سے باہر آیا۔۔۔۔

اٹھ گئی میری جان بیہو دیکھو نایار میں نے خود اپنے ان ہاتھوں سے "

"تمہارے لیے ناشتہ بنایا ہے یار چیک کر کے بتاؤ ناکہ کیسا بنا ہے۔۔۔۔

فرمان آملیٹ کو توڑ کر ابیہا کے منہ کی طرف لاتا ہوا بولا جب ابیہا نے نفرت کے ساتھ زور سے اس کے ہاتھ کو پیچھے کیا جس کے نتیجے میں آملیٹ بھی زمین پر گر گیا۔۔۔۔

کس قدر بے غیرت قسم کے انسان ہو تم ایک بات سمجھ نہیں آتی تمہیں "
کہ دور رہا کرو مجھ سے کچھ تو اپنی سیلف ریسپیکٹ کو عزیز رکھو , مگر نہیں
"انتہائی بے شرم ہو تم۔۔۔"

کیا کروں یا ر محبت میں انسان کی اپنی سیلف تک نہیں رہتی تو اس کی "
رہسپیکٹ کیا کرو میں , وہ کیا ہے نا میری جان کہ محبت انسان کو بے شرم اور
بے غیرت دونوں بنا دیتی ہے اسے اپنے محبوب کی کوئی بات کوئی حرکت بری
"لگ ہی نہیں سکتی پھر لوگ کہتے ہیں بے شرم ہو گئے ہو۔۔۔۔"

ابہا کی نفرت کا جواب فرمان نے اپنی محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ دیا مگر
ابہا اس کے اس جواب پر اور بھی زیادہ چڑ گئی۔۔۔

"تم جیسے گھٹیا انسان سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔۔"

ابہا فرمان کی نظروں میں موجود دہک رہے جزیلوں سے خوفزدہ ہوتے ہوئے
غصے سے بولی اور پھر فرمان سے کچھ دور ہونے لگی کیونکہ فرمان اس کے
پاؤں کے قریب زمین پر بیٹھا مزید نزدیک ہو رہا تھا۔۔۔۔

"کہا نا دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

فرمان کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھتی ہوئی ابہا اپنی طرف سے مضبوط لہجے
میں بولی مگر ڈر اس کے ہر انداز سے چھلک رہا تھا۔۔۔

بیہو یار اب تو میں کچھ بھی نہیں کر رہا صرف ناشتہ بنایا ہے تمہارے لیے "
"یار چیک تو کر لو کم از کم۔۔۔۔"

"اس ناشتے سے اچھا میں زہر کھانا پسند کروں گی۔۔۔۔"

ابہا کی نفرت اور غصہ بھی فرمان پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

"اللہ اتنا غصہ۔۔۔۔"

یار میں اپنی جان کا اتنا غصہ کیسے برداشت کروں۔۔۔۔؟؟؟"

"تو مت کرو برداشت چھوڑ دو نا مجھے۔۔۔۔"

ابہا فرمان کی بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولی مگر دوسری طرف فرمان کے
چہرے پر موجود مسکراہٹ میں رتی برابر بھی فرق نہ آیا۔۔۔۔

"بیہو یار پہلے سہی سے پکڑنے تو دو چھوڑنے کا تو بعد میں سوچوں گا نا۔۔۔۔"

"بھاڑ میں جاؤ تم بدتمیز، دوبارہ مجھے اپنی شکل تک مت دیکھانا۔۔۔۔"

فرمان کے بے باک ہونے پر ابہا شرم و حياء کے ملے جلے تاثرات سمیت
اسے جھڑکتی ہوئی تیزی سے اٹھ کر دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی جبکہ
فرمان اس کے سرخ چہرے کو دیکھ زور زور سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

یوں ہی ابیہا کے کمرے کا بند دروازہ دیکھتے ہوئے فرمان صوفے پر بیٹھ گیا
ابھی اس نے آملیٹ کو توڑ کر منہ میں رکھا ہی تھا کہ اگلے ہی لمحے فوراً واپس
پھینک دیا۔۔۔۔

اف یار کتنا گندا بنایا ہے میں نے، اچھا ہوا بیہو نے نہیں کھایا ورنہ اس "
نے تو اور زیادہ ناراض ہو جانا تھا مجھ سے۔۔۔۔

فرمان ہلکا ہلکا بولتے ہوئے خود سے سرگوشی کر رہا تھا جب اچانک اسے ابیہا
واپس اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی دیکھائی دی وہ ابیہا کو دیکھتے ہی ٹرے کو

صوفے پر رکھ کر بالکل سنجیدہ ہو کر اسے دیکھنے لگا جو اب کچن میں گھس چکی
تھی۔۔۔۔۔

ابیہا کو کچن میں جاتا دیکھ فرمان فوراً صوفے سے اٹھا اور کچن کے دروازے
میں کھڑا ابیہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"بیہو پلیزز یار میرے لیے بھی ناشتہ بنا دو۔۔۔۔۔"

فرمان کی اچانک فرمائش پر ابیہا نے اسے ایک گھوری ڈالی جس کا فرمان پر تو
کیا اثر ہونا تھا۔۔۔۔۔

کیوں اپنا اسپیشل ناشتہ کھاؤ نا وہ کہاں گیا۔۔۔۔؟؟؟"

وہ وہ تو اتنا ٹیسی تھا کہ مجھ سے زبردستی چھین کر سارے کا سارا امجد کھا گیا "
تو اب میں کیا کھاؤں۔۔۔۔؟؟؟

"پلیز یار تھوڑا سادے دو اپنا پچا کچا ہی۔۔۔۔"

فرمان مسکین سی شکل بنائے ابیہا کی باقاعدہ منت کرنے لگا ابیہا کو بھی اس کی اس حالت پر تھوڑا بہت ترس آ ہی گیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے دے دوں گی اب جاؤ یہاں سے۔۔۔"

ابیہا اپنے کام میں مصروف بولی تو فرمان ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کی طرف اچھال کر کچن سے باہر جانے لگا جب اسے ابیہا کے بڑبڑانے کی آواز نے روکا اور وہ وہیں رک کر سننے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

"کھانا بنا نہیں بھیکاری پہلے ہی آگئے۔۔۔"

ابہا کی اس بات کا بھی فرمان کو برا نہ لگا اور وہ جا کر باہر ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ
کر ابہا کے ناشتے کا ویٹ کرنے لگا۔۔۔۔

"یہ لو کھا لو اب۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد ابہا ٹرے میں کھانا رکے اسے فرمان کے سامنے ٹیبل پر رکھتی
ہوئی بولی تو فرمان اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

بیہو تم نہیں کھاؤ گی کیا۔۔۔؟؟؟ "

"کھا لیا ہے یہ بقول تمہارے میرا بچا کچا کھانا ہی ہے۔۔۔۔"

ابیہا نے بے زاریت ظاہر کی۔۔۔۔

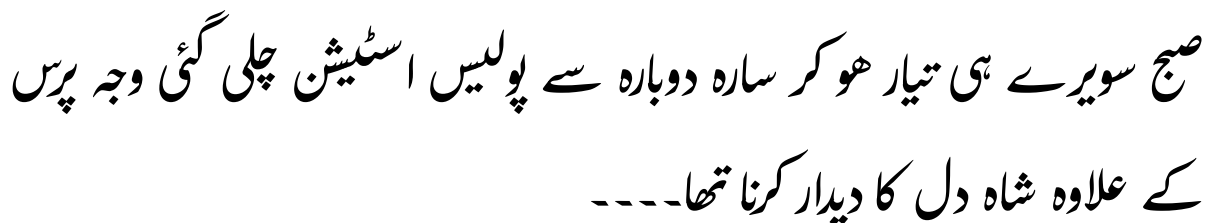
ہائے سچ میں بیہو یا کیا یہ تمہارا جوٹھا کھانا ہے اسے تو پھر میں بالکل نہیں "

"کھانے والا ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھوں گا۔۔۔۔"

فرمان نے خوشی سے چمکتے ہوئے کہا مگر ابیہا کا چہرہ ویسا ہی بے تاثر تھا۔۔۔

"جو کرنا ہے کرو میری بلا سے۔۔۔۔"

ابیہا نے غصے سے کہا تو فرمان ہنستے ہوئے مسلسل ابیہا کو دیکھتے ہوئے برید کو چوم کر کھانے لگا اور اس کی یہ حرکت ابیہا کے لیے نہایت ناگوار گزری تبھی وہ نفرت سے بھری ایک نگاہ فرمان پر ڈال کر پیر پٹختی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی لیکن فرمان کے کھانے میں کوئی فرق نہ آیا۔۔۔۔



"میرا پرس ملا۔۔۔"

”نہیں۔۔۔“

سارہ جو سوال حوالدار سے کر کے ارد گرد دیکھتے ہوئے شاہ دل کو ڈھونڈ رہی تھی
اچانک حوالدار سے ملنے والے جواب پر چونک اٹھی۔۔۔۔

ارے واہ یہ کیا بات ہوئی آپ سب پھر آخر کر کیا رہے ہیں اگر ایک چور "
"تک نہیں پکڑا جا رہا آپ سے۔۔۔۔

"انسپکٹر شاہ دل کہاں ہیں مجھے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

سارہ غصے سے بولتی فوراً شاہ دل کے آفس میں داخل ہو گئی۔۔۔

ایکسوزمی سر کیا حال ہے آپ کا۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کو اپنے سامنے دیکھ کر سارہ مدھوش ہوتے ہوئے مسکرا کر بولی تو
بدلے میں اسے شاہ دل کی گھوری نے ہوش دلایا۔۔۔۔

وہ وہ میں یہاں ہاں سر آپ نے تو کہا تھا کہ میرا پرس جلدی مل جائے گا"
تو ابھی تک ملا کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟؟

"ابھی صرف کچھ گھنٹے گزرے ہیں میڈم مل جائے گا آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔"

شاہ دل خود کو ریلیکس کرتے ہوئے سارہ سے بولا ورنہ اسے بار بار اس کا پولیس اسٹیشن میں آنا بہت غصہ دلاتا تھا بقول اس کے شریف لڑکیاں پولس اسٹیشن سے کوسوں دور رہتی ہیں اور دوسرا اسے سارہ کا خود کو گھورنے کے ساتھ معنی خیزی سے بات کرنا بہت برا لگتا تھا۔۔۔۔

وہ پتور روز وہیں پر پھرتا ہے آپ چلیں میرے ساتھ آپ کو مل جائے گا"
"وہ۔۔۔۔۔"

سارہ شاہ دل کے ٹیبل کے پاس چلتی ہوئی آئی اور پھر ہلکا سا جھک کر
بولی ----

ٹھیک ہے میڈم آپ اس جگہ کا ایڈریس داؤد کو لکھوا کر واپس جائیں ہم پکڑ "

" لیں گے اسے ----

شاہ دل اپنی کرسی کے ساتھ پشت لگا کر ہلکا ہلکا سا جھولتے ہوئے سارہ کی
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا تب اچانک سارہ کچھ سوچتے ہوئے مزید
ٹیبل پر جھکی ----

میں نے ابھی کچھ دیر پہلے اسے دیکھا ہے وہاں وہ وہیں ہوگا آپ چلیں"
"ابھی کے ابھی مل جائے گا وہ ہمیں۔۔۔"

"سر چلیں نا پلیز۔۔۔"

سارہ نے بہت خود اعتمادی کے ساتھ شاہ دل سے جھوٹ بولا جس پر شاہ
دل کو شک بھی نا ہوا اور نا جانے کیا سوچ کر وہ بھی سارہ کے ساتھ چل
پڑا۔۔۔۔

کچھ دیر کی مسافت کے بعد سارہ نے گاڑی ایک کافی شاپ کے باہر
روکی۔۔۔۔

سر سر یہیں پر دیکھا تھا میں نے اسے اب پتہ نہیں کہاں چلا گیا شاید وہ "
"اس شاپ کے اندر ہو چلیں نا چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔۔"

سارہ شاہ دل کے چہرے پر موجود سخت تاثرات سے کنفیوز ہوتی نظریں چرا کر
بولتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل گئی اور خود کی تیز ہو رہی دھڑکنوں کو نارمل کرنی
میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔

"ہو گیا آپ کا اب میں جا رہا ہوں۔۔۔۔"

گاڑی سے باہر نکل کر سارہ کے قریب آنے کے بعد شاہ دل نے غصے سے کہتے ہوئے حوالدار داؤد کو کال کی کہ وہ اس کی گاڑی اس جگہ لے آئے کیونکہ سارہ کے ساتھ آنے سے پہلے وہ اپنی گاڑی کی چابی اسے دے کر آیا تھا۔۔۔۔

نہیں نہیں پلیز سر ایسے تو نا کریں اب اگر آپ یہاں تک آ ہی گئے ہیں تو " ایک کپ کافی بھی پی لیں پلیز زز۔۔۔۔

سارہ نے گڑبڑا کر شاہ دل سے کہا یعنی اس کے غصے کو مزید ہوا دی۔۔۔۔

تم سب لڑکیاں آخر خود کو سمجھتی کیا ہو ہاں اسی مقصد کے لیے مجھے "
جھوٹ بول کر یہاں تک لائی تھی تم , سب کی سب عورتیں ایک جیسی ہی
"ہوتی ہیں منافق , جھوٹی اور خود غرض ----"

شاہ دل نان سٹاپ بولتے ہوئے سارہ پر اپنی بھڑاس نکال رہا تھا جب اچانک
وہاں فائرنگ سٹارٹ ہو گئی یہ لوگ سارہ کے والد کے دشمن تھے جن کا ارادہ
سارہ کو ہی جان سے مارنے کا تھا کیونکہ سارہ کے والد ایک جج تھے تو ان کا
بدلہ وہ سارہ کو مار کر لینا چاہتے تھے ----

اچانک حملے پر شاہ دل نے لپک کر سارہ کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا اور اسے گاڑی کے ساتھ لگا کر خود اس کے سامنے کھڑا ہو گیا ساتھ ہی اس نے اپنی پستول نکال کر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں وہ لوگ وہاں سے ڈر کر بھاگ گئے۔۔۔۔

سارہ بری طرح ڈر گئی تھی جس کا اندازہ اس کی مٹھیوں میں شاہ دل کی شرٹ پیچھے سے دبوچنے سے ہو گیا تھا شاہ دل نے ان لوگوں کے بھاگ جانے کی تسلی ہو جانے کے بعد ہاتھ پیچھے کر کے سارہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر سارہ کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھانے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

کون تھے یہ لوگ اور آپ کو مارنا کیوں چاہتے تھے ---؟؟؟"

"مجھے نہیں پتہ ----"

سارہ نے روتے ہوئے کہا تو شاہ دل نے بھی اس متعلق کوئی سوال نہیں کیا ----

"اچھا اپنا ایڈریس گائیڈ کر دیں زہ مجھے آپ کے گھر کا علم نہیں ہے ----"

شاہ دل ہلکے سے مسکرایا تو سارہ جو رونے دھونے میں مصروف تھی اس کی
مسکراہٹ میں کہیں کھو سی گئی اس شخص کی تو مسکراہٹ غصے سے زیادہ
جان لیوا ہے۔۔۔۔

دل میں سوچتے ہوئے سارہ نے شاہ دل کو ایڈریس بتایا اور بس اسے ہی گھر
آنے تک دیکھتی رہی۔۔۔۔

لگے 10 منٹ بعد شاہ دل نے ایک بہت بڑے اور خوبصورت گھر کے سامنے گاڑی روکی اور سارہ کو دیکھتے ہوئے ڈریش بورڈ پر پڑے سارہ کے موبائل کو اٹھا کر اس میں اپنا نمبر سیو کر دیا۔۔۔۔

اپنا نمبر دے دیا ہے آپ کو اگر کبھی بھی میری ضرورت محسوس ہو تو فوراً "

"کال کر دیجئے گا میں تبھی آ جاؤں گا۔۔۔۔

شاہ دل کی بات ہر سارہ صرف ہلکا سا مسکرا سکی اور اپنا موبائل اٹھا کر گاڑی سے باہر نکل گئی تو شاہ دل بھی گاڑی سے نکل کر دوبارہ سے حوالدار داؤد کو کال کر کے اس جگہ کا بتانے لگا۔۔۔۔

جب تک حوالدار دؤاد نا آیا تب تک سارہ وہیں کھڑی شاہ دل کو دیکھتی رہی جبکہ وہ اپنے موبائل میں مصروف رہا اور اگلے 15 منٹ بعد اپنی گاڑی کو آتا دیکھ شاہ دل نے ایک خاموش نظر سارہ پر ڈالی اور چلتا ہوا جا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تو سارہ بھی اسے جاتا دیکھ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کر کے گھر کے اندر لے گئی اور پورچ میں کھڑی کر کے سیدھا اپنے کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔



فرمان کی باتیں اور حرکتیں ابیہا کو ہمیشہ شدید غصہ دلا دیتی تھیں تو اب بھی
فرمان کا بریڈ کو چوم کر کھانا ابیہا کو تنیش دلا گیا۔۔۔۔

خود کو ریلیکس کرنے کی خاطر کچھ دیر تک تو وہ کمرے میں ٹہلتی رہی اور پھر
خود کو ایک نظر دیکھ کر کہ وہ رات کے ڈھیلے ڈھالے سے کپڑوں میں موجود
ھے اس نے واڈروب سے اپنے لیے سفید فراک نکالا اور اسے لیے ہاتھ روم
میں داخل ہوئی جب اچانک اپنے کپڑوں کو ہینگ کرتے ہوئے اس کی نظر
وہاں موجود چمپکلی پر پڑی۔۔۔۔۔

چپکلی سے ابہا کو دنیا میں سب سے زیادہ ڈر لگتا تھا اور اب بھی وہ آنکھیں
پھاڑے اپنے منہ کو ہاتھ کی مدد سے دبائے تاکہ وہ چیخ نہ سکے فوراً واپس
کمرے میں بھاگ آئی۔۔۔۔

لیکن اب اسے نہانا بھی تھا ویسے اس حلیے میں تو وہ کبھی بھی نہیں رہ سکتی
تھی کچھ دیر تک یہی سب سوچتے ہوئے ابہا کے دماغ میں ایک پلین
آیا۔۔۔۔

ابہا نے ہلکے سے دروازہ کھول کر دیکھا تو فرمان لاونج میں موجود نہیں تھا یعنی وہ ابھی تک ڈائنگ ٹیبل پر ہی بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اور یہ بات ابہا کو اس کی سوچ سے بڑھ کر خوشی دینے کا باعث بنی وہ مسکراتے ہوئے تیز تیز چلتی فرمان کے روم میں گئی اور جا کر اپنے کپڑے فرمان کے بیڈ پر رکھ کر ہاتھ روم میں گھس گئی تاکہ تسلی کر سکے کہ کہیں ادھر بھی تو چھپکلی نہیں۔۔۔۔

اپنی مکمل تسلی کر لینے کے بعد ابہا واپس کمرے میں آنے لگی تو اسے فرمان کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو اس نے تیزی سے واپس ہاتھ روم میں گھس کر دور لوک کر لیا۔۔۔۔

فرمان ہلکا سا گنگاتے ہوئے جیسے سے اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے
اچانک اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ایک لمبی سانس لے کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

بیوہ، تم اس روم میں موجود ہو جانتا ہوں میں، تمہاری خوشبو تمہاری موجودگی "
"کو ظاہر کر دیتی ہے میری جان۔۔۔۔

یوں ہی آنکھیں بند کیے مسکرا کر بولنے کے بعد جب فرمان نے آنکھیں کھولیں
تو اسے اپنے بیڈ پر ابیہا کے کپڑے دیکھائی دیے جسے دیکھ کر فرمان کے
مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

فرمان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اپنے بیڈ تک آیا اور پھر ابہا کے کپڑوں کو
ہاتھ سے چھوتے ہوئے باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ابہا کا اپنے روم میں آنا فرمان کو بہت خوش کر گیا تھا اور ساتھ ہی اسے ایک
شرارت سو جھی۔۔۔۔

بیو بے بی تم کب آئی یہاں، ریار بتا تو دیتی ہم دونوں ساتھ نہا لیتے وہ کیا"
ہے ناکہ مجھے بھی بہت لیٹ ہو رہا ہے تو اس طرح ٹائم کی بھی بچت ہو
"جاتی۔۔۔۔

فرمان نے اپنی لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کو دانتوں تلے دبائے ابیہا کو تنگ کرنا شروع کیا وہیں ابیہا جو ابھی ابھی تو نہانے لگی تھی اچانک فرمان کی بات پر شوکڈ ہو گئی مگر کچھ دیر بعد اسے فرمان پر شدید غصہ آنے لگا۔۔۔۔

"لیٹ ہو رہے ہو ساتھ نہا لیتے"۔۔۔۔۔

اچھا بچو اب تم لیٹ ہی ہو گے کیونکہ اس باتھ روم میں تو تمہیں میں "نہانے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔"

ایہا نے بند دروازے کو گھورتے ہوئے دل میں سوچا اور جان بوجھ کر سلو
سلو نہانے لگی جو کام وہ 10 منٹ میں کر لیا کرتی تھی اب وہ پچھلے آدھے
گھنٹے میں بھی نہ کر پائی۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو فرمان بیڈ پر ایہا کے کپڑوں کو تھامے ہنس ہنس کر بولتے
ہوئے اسے باہر نکلنے پر فورس کر رہا تھا مگر اب جب ایہا آدھے گھنٹے بعد
بھی وہ باہر نا آئی تو فرمان سنجیگی سے بیڈ سے اٹھا اور جا کر دروازہ نوک
کیا۔۔۔۔

لیکن بدلے میں ابیہا کا کوئی جواب موصول نہ ہوا تو فرمان کو اب غصہ آنے لگا تھا جس کا اظہار اس نے اونچی آواز میں ابیہا کو بلاتے ہوئے کیا لیکن ابیہا ابھی بھی صرف پانی کی بہا رہی تھی۔۔۔۔

"جلدی کرو یا اب ابھی جاؤ باہر مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔"

فرمان نے اس دفعہ باتھ روم کے دروازے کو اپنے ہاتھ کی مدد سے زور سے بجاتے ہوئے اندر موجود ابیہا کو کہا جو کہ پچھلے 1 گھنٹے سے باتھ روم میں بند نہانے میں بزی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کون سی آفت آگئی ہے جو اتنا شور مچا رہے ہو، تم نے بڑا " " کہیں جاب پر جانا ہے جو دیر ہو رہی ہے تمہیں جاؤ اب لے لو غوطہ۔۔۔۔۔

ابہا اپنے جسم کے گرد ٹاول لپیٹے باتھ روم سے باہر نکلتی ہوئی فرمان کو گھورنے کے ساتھ اس پر طنز کرنے لگی ارادہ تو اس کا فرمان کو مزید تنگ کرنے کا تھا لیکن پھر اس کا شور مچانا ابہا کو زچ کرنے لگا جبکہ فرمان سے ڈر کر اچانک جلدی میں باتھ روم میں گھستے ہوئے وہ اپنے کپڑے لینا بھی بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

تبھی اب فرمان کے ٹاول میں خود کو چھپاتی ہوئی وہ فرمان کو ہاتھ روم میں بھج رہی تھی تاکہ خود اب کپڑے چنچ کر سکے جبکہ فرمان تو اس کے نرم و نازک سرخ و سفید جسم کو دیکھ کر ہی شوکد رہ گیا جو کہ ٹاول کی وجہ سے ابہا کے سینے سے لے کر صرف تمھائے تک کے جسم کو چھپا رہا تھا جبکہ باقی تمام جسم فرمان کی نظروں کو چندیانے کا باعث بن رہا تھا۔۔۔۔

"جاؤ بھی فریز کیوں ہو گئے ہو اب نہیں ہو رہے تم لیٹ۔۔۔۔"

ابہا نے فرمان کو یوں خود کو گھورتے ہوئے دیکھ کر اسے جھڑکا جبکہ اس سے پہلے فرمان کوئی جواب دینا اچانک ابہا کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے ابیہا کو چیختے دیکھ کر فوراً اس سے وجہ پوچھی جو کہ اپنی کمر پر ہاتھ
پھیرتے ہوئے بن پانی کی مچھلی کی مانند تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔

"میرے ٹاول میں کچھ ہے جس نے مجھے ابھی کاٹا۔۔۔۔۔"

ابہارونے والی شکل بناتی فرمان سے گویا ہوئی جب فوراً فرمان نے اسے چیک
کرنے کو بولا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے تمہارے سامنے چیک کر لوں تم جاؤ باتھ روم میں میں تب کر "

"لوں گی چیک۔۔۔۔۔

"ہائے اسد جی اب جاؤ بھی۔۔۔۔۔"

ابہا مسلسل ہلتے ہوئے فرمان کو وہاں سے جانے کا بول رہی تھی تو فرمان اس کی سچویشن سمجھتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ فرمان کو جاتے دیکھتے ہی ابہا نے اپنا ٹاول کھول کر نیچے گرا دیا۔۔۔۔۔

اور ٹاول کے گرتے ہی اس میں سے نمودار ہونے والے کاکروچ کو دیکھ کر پھر سے ابہا چیخ پڑی اور چیختے ہوئے فرمان کو آوازیں دینے کے ساتھ اسے کاکروچ کو مارنے کو کہا۔۔۔۔۔

جب اچانک فرمان واپس کمرے میں داخل ہوا اور وہاں موجود ابہا کو ٹاول کے بغیر کھڑے دیکھ کر فوراً اپنے چہرے کا رخ بدلتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

کیسے مار دوں یاں پہلے خود تو کچھ پہنوں ورنہ میری نیت خراب ہوتے دیر نہیں "

لگنی پھر نہ تو کاکروچ کو مار پاؤں گا اور نہ کہیں جا پاؤں گا اور سب سے بڑھ کر

"تمہیں میرا بہکنا بہت ناگوار گزرے گا۔۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ابیہا کاکروچ کے ڈر کے اثر سے باہر آتے ہوئے خود کو دیکھ

کر منہ کھولے ڈریسنگ روم کی طرف بھاگنے لگی جب اسے پھر سے فرمان کی

آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

"یہ لو جلدی سے اسے پہنوں۔۔۔۔۔"

فرمان نے یوں ہی رخ موڑے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اپنی شرٹ اتار کر ابیہا کی طرف بڑھائی تو ابیہا نے بھی ہاتھ لمبا کرتے ہوئے وہ شرٹ پکڑ کر جلدی جلدی سے پہن لی۔۔۔۔

شرٹ کیونکہ فرمان کی تھی جبھی وہ ابیہا کے تھائے تک پہنچ رہی تھی اور ساتھ کافی ڈھیلی ڈھالی سی ہونے کی وجہ سے ابیہا کو کافی حد تک چھپانے کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔

فرمان نے کچھ دیر بعد جب واپس مڑ کر دیکھا تو بس ابیہا کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔

"کیا ہے اب جاؤ بھی وہ کا کروچ تو بھاگ گیا۔۔۔"

ابیہا فرمان کے خود کو گھورنے پر گھبرا گئی۔۔۔۔

"یار اب تم ایسی حرکتیں کرو گی تو کہاں نہا پاؤں گا میں۔۔۔۔"

فرمان ایک بار پھر سے ابیہا کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیتے ہوئے گویا ہوا تو
ابیہا اپنی شرٹ کو گھٹنوں کے پاس سے کھینچتے ہوئے نیچے کرنے لگی مگر وہ
شرٹ اب اور کتنی نیچے ہو سکتی تھی۔۔۔۔

"جاؤ بھی۔۔۔"

ابیہا فرمان کی لو دیتی نظروں سے خوفزدہ ہو رہی تھی جبکہ فرمان اس کی بات کو
اگنور کرتا ابیہا کے قریب ہونے لگا وہیں ابیہا اسے خود کے نزدیک ہوتے دیکھ
کر پیچھے کو قدم اٹھانے لگی اور یوں ہی پیچھے ہوتے ہوتے وہ جا کر دیوار کے
ساتھ چپک گئی اور زور سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

یار سچ میں بہت نیت خراب کر رہی ہو تم کیوں مجھے اپنے ہی وعدے کے "خلاف کرنے پر تلی ہو, ویسے ایک بات کہوں کہ تم نامیرے سامنے ایسے ہی "کپڑے پہنا کرو, رئیلی بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔۔

فرمان ابیہا پر جھکتا اس کے کان کے قریب سرگوشی کر رہا تھا جبکہ آخر میں اس نے ابیہا کے کان پر ہلکا سا باٹ کیا جس سے ابیہا جو کب سے آنکھیں بند کیے اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو شمار کرنے میں مصروف تھی فوراً واپس ہوش میں آکر اس نے فرمان کو دھکا دیا۔۔۔

"جسٹ شٹ اپ جاؤ ابھی کہ ابھی یہاں سے ----"

اپنے کانپتے لہجے کو مضبوط بناتی ابیہا فرمان سے نظریں چراتی ہوئی بولی تو فرمان
بھی اس کی حالت پر ترس کھاتا اوکے بے بی بولتا ہوا ہنس کر باتھروم میں
چلا گیا۔----

جبکہ وہ بھی اپنے کپڑے بیڈ پر ہی نکال کر باتھ روم میں لے جانا بھول گیا
تھا انھیں ہی لینے جب وہ واپس کمرے میں داخل ہوا تو ابیہا کو اپنی شرٹ
کے بغیر کھڑے دیکھ کر شوکڈ ہو گیا۔-----

دروازہ کھلنے کی آواز پر ابیہا نے ڈر کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو فرمان کو اپنے سامنے
کھڑے پا کے وہ زور سے چیخنی اور تیزی سے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کر خود کے
گرد لپیٹ لیا۔۔۔۔

، کتنے گھٹیا ہو تم زہ بھی شرم نہیں آتی جان بوجھ کر کیا نا تم نے یہ سب "
"اب جاؤ بھی ورنہ جان لے لوں گی میں تمہاری۔۔۔

فرمان کا خود کو بغیر پلکیں جھپکائے گھورنے پر ابیہا غصے سے پھٹ پڑی تو وہ
جو شوکڈ ہوئے کھڑا تھا واپس ہوش میں آیا۔۔۔۔

ن --- نہ --- نہیں وووہ م --- میں اپنے ک --- کپ --- کپڑے "

"لینے اااااا ---"

فرمان ابھی ابھی ابھی ابھی کو دیکھتے ہوئے ہقلانے کے ساتھ اسے صفائیاں پیش
کرنے لگا۔۔۔۔۔

"تو لو اور دفعہ ہو جاؤ۔۔۔۔۔"

"ہاں وہ۔۔۔۔۔"

فرمان اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے بیڈ کی طرف بڑھا تو اچانک ابیہا نے
اسے روک دیا۔۔۔۔

"رکو تم وہیں پر میں خود تمہیں دیتی ہوں۔۔۔۔"

فرمان کا اپنے قریب آنا ابیہا کو بہت خوفزدہ کر رہا تھا کیونکہ وہ صرف ایک
دوپٹے میں موجود تھی تبھی اس نے خود فرمان کے کپڑے اٹھا کر اس کی
طرف بڑھائے تو فرمان نے ابیہا کو دیکھتے ہوئے وہ کپڑے پکڑ لیے لیکن گیا
پھر بھی نا۔۔۔۔

"تمہاری آنکھیں آج نکل کر باہر گر جانی ہیں ٹھہرکی۔۔۔۔"

"جاؤ نا۔۔۔۔"

ابہا اب روہانسی ہو گئی تھی تو فرمان بھی ایک آخری بار اسے دیکھ کر واپس
پلٹ کر باتھروم میں لوک ہو گیا جبکہ ابہا نے کچھ دیر تک تسلی کی اور پھر
اپنے کپڑے پہنے۔۔۔۔



صبح کے بعد سے ابہا نے فرمان کو نہیں دیکھا تھا ناجانے وہ کب گھر سے گیا
ابہا کو یہ تک نہیں معلوم تھا اب کیونکہ شام ہو گئی تھی تو وہ بھی اپنے روم
میں بیٹھی بیٹھی بور ہو رہی تھی تبھی روم سے باہر نکل کر چھت پر چلی
آئی۔۔۔۔

امجد اپنے بھانجے کو ادھر لے کر آیا ہوا تھا آج کیونکہ فرمان صبح سے ہی گھر سے باہر موجود تھا اسی بات کا فائدہ امجد نے اٹھایا تھا اور اپنے بھانجے کو یہاں لے آیا۔۔۔۔

ابہا چھت پر موجود ناجانے کن سوچوں میں گم تھی وہیں موسم بہت خراب ہو چکا تھا تھوڑی دیر میں ہی بارش ہونے والی تھی لیکن اس بات کا ابہا کو ہوش کی کب تھا وہ تو خلاؤں کو گھورتی ہوئی بہت کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔۔

آج کتنا سکون ہے یہاں ملک فرمان کی غیر موجودگی میں ہی مجھے سکون ملتا "

"ہے۔۔۔۔

ابہا نے ہلکے سے بولتے ہوئے خود کو ریلیکس کرنا چاہا جب اچانک امجد کا بھانجا
ابہا کے پاس آیا۔۔۔۔

"آئی آؤ میرے ساتھ کھیلو۔۔۔۔"

میں نے نہیں کھیلنا تمہارے ساتھ کوئی بچی نہیں ہوں میں , اور ہاں آئی "

"ہوں گی تمہاری امی جی چلو نکلو یہاں سے۔۔۔۔"

خود کو آنٹی کہنا ابیہا کو تیش ہی تو دلا گیا تھا کہ اس سے کچھ سال چھوٹا بچہ اسے
آنٹی بول رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں تم ہو آنٹی۔۔۔"

امجد کے بھانجے نے غصے سے بولتے ہوئے ابیہا کے بال مار دی جو ابیہا کو
بہت زور سے لگی بھی تبھی اس نے آگے بڑھ کر اس بچے کا کان مروڑ
دیا۔۔۔۔

"تمیز نہیں ہے تمہیں بد تمیز جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے ابھی۔۔۔۔"

ابہا غصے سے چیخی تو وہ بچہ ابہا کو گھورتے ہوئے وہاں سے چلا گیا لیکن
جاتے ہوئے چھت کا دروازہ وہ باہر سے لوک کر گیا۔۔۔۔

کچھ دیر تک لمبی لمبی سانسیں لیتی ابہا خود کا غصہ کم کرنے کی سعی کر رہی
تھی کہ اچانک بارش شروع ہو گئی۔۔۔۔۔

بارش سے بچتے بچاتے ابہا جلدی سے چھت سے واپس نیچے جانے لگی مگر
دروازہ تھا کہ کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا لاکھ کوششوں کے باوجود بھی
ابہا وہ دروازہ نہ کھول پائی۔۔۔۔

امجد بھی اپنے بھانجے کو گھر چھوڑنے چلا گیا تھا تبھی

ابہا کے زور زور سے دروازہ پیٹنا بھی اسے سنائی نہ دیا اور ابہا یوں ہی دروازہ
پیٹتے اور اونچا اونچا بولتے ہوئے بارش میں مکمل بھیگ کر کانپتے ہوئے بے
ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔



رات کا دوسرا پہر تھا جب اچانک اپنے گھر میں گونجنے والی گولیوں کی آواز پر
سارہ ہڑبڑا کر نیند سے جاگ گئی اور خوف سے سہمی نظروں کے ساتھ اپنے
کمرے کو دیکھتے ہوئے حالات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جب اسے ایک
اور گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

اپنے دل پر ہاتھ رکھے مکمل کانپتے ہوئے سارہ بیڈ سے نیچے اتری اور چھوٹے
چھوٹے قدم اٹھاتی دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل کر دیکھنے لگی جب
اچانک اس کی نظر سامنے لاونچ میں زمین پر خون میں لت پت پڑے اس
کے بابا پر پڑی جنہیں چار لوگ چہرے پر سیاہ ماسک پہنے گھیرے کھڑے
تھے۔۔۔۔۔

یہ تو گیا اب کیا کرنا ہے باس----؟؟؟ "

کرنا کیا ہے ہم کوئی ثبوت نہیں چھوڑ سکتے بیٹی ہے ایک اس کی اسے بھی "
" مار کر نکلتے ہیں یہاں سے ---"

سارہ جو صدمے سے شوکڈ ہوئی کھڑی تھی اچانک اپنے کانوں میں پڑے والی
ان لوگوں کی گفتگو سے خوف سے واپس ہوش میں آئی اور گرتے پڑتے بھاگ
کر اپنے کمرے میں جا کر دروازہ لوک کرنے کے بعد روتے ہوئے بیڈ پر پڑا
اپنا موبائل اٹھا کر ٹراؤزر کی جیب میں ڈالا اور تیزی سے اپنے کمرے کی کھڑکی

سے باہر نکلنے لگی جب اس کے کمرے کو کھولنے کی کوشش کی جانے لگی
ساتھ کی وہ لوگ کچھ بڑبڑاتے ہوئے دروازہ توڑنے لگے ----

سارہ ان سب باتوں سے اس قدر خوف زدہ ہو گئی تھی کہ اپنے حلیے کا بھی
خیال نہ رہا اسے کہ وہ اس وقت نائٹ سوٹ میں موجود ہے وہ بس اپنی
جان کی حفاظت چاہتی تھی تبھی کھڑی سے باہر لپک کر وہ بھاگتے ہوئے
گیٹ سے باہر نکل گئی ----

وہ مسلسل اندھا دھند بھاگے جا رہی تھی جب اچانک مسلسل دھوڑنے کی
وجہ سے اس کے پیٹ میں شدید درد ہونے لگا اور وہ درد سے کراہتی ہوئی

اپنے دائیں جانب موجود درخت کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گئی اور اپنی پھولی
ہوئی سانسوں کو بحال کرنے لگی۔۔۔۔۔

یوں ہی کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اسے وہ تمام سینز یاد آنے لگے جب اس نے
اپنی آنکھوں سے اپنے جان سے عزیز بابا کو تڑپتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کتنے ہی آنسو خاموشی سے اس کی آنکھوں سے بہنے لگے اور وہ اپنی تکلیف کو
اس ذریعے کم کرنے کی جدوجہد کرنے لگی لیکن یہ بھی کہاں ممکن تھا
ناجانے وہ اور کتنی ہی دیر اسی کیفیت میں مبتلا رہتی جب اچانک اس کا ہاتھ

اپنے ٹراؤزر کی جیب پر رکھنے سے اسے یاد آیا کہ وہ تو اپنا موبائل ساتھ لے کر نکلی ہے۔۔۔۔

تیزی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے اپنا موبائل نکالا اور شاہ دل کا نمبر ڈھونڈنے لگی جو اسے اگلے ہی پل مل گیا تو اس نے بغیر ایک بھی سیکنڈ ضائع کیے شاہ دل کو کال کر دی۔۔۔۔

ایک سے دو کالز تک کوئی رسپانس نہ ملا جبکہ تیسری کال پر سارہ کو شاہ دل کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"شاہ دل شاہ دل بابا۔۔۔۔"

اتنا بول کر سارہ سسک اٹھی وہیں شاہ دل کو کسی انہونی کا احساس ہونے
لگا۔۔۔۔

"کیا بات ہے مس سارہ کیا ہوا پلیزز تفصیل سے بات بتائیں مجھے۔۔۔۔"

"شاہ دل وہ۔۔۔۔"

شاہ دل کی تسلی پر سارہ نے آنسوؤں اور ہچکیوں کے درمیان اسے ساری بات
بتا دی ساتھ ہی اپنے بائیں جانب موجود کسی ڈھالے کا نام پڑھ کر اسے اپنا
ایڈریس بھی بتا دیا وہیں یہ بات شاہ دل کو بھی شوکد کرنے کا باعث بنی مگر
اس وقت اسے ہوش سے کام لینا تھا اور سارہ کی جان بھی بچانی تھی۔۔۔۔

دیکھیں میری بات دھیان سے سنیں مس سارہ آپ وہیں رکیں چھپ کر "
"بیٹھی رہیں میں ابھی آ رہا ہوں وہاں سمجھ رہی ہیں نا آپ میری بات۔۔۔۔

"جی شاہ دل میں آپ کا انتظار کروں گی۔۔۔۔"

سارہ کا جواب سن کر شاہ دل نے کال کاٹی اور فوراً اپنی جیکٹ پہن کر گاڑی کی چابی اٹھا کے باہر نکل گیا۔۔۔۔



سارہ اپنے موبائل کو سینے سے لگائے درخت کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی جب اگلے پندرہ منٹ بعد اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا۔۔۔۔

شاہ دل کی کال دیکھ کر سارہ نے فوراً کال اٹینڈ کی ساتھ ہی ہلکا سا پیچھے مڑ کر
سرک کی جانب دیکھا تو اسے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھائی دی یعنی شاہ
دل آچکا تھا۔۔۔۔

مس سارہ کہاں ہیں آپ میں آگیا ہوں ادھر، باہر نکل کر سرک پر "

"آئیں۔۔۔

شاہ دل کے حکم ملنے کی دیر تھی سارہ بھاگتی ہوئی سرک پر آئی اور اپنے
سامنے گاڑی کے باہر کھڑے شاہ دل کے سینے سے جا لگنے کے بعد پھوٹ
پھوٹ کر رونے لگی اس کی تکلیف اور خوف کا اندازہ اس وقت اس کی شاہ

دل کے گرد لپیٹے اس کے بازؤں کے گھیرے سے ہو رہا تھا جو سخت سے
سخت تر تھا۔۔۔۔

شاہ دل بھی کچھ دیر تک اسے یوں ہی اپنے ساتھ لگائے تسلی دیتا رہا اور پھر
اسے خود سے الگ کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھنے کا بولا۔۔۔۔

میں آپ کو پولیس اسٹیشن لے چلتا ہوں وہاں آپ کی مدد ہو جائے "

اگی۔۔۔۔

نہیں نہیں شاہ دل پلینز مجھے وہاں نہیں جانا وہ سب کے سب آپس میں " " ملے ہوئے ہیں وہ مار دیں گے مجھے پلینز-----

گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے شاہ دل نے جب سارہ سے پولیس اسٹیشن جانے کی بات کی تو وہ خوف سے لرز اٹھی-----

ایسا کچھ نہیں ہے مس سارہ آپ کی جان کی حفاظت اب میری ذمہ داری " " ہے اور میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا-----

شاہ دل نے تسلی آمیز انداز میں سارہ کو سمجھایا اور گاڑی کا رخ پولیس اسٹیشن
کی طرف کر لیا۔۔۔۔

رات کے 3 بجے پولیس اسٹیشن پہنچ کر شاہ دل سارہ کو اپنے آفس میں لے
گیا اور اسے وہاں پڑے صوفے پر بیٹھنے کا بول کر خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا
جبکہ سارہ کچھ دیر بعد اس صوفے پر بیٹھی بیٹھی ناجانے کب سو گئی لیکن شاہ
دل باقی کی رات کبھی سارہ کو دیکھتے ہوئے تو کبھی صبح کا انتظار کرتے ہوئے
گزارنے لگا۔۔۔۔



صبح کے 7 بجے شاہ دل صوفے پر سوئی ہوئی سارہ کو ایک نظر دیکھ کر اپنے
آفس سے باہر نکلا اور کمشنر صاحب کو کال کر کے سارا واقعہ سنا دیا۔۔۔۔

کمشنر صاحب شاہ دل کی بات سنتے ہی اسے اور سارہ کو وہیں رکنے کا بول کر
خود اگلے 10 منٹ بعد یہاں آ گئے۔۔۔۔

شاہ دل کے آفس میں داخل ہو کر کمشنر صاحب نے صوفے کی جانب دیکھا تو
سارہ وہاں بیٹھی اپنی آنکھیں مسل رہی تھی یعنی اسے ابھی شاہ دل نے نیند
سے جگایا تھا۔۔۔۔

سارہ کو دیکھتے ہوئے کمشنر صاحب اپنی نظریں چرانے لگے اور یہ بات شاہ دل
کو بھی محسوس ہوئی آخر کیا وجہ تھی کہ وہ سارہ سے نگاہ تک نہیں ملا پارھے
تھے۔۔۔۔

شاہ دل وہ میں جب یہاں آ رہا تھا تو مجھے خبر ملی کہ کبیر خان کا جو شلینگ " مال ہے وہاں چوری ہو گئی ہے تو تم جا کر دیکھو اور ہاں واپسی پر اپنا حلیہ "درست کر کے یونیفارم پہن کر آنا۔۔۔۔

کمشنر صاحب اپنے کانپتے لہجے پر قابو پاتے ہوئے شاہ دل کو یہاں سے بھیجنے لگے جبکہ ان کی ان مشکوک حرکتوں سے شاہ دل کا شک بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

سر وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں اتنے سے کام کے لیے وہاں جاؤں مطلب " پہلے ہم مس سارہ کو سیف جگہ تو پہنچا دیں۔۔۔۔

"میں ہوں یہاں انسپیکٹر شاہ دل تم جاؤ مت بھولو یہ میرا آڈر ہے۔۔۔۔۔"

کمشنر صاحب کے سختی برتنے پر شاہ دل کو جانا ہی پڑا لیکن وہ جانے سے پہلے
سارہ کے قریب گیا اور اپنی جیکٹ اتار کر سارہ کو دینے کے بہانے اس کے
مزید قریب ہوا۔۔۔۔۔

اگر کوئی بھی خطرہ محسوس ہو آپ کو تو میرے آفس کے دائیں طرف ایک "
کھڑکی ہے جو سیدھی باہر کی جانب کھلتی ہے آپ وہاں سے بھاگ جانا ٹھیک
"ہے۔۔۔۔۔"

شاہ دل کے ہلکے سے سرگوشی کرنے پر سارہ نے سہمی ہوئی نظروں سے
اسے دیکھتے ہوئے سر کو آہستہ سے ہلا کر اسے جواب دیا۔۔۔

سارہ کا جواب ملتے ہی شاہ دل نے ایک بار مڑ کر کمشنر صاحب کو دیکھا اور پھر
اپنے آفس سے باہر نکل گیا لیکن وہ وہاں سے جانے کی بجائے پولیس
اسٹیشن کے باہر ہی اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

اور اس کی سوچ کے عین مطابق اگلے 10 منٹ بعد کچھ لوگ اپنا چہرہ
چھپاتے ہوئے پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئے اور اگلے ہی لمحے اسے سارہ
کھڑکی سے باہر نکل کر بھاگتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

سارہ کو دیکھ شاہ دل نے ہارن دیا تو روتے ہوئے سارہ نے مڑ کر شاہ دل کو دیکھا اور بھاگ کر گاڑی کی طرف آئی شاہ دل نے اسے بیٹھنے کا بولا اور پھر سارہ کو لیے اپنے گھر کی طرف جانے لگا۔۔۔۔



رات کے تقریباً 8 بجے فرمان گھر میں داخل ہوا تو وہاں مکمل سناٹا پھیلا ہوا تھا
مکمل خاموشی جو کسی انہونی کا پتہ دے رہی ہو۔۔۔۔۔

"بیہو بیہو جان کہاں ہو۔۔۔۔"

فرمان نے پہلے لاونج میں ہی کھڑے ہو کر ابیہا کو پکارا مگر بدلے میں جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ کچھ حیران پریشان سا ہوتے اپنے ہلکے سے نم بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ابیہا کے کمرے کی طرف چل پڑا۔۔۔۔

"بیہو بے بی ادھر چھپی بیٹھی ہو تم میں کب سے۔۔۔۔"

فرمان بولتے ہوئے جیسے ہی ابیہا کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے ابیہا وہاں
بھی دیکھائی نا دی اور یہی بات اب فرمان کو ٹینشن دینے کا باعث بن رہی
تھی۔۔۔۔

ابیہا ابیہا کہاں ہو یا۔۔۔۔؟؟؟ "

فرمان واپس لاؤنچ میں آکر اونچی آواز میں ابیہا کو آوازیں دینے لگا ساتھ ہی وہ
گھر کے ایک ایک کونے میں ابیہا کو تلاش کرنے لگا مگر وہ نہ ادھر تھی اور نہ
اسے ملی۔۔۔۔

اس وقت ایک عجیب سا خوف فرمان کے چہرے پر پھیل گیا اسے یہی بات
خوفزدہ کر رہی تھی کہ کہیں ابہا اسے چھوڑ کر تو نہیں چلی گئی۔۔۔۔

اپنی اس منفی سوچ کو جھٹلاتے ہوئے وہ جب چھت کی طرف گیا تو اسے
وہاں کا دروازہ لوک ہوا دیکھائی دیا جبکہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ فرمان نے
اسے لوک کیا ہو اور امجد اس کی اجازت کے بغیر کچھ کرنے کی ہمت نہیں
رکھتا تھا۔۔۔۔

"یہ دروازہ کس نے لوک ابہا۔۔۔۔"

فرمان دروازے کی سمت دیکھ کر سوچتے ہوئے اچانک بھاگا اور جا کر دروازہ
کھولا تو اپنے سامنے کا منظر دیکھ اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس
ہوئی۔۔۔۔

ایہا دروازے کے قریب زمین پر گرمی بے ہوش پڑی تھی جبکہ بارش کے
چھینٹے ابھی تک اس کے نازک وجود پر گرتے ہوئے اسے ٹھنڈ سے نیلا
کرنے کا باعث بن رہے تھے۔۔۔

پہلے تو کچھ منٹس فرمان اپنے جسم کو حرکت بھی نہیں دے پا رہا تھا اتنا ہی
شوگد ہو گیا تھا وہ پھر اچانک واپس ہوش میں آتے ہوئے وہ تیزی سے لپک

کمر ابیہا کو اپنی بازوؤں میں اٹھا کر دیوانہ وار اس کے چہرے کو ہی دیکھتے
ہوئے اپنے کمرے کی طرف لیجانے لگا۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی فرمان نے جلدی سے ابیہا کو بیڈ پر لیٹایا اور
تیزی سے اپنا موبائل نکال کر ڈاکٹر صاحب کو کال کی اور خود ابیہا کے قریب
جا کر اس کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر رگڑنے لگا جو کہ ٹھنڈ
سے سرد پڑ چکے تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر بھی فرمان کو جاننے والے تھے تبھی اگلے 10 منٹ میں شدید بارش کے
دوران بھی فرمان کے گھر آ گئے۔۔۔۔

ملک صاحب آپ کا بیوی کو مسلسل بھینگنے کی وجہ سے جسم کا ٹمپرچر بہت "

لو ہو گیا ہے ان کا جسم سرد پڑ گیا ہے اس وقت اور ساتھ بخار بھی بہت ہو

"گیا ہے۔۔۔۔۔"

یہ کچھ میڈیسن ہیں یہ آپ ان کے ہوش میں آنے کے بعد دینا، البتہ میں

نے انہیں انجیکشن لگا دیا ہے تو انشاء اللہ کچھ دیر تک بوڈی ٹمپرچر نارمل ہو

جائے گا مگر تب تک آپ ان کا بہت خیال رکھیں اور ہو سکے تو انہیں گرمی

پہنچانے کی کوشش کریں ان کے ہاتھ پاؤں رگڑیں انشاء اللہ بہت افاقہ ہو

گا۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر صاحب اپنی پیشہ ورانہ رائے دے کر بیگ اٹھائے کمرے سے چلے گئے
جبکہ فرمان مسلسل کرب سے ابیہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ب۔۔۔۔ بی حجاب۔۔۔۔ جان۔۔۔۔"

فرمان ناجانے اور کتنی دیریوں ہی ساکت بیٹھا رہتا جب اسے ہوش میں
واپس ابیہا کی بے ہوشی میں کہے گئے الفاظ لائے۔۔۔۔

بیہو بیہو جان دیکھو میں ادھر ہی ہوں تمہارے پاس بیہو ہوش میں آؤ یا ر "
 "پلیززززز----"

ہوش و حواس میں واپس لوٹتے ہی فرمان تیزی سے ابیہا کے مزید قریب ہوا
 اور پھر اس کے چہرے کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے ہوش میں لانے کی
 کوشش کرنے لگا لیکن ابیہا کے ہونٹ صرف کانپ رہے تھے دوبارہ ان میں
 سے کوئی الفاظ ادا نہ ہوئے----

فرمان نے ابیہا کو کانپتے دیکھ اس کے کپڑوں پر غور کیا تو وہ ابھی ابھی انھی
 بھیکے کپڑوں میں موجود تھی فرمان کو خود کی لاپرواہی پر شدید غصہ آیا مگر اب

اسے ہر احساس کو ایک سمت رکھ کر اپنی بیہوکی دیکھ بھال کرنی تھی جیسی وہ تقریباً بھاگتے ہوئے ابیہا کے کمرے میں گیا اور ایک آرام دہ کپڑے نکال کر واپس اپنے کمرے میں آیا اور ایک نظر بیڈ پر چت لیٹی ابیہا پر ڈال کر لمبی سانس لینے کے بعد کمرے کی ہائٹ آف کرنے کے بعد ابیہا کے پاس آکر اس کے کپڑے تبدیل کرنے لگا۔۔۔۔

نئے کپڑے پہنا کر فرمان ابیہا کے گیلے کپڑوں کو وہیں زمین پر پھینک کر کمرے کی لائٹ دوبارہ جلا کر باتھ روم سے ٹاول لے کر آیا اور ابیہا کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر اس کے خم بالوں کو رگڑتے ہوئے خشک کرنے لگا ساتھ ہی

وہ اپنے ایک ہاتھ سے ابیہا کے دائیں ہاتھ کو تھامے اسے اپنے منہ کے قریب لا کر اپنی گرم سانسوں سے گرم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد ابیہا کے بال کچھ خشک ہو گئے تو فرمان نے ٹاول صوفے ہر اچھال دیا اور خود ابیہا کے بے حد قریب لیٹ کر خود پر کمفرٹر لیتے ہوئے ابیہا کے اوپر بھی وہی کمفرٹر دیا۔۔۔۔

پھر وہ ابیہا کو خود میں مضبوطی سے بھینچنے کے بعد اس کی کمر کو اپنے ہاتھوں سے رگڑتے ہوئے اپنے جسم کی گرمی ابیہا تک پہنچاتا رہا کتنی ہی دیر تک کبھی وہ اپنے پاؤں کی مدد سے ابیہا کے پاؤں کو رگڑتا رہا تو کبھی ابیہا کے

ہاتھوں کو رگڑتے ہوئے اسے گرم کرنے لگتا اور جب اسے اس بات کا یقین
ہو گیا کہ اب ابیہا کا باڈی ٹیپر پھر نارمل ہو گیا ہے تو وہ اسی طرح ابیہا کو اپنے
ساتھ لگائے اس کے کاندھے پر سر رکھے سو گیا۔۔۔۔



صبح کی پہلی کرن ابیہا کے چہرے پر پڑنے سے ہی وہ نیند سے جاگ گئی تھی
مگر کچھ دیر تک یوں ہی لیٹی کل کے متعلق سوچنے لگی جیسے جیسے تمام سینئر

اس کے دماغ میں آرہے تھے ویسے ہی وہ ہڑبڑا کر تیزی سے بیڈ سے اٹھنے لگی لیکن اس کی یہ کوشش فرمان کی بازو کا اس کے پیٹ پر موجود ہونے سے ناکام ہو گئی۔۔۔۔

پہلے تو کچھ خوف اور کچھ ہڑبڑانے سے وہ اپنے ساتھ لیٹے فرمان کو نہ دیکھ سکی مگر اب فرمان کا لمس اسے واپس ہوش دلا گیا تھا تو وہ اپنی گردن بائیں جانب موڑے نیند میں مبتلا فرمان کو دیکھنے لگی جو اپنا ایک ہاتھ ابیہا کے پیٹ پر رکھے ہوئے تھا جبکہ اس کا سر ابیہا کے کاندھے پر موجود تھا اس کے علاوہ ابھی تک اس کی ایک ٹانگ ابیہا کی ٹانگوں کو دبائے ہوئی تھی۔۔۔۔

اپنے ساتھ ایک ہی بیڈ ایک ہی کمفرٹ میں فرمان کی موجودگی سے ابیہا تو آگ
بگولہ ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ساتھ ہی اس کی نظر اپنے تبدیل ہوئے لباس پر پڑی تو اسے ایک پل لگا
سب سمجھنے میں اور اس کی سوچ کے مطابق فرمان اس کی بے ہوشی کا
فائدہ اٹھا چکا تھا۔۔۔۔

ابیہا نے نفرت سے فرمان کا ہاتھ اپنے پیٹ سے اٹھا کر بیڈ پر پٹخا اور فوراً بیڈ
سے اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ ابیہا کے بیڈ سے اٹھنے پر فرمان بھی نیند سے جاگ

گیا اور ہلکی ہلکی آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا جو آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے
نفرت سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔

"اٹھ گئی میری جان اب کیسی ہو اور اور بیہو تم رو کیوں۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کو کھڑے دیکھ خود بھی بیڈ سے نیچے اترا اور تیزی سے اس کے
قریب جا کر پوچھنے لگا کہ اگلے ہی لمحے ابیہا نے فرمان کے منہ پر ایک زوردار
تپھڑ مار دیا جس وجہ سے اس کی بات بھی مکمل ہوئے بغیر وہیں پر دم توڑ
گئی۔۔۔۔

ابہا کے اس ری ایکشن پر فرمان کتنی ہی دیر تک صدمے سے اسے ہی دیکھتا
رہا اسے سمجھ ہی تو نہیں آ رہا تھا کہ ابہا ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہے۔۔۔۔

کیوں کیوں کیوں کیا تم نے ایسے گھٹیا انسان۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کو خاموش پا کر ابہا نے روتے ہوئے چیخ کر اسے دھکا دیتے ہوئے
سوال کیا تو فرمان واپس ہوش میں آیا اور ابہا کی باز پکڑ کر اپنی جانب
کھینچا۔۔۔۔

کیا کیا ہے میں نے ہاں بولو کیوں اتنا اور ری ایکٹ کر رہی ہو وجہ بتاؤ " "مجھے ----

فرمان کو بھی اب ابیہا کی نظروں میں موجود اپنے لیے نفرت غصہ دلا گئی تھی وہ کس طرح ہمیشہ اس کی تذلیل کرتی رہی تھی اور آج تو بغیر کسی جرم کے وہ اس پر الزام عائد کر گئی ----

یہ تم مجھ سے پوچھ رہے ہو گھٹیا آدمی , خود کچھ نہیں جانتے تم خود کو رتی " برابر بھی شرم نا آئی میری بے ہوشی کا فائدہ اٹھاتے , اس حد تک گر سکتے

ہو تم کبھی زندگی میں نہیں سوچا تھا میں نے جب زبردستی نہ ملی تو میرے
"ساتھ بے ہوشی میں چھی۔۔۔۔"

میں بھی کیا کہہ رہی ہوں نا اور کسے کہہ رہی ہو جس میں ضمیر نام کی کوئی "
چیز تک نہیں تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اور تم جیسے سے امید بھی کس بات کی
کی جا سکتی ہے اچھا ہی ہے کہ تم جیسے گھٹیا کمینے انسان سے مجھے اور نفرت
"ہو گئی۔۔۔۔"

بس کر دو ابہا تمہیں ہوش بھی ہے کہ کیا کیا بک رہی ہو تم , جس بات کا "
علم نا ہو اور پختہ یقین نہ ہو وہ بات کرنی نہیں چاہئے جیسا تم گند سوچ رہی

ہو ویسے کچھ نہیں ہوا , بغیر کسی جرم اور بغیر کسی ثبوت کہ تم مجھے ذلیل
"نہیں کر سکتی آخر کیا غلط کیا ہے میں نے ہاں۔۔۔۔"

مسلسل ابیہا کے منہ سے نکلنے والے شعلے فرمان کو جلا کر راکھ کر رہے تھے
ساتھ ہی اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تبھی وہ ابیہا کی بات کاٹتا اسے
اس کی غلطی کا احساس دلانے لگا مگر ابیہا میڈم اس وقت کچھ سوچنے سمجھنے
کی صلاحیت ہی کب رکھتی تھیں وہ تو اپنے غصے اور بے وجہ نفرت میں اندھی
ہو کر فرمان کے دل کو چھلنی کیے جا رہی تھیں۔۔۔۔

مجھے کوئی صفائی نہیں چاہیے تم سے کچھ نہیں سمجھنا میں نے تم جاؤ "

"یہاں سے ابھی جاؤ۔۔۔۔"

ابہا سرخ آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے فرمان پر چیخنی اور ساتھ ہی اپنا بازو فرمان کی گرفت سے نکالا تو وہ ایک افسوس بھری نظر ابہا کے ہچکیاں لے رہے وجود پر ڈالتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ابہا وہیں بیڈ پر پاس زمین پر گرتی چلی گئی۔۔۔



کچھ دیر کی مسافت کے بعد شاہ دل نے گاڑی روکی اور سارہ کو اترنے کا کہتا
خود گاڑی سے نکل کر اپنے گھر کو ان لوک کرتا اس میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

شاہ دل کے پیچھے پیچھے سارہ بھی ڈرتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی اور سہمی ہوئی
نظروں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے گھر کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔

آپ کے گھر میں اور کوئی نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

نہیں ہے کوئی اکیلا ہوں میں اس پوری دنیا میں , ایک ماں تھیں میری "
"اب وہ بھی نہیں ہیں کچھ دن پہلے فوت ہو گئیں۔۔۔"

سارہ کے سوال کا جواب شاہ دل نے سنجیدگی سے دیا اور ساتھ ہی سارہ کو
اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا بی جان کے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

یہ میری بی جان کا کمرہ ہے آپ یہاں رہ سکتی ہیں جب تک آپ کی جان "
کو خطرہ ہے , یہاں کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکل سیف ہیں آپ
یہاں , اور ہاں جس بھی چیز کی ضرورت ہو بتا دینا آپ مجھے , وہ مل جائے گی
آپ کو۔۔۔۔

شاہ دل کی بات پر سارہ نے سر اثبات میں ہلا دیا تو شاہ دل بھی ایک ہلکی
سی مسکراہٹ کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا اور سیدھا کچن میں گھس
گیا۔۔۔۔

کھانا بنانا تو اسے آتا نہیں تھا مگر اب کچھ تو بنانا ہی تھا سارہ کے لیے تبھی
جیسا بھی بنا ویسا ہی کھانا لیے وہ سارہ کے پاس دوبارہ چلا آیا اور بیڈ پر ناشتے کی
ٹرے رکھے اسے کھانے کو بولا۔۔۔۔

سارہ نے ایک محبت بھری نظر شاہ دل پر ڈالی اور نوالہ توڑ کر منہ میں رکھا مگر
اگلے ہی پل اس کا دل کیا کہ وہ نوالہ منہ سے نکال باہر کرے کیونکہ سالن
میں نمک کی مقدار بہت زیادہ تھی وہ ایسا کر بھی دیتی اگر یہ کھانا اس کی
محبت شاہ دل نے نا بنایا ہوتا۔۔۔۔

محبت میں انسان کس قدر اندھا ہو جاتا ہے یہ بات سارہ آج ثابت کر رہی تھی
جو مسلسل مسکراتے ہوئے کھانے کے ساتھ مکمل انصاف کر رہی تھی۔۔۔۔

سارہ کو اتنی لذت سے کھانا کھاتے دیکھ شاہ دل خود پر نازاں ہونے لگا اور بیڈ
پر دوسری سمت بیٹھ کر ایک نوالہ توڑ کر منہ میں رکھا جو اگلے ہی پل اس نے
تھوک دیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے سارہ آپ کو آپ کیسے اتنے شوق سے اس کھانے کو کھا سکتی "
"ہیں جو بالکل زہر بنا پڑا ہے کیا چیز ہیں آپ۔۔۔۔

شاہ دل حیرانگی سے سارہ سے گویا ہوا تو وہ ایک اور نوالہ منہ میں ڈال کر چباتی
ہوئی مسکرا کر شاہ دل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا شاہ دل آپ ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہے ہیں بس نک تھوڑا سا"
تیز ہے باقی سب تو بہت ٹیسی ہے نا اور ویسے بھی اس چھوٹی سے بات کا
اشو بنا کر میں کسی کی محبت اور خلوص سے بنائے گئے کھانے کو ری جیکٹ
"تھوڑی کر سکتی ہوں۔۔۔۔"

سارہ لہجے میں محبت سموئے شاہ دل سے کہتی پھر سے نوالہ توڑنے لگی جب
شاہ دل نے ٹرے پیچھے کر دی۔۔۔۔

چھوڑیں اسے سارہ پلیز مت کھائیں آپ کچھ دیر ویٹ کریں میں باہر سے "
"کچھ کھانے کو لے آتا ہوں۔۔۔۔"

شاہ دل کہتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تو سارہ بھی فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

نہیں پلیززز آپ مجھے چھوڑ کر باہر مت جائیں کھانے کی بات ہے نا تو میں " بنا لیتی ہوں۔۔۔

سارہ کے اچانک بولنے پر شاہ دل حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

آپ کو کھانا بنانا آتا ہے کیا۔۔۔؟؟؟ "

جی جی الحمد للہ بہت اچھا کھانا بناتی ہوں میں اتنا ٹیسٹ ہے میرے "
"ہاتھوں میں کہ آپ اپنی انگلیاں تک چبا جائیں گے۔۔۔۔"

سارہ ہنستے ہوئے شاہ دل سے بولی تو وہ بھی مسکرا نے لگا۔۔۔۔

اور واہ یہ تو پھر زبردست ہو گیا ویسے بھی مجھے باہر کا کھانا زیادہ پسند نہیں "
"ہے لیکن اب تو یہی کھانا مجبوری تھی۔۔۔۔"

"اچھا آپ تھوڑی دیر انتظار کریں میں ابھی کچھ بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"

شاہ دل کو دکھی ہوتا دیکھ سارہ تیزی سے بولی اور مسکراتے ہوئے کمرے سے
نکل کر کچن میں گھس گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد سارہ آلو کے پراٹھے بنا کر کمرے میں لے آئی تو شاہ دل جو بیڈ
پر لیٹا آنکھیں بند کیے ہوئے تھا فوراً سارہ کے قدموں کی چاپ پر سیدھا ہو کر
بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے کچن میں کچھ اور ملا نہیں تو میں یہ آلو کے پراٹھے بنا کر لے آئی امید "
"ہے آپ کو پسند آئیں گے۔۔۔۔"

سارہ ٹرے شاہ دل کے پاس بیڈ پر رکھتی ہوئی بولی مگر آلو کے پراٹھوں کے
ذکر پر آج پھر شاہ دل کو ایہا کی یاد آگئی ساتھ ہی اس کا موڈ خراب ہو
گیا۔۔۔۔

"آپ کھائیں یہ مجھے نہیں کھانے۔۔۔۔"

شاہ دل غصے سے کہتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

آپ کو یہ پسند نہیں ہیں کیا تو پلیز آپ ویٹ کر لیں میں کچھ اور بنا لاتی "

"ہوں لیکن یوں غصہ تو مت ہوں ---

سارہ شاہ دل کے غصے کو باخوبی سمجھ رہی تھی لیکن اصل وجہ تو اسے بھی

نہیں معلوم تھی ----

بہت شکریہ لیکن اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے بھوک نہیں "

"ہے ----

شاہ دل کہتا کمرے سے جانے لگا جب اسے سادہ کی آواز پر رکنا پڑا۔۔۔

تو ٹھیک ہے مجھے بھی بھوک نہیں ہے رکھ دیتی ہوں انھیں واپس کچن "
"میں۔۔۔۔

سارہ کہتی ہوئی بیڈ سے اُٹے اٹھانے لگی تو شاہ دل پلٹ کر اس کے ہاتھ
سے اُٹے واپس لیتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

"ٹھیک ہے یار کھا لیتا ہوں لیکن آپ بھوکی نہیں رہیں گی۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل نوالے توڑ کر کھانے لگا سارہ خاموشی سے اسے
کھاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیسے بنے ہیں۔۔۔؟؟؟"

"بہت اچھے۔۔۔۔"

سارہ کے سوال پر شاہ دل نے سنجیدگی سے جواب دیا کیونکہ ان پراٹھوں کا ٹیسٹ بالکل ایسا کے پراٹھوں جیسا تھا جس کا ہر نوالہ شاہ دل کو اپنے گلے میں پھنستا محسوس ہوتا دو تین مزید نوالے کھا کر شاہ دل اٹھ کر کمرے سے نکل گیا جبکہ سارہ اسے جاتا دیکھ مسکراتی رہی اور خود شاہ دل کا چھوڑا ہوا ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔



فرمان کے جانے کے آدھے گھنٹے بعد ابیہا دروازہ لوک کر چکی تھی ساتھ ہی اس نے اس کمرے کی کھڑکی دیکھی جو کہ لان میں کھلتی تھی پھر امجد کو موجود نہ پا کر وہ اس راستے سے باہر لان میں آئی اور اندھا دھند بھاگ کر گیٹ سے باہر نکل گئی اسے فرمان سے دور جانا تھا جو کہ وہ جا رہی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ انسان اللہ کے فیصلوں کے آگے اپنی نہیں منوا سکتا۔۔۔۔

وہیں دوسری سمت فرمان کو کمرے سے گئے تقریباً 2 گھنٹے ہو گئے تھے وہ تب کا وہاں سے نکل کر سیدھا چھت پر چلا گیا تھا اور ابیہا کی باتوں پر غور کرتے ہوئے سگریٹ پر سگریٹ پھونکے جا رہا تھا یوں ہی اپنے جلے ہوئے دل کو سگریٹ سے اور جلانے کے بعد وہ کچھ حد تک ریلیکس ہوتا چھت سے

واپس نیچے آیا اور کچن میں جا کر ابہا کے لیے پھر سے دھیان کے ساتھ
آملیٹ بنایا اور بریڈ کے سلائس لیے ایک کپ چائے کا بنا کر سب کچھ ٹرے
میں سجانے کے بعد کمرے کی جانب چل پڑا جیسے ہی اس نے کمرے کا
دروازہ بند دیکھ کر اسے پاؤں کی مدد سے کھولنا چاہا جو کہ نہ کھلا کیونکہ وہ اندر
سے لوک تھا۔۔۔۔

ابہا یار لوک کیوں کیا ہے ٹھیک ہے مت کرو مجھ سے بات لیکن یار کھانے "
"سے کیسی ناراضگی وہ تو کھا لو پلیز یار دروازہ کھولو اور ناشتہ کر لو۔۔۔۔"

ایک ہاتھ سے دروازے کو کھٹکھٹاتے ہوئے فرمان نے ابیہا کو دروازہ کھولنے
کا کہا مگر وہ اگر وہاں ہوتی تبھی بات سنتی اس کی----

مزید ایک بار پھر سے کھٹکھٹانے کے بعد بھی جب فرمان کو کوئی جواب موصول
نہ ہوا تو اس کا سیدھا دھیان ابیہا کی بے باقوفی پر ہی گیا جو کہ وہ کر سکتی
تھی----

ٹرے کو پاس پڑے چھوٹے سے ٹیبل پر رکھ کر فرمان نے غصے سے ایک
زوردار ٹانگ دروازے کو ماری تو وہ لگے ہی پل کھل گیا کیونکہ لوک جو ٹوٹ گیا
تھا----

کمرے میں داخل ہو کر پورے کمرہ دیکھ لینے کے بعد باتھروم میں بھی جب فرمان کو ابیہا نہ ملی تو اچانک اس کی نظر کمرے کی کھلی کھڑکی کی طرف گئی جو کہ فرمان نے تو کبھی نہیں کھولی تھی مطلب ابیہا یہاں سے----

"ابیہا بیہا-----"

زور سے ایک ہاتھ دیوار پر مار کر فرمان نے چیخ کر ابیہا کو پکارا اور غصے سے تن فن کرتا ہوا گاڑی کی چابی لیے گھر سے باہر نکل گیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی----

صبح کے 10 بجے سے گھر سے نکلے ہوئے رات کے 7 بج گئے تھے مگر فرمان
کو ایہا سارا شہر چھان لینے کے بعد بھی کہیں دیکھائی نہ دی وہ پاگلوں کی طرح
سرکوں پر گاڑی بھگائے جا رہا تھا دل ہی دل میں دعاگو تھا لیکن ابھی تک
اسے سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ ملا۔۔۔۔

ایہا پیدل چلتی ہوئی جا کر ایک پارک میں بیٹھ گئی تھی کوئی ٹھکانہ تو تھا نہیں
اس کے پاس جہاں وہ جا سکتی تھی ادھر بیٹھ کر اپنی قسمت پر رونے لگی
اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسے رات ہو گئی تھی جب اچانک چوکیدار نے آکر اسے
وہاں سے جانے کا کہا۔۔۔۔

"بھائی میں صرف بیٹھی ہوں یہاں۔۔۔۔"

تو ہم کیا کریں بی بی ہم نے بند کرنا ہے اسے تم جاؤ بڑی مہربانی ہو "
 "اگے۔۔۔۔"

ابیہا نے جب بولنا چاہا تو آگے سے اس چوکیدار نے اس کی بات کاٹتے ہوئے سختی سے اسے جانے کا کہا تو ابیہا کو بھی وہاں سے نکلنا ہی پڑا وہ کچھ خوفزدہ سی ہو کر سنسان سرک پر چلنے لگی جہاں کچھ کچھ دیر کے وقفے سے ایک آدھ گاڑی یا موٹر سائیکل گزر جاتی تب ابیہا اور ڈر جاتی تھی۔۔۔۔

ابھی یہ خوف ہی ختم نہ ہوا تھا جب اچانک سڑک کے کنارے پر کھڑے کچھ
آوارہ گندے اس کا پیچھا کرنے لگے اونچے اونچے قہقہے لگاتے وہ ابیہا کے جسم
کو غلیظ نظروں سے گھورتے آپس میں باتیں کر رہے تھے تب ابیہا ان کی باتوں
پر غور کرتی تیزی سے چلنے لگی۔۔۔۔

ارے رکو تو سہی جانے من اتنی جلدی کہاں جانے کی ہے، ہمارا بھی بھلا "
"اکر دو، ساتھ چلو ہمارے ساری رات عیاشی کروائیں گے۔۔۔۔"

ان گنڈوں میں سے ایک نے اونچی آواز میں ہانکتے قمتہ لگا دیا جس میں باقی
بس کے قمتے بھی شامل ہو گئے مگر ابیہا کے تو اپنے ہاتھوں پاؤں سے جان
نکلنی محسوس ہو رہی تھی ساتھ ہی اس کی ٹانگیں بے جان ہو کر مزید اس
کے جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکاری تھیں لیکن اسے ہمت نہیں ہاری تھی
تبھی ہمت سے کام لیتے ہوئے وہ یوں ہی چلتی رہی جب اچانک ایک گنڈے
نے تیزی سے لپک کر ابیہا کا ہاتھ تھام لیا اور اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

"ارے رکو تو سہی جانے من اور کتنا ترپاؤ گی۔۔۔۔"

وہ گنڈہ ابیہا کا چہرہ اپنی طرف کرتا اس سے گویا ہوا ساتھ ہی اس نے ابیہا کے
چہرے کو چھونا چاہا جب اچانک ابیہا نے تیش میں آکر اس کے منہ پر تھپڑ
مارنا چاہا جسے راستے میں ہی اس گنڈے سے روک لیا اور ابیہا کے اسے ہاتھ کو
دبویج کر چومنے لگا۔۔۔۔

ارے گریٹا اتنا غصہ اف تجھے پتہ ہے کہ مجھے گرم لڑکیاں بہت پسند ہیں "

جن میں تجھ جیسی آگ ہو آج بہت مزہ آئے گا تجھ سے اپنی پیاس بجھا کر

"گارنٹی دیتا ہوں اس بات کی۔۔۔۔

ایک بار پھر سے بول کر وہ ابیہا کے اسی ہاتھ کو دانتوں سے کاٹنے لگا ابیہا تو
درد کی شدت سے بلبلا اٹھی لیکن وہاں موجود بے ضمیر لوگوں کو فرق ہی کب
پڑتا تھا بلکہ وہ تو اس کی آہ و پکار پر انجوائے کرتے تھے۔۔۔۔

اب بھی وہ تینوں ابیہا کے قریب آکر اس کو ہوس بھری نظروں سے گھورتے
ہوئے ساتھ ساتھ ابیہا کے جسم کو چھونے لگے کوئی ابیہا کی کمر پر ہاتھ پھیر
رہا تھا تو کوئی اس کے پیٹ پر چٹکی کاٹ رہا تھا ابیہا تو اپنے انجام کا سوچ کر
ہی روتے ہوئے ان کی منتیں کرنی لگی جس کا کوئی اثر نہ ان پر ہونا تھا نہ
ہوا۔۔۔۔

"پلینز مجھے چھوڑ دو جانے دو مجھے خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔"

ابہا نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ ایک بار پھر سے ان کی منت کی لیکن بدلے
میں ایک گنڈے نے اس کے کپڑوں کی بازو کو پھاڑ دیا تب اچانک ابہا نے
غصے سے اسے ٹانگ اسے ماری جبکہ لگے ہی پل اس پہلے والے گنڈے کا
کھینچ کر الٹے ہاتھ کا لگایا گیا تمپڑ ابہا کے نازک گال پر نشان چھوڑ گیا اور
ساتھ ہی ہونٹ کا کنارہ پھٹ کر خون کی ایک لکیر گردن تک بہہ کر پہنچ
گئی۔۔۔۔

ان لوگوں کی درنگی مزید بڑھ چکی تھی اب وہ ابیہا کے تمام کپڑوں کو پھاڑنے
میں مصروف تھے اور ساتھ ہی ابیہا کے چیلنے میں بھی تیزی آگئی تھی وہ
مسلسل بچاؤ بچاؤ کوئی ہے کی رٹ لگائے ہوئی تھی۔۔۔۔

فرمان جو سرخ آنکھوں میں غصے کے ساتھ پریشانی لیے ابیہا کو ڈھونڈ رہا تھا تو
اس جگہ بھی آیا لیکن یہاں بھی اسے ابیہا دیکھائی نادی اب اس کی ابیہا کے
مل جانے کی امید بھی دم توڑنے لگی تھی تبھی وہ گاڑی کو بریک لگائے باہر
سرک پر نکلا اور ایک مکا زور سے گاڑی کے بونٹ پر مار کر چیخ پڑا۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ بے بس سا ہو کر سڑک پر گرتا چلا گیا آنسو اس کے آنکھوں سے
نکلنے کو بے چین تھے لیکن وہ انھیں بہنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا وہ تو
بس آسمان کی طرف منہ کیے دل ہی دل میں اپنے رب سے مخاطب تھا جو
کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں واپس بھیجتا پھر بھلا فرمان کی دعا کیسے نہ قبول
ہوتی۔۔۔

ابھی وہ یوں ہی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا
جب اچانک اس کے کان میں ایہا کے چیخنے کی آواز پڑی اور اگلے ہی پل
فرمان چونک کر کھڑا ہو گیا تو اسے پھر سے بچاؤ کی آواز سنائی دی اور بس آواز
سننے ہی فرمان نے اپنی گاڑی میں موجود اپنی گن نکالی اور ہاتھ میں مضبوطی

سے پکڑے اس جانب دھوڑ لگا دی مگر اس جگہ پہنچ کر سامنے موجود منظر دیکھ
کر فرمان کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

پھٹے ہوئے کپڑے ابہا کے منہ سے نکل رہے خون کے ساتھ اس کے
ساتھ گنڈوں کی ہو رہی نازیبا حرکات فرمان کو پاگل ہی تو کر گئی تھیں اور اسی
پاگل پن میں وہ ایک بھی پل ضائع کیے بغیر تیش سے آگے بڑھا اور پھر
اپنے ہاتھ میں موجود گن سے ان چاروں گنڈوں پر فائر کر دیا جب تک اس کی
گن کی 11 کی 11 گولیاں ختم نہ ہو گئیں تب تک فرمان کا ہاتھ نہ رکا اور
دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب کے سب سڑک پر ڈھیر ہو گئے۔۔۔۔

ابہا گولیوں کی آواز پر ڈر کر آنکھیں بند کیے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتی سڑک پر
بیٹھ گئی تھی جب کچھ دیر بعد اسے اپنے دائیں بازو پر کسی کی مضبوط گرفت
محسوس ہوئی ساتھ ہی اسے کھینچ کر کھڑا کیا گیا تھا اس لمس میں اس قدر سختی
تھی کہ ابہا نے درد سے کراہ کر اس شخص کو دیکھا مگر فرمان کو خود کا بازو
تھامے کھینچ کر لے جاتے دیکھ ابہا کی وہی چھوڑو مجھے کی رٹ دوبارہ شروع ہو
گئی۔۔۔۔

جس پر فرمان کے کان پر ایک جوں تک نہ رینگے اس نے یوں ہی کھینچ کر
ابہا کو گاڑی تک لانے کے بعد دھکیل کر اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھایا

اور دروازہ لوک کر کے خود گاڑی میں بیٹھ گاڑی سٹارٹ کیے اس کو گھر کی
جانب موڑ لیا۔۔۔۔

فرمان کا چہرہ خوفناک حد تک سنجیدہ تھا اس کا غصہ دیکھ کوئی بھی ڈر سے
کانپ اٹھے لیکن ابیہا میڈم ابھی بھی ایک ہی بات بولے جا رہی تھی اسے
فرمان سے شاید ڈر لگتا ہی نہیں تھا یا فرمان نے اب تک اسے اپنا اصل
روپ دیکھایا نہیں تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی کو گھر کی پورچ میں روک کر فرمان تیزی سے گاڑی سے اترا
اور دروازہ کھول کر ابیہا کو بھی باہر نکال کر یوں ہی اس کا بازو پھر سے تھامے

گھر میں لیجانے لگا جب اچانک لاونج میں پہنچتے ہی ابیہا نے ایک جھٹکے کے
ساتھ اپنا بازو فرمان کی گرفت سے نکالا۔۔۔۔

تم سمجھتے کیا ہو آخر خود کو ہاں کہا نا کہ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ نفرت "
"کرتی ہوں تم سے تو کیوں زبردستی کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔۔۔

ابیہا کی نفرت ابھی بھی بجائے ختم ہونے کے فرمان کے لیے مزید بڑھی ہی
تھی بقول اس کے فرمان اس کے سامنے ہیرو بنتا تھا جبکہ اس کی زندگی برباد
کرنے اور درد کی ٹھوکریں کھانے میں سب سے بڑا کردار اسی کا تھا۔۔۔۔

ابہا میرا دماغ اس وقت بہت خراب ہے اسے مزید خراب مت کرو جاؤ "
اپنے کمرے میں اس متعلق ہم چھر کبھی بات کریں گے مگر ابھی بات مانو
"میری۔۔۔۔

فرمان ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی مسلتا ابہا سے گویا ہوا مگر ابہا نے فرمان کی
بات پر عمل کرنا سیکھا ہی کب تھا۔۔۔۔

نہیں رہنا تمہارے ساتھ اتنی سی بات تمہارے موٹے دماغ میں گھستی "
"نہیں ہے کیا، جا رہی ہوں میں جو کرنا ہے کر لو۔۔۔۔

ایہا فرمان کو جھڑک کر باہر کی سمت پلٹ کر جانے لگی جب اچانک فرمان
نے ہاتھ لمبا کر کے ایہا کی بازو کہنی کے پاس سے دبوچی اور کھینچ کر ایک
تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔۔۔۔

بہت شوق چڑھا ہوا ہے تمہیں ان جیسوں کی ہوس کا شکار بننے کا، کچھ "
اندازہ بھی ہے کہ اگر میں نا پہنچتا وقت پر تو کیا ہو سکتا تھا تمہارے ساتھ
ہمیشہ ہمیشہ مجھے اور میری بات کو دو کوڑی کی بھی اہمیت نہیں دی تم نے
میری بے لوث محبت کے بدلے میں صرف نفرت ہی دی مجھے مگر اب ،
بہت ہو گیا بہت کر لی تمہاری بے وقوفیاں برداشت اب اور نہیں ، تمہیں
"تمہاری زبان میں ہی سمجھانا پڑے گا۔۔۔۔"

فرمان یوں ہی ابیہا کو دبوچے اپنی شعلہ بار نظروں سے اس کو جھلساتے ہوئے
ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا اور پھر کھینچ کر ابیہا کو کمرے کی سمت لیجانے
لگا۔۔۔۔۔

بس بہت دیکھ لیے تمہارے ڈرامے بہت کر لیا برداشت اتنے دونوں سے "
تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ شاید تمہیں خود میری محبت بدل دے تمہیں بھی مجھ
سے محبت ہو جائے، لیکن نہیں تم جیسے لوگوں کو عزت یا محبت اس ہی
کہاں آتی ہے، اب تک ہر بات مانی تمہاری جو تم نے چاہا وہی کیا ورنہ پوچھ لو
کسی سے بھی کہ ملک فرمان کی اصلیت کیا ہے، اتنے پیار سے تو شاید کبھی

کسی سے بات تک نہیں کی میں نے لیکن تمہاری ہر بکو اس چپ چاپ
برداشت کی خود کو ذلیل ہونے دیا، اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی تمہیں
خود احساس نہیں ہوا الٹا سر پر چڑھ گئی ہو تم میرے، ایک بات پلے باندھ
لو اپنے کہ ملک فرمان اگر کسی کو اپنی عادت بنا سکتا ہے تو اسے اس کی
اوقات بھی دیکھا سکتا ہے رہو اسی جگہ جب تک دماغ ٹھکانے نہیں آتا
"تمہارا۔۔۔۔"

ابہا کو کمرے میں لا کر بولنے کے ساتھ ہی فرمان اسے بیڈ پر دھکیل کر خود
کمرے سے باہر جا کر اسے لوک کر چکا تھا اس وقت مکمل پگھلایا ہوا تھا وہ

اس کا انداز اس کی زبان سب کچھ اس فرمان سے بہت الگ تھی جسے اب
تک ابیہا دیکھتی آئی تھی۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب فرمان کو دروازہ لوک کرتے دیکھ ابیہا فوراً اٹھ کر دروازے
تک پہنچی اور دروازہ پیٹتے اسے کھولنے کا بولنے لگی مگر نہ اسے فرمان کے
مرضی کے بغیر کھلنا تھا نہ وہ کھلا اور ابیہا یوں ہی دروازے پر ہاتھ مارتے
ہوئے سو گئی۔۔۔۔



رات کا دوسرا پہر تھا جب شاہ دل واپس گھر لوٹا سارہ کی موجودگی میں اسے گھر
میں رہنا پسند نہیں تھا اگر بات سارہ کی زندگی کی نا ہوتی تو وہ کبھی اسے ادھر
رہنے بھی نا دیتا۔۔۔

لیکن اب جب تک وہ یہاں تھی وہ تب تک اس سے جتنی ہو سکے اتنی دوری
قائم رکھنا چاہتا تھا اسی لیے آج خلاف معمول وہ بہت دیر سے گھر واپس لوٹا
تھا ابھی دے قدموں کے ساتھ وہ لاؤنج میں ہی آیا تھا جب اچانک اسے سارہ
کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

شدید پریشانی اور حیرانگی کے ساتھ وہ بھاگ کر بی جان کے کمرے میں گیا
جہاں اب سارہ رہ رہی تھی تو اسے سارہ بیڈ پر کسبل اوڑھے لیٹے سوتی ہوئی
دیکھائی دی اس کا چہرہ اس وقت دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا خوفزدہ سی وہ
ناجانے کیا خواب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"چھوڑ دو انھیں مت مارو میرے بابا کو پلیز۔۔۔۔"

"بابا بابا۔۔۔۔"

سارہ بار بار ایک ہی الفاظ دہرائے جا رہی تھی ساتھ ہی وہ اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے نا جانے کس کو دھکیل رہی تھی۔۔۔۔

شاہ دل کچھ دیر تک خاموش کھڑا سارہ کو دیکھتا رہا مگر جب اس کے رونے چیخنے میں اور جسم کی لرزش میں اضافہ ہونے لگا تو وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور ہاتھ کی مدد سے سارہ کا کاندھا ہلا کر اسے نیند سے جگانے لگا۔۔۔۔

سارہ سارہ ریلیکس کچھ نہیں ہوا کوئی نہیں ہے یہاں سب ٹھیک ہے " "ہوش میں آئیں۔۔۔"

شاہ دل نے دو تین مرتبہ سارہ کے کاندھے کو چھو کر اسے پرسکون کرنا چاہا
مگر وہ اب ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے سانس بھی سہی سے نہیں لے پا
رہی تھی جب شاہ دل نے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر مضبوطی سے اس
کے دونوں شانے تھامے اور اسے جھنجھوڑ کر اٹھنے کو کہا۔۔۔۔۔

تو اگلے ہی لمحے سارہ نے اپنی بھگی بند آنکھوں کو کھولا اور شاہ کو دیکھتے ہی اس
کے سینے میں خود کو چھپاتی اونچی آواز میں رونے لگی۔۔۔۔۔

مار دیا انھوں نے مار دیا شاہ دل میرے بابا کو مار دیا وہ اب مجھے بھی جان "

سے مار دیں گے , بابا درد سے تڑپ رہے تھے میں کچھ نہیں کر پائی ان کے

" لیے , میں انھیں بچا نہیں سکی شاہ دل مر گئے وہ ----

کرب اور تکلیف سارہ کے ہر انداز سے ظاہر تھی سارہ کی تکلیف کا اندازہ شاہ

دل باخوبی لگا سکتا تھا تبھی اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے وہ ایک ہاتھ

اس کے بالوں میں پھیرتا اسے سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا ----

کافی دیر تک یہی عمل دہرانے کے بعد جب شاہ دل کو محسوس ہوا کہ سارہ خاموش ہو چکی ہے تو اس نے ہلکے سے اسے خود سے الگ کر کے دیکھا تو وہ سو چکی تھی۔۔۔۔۔

انتہائی نرمی کے ساتھ اسے بیڈ پر لیٹا کر ایک نظر اس کے بھیگے چہرے پر
ڈالتا شاہ دل کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔



اگلا پورا دن فرمان بہت مصروف رہا تھا صبح سے ہی اسے ایک ضروری کال آ گئی تھی جس وجہ سے اسے شہر کے باہر جانا پڑا سارا دن وہیں گزار کر جب وہ واپس رات کے 8 بجے گھر آیا تو شفقت (باورچی) اور سلمہ (نوکرائی) سے اسے معلوم ہوا کہ ابیہا میڈم کل رات سے بھوکی پیاسی کمرے میں بیٹھی ہیں۔۔۔۔

ہم نے بہت منتیں کیں صاحب جی لیکن میڈم غصے سے چیخنے لگیں اور "کھانا اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔۔"

سلمہ نے ایک بار پھر سے فرمان کو تفصیل بتائی تو وہ آنکھیں بند کر کے اپنے دانت پیستے ہوئے ابہا کے بارے میں سوچنے لگا اور پھر اچانک بولا۔۔۔۔

"مجھے لا کر دو کھانا۔۔۔"

فرمان کا حکم ملتے ہی سلمہ کچن کی جانب چل پڑی جبکہ فرمان اپنے کمرے میں گھس گیا۔۔۔۔

اپنی جیکٹ جس میں وہ گن رکھے ہوئے تھا وہ بیڈ پر اتار کر پھینکنے کے بعد اس نے اپنے بوٹ اتار کر رف چپل پہنی اور شرٹ کی کف کھول کر کہنی تک

فولڈ کرنے کے بعد وہ ہاتھ روم میں گیا اور منہ ہاتھ دھو کر ٹاول سے خشک کرتا واپس کمرے میں آگیا تب تک سلمہ بھی اسے بلانے آگئی تھی جسے جانے کا بولتا وہ بھی ٹاول صوفے پر اچھال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

سلمہ کے ہاتھ سے ٹرے تھامے اسے اپنے کواٹر میں جانے کا کہتے وہ ابیہا کے کمرے میں داخل ہونے لگا جب اچانک اس کے موبائل پر میسج آیا جو اس نے دروازے کھولتے ہوئے اپنی جینز کی جیب سے موبائل نکال کر پڑھا مگر اس سے پہلے وہ موبائل واپس جیب میں ڈالتا ابیہا میڈم اسے اپنے لفظوں کے وار سے گھائل کرنے لگیں۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے ملک فرمان کے مجھے اپنی قید میں رکھ کر تم مجھے یا میری " محبت کو پا لو گے , بلکل نہیں غلط فہمی ہے تمہاری میں مر جاؤں گی لیکن "تمہاری یہ خواہش کبھی نہیں پوری ہونے دوں گی۔۔۔

ابہا کے نفرت بھرے لہجے سے فرمان کو تکلیف تو ہوئی مگر وہ اسے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے آرام سکون سے بغیر کوئی تاثر چہرے پر لائے وہ چلتا ہوا ابہا تک آیا اور پھر سائیڈ ٹیبل پر ٹرے کے ساتھ بے دھیانی میں اپنا موبائل بھی رکھ کر) جو اس کے ہاتھ میں ہی موجود تھا (ابہا کو عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ٹھیک ہے ابیہا مان لیا بہت دفعہ کہہ چکی ہو تم یہی بات اب اٹھو اور کھانا "
"کھا لو۔۔۔۔"

نہیں کھانا میں نے تمہارا حرام کا دیا ایک بھی نوالہ بھوکی مر جاؤں گی لیکن "
"یہ بالکل نہیں کھاؤں گی۔۔۔۔"

ابیہا کی اکڑ تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

دیکھو ابیہا پلیزز چپ چاپ کھا لو یہ کھانا میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کرنا "
"چاہتا۔۔۔۔"

اوووووو اچھا زبردستی یہی تو کرنا جنتا ہو تم اور آتا ہی کیا ہے تمہیں لیکن "

میری ایک بات دھیان سے سن لو تم کہ میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی

"نہیں کھانا مطلب نہیں کھانا اب جاؤ یہاں سے سر مت کھاؤ میرا۔۔۔۔"

فرمان کی نظروں میں اپنی نظریں گاڈھے ابہا نے ایک بار پھر سے اسے دھتکارا

اور رخ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

یار پلینرزز ابیہا کھا لو نا کھانا کیوں کر رہی ہو ایسے آخر کھانے سے کیسی "

نارا ضلکی , پلینرزز یار میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے آگے اور سوری بھی بولتا ہوں

"کل کے لیے لیکن یار خود کو اذیت مت دو تم۔۔۔۔"

فرمان سچ میں ہاتھ جوڑے ابیہا سے معافی مانگنے لگا لیکن وہ یوں ہی رخ

موڑے بیٹھی رہی۔۔۔۔

تم ہاتھ جوڑو یا پاؤں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی مجھے تم جیسے گھٹیا "

شخص کی معافی چاہیے نکلو ادھر سے اب مزید ایک منٹ بھی میں تمہیں

"برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

ابہا کی بے حسی پر فرمان کے دل کے ان گنت ٹکڑے ہو گئے لیکن وہ بکھرنا
نہیں چاہتا تھا تبھی خود کو سنبھالے رکھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے مت کھاؤ کل سے میں بھی بھوکا ہوں تو اگر مرے بھی تو "
"دونوں ساتھ میں ہی مریں گے۔۔۔۔"

اتنا کہتے ہی فرمان کمرے سے باہر نکل گیا جب اچانک اسے اپنے موبائل یاد آیا
تو وہ واپس سے کمرے میں داخل ہوا تب اسے ابہا ٹرے بیڈ پر رکھے کھانا
کھلاتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

کوئی خوش فہمی مت پالنا تم , تمہارے ساتھ مرنا بھی گوارہ نہیں ہے مجھے "

"تبھی کھا رہی ہوں یہ ---"

فرمان کو دیکھ کر ابہا نے اسے جتنا ضروری سمجھا مگر فرمان خاموشی سے ہلکا سا مسکراتا ہوا بیڈ کے قریب آیا اور اپنا موبائل اٹھا کر واپس کمرے سے نکل گیا لیکن کمرے کو لاک کرنا وہ نہیں بھولا تھا اب مزید رسک لینے کی ہمت نہیں تھی اس میں کیونکہ اب معاملہ اس کی زندگی اس کی محبت کا تھا۔۔۔۔۔



اگلے 2 دن کیسے گزرے خود فرمان کو بھی پتہ نہ چلا وہ آج کل ایک رائیس مل شروع کرنے والا تھا جس وجہ سے اس پر کام کا بوجھ بہت زیادہ تھا لیکن جب بھی وہ آدھی رات کو واپس گھر آتا تو سب سے پہلا سوال اس کا ابیہا کے بارے میں ہی ہوتا تھا۔۔۔

ایہا کے کھانے اس کی خیریت کا سن کر پرسکون ہوتا وہ سلمہ کو جانے کا بول
کر خود ہلکے سے ایہا کے کمرے کو کھولتا اور جا کر بیڈ پر سو رہی ایہا کے قریب
زمین پر بیٹھ جاتا اور گھنٹوں اسے یوں ہی سوتا دیکھتا رہتا۔۔۔

محبت انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے یہ ملک فرمان کی حالت سے اندازہ لگایا
جا سکتا تھا جو ایک ظالم درندے سے سچا عاشق بن چکا تھا۔۔۔

بیہو جان مجھے مکمل یقین ہے کہ ایک نا ایک دن تمہیں بھی مجھ سے لازمی "
"محبت ہو جائے گی اور اس ایک دن کا انتظار مجھے شدت سے ہے۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کو دیوانہ وار نائٹ بلب کی روشنی میں دیکھتا دل میں خود سے مخاطب
ہوا اور پھر اچانک اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے 3 کا
ہندسہ دیکھا رہی تھی آج خلاف معمول اسے زیادہ دیر ہو گئی تھی جبکہ صبح پھر
سے اسے بہت کام کرنا تھا اپنی محبت کا دیدار کرتے اسے وقت گزرنے کا
اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔۔

ایک آخری مرتبہ ابیہا کو دیکھتا وہ اٹھا اور دبے قدموں کے ساتھ کمرے سے
نکل کر اسے لاک کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔



اگلے دن فرمان کے سبھی دوست جن سے اس کی خاص پہچان تھی وہ لوگ
فرمان کے گھر ڈنر کے لیے آگئے تھے یہ سب ارسلان کی کارستانی تھی اسی
نے زبردستی سب کو بول کر کے فرمان نے انہیں انویٹ کیا ہے یہاں بلایا
تھا۔۔۔

رات 7 بجے سب دوست جب فرمان کے گھر میں داخل ہو گئے تو ارسلان نے اسے مسیج کر کے گھر آنے کا کہا فرمان کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ اگنور کرتے ہوئے آج جلدی گھر آگیا۔۔۔۔

امجد سے بول کر اس نے ڈنر تیار کروا لیا تھا اور اسے ڈرنکس لانے کا بھی کہہ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ارسلان آج اسی وجہ سے یہاں آیا تھا۔۔۔۔

رات کے 8 بجے فرمان گھر میں داخل ہوا اور صرف منہ ہاتھ دھو کر ان سب کے ساتھ آکر اپنے اسپیشل روم میں جو اسی لیے استعمال کیا جاتا تھا وہاں آ

کر ان سب سے مل کر بیٹھ گیا لیکن اس کا دھیان سارا ابیہا میں اٹکا ہوا تھا
آخر ابھی تک اس نے ابیہا کی خیریت جو دریافت نہیں کی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد سب نے ڈنر کیا اور پھر ان کی اسپیشل پارٹی شروع ہو گئی
یعنی ڈرنکس کی بوتلیں اور گلاس کے ساتھ چکھنا امجد اٹھا کر لے آیا تھا تقریباً دو
گھنٹے تک ڈرنک کرنے کے بعد فرمان کے 3 دوست تو ڈولتے ہوئے فرمان
سے مل ملا کر واپس اپنے اپنے گھر چلے گئے جبکہ ارسلان یہیں فرمان کے
پاس بیٹھا ڈرنک کرتا رہا۔۔۔۔

فرمان یار تو ابھی تک ہنی مون پر کیوں نہیں گیا۔۔۔۔؟؟؟ "

اچانک ارسلان کا پوچھا گیا سوال فرمان کو چونکا گیا لیکن وہ جواب میں سرخ آنکھوں کے ساتھ سوائے سر نفی میں ہلانے کے اور کچھ نہ کر سکا۔۔۔

یار ایک بات بتا سچ سچ کہ تو نے شادی کی بھی ہے یا نہیں , کیونکہ نہ تو تو " نے ہم میں سے کسی کو اپنی شادی میں بلایا نہ کوئی فنکشن کیا آخر وجہ کیا ہے اس رازداری کی۔۔۔۔؟؟؟

ارسلان چکن پکوڑا اٹھا کر منہ میں رکھتا شوخ نظروں کے ساتھ فرمان سے ایک اور سوال کر گیا فرمان بھی حد سے زیادہ ڈنک کر چکا تھا تبھی دو انگلیوں سے اپنی پیشانی دباتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے بولنا شروع ہو گیا۔۔۔

ہاں یار تو سہی کہتا ہے مجھے بھی میری شادی شادی نہیں لگتی میاں بیوی " میں ایسا تھوڑی ہوتا ہے ہمارا تعلق تو ایسا ہے جیسے دو اجنبی ایک ہی چھت کے نیچے رہ رہے ہوں بس۔۔۔

یہ کیا کہہ رہا ہے تو فرمان مطلب کہ تیرے اور بھابھی کے بیچ ابھی تک " کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔؟؟؟

ارسلان کا سارا نشہ اس ایک بات سے ہی اتر گیا تھا وہ حیران ہی تو رہ گیا تھا کہ فرمان ایسا کب سے ہو گیا ہاں یہ سچ تھا کہ وہ لڑکیوں کے چکر میں نہیں پڑا تھا کبھی لیکن ارسلان فرمان کی طبیعت سے بھی واقف تھا کہ وہ منواتا اپنی ہی ہے اگر اسے کوئی لڑکی پسند آئی تھی وہ اس سے نکاح تک کر چکا تھا پھر بھلا وہ اپنا حق حاصل کرنے میں جھجھک کیوں رہا تھا۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں یار وہ تو مجھے ہاتھ تک نہیں لگانے دیتی ہر وقت ایک ہی " بات بولتی رہتی ہے نفرت کرتی ہوں نفرت یہاں بہت تکلیف ہوتی ہے یار " اس کی اس بات سے۔۔۔۔

فرمان اپنے دائیں ہاتھ کو سینے پر مارتے ہوئے ارسلان کو حقیقت بتانے لگا
اس کی تکلیف پر ارسلان کو بھی دکھ ہوا تو اگلے ہی لمحے ارسلان اپنی جگہ سے
اٹھ کر فرمان کے قریب آکر بیٹھ گیا اور ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر
رکھا۔۔۔۔۔

فرمان یار تجھے اتنا بھی نہیں پتہ کہ بیویاں تو ایسے ہی کرتی ہیں تاکہ اپنے "
نخرے اٹھوا سکیں اپنا غلام بنا سکیں ہم شوہروں کو، مگر تو مردھے یار شیر
ھے میرا، تیرا فرض بنتا ھے کہ تو اپنا حق استعمال کرے چاھے پھر زبردستی
ھی کیوں نا کرنی پڑے، مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی فرمان تو نے بہت

ہرٹ کیا ہے مجھے، یار تو ملک فرمان ہے پہچان خود کو اور جا میرے شیر میں
وقت ہے اپنی مردانگی دیکھانے کا اور مجھے تو یہ لگتا ہے یار کہ بھابھی بھی دل
ہی دل میں یہی چاہتی ہیں تو دیکھ لینا ایک بار تو نے اپنی چھاپ لگا دی تو
"پھر بھابھی کیسے تیری دیوانی ہو جائے گی۔۔۔۔"

ارسلان مسلسل بولتے ہوئے فرمان کا مائنڈ واش کر رہا تھا اور فرمان بھی اس
قدر نشے میں مبتلا ہو چکا تھا کہ اب اس کے دماغ میں بھی ایک ہی بات
گھومے جا رہی تھی کہ تو دیکھ لینا ایک بار تو نے اپنی چھاپ لگا دی تو پھر
بھابھی کیسے تیری دیوانی ہو جائے گی وہ بھی دل ہی دل میں یہی چاہتی
ہیں۔۔۔۔

اچھی طرح فرمان کو بھر بھرا کر ارسلان خود تو اپنے گھر چلا گیا جبکہ رات کے
گیارہ بجے فرمان لڑکھڑاتی ہوئی چال چلتے اٹھا اور ابیہا کے کمرے کی جانب چل
پڑا ----

ابیہا اب چپ چاپ خود ہی کھانا کھا لیتی تھی تو سلمہ بھی صرف فرمان کے گھر
لوٹنے تک یہاں موجود رہتی تھی اور اب جب فرمان آچکا تھا تو وہ بھی جا چکی
تھی ----

فرمان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر بیڈ پر بلینکٹ میں سمٹ کر سو رہی ابیہا پر پڑی۔۔۔

کتنے ہی دونوں سے وہ اس کی آواز تک نہیں سن پایا تھا وجہ صرف ابیہا کی بے جانفرت تھی جو وہ برداشت کرنے کی خود میں ہمت نہیں پاتا تھا تبھی کچھ دونوں سے وہ گھر بھی کافی دیر سے لوٹتا تاکہ ابیہا کا موڈ اسے دیکھ کر خراب نا ہو تو اس سے بات کرنا تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔

ابہا کو صرف ایک نظر دیکھ کر وہ ارسلان کی پڑھائی گئی پٹی سب بھول گیا تھا
اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ سامنے اس کی محبت ابہا موجود ہے جس کی روح
تک سے محبت تھی ملک فرمان کو۔۔۔۔

اپنے دیوانے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ پھر سے ابہا کی نفرت اس کے
ہاتوں خود کی ہوئی تذلیل سب کچھ بھول کر روزانہ کی طرح آج بھی اپنی
خواہش جو گھنٹوں ابہا کے پاس زمین پر بیٹھ کر اسے دیکھنے کی تھی وہ پوری
کرنے یہاں آگیا تھا۔۔۔۔

اتنی محبت تو اس نے زندگی میں کبھی کسی سے نہیں کی تھی جتنی وہ اس ظالم
لڑکی سے کرنے لگا تھا جو اس کے خدبوں اس کے عشق کو ہمیشہ ہی ٹھکراتی
آئی تھی۔۔۔۔

یہ سوچیں اسے کس قدر اذیت پہنچاتی تھیں یہ تو صرف وہی جانتا تھا آج اس
کی برادشت بھی خواب دے گئی تھی وہ اپنے خاص دوستوں کے ساتھ خود
بھی آج ڈرنک کر چکا تھا تاکہ کچھ حد تک ہی سہی خود کو ان تکلیف دہ سوچوں
اور ابہا کی نفرت سے دور رکھ سکے۔۔۔۔

لڑکھڑاتی چال چلتے فرمان بیڈ تک آیا اور پھر زمین پر ابیہا کے قریب بیٹھے اسے
بے خودی میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

ناجانے کب وہ لڑکی اس کے جذبوں کی قدر کرتی کب اس کی محبت کو سمجھتی
یہی باتیں سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹنے لگا۔۔۔۔

نائٹ بلب میں ابیہا کا روشن چہرہ کچھ اور خوبصورت لگ رہا تھا سفید رنگ کے
کپڑوں میں وہ کوئی اپسرا ہی لگ معلوم ہوتی تھی اس کی نم بال کچھ دیر پہلے
اس کے ہاتھ نہانے کی گواہی دے رہے تھے۔۔۔۔

نیند میں کس قدر معصوم اور اٹریکٹیو لگ رہی تھی یہ بات کوئی فرمان سے پوچھے
مگر وہ جو پہلے سے ہی اس کا دیوانہ تھا خود کو آج روک نہ سکا یا یہ اس نشیلے
جام کا اثر تھا کہ وہ ابیہا کے ہونٹوں کو فوکس کیے بیڈ کا سہارا لیتا اٹھ کھڑا ہوا
اور پھر بہت دھیرے سے نیند میں غافل ابیہا کے گلابی نرم و نازک ہونٹوں
پر جھک کر انھیں اپنے ہونٹوں میں لیے چومنے لگا۔۔۔۔

ابھی اسے یہی عمل دہرانے چند سیکنڈ ہی ہوئے تھے جب ابیہا نے ہڑبڑا کر
نیند سے جاگتے ہوئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دھکا دیا۔۔۔۔

جس سے فرمان جو کہ اس حملے کے لئے تیار نہ تھا گرتے گرتے بچا اور پھر
حیرانگی سے سرخ آنکھوں کے ساتھ ابیہا کی طرف دیکھنے لگا جو غصے کی زیادتی
سے سرخ ہوئے چہرے سے اسے ہی گھورتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو بے
دردی سے رگڑ رہی تھی۔۔۔

ابیہا کی یہ جنونیت دیکھتے ہوئے فرمان پھرتی دیکھاتے ہوئے اس کے قریب
گیا اور پھر جس ہاتھ سے وہ اپنے ہونٹوں کو رگڑ رہی تھی اسے پکڑ کر اپنے
سینے پر رکھا

جبکہ فرمان کے دوبارہ خود کو ٹپچ کرنے پر ابیہا تو مانو پاگل ہونے لگی۔۔۔۔

چھوڑو مجھے ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھے ہاتھ لگانے کی سمجھتے کیا ہو تم خود "
کو کہ اگر زبردستی نکاح کر لیا تو زبردستی حاصل بھی کر لو گے مجھے ، ایسا کبھی
نہیں ہو گا مسٹر فرمان کبھی بھی نہیں کیونکہ ابہا کے دل میں تم اپنے لئے
کوئی مقام کبھی نہیں بنا سکوں گے اور نہ ابہا کبھی تمہیں پسند تک کرے گی
تم سے محبت کرنے سے پہلے میں خودکشی کرنا پسند کروں بہت جلد اس بے
نام رشتے سے بھی آزادی مل جائے گی مجھے کیونکہ میں ان قریب خلا لے لوں
"گی تم۔۔۔۔۔"

!!! تھڑا "

ابہا غصے میں جو منہ میں آ رہا تھا وہی نان سٹاپ بولے جا رہی تھی جبکہ
فرمان بھی خود پر بندھ باندھے وہ سب باتیں برداشت کر رہا تھا مگر جیسے ہی
اس کے منہ سے خلا کا لفظ سنا ویسے ہی فرمان نے ایک زوردار تمھڑا ابہا
کے منہ پر مارتے ہوئے اس کی نان سٹاپ چل رہی زیان روک دی۔۔۔۔

تمھڑا اتنے زور کا تھا کہ ابہا جو بیڈ کے پاس کھڑی اسے باتیں سن رہی تھی
دوبارہ بیڈ پر جاگری اور ابہا کے بیڈ پر گرتے ہی فرمان لگے ہی منٹ خود بھی
بیڈ پر پہنچ کر ابہا پر گرفت مضبوط کر چکا تھا۔۔۔۔

اور پھر اپنے ایک ہاتھ سے ابہا کا منہ دبوچے خود اپنا چہرہ اس کے بے حد
قریب کرتے ہوئے غصے سے گویا ہوا۔۔۔۔

اتنے دونوں سے تمہارے پیچھے کتوں کی طرح پھر رہا ہوں , منتیں کر رہا ہوں "

تمہاری , معافی بھی مانگی تم سے , مگر تم ہو کہ تمہارے ڈرامے ہی ختم نہیں
" ہو رہے۔۔۔۔

شوہر ہوں تمہارا چاہوں کو اپنی ضرورتیں زبردستی بھی حاصل کر سکتا ہوں "

"کیا کر لوگی تم ہاں روک سکوگی مجھے , نہیں نہیں روک پاؤ گی۔۔۔۔

فرمان کی دھمکیوں کے علاوہ اس کے سانسوں کی گرمائش اپنے چہرے پر
محسوس کرتے ہوئے ابیہا کا دل اتنی تیزی سے دھڑکنا شروع ہو چکا تھا جیسے
ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔۔

سالہ آج تک کبھی کسی سے اتنی محبت اتنی چاہت سے بات تک نہیں کی "

مگر تمہارے پیچھے تو خود تک کو بھلا دیا اور تم ہو کہ مجھ سے الگ ہونا چاہتی ہو

" چھوڑنا چاہتی ہو مجھے۔۔۔۔

ارسلان سہی کہہ رہا تھا بیویوں کو ان کی اوقات میں رکھنا چاہیے اگر پہلی ہی "

"رات تمہیں حاصل کر لیتا نا تو آج تم اتنی بکو اس نہ کر رہی ہوتی۔۔۔

"خیر دیر آئے دست آئے"

"ابھی بھی دیر نہیں ہوئی دماغ تو ابھی بھی تمہارا ٹھکانے لگا سکتا ہوں۔۔۔"

اب پتہ چلے گا تمہیں کہ ملک فرمان کا اصل روپ کیسا ہے کتنا ظالم ہے وہ "۔۔۔"

فرمان مسلسل ابیہا کی خوفزدہ نظروں میں اپنی لہو رنگ آنکھیں گاڑھے اسے
باتیں سنا رہا تھا جبکہ ابیہا کی آنکھوں میں اب خوف کے مارے آنسو آنے
شروع ہو گئے تھے اس کے علاوہ فرمان کے منہ سے آنے والی شراب کی
دبو سے اسے الگ ابکائی آرہی تھی۔۔۔۔۔

مگر فرمان کو ان باتوں سے اس وقت کوئی غرض نہیں تھی وہ مسلسل ابیہا کو
مضبوطی سے دبوچے ہوئے تھا آگے ہی پل اس نے اپنے ایک ہاتھ سے
اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کر دیے۔۔۔۔۔

ی۔۔۔۔۔ بی۔۔۔۔۔ یہہ کیا کر رہے ہ۔۔۔۔۔ ہو تہنتہم۔۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے یہ چند الفاظ بہت مشکل سے ادا ہوئے
اسے اپنی آواز کسی گہرائی کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی اس وقت خوف
اس پر پورا مسلط ہو گیا تھا۔۔۔

"وہ کر رہا ہوں جو مجھے کب کا کر لینا چاہیے تھا۔۔۔۔"

فرمان کی بات کے علاوہ اس کی نظروں کی طلب سمجھ کر ابہا نے اپنے پورے
وجود کا زور لگا کے فرمان کو خود پر سے دھکا دے کر ہٹایا اور فوراً بیڈ سے اٹھ کر
دروازے کی سمت بھاگنے لگی جب اسے پیچھے سے لپک کر فرمان نے کمر سے

پکڑ لیا اور ساتھ ہی اپنے دانتوں کی مدد سے ابیہا کی بازو کو پھاڑ کر وہاں اپنی
محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔۔۔۔۔

اس کے بعد وہ ابیہا کی گردن کو چومتے ہوئے اس کی کمر کو دیکھتا اپنے ایک
ہاتھ سے ابیہا کی کمر کو پھاڑنے لگا تو اسے وہاں ان زخموں کے ہلکے سے
نشانوں کے ساتھ موجود کالاتل نظر آیا جو فرمان نے اس دن بھی دیکھا تھا
جب وہ ابیہا کے مرہم پٹی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ خواہش وہ تب بھی پوری کرنا چاہتا تھا لیکن تب ابیہا نے اس کے ایک بار
چومنے کے بعد ہی اس سے الگ ہو کر باتیں سنانے لگی تھی جس سے اس
کی یہ خواہش تو کہیں دب سی گئی تھی۔۔۔۔

لیکن آج وہ صرف اپنی سننا چاہتا تھا اپنی مرضی کرنے کی ٹھان لی تھی اس
نے تبھی دیوانہ وار وہ یوں ہی ابیہا کو پیٹ سے پکڑے ابیہا کو اس کے پیٹ
کی طرف ہلکا سا جھکا کر اس کی کمر پر موجود تک کو چومنے لگا ابیہا ان سارے
عمل میں کسی بے آب مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی لیکن فرمان کی گرفت
سے نکل پانا اتنا بھی آسان نہیں تھا۔۔۔۔

کیوں اپنے اس حسین بدن کو چھپا رکھا ہے مجھ سے میری جان جس پر "
"ہمیشہ سے صرف میرا حق ہے جو میری ملکیت ہے۔۔۔۔"

کافی دیر تک اس تل کو چوم لینے کے بعد فرمان نے ہاتھ کی مدد سے ابہا کی
کمر سے شرٹ کو تقریباً مکمل ہی پھاڑتے ہوئے اس کے کان کے قریب
سرگوشی کی اور پھر ابہا کو پیٹ سے یوں ہی پکڑے ہوئے اٹھا کر بیڈ پر
پٹخا۔۔۔۔

فرمان فرمان دیکھو پلیز معاف کر دو مجھے میں مانتی ہوں کہ میں نے بہت "

انسٹ کی تمہاری لیکن ایسے مت کرو پلیز اتنا مت کرو تم میری نظروں سے کہ

"دوبارہ کوئی گنجائش نہ بچے۔۔۔۔"

اپنے انجام کا سوچ کر ابیہا حد درجہ خوفزدہ ہو گئی تھی اسی لیے اپنی انا کو ایک

سمت رکھ کر وہ فرمان کی منتیں کرنے لگی مسلسل ہاتھ جوڑ کر وہ فرمان سے

معافی مانگ رہی تھی لیکن فرمان کو کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ تو

ابیہا کے حسن کے سامنے خود پر سے اختیار کھو بیٹھا تھا اس کے دماغ میں

کچھ چل رہا تھا تو صرف اتنا کہ وہ اپنا حق استعمال کر رہا ہے ابیہا بھی دل ہی

دل میں یہی چاہتی ہے بس۔۔۔۔

ابہا کے مسلسل بولنے سے فرمان چڑچڑا ہو رہا تھا تو اس نے بیڈ پر پڑے
ابہا کے دوپٹے سے اس کا منہ باندھ کر اس کی آہ و پکار کا گلا گھونٹ دیا اور
ساتھ ہی ابہا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرے
ہاتھ سے ابہا کی پھٹی ہوئی شرٹ کو پیٹ کی طرف سے اوپر کی طرف اٹھانا
شروع کر دیا۔۔۔۔۔

آواز بند ہو جانے سے ابہا روتے ہوئے سر کو نفی میں جنبش دیتے فرمان کو
روکنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ فرمان پر تو جیسے شیطان سوار ہو گیا
تھا۔۔۔۔۔

اس نے بغیر ابیہا کی بات پر دھیان دیے اپنا عمل جاری رکھا اور پھر ہلکا سا جھک کر ابیہا کے پیٹ کو اپنے ہونٹوں سے چومتے ہوئے یوں ہی اوپر کی طرف بڑھنے لگا اور ابیہا کے سینے پر جا بجا اپنی شدتیں لٹانے لگا۔۔۔۔۔

ابیہا مسلسل روتے ہوئے گھٹکھی آواز میں فرمان کو منع کرتی رہی جسے نظر انداز کرتے ہوئے فرمان نے ابیہا کو پیٹ کے بل لیٹایا اور اسی دوپٹے کی کونے سے اس کے دونوں ہاتھوں کو ابیہا کی کمر پر باندھ کر پھر سے اس کی کمر کے درمیان میں موجود اسی تل کو ایک بار پھر سے اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے

تیزی سے خود بیڈ سے اٹھ کر ابیہا پر کمفرٹر اوڑھانے کے بعد اپنی جینز کی بیلٹ
کھولتے ہوئے خود بھی کمفرٹر میں موجود ابیہا پر قابض ہو گیا۔-----

وہ کبھی ابیہا کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ رہا تھا تو کبھی اس کی کالر بونز کو چوم
رہا تھا۔----

ابیہا فرمان کے لمس پر تڑپ کر اپنی ٹانگوں کا استعمال کرتے ہوئے اسے خود
سے دور کرنے لگی جب فرمان نے اس کی ٹانگوں کو اپنے پاؤں سے پکڑتے
ہوئے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی اور پھر کچھ ہی دیر بعد ابیہا کے کپڑے

اس کے وجود سے الگ کر کے فرمان نے انھیں زمین پر پھینکا اور ابیہا کی کمر کو پکڑتے ہوئے اس پر جھک گیا۔۔۔۔

فرمان کی شدتیں سستے ہوئے ابیہا کچھ دیر تڑپتی رہی مگر پھر خود ہی کچھ دیر بعد خاموش ہو گئی جبکہ فرمان ابیہا پر ترس کھائے بغیر اس پر اپنی جنونیت کی چھاپ چھوڑتا رہا۔۔۔۔

رات کے تقریباً 4 بجے فرمان ابیہا سے جدا ہوا اور پھر اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھو کر اپنی شرٹ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ابیہا ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔



صبح کے تقریباً 10 بجے ابیہا ہوش کو آیا تو آگے ہی پل اسے وہ تمام سینز یاد آنے لگے جب فرمان نے اسے اپنی درنگی کا نشانہ بنایا تھا۔۔۔۔۔

خود کو کمفرٹر میں بغیر کیڑوں کے دیکھ کر آنسو پھر سے اس کے چہرے کو بھگونے لگے تمھے کتنی منتیں کی تھیں اس نے اس ظالم شخص کی معافیاں

مانگیں لیکن وہ تو جیسے اس وقت اپنے نفس کے آگے آندھرا اور بہرہ دونوں ہو
گیا تھا جیسے نہ تو ابہا کا گر گرانا نظر آ رہا تھا اور ناروتے ہوئے معافی
مانگنا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر تک وہ یوں ہی لیٹی آنسوؤں کے ذریعے اپنی تکلیف ختم کرنے کی
کوشش کرتی رہی جو ختم تو کیا ہونی تھی بلکہ اب تو اسے اپنے وجود تک سے
گھن آ رہی تھی جسے ملک فرمان نے چھوا تھا۔۔۔۔

ایک ہلکی سی چیخ کے ساتھ غصے سے اپنا دایاں ہاتھ بیڈ پر مارتے وہ اٹھ
بیٹھی حالانکہ اس کے ہاتھ میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی کیونکہ رات کو

فرمان نے اس کے دونوں ہاتھ جو باندھے ہوئے تھے جنہیں کھولنے کی
جدوجہد میں ایسا انھیں زخمی کر چکی تھی۔۔۔۔

لیکن اس تکلیف پر بھی اس نے کوئی ری ایکٹ نہ کیا شاید وہ اب ہر درد ہر
تکلیف کو خود پر حرام کر گئی تھی یا اسے اب خود سے اس قدر نفرت ہو گئی کہ
وہ کچھ محسوس کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

ایک نظر سامنے زمین پر پڑے اپنے کپڑوں کو دیکھنے کے بعد وہ فوراً بیڈ سے
اٹھی اور اپنے کپڑے زمین سے اٹھا کر باتھروم میں بند ہو گئی۔۔۔۔

شاہد کھول کر اس کے نیچے کھڑی وہ ٹھنڈے پانی میں کانپتی ہوئی جوش کے
ساتھ اپنے بدن کو رگڑ رہی تھی جیسے فرمان کے لمس کو وہاں سے نوچ کر
پھینک دینا چاہتی ہو۔۔۔۔

مسلسل اپنے ہونٹوں کو رگڑنے سے وہاں سے خون رسنے لگا تھا ساتھ ہی
اپنے کاندھوں پیٹ کمر ہر جگہ اس نے ناخنوں سے نوچ نوچ کر نشان ڈال
لیے تھے اور کچھ جگہ سے تو خون بھی نکلنے لگا تھا لیکن وہ تو جیسے پاگل ہو چکی
تھی جسے کچھ محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر یہی عمل دہرانے کے بعد تھک ہار کر وہ پانی کے نیچے بیٹھ گئی
اور اسے خود پر بہنے دیا جب اس کی حالت ٹھنڈے پانی میں اتنی دیر رہنے سے
غیر ہونے لگی تو وہ اٹھ کر شاور بند کرتی مکمل کانپتے ہوئے سفید پڑ گئے جسم
پر کپڑے پہنتی باتھ روم سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

دوبارہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے ہر جگہ رات والے سینز یاد آنے لگے
دروازے کے قریب اسے پیچھے سے پکڑ کر فرمان اس کے کپڑے پھاڑ چکا تھا
اور وہی کپڑے اب بھی ابھا پہنے ہوئی تھی۔۔۔

اور پھر بیڈ کو دیکھتے اسے سب کچھ پھر سے یاد آنے لگا جس سے ابہا پھر سے چیخنے چلانے لگی ساتھ ہی روتے ہوئے وہ اس کمرے میں موجود ایک ایک سامان کو بکھیرتے ہوئے اپنے غصے اور تیش کو ختم کر رہی تھی اسے خود پر غصہ آ رہا تھا جو وہ خود کو فرمان جیسے درندے سے بچانا سکی۔۔۔۔

اچانک سائیڈ ٹیبل پر موجود سامان نیچے پھینکنے سے اس کی نظر زمین پر گرنے والی چھری پر پڑی تو اگلے ہی لمحے کانپتے ہوئے اس نے تیزی سے وہ چھری اٹھائی اور غصے کے ساتھ جوش سے اس چھری کو اپنے پیٹ میں مارنے لگی جب اچانک اس کے ہاتھ وہیں تھم گئے۔۔۔۔

میں خود کو ختم نہیں کروں گی ملک فرمان ختم تم ہو گے تمہارے گناہوں "
 "کی سزا میں دوں گی تمہیں۔۔۔۔

زمین پر بیڈ کر ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے ابہا نے نفرت سے فرمان کے
 متعلق سوچا اور پھر اس چھری کو غور سے دیکھتے ہوئے زمین پر اپنا ایک ہاتھ
 رکھ کر اسے اپنے ہاتھوں کے گرد گھمانے لگی ہر انگلی سے چھری گزر رہی تھی
 زرہ سی لا پرواہی سے اس کا ہاتھ زخمی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

اندھرے کمرے میں چھری کی ٹک ٹک کی آواز اس کی ذہنی اذیت کا پتہ دے
 رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسی چھری سے خود کی جان لے لے

کیونکہ اسے پہلے فرمان سے بدلا لینا تھا پھر یہاں سے بھاگنے کا سوچا ہوا تھا
اس نے----

ناہی وہ اتنی ہمت کر پا رہی تھی کہ اسی چھری سے وہ اپنا چہرہ مسح کر دے یا
تیزاب سے جلا لے خود کو----

کیونکہ ملک فرمان اس کے اسی چہرے اسی وجود پر تو مر مٹا تھا اتنا خود کو بد
شکل بنانا چاہتی تھی وہ کہ فرمان اس کے اسی چہرے سے کراہت محسوس
کرے----

لیکن وہ بزدل نہیں تھی اور نا ہی وہ بننا چاہتی تھی وہ ایک کمزور لڑکی نہیں
ہے جس پر وہ آسانی سے حکمرانی کر سکے گا اسے اس کی مہنگی قیمت چکانی ہو
گی اور وہ قیمت اُس کی جان ہوگی۔۔۔۔

غصے سے سوچتے ایہا نے چھری کی نوک کو زور سے دیوار میں دے مارا تو چھری
دیوار میں ہی پیوست ہو گئی اس نے اپنے کھلے بالوں کو باندھ کر اپنے پیڑی
زدہ ہونٹوں کو اتنے زور سے صاف کیا کہ اس کے ہونٹ کے زخم سے دوبارہ
خون نکلنے لگ گیا۔۔۔۔

یوں ہی خون کو بہتا چھوڑ اپنے دوپٹے کو بیڈ سے اٹھا کر خود میں ہی سمٹتے
ہوئے وہ اپنے جسم پر موجود مچھے کپڑے کو اچھے طریقے سے چھپانے کی
کوشش کرنے لگی

اسے اس کمرے کی ہر چیز سے شدید نفرت آ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ اس کمرے سے باہر بھی جا نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کمرے میں
رہنا اس کی مجبوری تھی آخر کو بند جو کیا ہوا تھا اسے یہاں۔۔۔۔

زور سے اپنی سرخ آنکھوں کو میچے ابیہا زمین پر لیٹ گئی جب اچانک اس کے
ذہن میں چلتی کشمکش ایک دم ایک کنارے پر آ کے رک گئی۔۔۔۔

کیونکہ اب وہ سوچ چکی تھی کی اسے اب کیا کرنا ہے ابہا نے سوچ لیا تھا
اب وہ اس جگہ کسی قیمت پر بھی نہیں رہے گی۔۔۔



دوپہر کا وقت تھا جب فرمان نیند سے بیدار ہوا تو جھٹ سے اٹھ بیٹھا اور رات
کے بارے میں سوچنے لگ گیا جیسے جیسے وہ سب سوچ رہا تھا ویسے ہی اس
کا غصہ پروان چڑھ رہا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔؟؟؟"

زور زور سے اپنے منہ پر تمپڑوں کی برسات کرتے ہوئے فرمان خود کو ملامت
کر رہا تھا۔۔۔۔

یار کتنا گھٹیا انسان ہوں میں، یہ تھی یہ تھی میری محبت سچ میں ابیہا سہی "
کہتی ہے میں لائق ہی نہیں ہوں اس کے، ابیہا کی محبت کا طلب گار بنا ہوا
تھا جبکہ میں تو اس کی معافی کے بھی قابل نہیں ہوں۔۔۔۔

یار کیا کروں میں، کیسی ہوگی میری جان کس حال میں، کیا سوچ رہی ہوگی "
میرے بارے میں یہ تو نے کیا کر دیا فرمان اب کبھی معاف نہیں کرے گی
"وہ تجھے۔۔۔۔

اسی سوچ کے زیر اثر پیشانی پر بل ڈالے فرمان بیڈ سے اٹھا اور باتھ روم میں
اپنے کپڑے لیے گھس گیا باتھ لے کر جب وہ واپس کمرے میں آیا تو شرمندگی

اور ملامت اس کے چہرے سے صاف چھلک رہی تھی خود سے ہی نظریں
چراتے فرمان بھاری قدموں کے ساتھ ابہا کے کمرے کے پاس گیا اور
دروازے کے باہر کھڑا پھر سے شرمندگی سے سوچنے لگا۔۔۔۔

کس منہ سے جاؤں میں اندر اس قابل ہوں بھی میں۔۔۔؟؟؟"

"لیکن اسے دیکھنے بغیر سکون بھی تو نہیں ملنا۔۔۔۔

کچھ دیر سوچ بچار کرنے کے بعد فرمان ایک فیصلہ کر کے آہستہ سے دروازہ
کھولنے لگ گیا۔۔۔۔

وہیں دروازے کھلنے کی آواز پر ابیہا نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ کوئی دروازہ کھول رہا ہے تو ابیہا تیزی سے اٹھی اور ہاتھ میں پکڑی چھری کو لے کر دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔۔

بلکہ سے دروازہ کھول کر فرمان کمرے میں داخل ہوا اور پھر غور سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کمرے کا معائنہ کرنے لگا کمرے کی حالت دیکھ کر اسے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ ابیہا شدید قسم کی ناراض اور غصے میں ہے۔۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب ایہا جو فرمان کو قتل کرنے کا سوچے بیٹھی تھی اب اس کی ساری ہمت سارا جنون کہیں دب سا گیا تھا وہ نرم و نازک دل کی مالک لڑکی ظالم یا خونی نہیں تھی تبھی اب تک اس نے فرمان پر وار نا کیا تھا۔۔۔۔

"ایہا۔۔۔۔"

ایہا کو کمرے میں ناپا کر فرمان نے دھیرے سے اسے پکارا جب اچانک ایہا فرمان کے پیچھے دروازے سے نکل کر باہر بھاگنے لگی تو فرمان نے لپک کر اسے بازو سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

خود کو ایک بار پھر سے چھونے پر ایہا نے سرخ آنکھوں سے فرمان کو گھورا اور
اپنی بازو کو جھٹکے دیتی ہوئی اسے چھڑوانے لگی جب اچانک غلطی سے اس
کے ہاتھ میں موجود چھری فرمان کے کندھے پر گر پڑی اور فوارے کی طرح
خون نکلنا شروع ہو گیا۔۔۔۔

فرمان کے کراہنے کے ساتھ خون دیکھنے کی دیر تھی ایہا سب کچھ بھول بھلا
کر فرمان کے قریب جاتے ہوئے کانپتے ہوئے اسے سوری سوری بولنے
لگی۔۔۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا پتہ نہیں کیسے پلیززز سوری میرا ارادہ سو "

"سوری-----

لڑکھڑاتے لہجے میں مکمل خوف سے کانپتے ہوئے ایہا مسلسل فرمان سے
معافیاں مانگ رہی تھی جبکہ وہ دیوانہ وار اپنی تکلیف بھلائے ایہا کا یہ روپ
دیکھ رہا تھا۔-----

ایہا کو بچپن سے ہی خون سے بہت ڈر لگتا تھا اور اپنی وجہ سے کسی کو
چھوٹ پہنچ جائے یہ بات ایہا کو بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی تھی اس لیے

اب بھی وہ جو فرمان سے نفرت کی دعویدار تھی اس وقت اسی کی تکلیف پر
خود بھی تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔

"تم تم پلیز یہاں بیٹھو میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔"

ابہا فرمان کو بازو سے تھامے بیڈ پر بیٹھا کر اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتی
کمرے سے باہر بھاگ نکلی اور 2 منٹ بعد واپس دھوڑتی ہوئی فرمان کے
پاس آئی اور بیڈ پر فرسٹ ایڈ باکس رکھ کر فرمان کی شرٹ دھیرے اور نرمی
سے اتارنے کے بعد روئی کی مدد سے پہلے خون صاف کیا اور پھر اس کی
ڈریسنگ کرنے لگی۔۔۔۔

فرمان یہ سب کچھ دیکھ کر بالکل حیران تھا اس نے تو کبھی خواب میں بھی
نہیں سوچا کہ ایسا اس کے اتنا سب کچھ برا کرنے کے بعد بھی اتنے اچھے
طریقے پیش آ سکتی ہے ایسا کی نظروں میں اپنے لیے موجود درد اسے بھی
صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

ایسا نے جب فرمان کی مکمل ڈیسنگ کر لی تو زمین پر گرے روئی کی ٹکڑے جو
خون سے بھرے پڑے تھے انھیں دیکھ اونچی آواز میں رونے لگی۔۔۔۔

"پلیزز معاف کر دو مجھے میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔"

ایہا کے یوں پھوٹ پھوٹ کے رونے پر فرمان بوکھلا ہی تو گیا تھا کہاں وہ اپنی
جان سے عزیز بیوی کو روتے ہوئے برداشت کر پاتا۔۔۔۔۔

بیویار کچھ نہیں ہوا ہے مجھے بالکل ٹھیک ہوں میں، یہ تو کچھ بھی نہیں "
ہے یار تم پلیز خود تکلیف مت دو بلکہ پلیز پلیز ایہا تم مجھے معاف کر دو، میں
جانتا ہوں میں تمہاری معافی کے قابل تو نہیں ہوں لیکن پلیز معاف کر

دو۔۔۔۔۔

بہت بہت بڑا گناہ ہو گیا مجھ سے جو میں نے تمہیں تکلیف پہنچائی، جس " چیز کا میں کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا وہ حقیقت میں کر دیا میں نے، جو اذیت تمہیں ملی اس کے آگے یہ تکلیف تو کوئی حیثیت نہیں رکھتی معاف کر "دو یار سکون نہیں مل رہا مجھے۔۔۔۔۔

فرمان نے ابیہا کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دینے کے بعد خود بھی معافی مانگ لی جبکہ فرمان کی باتیں سن کر پھر سے ابیہا کو وہ سب یاد آگیا تو اس نے غصے اور نفرت سے فرمان کو دیکھا اور فوراً جھٹکے سے اپنا ہاتھ فرمان کی گرفت سے نکالا۔۔۔۔۔

تم جیسے گھٹیا شخص سے تو مجھے بات کرنا بھی گوارہ نہیں ہے جا رہی ہو میں "

تم جیسے درندے سے دور ہمیشہ کے لئے اور خبر دار اگر تم نے مجھے روکا

"تو-----

اپنی بات کہہ کر ابیہا واپسی کے لیے پلٹی جبکہ فرمان ہڑبڑا کر کچھ سمجھ نہ آنے

پر زور سے چیخ پڑا-----

"آآآہ کتنا خون نکل رہا ہے یار-----"

فرمان کی چیخ پر ابیہا نے پلٹ کر دیکھا تو سچ میں فرمان کے زخم سے دوبارہ سے
نکل رہا تھا خون دیکھ کر ابیہا تیزی سے فرمان کے پاس آئی۔۔۔۔

نفرت کرتی ہوں تم سے یاد رکھنا شدید نفرت لیکن میری وجہ سے کسی دشمن "
کو بھی تکلیف پہنچے تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی اور تم سے بڑا دشمن اس
وقت میرے نزدیک کوئی بھی نہیں ہے، اس لیے مجھ سے کوئی بھی بات
"کرنے کی کوشش مت کرنا بس پٹی کرنے دو۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی ابیہا نے فرسٹ ایڈ باکس کھولا اور پھر سے فرمان کی
ڈریسنگ کرنے لگی جبکہ فرمان مسلسل ابیہا کی طرف معافی طلب نظروں سے
دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

فرمان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایسا کیا کرے جس سے اسے ابیہا کی
معافی مل جائے۔۔۔۔

جا رہی ہوں میں یہاں سے اور اگر تم نے مجھے اس بار روکنے کی کوشش کی "
تو میں خودکشی کرنا پسند کروں گی اتنی ہی نفرت ہے مجھے تم سے کہ جس چیز کا
"کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسے بھی کرنے سے باز نہیں آؤں گی۔۔۔۔"

فرمان کی پٹی کرتے ہی ابیہا غصے سے بولتی پلٹ کر کمرے سے نکل گئی جبکہ
فرمان اس کی بات سن کر تڑپ اٹھا اور تیزی سے اٹھ کر ابیہا کے پیچھے جا کر
اس کا ہاتھ پکڑنے کے بعد خود گھٹنوں کے بل سر جھکا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

پلیز پلیز ابیہا مجھے معاف کر دو چھوڑ کر مت جانا مجھے , تمہاری بے رخی تو "
"گوارہ ہے مجھے مگر جدائی نہیں , مر جاؤں گا میں یار۔۔۔"

شرمنگی اور کرب کی انتہا فرمان کی آواز سے معلوم ہوتی تھی لیکن ابیہا کو اس
پر ترس پھر بھی نا آیا۔۔۔۔

"چھوڑو چھوڑو میرا ہاتھ فوراً۔۔۔"

ابہا غصے سے چیختے ہوئے فرمان کو اپنے ہاتھ چھوڑنے کا بول رہی تھی
لیکن فرمان مسلسل ایک ہی بات رو رو کہے جا رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو معاف کر دو ابہا پلیزززز۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے یہی بات سن کر ابیہا نے تیش سے اپنا ہاتھ کھنچا اور فرمان
سے دو قدم دور جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

سمجھا کیا ہوا ہے تم نے ہاں کہ پہلے گناہ کر لو پھر معافی کا ایک آسان "
"سا لفظ کہہ دو اور معافی مل بھی جائے گی بولو ایسا ہی ہے نا۔۔۔۔

لیکن ملک فرمان کل رات تمہاری کی گئی گھٹیا حرکت نے میرا غرور میری "
عزت نفس ہر چیز ختم کر دی ہے، اپنی ہی نظروں میں گرا دیا ہے مجھے خود
سے گھن محسوس کر رہی ہوں میں، اگر خود کشی حرام نہ ہوتی تو آج میں کر
"لیتی۔۔۔۔

فرمان سے کہتے ابہا خود بھی رونے لگی۔۔۔۔

نہیں کروں گی کبھی بھی معاف نہیں کروں گی تمہیں , پلیز احسان کر دو مجھ "
"پر میری جان چھوڑ کر۔۔۔۔

نہیں نہیں ابہا پلیز جانے کا مت کہو میں میں تمہیں ٹپ بھی نہیں "
کروں گا اور اور اگر تم کہو گی تو میں بات تک نہیں کروں گا تم سے , لیکن پلیز
"یہاں سے جانے کا مت کہو احسان کر دو یار پوری زندگی یاد رکھوں گا۔۔۔۔

فرمان نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑے ابیہا سے
درخواست کی۔۔۔۔

فرمان کو کھڑے ہوتے دیکھ ابیہا نے چونک کر فرمان کو دیکھا تو فرمان کی حالت
دیکھ ابیہا کو نا چاہتے ہوئے بھی اس پر ترس آگیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن دوبارہ اگر تم نے مجھے چھونے کا سوچا بھی تو تم سے اتنی "
دور چلی جاؤں گی کہ ترستے رہو گے لیکن میری شکل شکل تک نہیں دیکھ
"پاؤں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم جو کہو گی میں وہی کروں گا بس تم میرے نظروں "
 "کے سامنے رہو، اینڈ تھینک یو تھینک یو سو مچ بیہو لو یو یار ریٹی لی لو۔۔۔۔۔

فرمان خوشی سے چمک کر بولتے ہوئے ابیہا کا ہاتھ تھام چکا تھا جب ابیہا نے
 غصے سے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

ابیہا کے گھورنے پر فرمان نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو ابیہا کے ہاتھ پر تھا اور
 فوراً پیچھے کر لیا۔۔۔۔۔

"سوری۔۔۔۔۔"

فرمان نے کچھ شرمندہ ہوتے اپنے دانت دیکھائے مگر ابہا اسے گھورتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔



سارہ کو شاہ دل کے گھر آئے تقریباً ایک ہفتہ ہونے والا تھا وہ سارا سارا دن
گھر میں اکیلی بیٹھی رہتی شاہ دل سے تو نا ہونے کے برابر بات ہوتی تھی
اس کی----

وہ رات دیر سے گھر واپس لوٹتا جب سارہ سو چکی ہوتی اور صبح بھی صرف
کھانے کے ٹیبل پر وہ شاہ دل کو دیکھ پاتی تھی پھر پورا دن اپنے بابا کی یاد
میں روتے یا کچھ گھر کے کام کرتے ہوئے گزر جاتا۔----

پچھلے ایک ہفتے سے اس نے وہی نائٹ ڈریس پہنا ہوا تھا شاہ دل سے تو اتنی
بھی توفیق نا ہوئی کہ اسے اس کے گھر سے کپڑے لا دے یا پھر نئے خرید

دے یا پھر اس نے سارہ کو کبھی غور سے دیکھا تک نہیں تھا جو اسے اس
بات کا دھیان آتا وہ تو ناجانے خود کن سوچوں میں گم رہتا تھا۔۔۔۔

آج بھی شاہ دل کے گھر سے جانے کے بعد سارہ گھر میں اکیلی بیٹھی تھی
کچھ دیر تک صفائی وغیرہ سے فارغ ہو کر گھر کا جائزہ لینے لگی ایک دو بار پہلے
بھی اس نے گھر کو دیکھا تھا مگر زیادہ غور سے نہیں لیکن اب ناجانے کیا
سوچ کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر پورے گھر میں گھومنے پھرنے
لگی۔۔۔۔

یوں ہی گھر کا جائزہ لیتے وہ چلتی ہوئی ایہا کے کمرے کی طرف آئی اور کھڑی
ہو کر دروازے پر لگے ڈوناٹ ڈسٹرب کے بورڈ کو دیکھ کر سوچنے لگی کہ یہ کس
کامرہ ہے۔۔۔۔

منٹ تک وہیں کھڑے رہنے کے بعد سارہ نے کچھ سوچتے ہوئے ہلکے سے 5
دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہو گئی۔۔۔۔

کمرہ مکمل طور پر ایہا کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا ساتھ ہی ایہا کا سامان وہاں
پڑا تھا سب کچھ اسی حالت میں موجود تھا جیسے ایہا چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

سارہ حیرانگی سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی ہر تصویر کو وہ ہاتھ سے چھوتی گہری
سوچ میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔

یہ کمر آخر کس کا ہے ، شاید شاہ دل کی بہن کا لیکن پھر شاہ دل نے اس "
کے بارے میں مجھے کچھ بتایا کیوں نہیں۔۔۔۔؟؟؟

کیا وجہ ہو سکتی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

خود سے ہی بات کرتے سارہ نے ابیہا کی واڈروب کھول کر دیکھا تو وہ کپڑوں
سے بھری پڑی تھی۔۔۔

ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت اور شوخ رنگوں کے کپڑے سارہ کو بھی پسند آئے تو اچانک وہ اپنے جسم پر موجود 4 دن پہلے کے کپڑوں کو دیکھتی کچھ شرمندہ سی ہوئی اور پھر اچانک سامنے ہینگ کیے نیلے رنگ کے خوبصورت فراک کو نکال کر ٹاول بھی اٹھایا اور ابیہا کے ہی ہاتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

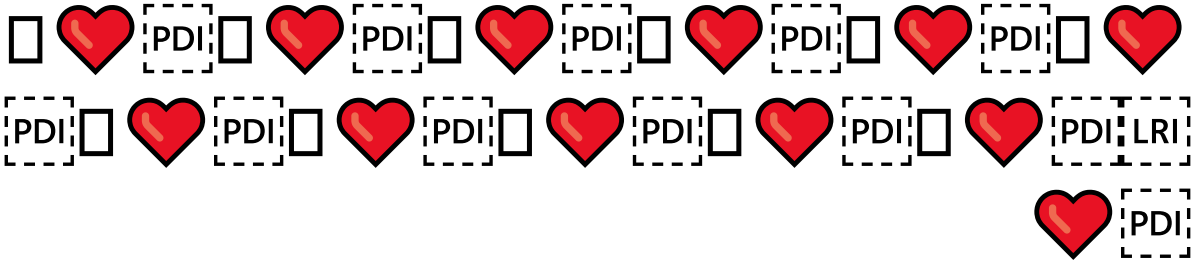
ٹھیک آدھے گھنٹے بعد شاور لے کر ابیہا کے کپڑے پہن کے بالوں کو برش کرنے کے بعد سارہ باقی چیزوں کو غور سے دیکھنے لگی اور پھر بیڈ پر لیٹ کر

شاہ دل کے متعلق سوچتے ہوئے اسے خبر بھی نا ہوئی کہ کب وہ گہری نیند
سو چکی تھی۔۔۔۔

آتکھ تو اس کی تب کھلی جب اچانک کانوں میں بادل گرجنے کی آواز پڑی اور وہ
ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تو اسے کھڑکی کے باہر بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں گرتی دیکھائی
دیں۔۔۔۔

سارہ ہمیشہ سے ہی بارش کی دیوانی تھی وہ کبھی بھی خود کو بارش میں نہانے
سے روک نہ پاتی اب بھی یہی حال تھا اس کا جو وہ بغیر یہ دیکھے کے رات کا
کون سا پہر ہے فوراً بید سے اٹھی اور بھاگ کر گھر کے پیچھے بنے لان میں آ

گئی جہاں بارش اب تھوڑی تیزی سے برس کر اسے بھی بھگیونے کا باعث
بن رہی تھی-----



رات کے 8 بجے رہے تھے جب شاہ دل پولیس اسٹیشن میں بیٹھا آنکھیں بند
کیے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا آج پھر اسے شدت سے بی
جان کی یاد ستا رہی تھی۔۔۔۔

کرب سے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے اس نے اپنے موبائل کو
سامنے ٹبیل سے اٹھایا اور بی جان کی تصویریں دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔

بی جان کیوں کیوں چھوڑ کر چلی گئیں آپ مجھے، ایک بار بھی میرے بارے "
میں نا سوچا آپ جانتی تھیں کہ آپ کے بغیر آپ کا شاہو کچھ بھی نہیں ہے
"کیسے رہوں میں اکیلے، زندگی تک سے کوئی لگاؤ نہیں رہا مجھے۔۔۔۔

کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں بہت اکیلا ہوں میں بی جان ایسا کوئی " "رشتہ نہیں ہے جس سے اس دل کا بوجھ ہلکا کر سکوں کوئی نہیں ----

دھیمی آواز میں بولتے ہوئے شاہ دل اپنی تکلیف بیان کر رہا تھا جب اچانک
تصوروں کو دیکھتے ہوئے اس کے سامنے ابیہا کی تصویر آگئی جو کے شاہ دل
کے ساتھ ابیہا نے بنائی ہوئی تھی ----

"نفرت کرتا ہوں میں تم سے بے وفا ہو تم بے وفا ---- "

شاہ دل دانت پیستے ہوئے ابیہا کی تصویر ڈلیٹ کرنے لگ گیا لیکن تصویر تھی
کہ ڈلیٹ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تو شاہ دل نے موبائل غصے
سے دیوار میں دے مارا جو اگلے ہی پل زمیں پر ٹوٹ کر بکھر چکا تھا جبکہ شاہ
دل نے فوراً اپنے سر کو ہاتھوں میں گرا لیا ساتھ ہی بہت سے آنسو چپکے
سے اس کی آنکھوں سے بہتے چلے گئے۔۔۔۔۔

کچھ دیر یہی سب کرنے کے بعد اچانک شاہ دل اپنی کرسی سے اٹھا اور بڑے
بڑے قدم اٹھاتے پولیس اسٹیشن سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



گھڑی رات کے 1 بجے کا ہندسہ دیکھا رہی تھی جب شاہ دل ڈولتا ہوا گھر میں
داخل ہوا جب کبھی بھی اسے ابھایا بی جان کی یاد آتی تو وہ ہمیشہ جام کا ہی
سہارا لیتا تھا۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے یہی معمول تھا اس کا لیکن سارہ کو کبھی پتہ نا چلا کیونکہ
وہ تب سو رہی ہوتی تھی۔۔۔۔

باہر موسم بھی بہت خراب تھا اور سارہ میڈم گھر کے پیچھے بنے لان میں
مسکرا کر بارش کو انجوائے کرتے نہا رہی تھی۔۔۔۔

یوں ہی لڑکھڑاتے ہوئے وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب
اچانک پچھلے لان کی طرف کھلتی کھڑکی میں اسے ابیہا کے کپڑے پہنی سارہ
دیکھائی دی۔۔۔۔

ابیہا یہاں کیسے آ سکتی ہے کیا وہ میرے لیے واپس۔۔۔۔؟؟؟ "

شاہ دل دل ہی دل میں خوش ہوتا تقریباً بھاگتا ہوا گرتا پڑتا گھر کی پچھلی جانب
گیا اور جا کر سارہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے پیچھے سے پکڑ لیا۔۔۔۔

یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟؟"

سارہ چونک کر شاہ دل کو دیکھنے کے بعد اس سے سوال کر گئی لیکن شاہ دل
وہ تو مدہوش ہوا پڑا تھا کسی بات کا ہوش ہی کب تھا اسے اس نے ابھی تک
سارہ کی شکل نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

وہ تو بس ایک ہاتھ سارہ کے پیٹ پر رکھے اسے کی کمر اپنے سینے کے ساتھ
چپکا کر اپنا چہرہ سارہ کے کھلے نم بالوں میں چھپانے کی کوشش کر رہا
تھا۔۔۔۔

ابہا کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔۔؟؟؟

"تمہیں پتہ ہے کہ کتنا مس کیا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔"

شاہ دل سارہ کے کان کے قریب سرگوشی کر رہا تھا وہیں وہ شاہ دل کے منہ
سے کسی ابہا کا نام سن کر سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

"یہ ابہا کون ہے جو شاہ دل کے لیے اتنی اہمیت رکھتی ہے۔۔۔۔"

ابہا کے بارے میں مزید جاننے کی جستجو میں سارہ خاموشی سے کھڑی شاہ دل کی باتیں سننے لگی تاکہ اسے حقیقت کا علم تو ہو۔۔۔۔

"ابہا کچھ بولو نا کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔"

شاہ دل سارہ کو پکڑے اس کی گردن سے بال ہٹا کر وہاں اپنے دہکتے ہوئے
لب رکھے کتنی ہی دیر اسے چومتا رہا سارہ کو جھر جھری تو بہت آئی ساتھ ہی وہ
پوری جان سے کانپ اٹھی لیکن حقیقت جاننے کا جنون اس قدر زیادہ تھا کہ
وہ بغیر کوئی حرکت کیے چپ چاپ اسی پوزیشن میں کھڑی رہی۔۔۔۔

سارہ کو خاموش پا کر شاہ دل نے اچانک سے اسے کاندھوں سے تھامے اس
کا چہرہ اپنی جانب کیا مگر اندھیرا کافی تھا اور شاہ دل کی آنکھیں بھی نشے کی
بدولت مکمل کھل نہیں رہی تھیں اس لیے سارہ کی شکل بھی اسے دیکھائی نا
دی۔۔۔۔

لگے ہی لمحے شاہ دل نے اپنا ایک ہاتھ سارہ کی گردن میں ڈالا اور سارہ کا چہرہ
اونچا کر کے اپنے ہونٹوں سے چومنے لگا جب اچانک آسمان میں بجلی کڑکی اور
اسی روشنی میں شاہ دل کو سارہ کا چہرہ نظر آگیا جو کے خود آنکھیں بند کیے
کھڑی تھی۔۔۔۔

چہرہ دیکھنے کی دیر تھی شاہ دل نے فوراً سارہ کو دھکیلا تو وہ گرتے گرتے
پہنچی۔۔۔۔

"تم تم ہو یہاں بتا نہیں سکتی تھی ابھی میں۔۔۔۔"

یہ ابیہا کون ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ابھی شاہ دل کی بات ختم بھی نا ہوئی جب سارہ نے خود الٹا ایک سوال پیش کر دیا۔۔۔۔۔

، جو بھی ہے تمہارا اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے "

اور ایک بات تو بتاؤ کہ تم نے ابیہا کے کپڑے کیوں پہنے ہوئے
ہیں۔۔۔۔؟؟؟

پہلے میری بات کا جواب دیں , لگتی کیا ہے وہ آپ کی بتائیں مجھے اور اب "

کہاں ہے وہ-----؟؟؟

سارہ کو سنجیدگی سے سوال کرتا دیکھ شاہ دل کو کچھ سمجھ نا آئی تو وہ واپسی کے لیے پلٹا جب سارہ نے اسے بازو سے تھام لیا اور خود اس کے سامنے کھڑی ہو گئی-----

جواب دیں مجھے کون ہے ایہا-----؟؟؟ "

تم ہوتی کون ہو مجھ سے سوال کرنے والی , تمہیں جواب دینے کا پابند "

"نہیں ہوں میں اپنے کام سے کام رکھو سمجھی ----

سارہ کے چیخنے پر شاہ دل بھی بھرک اٹھا تھا ساتھ ہی اس نے سارہ کا ہاتھ

اپنی بازو سے ہٹا کر بری طرح جھڑکا ----

پسند کرتی ہوں آپ کو شاہ دل , پہلی نظر میں ہی محبت ہوگئی تھی مجھے آپ "

"سے تو کیا میرا اتنا بھی حق نہیں ----

او واہ پہلی نظر میں محبت , کیا ڈائیلاگ بولا ہے تم نے کمال کا , ایسے "
ڈائیلاگ استعمال کر کے اور ان آنسوؤں کو ذریعہ بنا کر ہی تو تم سب لڑکیوں
ہم مردوں کو بے وقوف بناتی ہو , لیکن ایک بات سن لو میری کہ تم سب
لڑکیاں محبت لفظ تک سے نا واقف ہو تمہیں صرف ایک عدد مرد چاہیے ہوتا
" ہے رومانس کرنے کے لیے اور کچھ نہیں ---

لیکن مجھ سے زیادہ امیدیں لگانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں , کیونکہ نفرت "
" ہے مجھے تم سب کی سب لڑکیوں سے شدید ترین نفرت ----

اپنا تمام غصہ سارہ پر انڈیل کر شاہ دل وہاں سے جانے لگا تو لڑکھڑا کر گرنے
لگا مگر سارہ جس کا سارا دھیان اس دشمن جان پر ہی تھا وہ لپک کر شاہ دل
کے قریب گئی اور سہارا دیے اس کو کمرے تک لا کے بیڈ پر لیٹا دیا وہ مکمل
طور پر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو رہا تھا اور اس کی یہ حالت سارہ کو درد سے
دو چار کر رہی تھی۔۔۔۔

مجھے معلوم ہے شاہ دل دل توڑا ہے کسی نے آپ کا لیکن اب دوبارہ "
"میری محبت ہی جوڑے گی اس ٹوٹے ہوئے دل کو۔۔۔۔"

سارہ خود سے وعدہ کرتی شاہ دل پر کسبل اوڑھا کر خود کمرے سے باہر نکل گئی
لیکن ابیہا سے انجانی سے نفرت اور جلن محسوس ہو رہی تھی اسے جس نے
شاہ دل کا یہ حال کیا تھا۔۔۔۔



ابہا کے وہاں سے جاتے ہی فرمان بھی کسی حد تک پرسکون ہو کے اپنے
کمرے میں چلا آیا اور بیڈ پر گر کے چھت کو گھورتے اپنی کہی گئی کچھ دیر پہلے
والی باتوں پر غور کرنے لگا۔۔۔۔

یار کیا کروں۔۔۔۔؟؟؟"

کیسے رہوں گا ابہا سے بات بھی کیے بغیر سنبھال پاؤں گا اپنے اس دل کو
کہ تو دی اتنی بڑی بات لیکن اب کیا میں پورا اتر سکوں گا اس پر۔۔۔۔؟؟؟

فرمان کتنی ہی دیر انہی باتوں پر غور و فکر کرتا خود سے سوال کرتا رہا جبکہ ابیہا کچھ
دیر چھت پر گزار کر واپس اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی جب اچانک اس کی
نظر اپنے انھی پھٹے ہوئے کپڑوں پر پڑی۔۔۔۔۔

وہ اس گھر میں اکیلی تو نہیں رہتی تھی فرمان کے علاوہ ملازم بھی تو ہوتے
تھے یہاں تو وہ انھی کپڑوں میں تو بالکل نہیں پھر سکتی تھی تبھی واڈروب
سے نئے کپڑے نکال وہ باتھ روم میں چلی گئی اور ایک بار پھر سے شاور لینے
کے بعد وہ کپڑے پہن لیے۔۔۔۔۔

خود کو بار بار اذیت پہنچا کر ناجانے اسے کیا سکون مل رہا تھا یا اب بھی وہ
فرمان کو ڈریسنگ کرتے ہوئے چھو چکی تھی اسی لیے اب دوبارہ نہانے لگی یا
شاید وہ واقعی میں اپنا دہنی توازن کھو چکی تھی۔۔۔

ابھی خاموش نظروں سے خود کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتی وہ اپنے
بالوں کو کنگھی ہی کر رہی تھی جب اسے اپنے کمرے کے دروازے پر دستک
سنائی دی تو وہ ہیئر برش واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی ایک نظر خود کے
مرجھائے چہرے کو دیکھتی دروازے کی سمت چل پڑی اور کھول کر دیکھا تو
سامنے خانسامہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"میم صاحب کھانا بن گیا ہے آکر کھا لیجیے۔۔۔۔"

"ہمممم آپ جاؤ۔۔۔۔"

ابیہا کا جواب ملتے ہی خانسامہ پلٹ کر چلا گیا تو ابیہا واپس اپنے کمرے میں آکر
گیلے بالوں کو باندھتی کمرے سے باہر نکل کر ڈائنگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

آپ کے صاحب نے کھانا نہیں کھانا کیا۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی غیر موجودگی پر ابہانا چاہتے ہوئے سوال کر گئی۔۔۔۔

جی جی ممیم صاحب میں نے انہیں کہا ہے لیکن انہوں نے منع کر "
"دیا۔۔۔۔۔"

خانسامہ نے ابہا کو کچھ دیر پہلی والی بات بتائی تو وہ جو اپنی پلیٹ میں سالن
ڈال رہی تھی رک کر دوبارہ بولی۔۔۔۔

,نہیں آپ انھیں دوبارہ بلاؤ آجائیں گے وہ اب بولیں کہ میں "
"جائیں۔۔۔۔۔"

ابہا بولتی بولتی اچانک رک گئی کیونکہ وہ فرمان پر یہ ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی
کہ وہ اسے کھانے پر بلوا رہی ہے اور خانسامہ کو وہاں سے فرمان کے کمرے
کی جانب بھیج دیا۔۔۔۔۔

جبکہ ابہا کا حکم ملنے کی دیر تھی خانسامہ دوبارہ سر جھکائے فرمان کے کمرے
کے پاس گیا اور ہلکے سے دروازہ کھٹکھایا۔۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔۔؟؟؟"

"صاحب جی کھانا کھالیں۔۔۔"

فرمان کے سوال پر خانسامہ نے فوراً اپنے آنے کی وجہ بتائی۔۔۔۔

نہیں میں نے نہیں کھانا بھوک نہیں ہے مجھے، پہلے بھی تم سے کہا تھا "
اب دوبارہ مجھے ڈسٹرب مت کرنا ورنہ جانتے ہی ہو تم مجھے، جاؤ یہاں
سے۔۔۔۔"

جی ٹھیک ہے صاحب جی لیکن اس دفعہ میم صاحب نے کہا تھا آپ کو "
بلانے کا۔۔۔۔"

فرمان جو کافی حد تک غصے میں مبتلا ہو چکا تھا اچانک خانسامہ کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ پر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور فوراً دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

"سچ میں ابیہا نے کہا تم سے مجھے کھانے پر بلانے کا۔۔۔۔"

فرمان حیرانگی سے سوال کرنے لگا اسے یقین ہی تو نہیں آ رہا تھا کہ ابیہا ایسے کر سکتی ہے مطلب اسے فرمان کی فکر تھی کہ وہ بھوکا نہ رہے کتنی ہی خوش فہمیاں پال لی تھیں ان کچھ سیکنڈز میں ملک فرمان نے۔۔۔۔۔

"جی صاحب جی انھوں نے ہی کہا ہے۔۔۔۔"

خانسامہ بول کر خاموش ہو گیا جبکہ فرمان کی خوشی اس کے چہرے سے
چھلک رہی تھی اس ایک بات پر کیسے چہرہ کھل گیا تھا اس کا۔۔۔۔

"اچھا تم جاؤ میں آتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان کا حکم ملتے ہی خانسامہ واپس پلٹ گیا جبکہ فرمان جلدی سے باتھروم
میں جا کر منہ ہاتھ دھونے کے بعد ٹاول سے خشک کرتا سیدھا ڈائنگ ٹیبل پر
چلا آیا۔۔۔۔

ابہا نے دور سے ہی فرمان کو آتا دیکھ لیا تھا تبھی اس پر غصہ ناراضگی جتانے کے لیے چہرے کر کر ختگی سجائے تیزی سے کھانا کھانا شروع ہو گئی جیسے کہ وہ پہلے سے ہی کھا رہی ہو اور فرمان کو علم نہ ہو کہ اس کے آنے کے بعد ہی وہ کھانا شروع کر چکی ہے۔۔۔۔

وہیں فرمان نے وہاں آکر محبت بھری نظروں سے ابہا کو کھانا کھاتے دیکھا تو خاموشی سے اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ کر بس ابہا کو ہی دیکھے گیا جو سبز رنگ کے فراک کے ساتھ دوپٹے کو سر پر رکھے ہوئی تھی , مرجھایا ہوا زرد چہرہ اور زخمی ہونٹ فرمان کو ڈھیروں شرمندگی نے پھر سے ان گھیرا لیکن اب

وہ دل میں طے کر چکا تھا اپنی بیہو کو زمانے بھر کی خوشیاں دینے کا جی بھی وہ
خود کو پر سکون کرنے لگا۔۔۔۔

"بیہو جان۔۔۔۔"

فرمان کے اچانک بولنے پر ابہا نے اسے گھور کر دیکھا تو فرمان جو اپنی خوش
فہمیوں میں زیادہ ہی سیریس ہو گیا تھا چونک کر واپس ہوش میں آیا۔۔۔۔

"وہ وہ تم نے بلایا کھانے کے لیے مجھے۔۔۔۔"

ہاں بلایا ہے کیونکہ کفارہ ادا کر رہی ہوں کہ میری وجہ سے چوٹ جو لگ گئی "

"تمہیں۔۔۔۔"

ابہا نے جتنا ضروری سمجھا لیکن فرمان کا منہ اس ایک بات پر لٹک گیا

تھا۔۔۔۔

اچھا سہی ہے , وہ میں تو اس لیے نہیں آ رہا تھا کہ تم میرے وجود میری "

"موجودگی کو جو نا پسند کرتی ہو تو۔۔۔۔"

فرمان نے ایہا کو اپنے نا آنے کی وجہ بتائی جس پر ایہا جو کھانے میں خود کو
مصرف ظاہر کر رہی تھی سر اٹھا کر سنجیدگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اوووووو کیا لاجک ہے تمہارا، مجھے تو تم اور تمہاری موجودگی سے ہمیشہ ہی "
نفرت رہے گی تو کیا تم نے ساری زندگی یوں بھوکے ہی رہنا تھا۔۔۔۔؟؟؟

ایہا کے طنز کرنے پر فرمان معصومیت سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

"تمہارے لیے وہ بھی کر لوں گا میں۔۔۔"

اچھا پھر زندہ بچو گے تم۔۔۔۔؟؟؟"

ایسا ابھی بھی نظروں میں طنز لیے فرمان سے سوال کر رہی تھی تو فرمان نے
بھی بڑے بڑے ڈائیلاگ بولنے سے پرہیز کرتے ہوئے اسے حقیقت بتانے
کا سوچ لیا۔۔۔۔

ہاں چلو ٹھیک ہے سچ بتا دیتا ہوں , میں نے سوچا تھا کہ ہمیشہ تمہارے "
"کھانا کھا لینے کے بعد تمہارا بچا کچا ہوا کھا لیا کروں گا۔۔۔۔"

لیکن اب تو تم نے خود بلا لیا ہے مجھے تو اس لیے میں پاس بیٹھ سکتا ہوں "

"نا۔۔۔"

فرمان بول کر مسکرا نے لگا جب ابیہا نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

"ہاں بیٹھ سکتے ہو لیکن اپنا منہ بند رکھ کر۔۔۔"

لیکن بیہو پھر میں کھاؤں گا کیسے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی بات میں دم تھا جبکہ ابیہا اب چڑ چکی تھی۔۔۔۔

آآآ آہ تم چپ کر کے بیٹھ نہیں سکتے ہو کیا کب سے بولے ہی جا رہے "

"ہو۔۔۔۔

"او کے او کے اب نہیں بولوں گا سوری۔۔۔۔"

فرمان شرمندہ ہوتے پھر سے خاموش ہو کر ابیہا کو کھاتے ہوئے دیکھنے لگا

جبکہ اب ابیہا سے اس کی نظروں کی تپش کے سامنے کھانا کھانا ناممکن سا عمل

تھا اسی لیے اس نے وہیں کھانا چھوڑا اور ایک گھوری فرمان پر ڈالتی واپس
اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

اور فرمان کچھ شرمندہ ہوتے اسے جاتا دیکھتا رہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ابہا کی
پلیٹ اپنی طرف کرتے اسی کا جوٹھا کھانا کھانے لگا۔۔۔۔



فرمان کے عالیشان گھر میں ایک کمرہ ایسا بھی تھا جہاں ہمیشہ ایک بہت بڑا
تالا لگا رہتا تھا اسے دیکھا تو ابہا نے بھی تھا لیکن وہ لاک تھا اسی وجہ سے وہ
اسے اندر سے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

رات کے 2 بجے کے وقت ابہا جو کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی اچانک پیاس کی
شدت سے اٹھ بیٹھی پانی کا جگ دیکھا تو وہ خالی پڑا تھا یعنی اسے پانی پینے کچن
میں جانا تھا تبھی وہ اپنے بالوں کو باندھتی جگ اٹھائے کمرے سے باہر نکل
گئی۔۔۔۔

ابھی ابیہا کچن میں داخل ہی ہوئی تھی جب اچانک اسے کسی کی سسکیوں کی
آواز سنائی دی پہلے تو ابیہا بہت خوفزدہ ہوئی کہ آخر رات کے اس پہر کون رو
سکتا ہے کیونکہ اس گھر میں تو صرف وہ اور بقول اس کے بے رحم ظلم ترین
شخص فرمان ہی رہتے تھے۔۔۔۔

ملازم سبھی تو اپنے کواٹرز میں ہوتے تھے پھر آخر کون رو۔۔۔۔؟؟؟

"چو۔۔۔چو۔۔۔چڑیل۔۔۔۔"

ابہا کے دماغ میں پہلی سوچ یہی آئی تھی جس پر وہ حد سے زیادہ خوفزدہ ہوتی
کانپتے ہوئے جگ وہیں چھوڑ پیچھے واپسی کے لیے قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے ابہا اسی کمرے کے پاس سے گزری جب
اچانک اسے وہ دروازہ کھلا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔۔

دیکھا پکا چرٹیل ہی رہتی ہے یہاں، ضرور اسی کمرے میں موجود ہوگی "

وہ۔۔۔۔۔

ایہا دل ہی دل میں سوچتی ڈرتے ہوئے وہاں سے جانے لگی جب اسے
کسی کے کچھ بولنے کی آواز پر رکنا پڑا۔۔۔۔

کوئی سرگوشی نما آواز میں بات کر رہا تھا ایہا کے خوف میں اب حیرت اور
تجسس بھی شمار ہو چکا تھا اسی کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایہا دروازے کے
قریب گئی اور دھیرے سے دروازہ کھول کر دیکھا تو اسے فرمان سامنے زمین پر
بیٹھا روتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں کوئی تصویر تھی جس سے وہ بات کر رہا تھا فرمان کا یہ
روپ دیکھ کر ایسا حیران ہی تو رہ گئی تھی ساتھ ہی وہ ہلکا سا آگے جھک کر
فرمان کی باتوں کو سننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

امی جی آج میں بہت اداس ہوں ، بہت زیادہ آپ تو جانتی ہی ہیں نا امی "

جی کہ جب بھی میرا برتھ ڈے ہوتا ہے تب مجھے آپ کی کمی کس قدر محسوس
ہوتی ہے ، بہت یاد آرہی ہے آپ کی امی جی آپ واقف تھیں اس بات
سے امی جی کہ آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں پھر کیوں مجھے
" اتنی جلدی چھوڑ کر چلی گئیں آپ۔۔۔۔

لیکن امی جی اب میں اکیلا نہیں ہوں آپ کی بہو میری محبت میری بہو "
 ھے میرے پاس , لیکن امی جی وہ بھی مجھ سے ناراض رھتی ھے بولتی ھے
 کہ نفرت ھے اسے مجھ سے , بہت تکلیف میں ہوں امی جی ابھا کی نظروں
 میں اپنے لئے موجود نفرت جان لیتی ھے میری , برداشت سے باہر ھے امی
 جی آپ کے بعد اگر کسی سے محبت ھے تو وہ میری محبت بہو ہی ھے لیکن
 اسے کب احساس ہوگا میرا , مرنے سے پہلے میری یہ خواہش پوری ہو
 "جائے امی جی تاکہ کم از کم موت تو سکون کی ملے۔۔۔۔۔"

آپ آپ دعا کریں نا امی جی دعا کریں میرے لیے کہ بیہو کو بھی مجھ سے " ,
محبت ہو جائے کسی ایک دن کے لیے ہی وہ میرے ساتھ نارمل ہو جائے
"میری خواہش پوری کر دے سہی ہو جائے میرے ساتھ پلیز زامی جی۔۔۔۔۔"

, آج یہ اذیت برداشت نہیں ہو رہی بہت اکیلا محسوس کر رہا ہوں میں " ,
ابہا کو نہیں پتہ امی جی کہ اس کی وجہ سے مجھے جینے کی وجہ ملی ہے خود سے
محبت ہوئی ہے مجھے ورنہ جان ہتھیلی پر لیے پھرتا تھا اب خود کی حفاظت کرتا
"ہوں میں بیہو کے لیے۔۔۔۔۔"

ایک نئی زندگی دی ہے ابیہا نے مجھے میری ہر خوشی میری ہر کمی سب کچھ "
 ہی تو وہ ہے لیکن وہ سمجھتی کیوں نہیں مجھے , سمجھے گی بھی کیسے میں نے
 اسے بہت تکلیف دی ہے امی جی لیکن میں کیا کروں مجھے مجھے کچھ سمجھ
 "نہیں آ رہا , مجھے سکون چاہیے امی جی سکون ----

اتنا بولتے ہی فرمان اس تصویر کو سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا تو ابیہا
 جو وہاں خاموش کھڑی تھی اسے اچانک اپنے ہاتھ پر نمی محسوس ہوئی جب
 اس نے اپنے چہرے کو چھوا تو وہ آنسوؤں سے تر تھا یعنی فرمان کی تکلیف
 اسے بھی محسوس ہوئی تھی وہ بھی رو پڑی تھی فرمان کے درد پر ----

میں میں میں رو رہی ہوں لیکن کیوں----؟؟؟ "

خود کو روتے دیکھ ابیہا حیرانگی سے خود سے سوال کرنے لگی لیکن جو جواب
اسے مل رہا تھا وہ اسے قبول کرنے سے انکاری تھی کہ اسے فرمان کی اذیت
میں رہنا اور برداشت کرنا تکلیف دے رہا تھا----

اپنی سوچ اور احساسات کو جھڑکتے ابیہا واپسی کے لیے تیزی سے پلٹی جب
جلدی کے چکر میں دروازے کے قریب پڑا واز زمین پر گر گیا----

شور سنتے ہی فرمان اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے آنسو صاف کرتا دروازہ کھول کر دیکھا مگر
ابھی تب تک وہاں سے بھاگ چکی تھی فرمان کو حیرت تو ہوئی مگر اس نے
اپنے غم میں اسے نظر انداز کر دیا اور کمرے کو دوبارہ سے تالا لگاتا اپنے کمرے
کی جانب چل پڑا۔۔۔



صبح فرمان کی آنکھ اچانک نیند میں بیڈ پر پڑے پھولوں کو چھونے سے کھلی
تھی اپنے ہاتھ کے نیچے کچھ نرم سا محسوس کر کے فرمان فوراً اٹھ بیٹھا اور
حیرانگی سے ان سرخ پھولوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

یہ کس نے رکھے کہیں ابہا نے تو نہیں نہیں میری اتنی اچھی قسمت "
"کہاں۔۔۔۔

ضرور امجد نے ہی رکھے ہوں گے ہاں امجد ہی ہو گا جسے یاد رہتا ہے میرا "
"برتھڈے۔۔۔۔

ایک ٹھنڈی سانس لینے کے بعد فرمان نے اداسی سے ان پھولوں کو بیڈ سے اٹھایا اور منہ کے قریب لے جا سونگھنے لگا لیکن ناجانے کیوں اسے ان کی خوشبو الگ سی محسوس ہوئی ایک سکون سے ملا اسے۔۔۔۔

ابھی وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا آنکھیں بند کیے ہوئے خوشبو کو ہی سونگھ رہا تھا جب اچانک اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی کے قدموں کی چاپ سن کر فرمان نے فوراً آنکھیں کھول لیں مگر اپنے سامنے ابیہا کو ہاتھ میں کیک لیے دیکھ اس نے صدمے سے دل تھام لیا۔۔۔۔

جلدی اٹھو ابھی تک بستر میں ہی ہو ٹائم دیکھا ہے تم نے صبح کے 11 "

بج رہے ہیں , فوراً اٹھو اور تیار ہو جاؤ لیکن پہلے یہ کیک کاٹو , دیکھ کیا رہے

"ہو چلو بھی کاٹو نا۔۔۔۔

ابہا تیزی سے فرمان کے پاس آئی اور کیک کو بیڈ کے قریب موجود چھوٹے

سے شیشے کے میز پر رکھ کر فرمان سے بولی مگر فرمان تھا کہ حیران پریشان سا

منہ کھولے یوں ہی ساکت بیٹھا اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

نہیں نہیں نہیں فرمان تجھے ہمیشہ کی طرح خواب آرہا ہے یہ حقیقت "
نہیں ہے بیہو کیسے کر سکتی ہے ایسے تم پاگل ہو گئے ہو سچ میں تم بالکل
"پاگل ہو گئے ہو ابہا کی محبت میں۔۔۔۔

پاگلوں کی طرح اپنے چہرے کو تھپتھاتے ہوئے فرمان بولے جا رہا تھا جب
ابہا جو پیشانی پر بل ڈالے فرمان کو دیکھ رہی تھی اس کے قریب گئی اور باوز
پر چٹکی کاٹی۔۔۔۔

مسٹر ہیرو سچ ہے یہ کوئی خواب نہیں ہے، اب جلدی سے اٹھو ورنہ میں "
"جا رہی ہوں یہاں سے۔۔۔۔

ابہا مسکراتے ہوئے فرمان سے بولی تو وہ جھٹ سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور
ابہا کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ابہا تمہاری طبیعت صحیح ہے نا۔۔۔۔؟؟؟

"میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن لگتا ہے تم مکمل پاگل ہو چکے ہو۔۔۔۔"

دونوں بازو اپنے سینے پر باندھے ابہا فرمان کو گھورنے لگی۔۔۔۔

ارے واہ یار امی جی کی دعا میں اتنی پاور کے ایک رات میں ہی ابیہا بدل "
 "گئی لو یو یار امی جی۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے پھر سے بولو۔۔۔۔"

فرمان آہستہ سے خود سے ہی بڑبڑا رہا تھا جب ابیہا نے اس سے سوال
 کیا۔۔۔

"نہیں نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے جلدی سے کیک کاٹو۔۔۔۔"

فرمان سے کہہ کر ابیہا کیک کے پاس چلی آئی تو فرمان بھی وہیں آگیا اور پھر ٹیبل سے چھوٹی سے چھری اٹھا کر کیک کا ایک ٹکڑا مسکراتے ہوئے کاٹ کر ابیہا کو کھلانا چاہا لیکن پھر اچانک سے اپنے ہاتھ کو روک کر شرمندگی سے ابیہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"سوری وہ میں۔۔۔۔۔"

اتنا بولتے ہی فرمان واپس سے وہ ٹکڑا رکھنے لگا تھا جب ابہا نے ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر چہرہ آگے کیے فرمان کے ہاتھ سے کیک کھا لیا وہیں فرمان تو اس کی ان حرکتوں پر خوشی سے مرے جا رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتا دے کہ اس کی بیوہ بدل گئی ہے اسے فرمان کی محبت پر یقین آگیا ہے۔۔۔۔

جاؤ فرمان جا کر فریش ہو جاؤ تم، پھر تمہاری ڈریسنگ بھی کرنی ہے اور ہاں "جلدی سے نیچے آ جاؤ میں نے اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنایا ہے، جلدی کرو فوراً۔۔۔۔"

فرمان کیا ہوا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ایسا جو ابھی بات ہی کر رہی تھی اچانک فرمان کو پیچھے کو آنکھیں بند کیے گرتے
دیکھ پریشانی سے بولی اور پھر جلدی سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کے
اس میں سے پانی کی چھینٹے فرمان کے چہرے پر ڈالے جس سے فرمان نے
جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔

کیا ہوا تھا تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا کی پریشانی ابھی بھی کم نہ ہوئی۔۔۔۔

کچھ بھی نہیں بیہویار بلکل ٹھیک ہوں میں وہ دراصل تمہارے منہ سے " پہلی دفعہ اتنی محبت سے اپنا نام سنانا تو بس چھوٹا سا ہاٹ اٹیک ہو گیا " تھا۔۔۔۔

"تم جاؤ یار میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان ہنستے ہوئے بولا تو ایہا کو کچھ تسلی ہوئی اور وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی لیکن وہ خود اپنی حالت سمجھنا پا رہی تھی کہ آخر کیسے وہ فرمان کی

خوشی کے لیے اتنا سب کچھ کر رہی ہے اور کیوں اس نے صبح سویرے سے
اٹھ کر گھر کے لان سے پھول توڑ کے فرمان کو برتھڈے وش کیا۔۔۔۔

ساتھ ہی اپنے ہاتھوں سے کیک بنا کر فرمان کے کمرے میں آئی اور پھر
اس کی خوشی کے لیے ہر بات مانتے جانا کیوں وہ اپنی ہی مرضی کے خلاف جا
رہی تھی کیوں مجبور ہو گئی تھی وہ یہ سب کرنے کے لیے کچھ بھی تو وہ اس
وقت سوچنا یا سمجھنا نہیں چاہتی تھی بس خود سے ہی نظریں چراتے ہوئے وہ
کچن میں گئی اور کھانا اٹھائے ٹیبل پر لگانے لگی۔۔۔۔



ابہا کے کمرے سے جاتے ہی فرمان پھرتی دیکھاتے ہوئے اٹھا اور واڈروب
سے سرخ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جینز لیے واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔

ابہا نے آج کیونکہ سرخ فراک پہنا تھا تو ملک فرمان بھی تو اسی کے جیسے
کپڑے پہنتے تھے تبھی اب بھی ٹی شرٹ ہی سہی مگر سرخ پہنی اس
نے۔۔۔۔

کافی دیر تک شاور لینے کے بعد وہ ٹاول سے اپنے بال رگڑتا ہاتھروم سے باہر آیا اور پھر ٹاول کو صوفے پر پھینک کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر خود پر پرفیوم چھڑک کر بالوں کو ہیر سپرے کی مدد سے کھڑا کرنے کے بعد ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ آخری نظر خود پر ڈالتے اپنے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

سامنے سبھی ملازم ہاتھوں میں گفٹس لیے کھڑے تھے جو فرمان کو کمرے سے نکلتے دیکھ کر اس کی سمت بڑھے اور ایک ایک کر کے سبھی اسے گفٹس دینے لگے فرمان کا بھی موڈ بے حد خوشگوار تھا اسی لئے وہ تھینک یو بول بول

کر ان گفٹس کو قبول کرتے ہوئے خود کو دیکھ رہی ابیہا کی جانب بڑھنے لگا جو
ڈائنگ ٹیبل کے قریب کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

-
تھینک گاڈ کہ تم آگئے ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ کل صبح ہی شاید کھانا کھانے کو "
"ملے گا۔۔۔۔"

فرمان کے نزدیک آتے ہی ابیہا نے اس کے دیر سے آنے پر طنز کیا جبکہ وہ
جو ان گفٹس کو ڈائنگ ٹیبل پر ہی رکھ رہا تھا ابیہا کو دیکھ کر ہنسنے لگا۔۔۔۔

ہاھاھاھاھاھاھا اب ایسا بھی نہیں ہے میری جان , اوہ سوری "
"ابہا۔۔۔۔

اچانک اپنی بے اختیاری پر فرمان شرمندہ ہوتے ہوئے ابہا سے معافی مانگنے
لگا جبکہ ابہا اسے دیکھ کر مسکرا نے لگی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں آج کا دن تمہارا ہے تو تمہاری مرضی ہی چلے گی , تم جو چاہو "
"وہ کہہ اور کر سکتے ہو لیکن صرف آج کے دن۔۔۔۔

"سچ میں بیہو یار میں جو چاہوں وہی کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان تو اس ایک بات پر ہی خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔۔۔۔

"ہاں کر سکتے ہو لیکن ایک لیمنٹ میں رہ کر۔۔۔۔"

ابہا بھی جتانے سے باز نہ رہی۔۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے ڈونٹ وری میرے لیے تو اتنا ہی کافی ہے کہ تم نے "
کچھ تو کرنے کی اجازت دی۔۔۔۔

ارے واہ واہ واہ یار بریانی , لو یو یار بیہو تمہیں پتہ ہے کہ بریانی میری کتنی " فیورٹ ہے لیکن میں اسے نہیں کھاتا کیونکہ صرف امی جی کی بنی بریانی ہی کھاتا تھا میں اور آخری بار 5 سال کی عمر میں کھائی تھی امی جی کے ہاتوں سے , اس کے بعد مجھے نہیں یاد کہ بریانی کھائی ہو گئی لیکن بے حد پسند ہے مجھے بریانی , میں اسے زور بھی اگر کھاتا رہو تو کبھی دل نہیں بھرے گا مگر "تمہارے ہاتھ کی بنی ملے تو۔۔۔۔"

فرمان بریانی کو دیکھتے ہی تیزی سے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے ابیہا کو کہنے لگا
ابیہا بھی اسے بیٹھتے دیکھ خود بھی بیٹھ گئی۔۔۔

"ٹھیک ہے مل جائے گی لیکن تم روز کھاؤ گے اسے۔۔۔۔"

"ارے یار اگر ایسا ممکن ہو گیا نا تو میں بہت موٹا ہو جاؤں گا۔۔۔۔"

بریبانی کو پلیٹ میں ڈالتے ہوئے فرمان مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نہیں نہیں پھر میں نہیں بناؤں گی سوچو اگر تم موٹے ہو گئے تو کیسے "
"گندے لگو گے جب چلو تو تمھارے آپس میں ٹکرانے سے تمھیں بجیں۔۔۔۔"

ابہا منہ بگاڑ کر فرمان کو اس کا فیوچر امیجن کر کے بتانے لگی وہیں فرمان نے
اس کی بات پر قہقہہ لگا دیا۔۔۔

"یار بیہوش میں بہت شرارتی ہو تم۔۔۔۔"

ہنستے ہوئے ایک ہاتھ ٹیبل پر پڑے ابہا کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمان
نے کہا جبکہ اگلے ہی پل وہ اپنا ہاتھ واپس کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

"سوری وہ میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔۔"

"نہیں کچھ نہیں ہوتا آج کے دن چھو بھی سکتے ہو مجھے۔۔۔"

اب صرف 12 گھنٹے بچے ہیں تمہارے پاس تو جو جو باتیں منوانی ہیں وہ "منوا لو بعد میں برتھڈے ختم یعنی یہ آفر ختم۔۔۔۔"

ابیہا نے سامنے دیوار پر موجود گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے فرمان کو احساس دلوایا لیکن فرمان کا منہ اس بات پر مرجھا گیا تھا۔۔۔۔

یار یہ کیا بات ہوئی، کاش میرا ہر تھڈے روزانہ ہو تو کیا زندگی ہوگی"
"میری----

فرمان نے اپنی خواہش ظاہر کی جس پر ابہا نظریں چرانے لگی----

"سوچ کر بتا دینا مجھے کیا کیا کرنا ہے۔۔۔"

ابہا فرمان سے کہہ کر اسے کھاتا چھوڑ کر سی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی
گئی جب ٹھیک 10 منٹ بعد فرمان نے اس کے دروازے کو نوک کر کے
اندر کمرے میں قدم رکھا۔۔۔۔

کافی پینا، کھانا کھانا، مووی دیکھنا، گھومنا پھرنا کیا یہ سب ممکن ہو سکتا "
"ہے۔۔۔۔

فرمان نے جلدی جلدی بولتے ہوئے اپنے آج کے دن کا پلین ابہا کے گوش
گزار کر دیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔"

کیا کیا کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کے حامی بھر لینے پر فرمان کو یقین ہی تو نہیں آ رہا تھا تبھی وہ دوبارہ
سے تصدیق کرنے لگا۔۔۔۔

"میں نے کہا ٹھیک ہے ہو جائے گا سب۔۔۔۔"

یار کہیں میں آج مرنے تو نہیں والا جو میری ہر خواہش پوری ہوتی جا رہی " "ہے۔۔۔۔

فرمان ہنستے ہوئے کہنے لگا لیکن ابیہا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

ایسے نہیں کہتے دوبارہ ایسی کوئی بات مت کرنا ورنہ میں نے آج کوئی بات " "نہیں ماننی تمہاری۔۔۔۔

ابیہا خود اس بات سے ناواقف تھی کہ اسے یہ بات اتنی ناگوار کیوں گزری۔۔۔۔

"اوکے اوکے یار سوری سوری پکا پھر سے نہیں بولوں گا آئی پرومیں۔۔۔۔"

فرمان کان پکڑ کر سوری بولتے ہوئے ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ ابہا
کو دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ابہا وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔



اگلے ایک گھنٹے بعد فرمان اور ابیہا کراچی کے بیچ پر موجود تھے ابیہا یہاں آکر
بہت خوش ہوئی تھی اسے ہمیشہ سے ہی بیچ پسند تھا مگر شاہ دل اتنا ہی چڑتا
تھا یہاں آنے سے تبھی وہ ابیہا کو بھی یہاں لے کر آنے سے منع کر دیتا اور
اب جب کافی وقت بعد ابیہا اپنی پسندیدہ جگہ پر آئی تھی تو اس کی مسکراہٹ
تھی کہ تھمے کا نام ہی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

آج میں بہت خوش ہوں پتہ ہے کیوں کیونکہ آج میں اپنی فیورٹ جگہ پر "
"آئی ہوں۔۔۔۔"

اچانک سمندر کے کنارے ننگے پاؤں چلتے ہوئے اپنے اڑھ رہے بالوں کو کان
کے پیچھے کرتے ہوئے ابیہا بولی تو

فرمان جو مسلسل دیوانہ وار ابیہا کو ہی دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں خود کو
پرسکون ہوتا محسوس کر رہا تھا وجہ ابیہا کی خوشی تھی جو شاید آج اسے فرمان کی
بدولت ملی تھی پھر بھلا وہ خوش کیوں نہ ہوتا مگر اب اچانک ابیہا کے بولنے پر
وہ چونک کر واپس ہوش میں آیا اور نظریں جھکا کر اپنے پاؤں کو دیکھنے لگا۔۔۔

یہ جگہ تو میری بھی بہت فیورٹ ہے تمہیں پتہ ہے بیہو جب بھی میں "
بہت اداس ہوتا ہوں تو یہی آتا ہوں اور اپنے ہر برتھڈے پر آنا تو لازمی ہے

میرا، لیکن آج یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ میں جب حد سے زیادہ خوش تھا تو
"یہاں پر آیا وہ بھی اپنی محبت کے ساتھ۔۔۔۔"

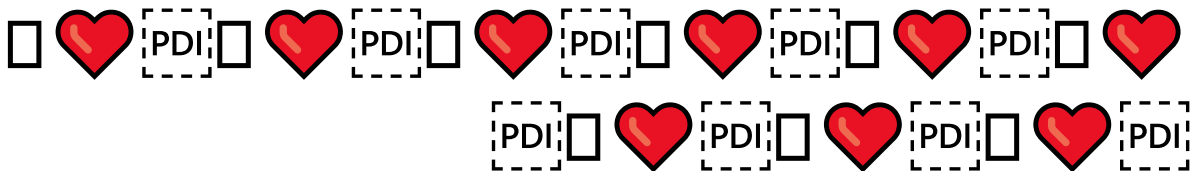
فرمان یوں ہی نظریں جھکائے ابیہا سے بولا جبکہ آخری کی لائن اس نے اپنے
منہ میں ہی ادا کی تھی لیکن اس کی آواز اتنی بھی کم نہیں تھی کہ ساتھ چل
رہی ابیہا نہ سن پاتی۔۔۔

فرمان کی آخری لائن پر ابیہا نے چونک کر اسے دیکھا اور کتنی ہی دیر اسے
دیکھتی رہی جب اچانک گھبرا کر اس نے اپنی نظروں کا رخ موڈ لیا اور لمبی لمبی
سانسیں لیتے ہوئے خود پر سکون کرنے لگی۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے کیوں فرمان کو دیکھ کر دل ہے کہ اس کے چہرے " سے نظریں ہٹانے کو کرتا ہی نہیں کیوں اسکو دیکھ کر ان دھڑکنوں کی رفتار بڑھ جاتی ہے کیوں اس کی مسکراہٹ کے ساتھ میرے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ جاتی ہے اور اس کے آنسوؤں دیکھ کر ان آنکھوں میں نمی ----

بیویا بہت کم ٹائم ہے میرے پاس ورنہ یہاں اور وقت گزارتے اس لیے " پلیز زیار چلو جلدی ابھی اور بہت کچھ کرنا ہے اتنا سب کچھ دیکھانا ہے تمہیں " چلو چلو جلدی یار ----

ابہیا ابھی خود سے ہی سوال خواب کر رہی تھی جب اچانک اسے سوچوں کی گہرائی سے فرمان کی آواز نکال کر لائی اور وہ بغیر فرمان کو دیکھے اس کے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔



کافی دیر تک وہ دونوں گھومتے پھرتے رہے فرمان ایہا کو اپنی پسندیدہ ہر جگہ پر
لے کر گیا تھا اور اب جب رات ہو چکی تھی تو وہ اسے لیے اپنے پسندیدہ
ریسٹورنٹ میں لے آیا۔۔۔۔۔

ابہا سے جب فرمان نے آڈر کرنے کا کہا تو وہ منع کرتی ہوئی فرمان کو ہی آڈر کرنے کا کہنے لگی فرمان نے بھی اس کی بات مان لی اور آدھے گھنٹے بعد وہ بل ہے کرتا ابہا کو لیے رسٹورنٹ سے باہر نکلتا اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا جب اچانک اس کا دھیان پارکنگ ایریا میں کھڑے کچھ لڑکوں کی آواز پر گیا۔۔۔۔

یار کیا مال جا رہا ہے تو پوچھ تو اس سے کہ یہ لڑکی ہمیں کتنے میں دے گا " "مزے کرنے کے لیے۔۔۔۔

فرمان جو تقریباً اپنی گاڑی کے قریب ہی پہنچ چکا تھا غصے سے مٹھیاں بھینچے
پلٹا اور ان لڑکوں کے قریب جا کر کھینچ کر ایک کے منہ پر پنچ مارا جبکہ
دوسرے کو ٹانگ ماری اور تیسرے کی ناک توڑ دی وہ بے دری سے ان
لڑکوں کی شکلیں بگاڑ رہا تھا اور ساتھ ساتھ غصے سے چیخ بھی رہا تھا۔۔۔۔

کیا بک رہے تھے تم سب پھر سے بکو، جان سے مار دوں گا تم سب کو"
ایک ایک گولی کی مار ہو تم سب کے سب، جانتے نہیں ہو کہ کس کی بیوی
"کے بارے بھی بکو اس کی ہے تم سب نے۔۔۔۔

فرمان مسلسل تمپڑوں مکوں اور ٹانگوں کا استعمال کرتے ہوئے ان لڑکوں کو پیٹ رہا تھا اور وہ بیچارے اپنا دفاع تک کرنے سے بھی محروم تھے وجہ فرمان کا کسرتی وجود کے ساتھ مارنے پیٹنے کا تجربہ تھا جبکہ وہ سب تو امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہی تھے جن کے ماں باپ نے تو شاید کبھی انھیں ڈانٹا تک نہیں ہو گا پھر ان جیسے ڈیرھ پسلی لڑکوں میں بھلا کہاں ہمت تھی ملک فرمان کا سامنا کرنے کی----

وہیں ابیہا پہلے تو کچھ سمجھ ہی نہ پائی کہ آخر ہو کیا رہا ہے اور پھر جب اسے سمجھ آئی ساتھ ہی اس نے ان لڑکوں کی بگڑتی ہوئی حالت دیکھی تو بھاگ کر فرمان کے قریب گئی اور اس کے بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

فرمان فرمان چھوڑو انھیں مر جائیں گے وہ , فرمان چلو پلیز چلو یہاں "

"سے----

فرمان کو ہاتھ لگانے کی دیر تھی وہ جو آنکھیں میں خون اتارے ہوئے تھا
اچانک ابیہا کو بھی انھی خونی نظروں سے دیکھا جبکہ اگلے ہی پل اس کی نظر
اپنی بازو پر موجود ابیہا کے ہاتھوں پر پڑی اور بس تب ہی فرمان نے ان
لڑکوں کو چھوڑا اور ابیہا کے ساتھ چلتا چلا گیا۔۔۔۔

تمہاری انہی حرکتوں سے نفرت ہے مجھے کیوں کرتے ہو ایسے تم۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا فرمان کو یوں ہی بازو سے پکڑے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے لے جا رہی تھی
اور وہ بھی اب خاموش نظروں سے ابہا کو دیکھتے اس کے ساتھ چل رہا تھا
جب اچانک ابہا کی بات پر اس کا دماغ پھر سے خراب ہونے لگا۔۔۔۔

تمہیں پتہ بھی ہے کہ کتنی گھٹیا بکو اس کی ان سالوں نے تمہارے متعلق "
"اب کیا میں انھیں اس بکو اس پر جا کر پییاں دیتا پھر ٹھیک تھا۔۔۔

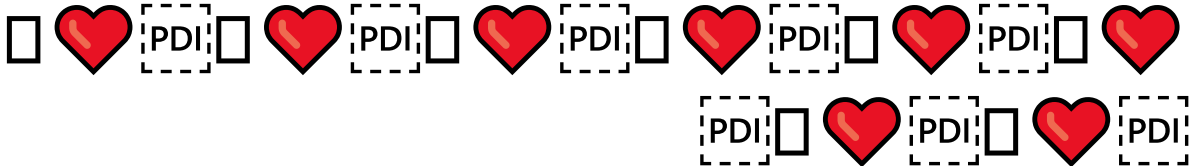
فرمان چہرے پر کمرختگی لائے گاڑی کا دروازہ کھول کر ابیہا کو بیٹھاتے ہوئے
جھک کر اس سے بولا جبکہ ابیہا اس کی اس بات پر زور زور سے ہنسنے
لگی۔۔۔۔

، تو بہت فنی ہو تم ، اب ایسا بھی نہیں ہے میں یہ کب کہہ رہی ہوں "
اچھا بتاؤ تو سہی ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا انھوں نے جو تمہیں اتنا غصہ آ
"گیا۔۔۔۔

فرمان کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ابیہا نے اس سے سوال کیا تو وہ
جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا پیشانی پر بل ڈالے ابیہا کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

"کچھ نہیں بس چلو گھر-----"

اتنا کہتے ہی فرمان نے گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کے راستے پر ڈال دی جبکہ
ابہا خاموشی سے فرمان کے کچھ دیر پہلے کے برتاؤ کے بارے میں سوچنے
لگی-----



صبح سارہ گھر کی صفائی وغیرہ کر رہی تھی جبکہ شاہ دل سویا ہوا تھا آج اتوار کا
دن تھا اور رات شاہ دل کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر چکا تھا تبھی اب صبح کے 11
بجے تک بھی اس کی آنکھ نہ کھلی۔۔۔۔

صفائی سے فارغ ہو کر خود کو ایک نظر دیکھنے کے بعد سارہ دوبارہ سے ابیہا کے
کمرے میں گئی اور جا کر واڈروب سے ایک اور فراک نکال کر ہاتھ روم میں
گھس گئی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اپنے نم بالوں کو ٹاول سے خشک کرتے ہوئے وہ جا کر ڈریسنگ
ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں کنگی کرنے لگی جب اچانک گھر کی بیل
نے سارہ کو چونکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے خود دروازہ کھولے یا شاہ دل کو جگائے
اگر شاہ دل کو جگایا تو وہ مزید غصہ کرے گا اور خود دروازہ کھولنے کی صورت
میں جو بھی دروازے پر موجود ہوا وہ کیا سوچے گا کہ اکیلے گھر میں وہ شاہ دل
کے ساتھ کس تعلق سے رہ رہی ہے۔۔۔۔

بہت سی سوچیں سارہ کے اوسان خطا کر رہی تھیں وہیں دروازے پر موجود
شخص جیسے بیل پر سے ہاتھ اٹھانا بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔

مرتے کیا نا کرتے کے مترادف سارہ خود کو پرسکون کرتی اچھے سے دوپٹہ اپنے
گرد لپیٹ کر دروازے کی سمت بڑھی اور ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کرنے
کے بعد دروازہ کھول دیا۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی سارہ کی نظر اپنے سامنے موجود ایک عورت پر پڑی جو اب
اسے مشکوک نظروں سے سر سے پاؤں تک گھورنے کا کام سر انجام دے
رہی تھیں۔۔۔۔

تم کون ہو لڑکی اور اس گھر میں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟"

اچانک خود سے پوچھے جانے والے سوال پر سارہ بوکھلا ہی تو گئی تھی۔۔۔۔

"آنٹی وہ میں میں وہ۔۔۔۔"

کیا میں وہ بولو بھی کہ کون ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

پیچھے ہٹو راستے سے میں خود پتہ لگا لوں گی شاہ دل شاہ دل کہاں ہو تم باہر "
"آؤ فوراً۔۔۔۔"

وہ عورت ابیہا کو جھڑک کر ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے خود گھر میں
داخل ہوئیں اور اونچی آواز میں شاہ دل کو پکارنا شروع کر دیا وہیں سارہ کی
حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی جو ہر گزرتے لمحے خوف سے زرد پڑتی جا رہی
تھی۔۔۔۔

شاہ دل جو کافی گہری نیند میں تھا یوں خود کو آوازیں دینے پر ہڑبڑا کر جاگ
اٹھا اور پھر تیزی سے قدم اٹھاتے اپنے کمرے سے باہر نکلا جب اسے اپنے

پڑوس کی سکینہ آنٹی جن کا کام ہر بات کا تماشا بنانا ہی تھا اصل میں
ضرورت سے کچھ زیادہ ہی اصول پرست تھیں وہ , اب وہ اس کے گھر میں
موجود شاہ دل کو ہی گھور رہی تھیں یعنی کوئی تماشا ہی ہونے والا تھا جبکہ ان
کے پیچھے سہم کر کھڑی سارہ رونے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔۔۔۔

آگئے صاحب زادے آٹھ کر , یہ بتاؤ مجھے کہ شادی کر لی تم نے اور ہمیں "
"بتایا تک نہیں ایسے کب سے ہو گئے تم ہاں بتاؤ۔۔۔۔۔"

, آنٹی آپ جو سوچ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہے ہم نے شادی نہیں کی "
"آپ بیٹھیں تو سہی میں بتاتا ہوں سب کچھ آپ کو۔۔۔۔"

شاہ دل جو اچانک اس آفات پر گر پڑا گیا تھا اسی وجہ سے بات کو سنبھال نہ
پایا وہیں سکینہ بیگم آنکھیں پھاڑے ایک ہاتھ اپنے منہ پر رکھ چکی
تھیں----

توبہ توبہ کیسا دور آگیا ہے کہ شادی کے بغیر ہی تم دونوں ایک چھت کے "
نیچے رہ رہے ہو استغفار , وہ تو میں تمہاری مرحوم ماں کی اچھی سہیلی ہوں اسی
لیے آج تمہارا حال چال جاننے آگئی کہ کہیں بن ماں کے بچے کو کسی چیز کی
ضرورت تو نہیں مگر یہاں کیا دیکھ رہی ہوں میں , تم ایسے نکلو گے کبھی وہم

وگمان میں بھی نہ تھا میرے ، ارے کچھ تو شرم کر لو اپنی ماں کا ہی سوچ
"لیتے وہ کیا سوچے گی تمہیں ایسے دیکھ کر۔۔۔۔"

اور اے لڑکی تم تمہیں بھی شرم نا آئی ، لڑکیاں تو اپنی عزت کو لے کر کتنی "
محتاط ہوتی ہیں اور تم ہو کہ توبہ کس گھٹیا گھر اور خاندان سے تعلق ہے تمہارا
جہاں یہ سب جائزہ سمجھا جاتا ہے ہاں ، کوئی نہیں جو تمہیں روک سکے یہ بے
شرمی پھیلانے سے ، بات سن لو میری کان کھول کر تم دونوں یہ شریفوں کا
علاقہ ہے یہاں ایسی بے حیائیاں نہیں چلے گئیں اگر ایک ساتھ رہنا ہے تو
"شادی کرو دونوں ورنہ چلتے بنو۔۔۔"

سکینہ بیگم جب بولنا شروع ہوئیں تو بولتی ہی گئیں جبکہ ان کی کہی گئی بات
پر سارہ کے ساتھ شاہ دل بھی ساکت رہ گیا۔۔۔۔

"آئی آنٹی بات سنیں میری میں سمجھاتا ہوں نا آپ کو, آپ جیسا۔۔۔"

بس کرو کچھ نہیں سننا میں نے اور نا کچھ سمجھنا ہے جتنی بے حیا ئیاں دیکھ
لی ہیں اتنا ہی بہت ہے اور اگر تم دونوں نے میری بات نا مانی تو چیخ چیخ کر
"پوری سوسائٹی کو اکھٹا کر لوں گی اور اصلیت بتاؤں گی تمہاری۔۔۔"

"آئی آنٹی آخر کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ سن تو لیں میری بات۔۔۔"

سکینہ بیگم کی دھمکی پر شاہ دل نے بوکھلاتے ہوئے انھیں ایک بار پھر سے
سمجھانا چاہا لیکن سکینہ بیگم نے پھر سے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک
دیا۔۔۔۔

کیا کیا سنو کچھ نہیں سننا میں نے، تمہاری مرحوم ماں نے بہن بنایا ہے "
مجھے اور میں اپنا وہی فرض پورا کر رہی ہوں، سمجھ آئی تمہیں، خاموشی سے
بات مان لو میری اور نکاح کر لو سارا انتظام میں خود کر لوں گی آج شام 5 بجے
"نکاح ہے تم دونوں کا۔۔۔۔"

سکینہ بیگم غصے سے بولتیں گھر سے باہر نکل گئیں جبکہ سارہ جو پہلے رونے
کی تیاریوں میں مصروف تھی اب دل ہی دل میں خوشی سے جھوم اٹھی تھی
وہیں شاہ دل کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔



جیسا کہ سکینہ بیگم نے کہا تھا شام پانچ بجے وہ مولوی صاحب کے ساتھ
گواہوں کو لیے پھر سے شاہ دل کے گھر میں داخل ہوئیں اور نکاح پڑھوانا
شروع کیا۔۔۔۔۔

شاہ دل پہلے تو سکینہ بیگم کے گھر سے جانے کے فوراً بعد خود بھی وہاں سے
جانے والا تھا پھر ناجانے کیا سوچ کر اپنے کمرے میں لوک ہو گیا اور باتھ روم
میں گھس کر شاور کے ٹھنڈے پانی سے اپنے گرم دماغ کو پرسکون کرنے
لگا۔۔۔۔۔

جبکہ سارہ مسکراتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی اور خدا کے حضور شکر ادا کرنے لگی۔۔۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ایک بار پھر سے مولوی صاحب نے شاہ دل سے سوال کیا تو ناچاہتے ہوئے بھی شاہ دل نے ہاں کہہ دی اور اسی طرح آج شاہ دل اور سارہ کا نکاح ہو گیا جس پر سارہ تو اللہ کا شکر ادا کرتی نہ تھکتی تھی جبکہ شاہ دل کے نکاح کرنے کا مقصد صرف اور صرف سارہ سے ہمدردی تھی جس کا کوئی ٹھکانہ

نہیں تھا اور جب تک کوئی وسیلہ نہیں بنتا تب تک کے لیے وہ مجبوری میں
اس رشتے میں بندھا تھا بس۔۔۔۔

سکینہ بیگم تو نکاح ہوتے ہی شاہ دل سے خوشی سے ملیں اور سارہ کو بھی پیار
کرتی سب کے ساتھ انھیں ڈھیروں دعائیں دے کر سارہ کو شاہ دل کے
کمرے میں بیٹھا کے واپس چلی گئیں لیکن شاہ دل بھی ان کے جانے کے
منٹ بعد گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔ 15



فرمان نے جب گھر کی پورچ میں گاڑی روکی تو رات کے 9:30 کا وقت ہوا
تھا یعنی 12 بجے میں صرف دھائی گھنٹے باقی رہ گئے تھے۔۔۔۔

جلدی سے اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھ کر فرمان گاڑی سے باہر نکلا اور ابیہا کی
طرف آکر دروازہ کھول کے اس کا ہاتھ تھامنے کے بعد بڑے بڑے قدم

اٹھاتے گھر میں داخل ہوا اور لے جا کر ابیہا کو ایل ای ڈی کے سامنے بیٹھا
دیا اور خود صوفے پر ابیہا کے قریب بیٹھ کر لوڈ وینڈنگ مووی لگا دی۔۔۔۔

"تمہارے ساتھ ایک فلم دیکھنا میری خواہش ہے اسی لئے۔۔۔۔"

"اوہ اچھا صحیح ہے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔"

ابیہا کی حیرانگی دور کرنے کے لیے فرمان نے اسے تفصیل بتائی جس پر ابیہا
بھی مسکرا دی۔۔۔۔

فلم کے شروع کے دکھی سینز دیکھ کر فرمان جس کی نظریں پہلے بھی بھٹک
بھٹک کر ابیہا پر ہی جا رہی تھیں وہ فوراً ہنستے ہوئے ہوئے۔۔۔۔

"یار یہ تو میرا والا ہی حال ہے ویسے۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے اب مووی دیکھ لیں۔۔۔"

فرمان کی بات پر ابیہا کو کچھ شرمندگی ہوئی تبھی وہ اسے دور کرنے کے چکر
میں بولی اور اپنی نظریں سکریں کی جانب مرکوز کر لیں جبکہ فرمان کی نظریں
تھیں کہ ابیہا کے چہرے پر ہی ٹھہریں ہوئی تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر تک تو ابیہا فرمان کی نظروں کو برداشت کرتی رہی اور فلم دیکھنے کی ناکام
کوشش میں مصروف رہی مگر جب فرمان نے مزید یہی عمل جاری رکھا تو اس
نے گھور کر فرمان کو دیکھا۔۔۔۔

کیا ہے فلم سامنے چل رہی ہے میرے منہ پر نہیں تو اسے دیکھو، کب "
"سے گھورے ہی جا رہے ہو۔۔۔۔"

یار کیا کروں یہ جو دل ہے نا یہ اجازت نہیں دیتا کچھ اور دیکھنے کی , اور "
ویسے بھی آج ہی تو گولڈن چانس ملا ہے تمہیں جی بھر کر دیکھنے کا تو ایسے تو
"نہیں گنوا سکتا نا پلیززز بیہو تھوڑا ایڈجسٹ کر لو۔۔۔۔۔"

ابھی بھی ابیہا کو دیکھتے ہوئے فرمان نے کہا تو ابیہا منہ کے زاویے بگاڑتے
ہوئے پھر سے مووی دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ٹھیک 2 گھنٹے بعد جب 12 بجے میں 5 منٹ باقی رہتے تھے تب فرمان کی
نظر اچانک گھڑی پر پڑی اور وہ ہڑبڑا کر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا ساتھ ہی ایہا
کو بھی کھینچ کر کھڑا کیا۔۔۔۔

بیہو بیہو یا 12 بجے میں صرف 5 منٹ پڑے ہیں اور ابھی میری ایک "
"اور سب سے بڑی خواہش باقی رہتی ہے پلیز زز وہ پوری کر دو۔۔۔۔"

فرمان کے بولنے پر ایہا کے دماغ میں صرف ایک ہی بات آئی کہ وہ ضرور
اسے کس کرے گا۔۔۔۔

کیا خواہش ہے تمہاری، پہلے ہی سن لو تم اگر وہ ماننے والی ہوئی تبھی پوری "

"ہوگی ورنہ نہیں۔۔۔"

ابہا نے غصے سے کہا۔۔۔

"پلیزیار جو بھی ہے وہ پوری کر دو منع مت کرنا۔۔۔"

فرمان بار بار ٹائم دیکھتے ہوئے ابہا کی باقاعدہ منت کرنے لگا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بتاؤ تو سہی کیا خواہش ہے تمہاری ٹائم گزر رہا ہے , اور ٹائم " گزر جانے کے بعد تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی میں ---؟؟؟

فرمان کے یوں منتیں کرنے سے ابہا بھی نرم پڑ گئی تھی ----

بیہو پلیز ایک دفعہ اپنے منہ سے مجھے آئی لو یو فرمان کہہ دو پلیز زریار صرف " ایک بار ----

کیا یہ ہے تمہاری خواہش , میں میں نہیں کہوں گی یہ نہیں ہو گا مجھ " سے ----

پہلے تو ابہا کو فرمان سے اس بات کی امید نہیں تھی اسی لیے حیران رہ گئی
پھر اسے صاف انکار کر دیا لیکن فرمان بار بار گھڑی میں وقت گزرتے دیکھتے
ہوئے بے چینی سے ابہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

پلیز بیہو یار ایک بار کہہ دو , میں میں ترس گیا ہوں تمہارے منہ سے یہ الفاظ "
سننے کے لیے , یہی آخری اور سب سے بڑی خواہش ہے میری , بہت بڑا
"احسان ہو گا تمہارا کہہ دو یار۔۔۔"

فرمان اب کی بار ابیہا کے سامنے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرنے لگا تو ابیہا نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنے خشک لبوں کو زبان کی مدد سے گھیلا کرتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔۔

"او کے فائن اگر تم اتنا کہہ رہے ہو تو آئی۔۔۔۔"

"ہاں ہاں بولو بیو پلیزز آئی کے بعد۔۔۔"

"آئی۔۔۔۔"

"آئی کے بعد بھی تو بولویا کیوں تڑپا رہی ہو ایسے۔۔۔"

فرمان کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

"آئی اوہ ہو ٹائم از اوور۔۔۔"

ابیہا نے اچانک سے گھڑی پر 12 بجتے دیکھ فرمان سے کہا تو وہ صدمے سے
گھڑی کو دیکھنے لگا۔۔۔

نہیں نہیں نہیں یار بیہو پلینرز ایسے مت کرو یہ نا انصافی ہے ، اسلہ آج تو "

آپ میری ہر خواہش پوری کر رہے تھے پھر یہ کیوں نہ کی ، بیہو یار صرف 2

"منٹ لگیں گے کہہ دو نا۔۔۔"

"فرمان کا بس نہیں چل تھا تھا ورنہ رو ہی پڑتا۔۔۔۔"

ٹائم ختم ہو چکا ہے اب کچھ نہیں ہو سکتا اور ہاں اب سے دوستی بھی "

"ختم۔۔۔۔"

ایہا سنجیگی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف مڑی جب فرمان جو صدمے سے
منہ کھولے کھڑا تھا ایہا کو جاتا دیکھ تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے
لگا۔۔۔۔

ایہا نے غصے سے ایک نظر اپنی بازو پر موجود فرمان کے ہاتھ پر ڈالی اور زور
سے اسے جھٹکا۔۔۔۔

کہا نا ٹائم ختم ہو چکا ہے اب دوبارہ مجھے ہاتھ مت لگانا وارنہ مجھ سے برا "
"کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔

ابہا غصے سے کہتی واپس جانے لگی جب اسے فرمان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں چھوؤں گا تمہیں مگر ایک بات تو کر سکتا ہوں نا وہ تو "سن لو پلیزز۔۔۔۔

"بولو کیا بات ہے جلدی مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔۔"

ابہا کے حامی بھرنے سے فرمان کے اداس چہرے پر ایک ہلکی سے مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔

ابہا یہ حسین پل اب دوبارہ کب آئے گا۔۔۔؟؟؟"

"مجھے نہیں پتہ شاید ہو سکتا تمہارے لگے برتھڈے پر۔۔۔۔"

ابہا بغیر اس بات پر غور کیے کہ وہ تو فرمان کو چھوڑ کر جلد از جلد کہیں چلی جانا چاہتی تھی یہ کہہ دیا کہ وہ ایک سال بعد فرمان کے لگے برتھڈے تک اس کے ساتھ ہی ہوگی تو کیا اس نے اپنے دل کی بات کہہ دی تھی کہ وہ فرمان کے ساتھ ہی رہنے والی ہے۔۔۔۔

اوہ اچھا وہ وہ تمہیں پتہ ہے ابیہا میں نارات کے 12 بجے پیدا ہوا تھا تو تو "

"میرا برتھڈے 2 دن منایا جاتا ہے۔۔۔۔

فرمان نے ایک اور کوشش کی ابیہا سے آئی لو یو سننے کے لیے جبکہ فرمان کی

اس فضول بات پر ابیہا ایک آئی برو اٹھا کر اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہا رہنے ہی دو تم اب اتنی بھی بے وقوف نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔"

ہی ہی ہی ہی جان مزاق کر رہا تھا گڈ نائٹ اینڈ لو یو , مجھے تو آج خوشی "

"کے مارے نیند ہی نہیں آئی چلو تم تو سو جاؤ , بالے۔۔۔۔

فرمان محبت بھری نظروں سے ابہا کو دیکھتے ہوئے بولا لیکن ابہا اس کے اتنا
سب کچھ مطلب جان اور لو یو کہہ دینے پر اسے گھورتی ہوئی بغیر کوئی جواب
دیے اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور فرمان ایک ٹھنڈی آہ بھر کر وہیں
صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔۔



نکاح کے بعد جب سے سکینہ بیگم سارہ کو شاہ دل کے کمرے میں چھوڑ کر
گئی تھی ویسے ہی سارہ شادی کا جوڑا تو تھا نہیں اس لیے اپنے فراک کے ہی
دوپٹے کا گھونگھٹ نکال کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

شکل و صورت میں بھی وہ کافی خوبصورت تھی اس لیے اسے میک اپ کی
بھی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی لیکن یہ پاگل لڑکی جس کے انتظار میں
بیٹھی تھی وہ تو رات کے 8 بجے تک بھی گھر میں داخل نا ہوا۔۔۔۔

سارہ کو جب اس بات کا یقین ہو گیا کہ شاہ دل نہیں آئے گا تو وہ اٹھ کر
کچھ کھانے کی غرض سے کچن کی طرف جانے لگی جب اچانک اسے گھر کا
دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی یعنی شاہ دل آچکا تھا۔۔۔۔

ایک خوبصورت اور شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ سارہ دوبارہ سے بیڈ پر جا کر
گھونگھٹ لیے بیٹھ گئی۔۔۔۔

ٹھیک 5 منٹ بعد شاہ دل نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اسے سارہ اپنے بیڈ پر
بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔

سارہ کو اس انداز میں موجود پا کر شاہ دل کا غصہ جواب کافی حد تک کم ہو گیا
تھا پھر سے پروان چڑھنے لگا۔۔۔۔

"کیا ہے یہ سب ہاں، ہو گیا نازکاح تو نکلو ادھر سے ابھی۔۔۔۔"

بیڈ کے قریب آ کر شاہ دل دانت پیستے ہوئے سارہ کو کمرے سے نکلنے کا بولا
تو سارہ جو ناجانے کیا کیا خوش فہمیاں پالے ہوئی تھی فوراً گھونگھٹ اٹھا کر بیڈ
سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر حیرانگی سے شاہ دل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"آپ ایسے کیوں بول رہے ہیں شاہ اب سے یہی تو میرا کمرہ ہے۔۔۔۔"

بولا نا جاؤ یہاں سے اور ہاں اپنے دماغ سے جو بھی فضول کی سوچیں ہیں "

وہ نکال دو , میاں بیوی ہم لوگوں کی نظروں میں ہیں وہ بھی تب تک جب

تک تمہارا کوئی وسیلہ نہیں بنتا بس , اصلیت میں ہم دونوں ویسے ہی ایک

"دوسرے کے لیے اجنبی ہیں سمجھی۔۔۔"

شاہ دل کا لہجہ ہر قسم کی رعایت سے پاک تھا لیکن سارہ کو اس کے غصے کی

پرواہ ہی کب تھی اسے تو وہ دشمن جان ہر روپ میں ہی حسنین اور جان

سے پیارا ہی لگتا تھا۔۔۔۔

جو بھی ہو شاہ لیکن میری تو دعائیں قبول ہو گئی ہیں نا اور ساتھ ہی میری "
"محبت کو کامیابی مل گئی۔۔۔۔"

سارہ بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل کے سینے سے آ لگی جبکہ اگلے ہی پل شاہ
دل نے اسے بازو سے کھینچ کر خود سے دور دھکیلا جس کے نتیجے میں سارہ
زمین پر گر کر صدمے سے اسے دیکھنے لگی جو غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔

، کہا ہے ناکہ دور رہو مجھ سے ایک بار میں بات پلے نہیں پڑتی تمہارے "
بہت ہی کوئی دل پھینک قسم کی بولڈ لڑکی ہو تم جو زبردستی چپکے ہی جا رہی ہو

نفرت ہے مجھے تم سمیت ہر لڑکی سے , رہو مرو اسی کمرے میں جا رہا ,
"ہوں میں ----"

شاہ دل اپنی باتوں کے ذریعے سارہ کے دل کو چھلنی کرتا کمرے سے باہر نکل
گیا جبکہ سارہ پیچھے سے ایسے مت کرو , مت جاؤ شاہ مجھے چھوڑ کر کہتے ہوئے
اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی ----



صبح فرمان کی آنکھ بریانی کی خوشبو سونگھنے سے کھلی تھی پہلے تو اسے لگا تھا کہ
وہ خواب میں ہی بریانی کھا رہا ہے لیکن پھر جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو
صوفے سے اٹھ کر جہاں وہ ناجانے رات کے کس پہر سو گیا تھا کچن کی طرف
کھینچتا چلا گیا۔۔۔۔

آج ابیہا نے فرمان کے لیے بریانی بنائی تھی اور کیوں بنائی تھی اس بات سے
وہ خود انجان تھی شاید فرمان کی بہت فیورٹ تھی اس لیے لیکن اسے بھلا کیا

فرق پڑتا تھا فرمان کی پسند ناپسند سے , کچھ بھی تو وہ سمجھنا نہیں چاہتی
تھی۔۔۔۔

اوووووو واہ بریانی , ہائے میرے لیے بنائی نا تم نے , تھینک یو سوچ یار "
"بیہو۔۔۔۔

فرمان ابیہا کے قریب آتے ہوئے اچانک اس کے پیچھے سے بولا تو ابیہا ڈر کر
اچھل پڑی اور پھر فرمان کو دیکھ کر اسے گھورنا شروع کر دیا۔۔۔۔

کیا کیا کہا تم نے مجھے ابھی۔۔۔۔؟؟؟ "

"اوووووو واہ بریانی۔۔۔۔"

"نہیں اس کے بعد۔۔۔۔"

"ہائے میرے لیے بنائی ہے نا۔۔۔۔"

"الہ آخر میں کیا کہا ہے۔۔۔۔"

فرمان کے مسلسل خود کو زچ کرنے پر ابیہا چڑ گئی تھی۔۔۔۔

"بیہو۔۔۔"

ابیہا کے غصہ کرنے سے فرمان منہ بناتا ہوا بولا۔۔۔۔

ہاں بیہو , میں کوئی بیہو ویہو نہیں ہوں سمجھے , ابیہا نام ہے میرا تو وہی "
"کہوں گے تم مجھے , ورنہ کچھ کہنا ہی مت۔۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے غصہ تو نا کرو یار۔۔۔۔"

فرمان نے ابیہا کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ریلیکس کرنا چاہا جبکہ ابیہا فوراً
سے اس سے دور ہٹ چکی تھی اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ ہٹا دیا تھا۔۔۔۔

"ڈونٹ ٹچ می اگین گاٹ اٹ۔۔۔"

دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر ابیہا نے فرمان کو دھمکی دی جبکہ
فرمان نے معصوم سی شکل بنالی۔۔۔۔

ہائے وہ کیوں کیوں ناکروں میں ----؟؟؟ "

فرمان بھی آج ٹھان چکا تھا ابہا کو تنگ کرنے کا۔۔۔

پہلے تو اپنی یادداشت درست کرو تم , کل رات کہا تو تھا تمہیں کہ اب سے "
دوستی ختم ہو چکی ہے یعنی سب اختیارات بھی ختم ہو گئے ہیں تو اب سے
"دوبارہ یہ غلطی مت دہرانا۔۔۔"

"نہیں نہیں نہیں یار کیا مسئلہ ہے تمہیں , ویسے بہت ظالم ہو تم۔۔۔۔"

ابہا کی بات پر فرمان دہائیاں دینے لگا مگر ابہا اسے مکمل نظر انداز کرتی ہوئی
پاؤں پٹختی کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔



رات کے 12:30 کا وقت تھا جب فرمان کو شرارت سو جھی اور وہ سیدھا
ابیہا کے کمرے کی طرف گیا اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے لگا ابیہا جو کافی
گہری نیند میں تھی یوں کسی کے دروازہ پیٹنے کی آواز پر ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی
جب اسے پھر سے دروازے پر دستک سنائی دی۔۔۔۔

"کون ہے۔۔۔؟؟؟"

پیشانی پر بل ڈالے دروازے کی سمت دیکھتے ہوئے ابیہا نے بیڈ پر ہی بیٹھے
بیٹھے پوچھا۔۔۔۔

"ایہا دروازہ کھولو جلدی۔۔۔۔"

"کیوں کیوں کھولو ہوا کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی گھبرائی ہوئی خوفزدہ آواز سن کر ایہا خود بھی سہم گئی تھی۔۔۔۔

"یار دروازہ کھولو تو سہی، مجھے اندر آنے دو گھر میں کوئی گھس آیا ہے پلیزززز"

یار جلدی کرو۔۔۔۔"

فرمان کی اب کی کہی گئی بات سن کر ابیہا بغیر کچھ سوچے سمجھے کہ ملک
فرمان بھی کسی سے ڈر کر چھپ سکتا ہے تیزی سے بیڈ سے اٹھی اور بھاگ
کر دروازہ کھول دیا جب اگلے ہی لمحے فرمان نے اپنے ہاتھ میں موجود کیک کا
ٹکڑا جسے امجد کچھ دیر پہلے ہی بیکری سے لے کر آیا تھا اسے ابیہا کے منہ پر
لگا دیا۔۔۔۔

"پپی برتھڈے مائے لو۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کے کیک سے بھرے چہرے کو دیکھ کر ہنستے ہوئے بولا جبکہ
ابیہا جو پہلے خوفزدہ اور پریشان تھی اب غصے سے آگ بگولہ ہونے لگی۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟؟"

"جان اسے بد تمیزی کرنا نہیں بلکہ سیلیپرٹ کرنا کہتے ہیں جو کہ میں آپ کے برتھڈے کو کر رہا ہوں۔۔۔"

ابیہا کے غصے کی پرواہ کیے بغیر فرمان محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا جبکہ
ابیہا کا بھی اس ایک بات پر غصہ ختم ہو گیا۔۔۔

"فرمان تمہیں کیسے پتہ آج میرا برتھڈے ہے۔۔۔۔؟؟؟

اپنے منہ پر موجود کیک کو صاف کرتے ہوئے ابہا حیرانگی سے سوال کر گئی۔۔۔۔

"یار کیسی باتیں کر رہی ہو اب جب تمہیں میرے برتھڈے کا علم ہو سکتا ہے تو مجھے کیوں اپنی جان کے بارے میں نہیں پتہ ہوگا، ویسے بھی اب تو میری تمام دنیا ہی تم سے لے کر تم پر ہی ختم ہوتی ہے۔۔۔۔"

"یار باتیں بعد میں کر لیں گے پہلے جلدی سے کیک کاٹو ورنہ وہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔۔"

"کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان جو مسلسل مسکراتے ہوئے ابیہا کے کمرے میں داخل ہو چکا تھا اچانک ابیہا کے سوال بھی مزید مسکرانے لگا۔۔۔

"کچھ نہیں یار چلو کیک کاٹو نا۔۔۔۔"

فرمان لکڑی کی چھوٹی سی میز پر کیک رکھتے ہوئے بولا تو ابہا بھی خاموشی سے
چلتی ہوئی اس تک آئی اور پھر خاموشی کے ساتھ کیک کاٹا جب اچانک
فرمان نے اپنا منہ کھول دیا لیکن ابہا نے اسے دیکھ کر وہ کیک کا ٹکڑا اپنے
منہ میں ڈال لیا۔۔۔۔

"کیا یار مجھے تو کھلاؤ۔۔۔۔"

"کیوں کھلاؤ، تمہارے برتھڈے پر تمہیں ہر بات کی اجازت ملی تھی تو اب
میرا برتھڈے ہے یعنی میری مرضی چلے گی۔۔۔۔"

ابہا نے بغیر کسی لحاظ کے صاف انکار کر دیا۔۔۔

"نہیں یار ایسے تو نا کرو پلینز آج کے دن بھی مجھے اجازت دے دو پلینز یار
اپنے برتھڈے کی خوشی میں ہی دے دو۔۔۔۔"

فرمان معصومیت سے بولا لیکن ابہا چڑچکی تھی۔۔۔۔

"کیا خوشی ہاں نفرت ہے مجھے اس دن سے آخر کیوں پیدا ہوئی میں۔۔۔"

"کسی انسان کے جینے کی وجہ بننے کے لیے اسے زندگی کا مقصد دینے اس کی تنہائی دور کرنے کے لیے، اور خبردار بیہو اگر دوبارہ تم نے ایسا کچھ کہا تو ورنہ ناراض ہو جانا ہے میں نے۔۔۔۔"

فرمان نے اپنی طرف سے ابیہا کو دھمکی دی جس کا اسے کیا اثر ہونا تھا۔۔۔

"تو ہو جاؤ مجھے کیا۔۔۔۔"

ایہا نے ایک بھی پل ضائع کیے بغیر فرمان کو جھاڑ دیا۔۔۔۔

"یار بیہو پلینز زیار کیا صرف آج کے دن کے لیے ہم ویسے نہیں ہو سکتے
ویسے دوستی کر لو، صرف ایک دن پلینز مان جاؤ یار ایک ہی تو دن مانگا
ہے۔۔۔۔"

فرمان بغیر ایہا کی بات کا برا منائے اس سے التجا کرنے لگا جس پر ایہا نے
کچھ دیر سوچا اور پھر حامی بھر لی۔۔۔۔

"تھینک یو تھیک یو سوچج مائے لو، چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

خوشی سے چمک کر فرمان ابہا کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔۔

"ارے لیکن کہاں ٹائم تو دیکھو رات کا 1 بج رہا ہے۔۔۔۔"

"بیہویار میرا تو ٹائم ختم ہو رہا ہے نا تمہیں پتہ ہے کتنا کچھ سوچ رکھا ہے
میں نے۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کو دیکھتے ہوئے بولا جبکہ ابیہا نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال لیا۔۔۔۔

"یہ آفر صبح سے شروع ہو گی ابھی مجھے بہت نیند آئی ہے تو جاؤ تم۔۔۔۔"

"یار چلو نا پلیزز۔۔۔۔"

فرمان نے ایک بار پھر سے اصرار کیا۔۔۔

"کہا نا نیند آئی ہے مجھے تو سونے دو۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے سو جاؤ لیکن پلیزز کیا میں یہاں بیٹھ کر تمہیں دیکھ لوں بالکل شور نہیں کروں گا تم سکون سے سو جانا بس میں اس انمول وقت کے ایک لمحے کو بھی ضائع نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

فرمان کے ہر ایک انداز سے محبت چھلک رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں تم جاؤ کیونکہ تمہاری موجودگی میں میں سو نہیں پاؤں گی نیند نہیں آئے گی مجھے۔۔۔۔"

"یار اب ایسے تو نا کہو اتنا تو کر ہی سکتی ہو تم۔۔۔۔"

ابہا کے انکار پر فرمان بے چاری سے بولا۔۔۔۔

"اف اچھا ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ ادھر لیکن اس صوفے پر وہیں سے
دیکھو۔۔۔۔"

ابہا ایک نظر فرمان کے چہرے پر ڈالتی بول کر بیڈ پر لیٹ گئی اور دوسرے سرہانے کو اٹھا کے اپنے سینے سے لگا لیا یوں ہی لیٹے وہ مسلسل فرمان کو دیکھ رہی تھی جو دیوانہ وار ابہا کا دیدار کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

یوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ناجانے کب ابہا نیند کی وادیوں میں اتر گئی صبح کے 7 بجے اس کی آنکھ کھلی تو اپنے سامنے زمین پر بیٹھے خود کو دیکھ رہے فرمان کو دیکھ کر وہ ڈر گئی اور فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

"تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا گھبرا کر اپنے دل پر ہاتھ رکھے فرمان سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔

"بیہو یار وہ نا دور صوفے سے میں تمہیں دیکھ ہی رہا تھا جب اچانک تمہارے
چہرے پر بال گر گئے تو مجھے یہاں آنا پڑا اور تمہارے چہرے سے بال ہٹائے
پھر واپس جانے کا دل ہی نہیں کیا اس لیے یہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔"

"تم کیا بالکل بھی نہیں سوئے۔۔۔۔؟؟؟

ایہا حیران ہی تو رہ گئی تھی فرمان کی دیوانگی پر۔۔۔۔

"لو بھئی اب سال میں ایک دفعہ ہی تو یہ گولڈن چانس ملا کرے گا مجھے، تو
کیا اسے بھی میں نیند کی نظر کر دوں میں، اسے گنوا نہیں سکتا بیہو۔۔۔۔"

"تم مکمل پاگل ہو سچ میں۔۔۔"

"وہ تو میں ہوں مگر تمہارے عشق میں۔۔۔"

فرمان ابیہا کو دیکھتے ہوئے محبت سے بولا تو ابیہا اسے غور سے دیکھنے لگی کتنی
ہی دیر ان دونوں کی نظروں کا تبادلہ ہوتا رہا جب اچانک ابیہا نے گھبرا کر
اپنی نظریں جھکا لیں۔۔۔۔

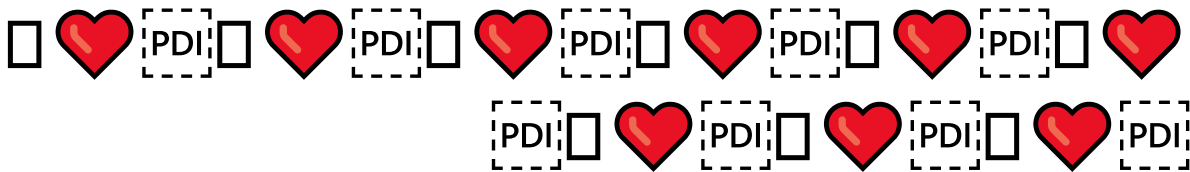
"بیہویار جلدی سے تیار ہو جاؤ میں اب جا رہا ہوں وہ کیا ہے ناکہ آج میں
تمہارے لیے ناشتہ بناؤں گا۔۔۔۔"

"کیا تم اور ناشتہ بنانا آتا بھی ہے۔۔۔؟؟؟"

خود کو پرسکون کرتے ابیہا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

"یار یوٹیوب کس مرض کی دوا ہے وہیں سے دیکھ کر بنا لوں گا میں، تو تم ایسا کرو اب کہ کافی لیٹ تیار ہونا تب تک تو بنا ہی لوں گا ٹھیک ہے بائے۔۔۔۔"

فرمان کی ایکسائمنٹ دیکھ کر ابیہا ہلکا سا مسکرائی اور فرمان اسے مسکرا دیکھ خود بھی مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ابیہا یوں ہی کچھ دیر بیٹھی فرمان کے متعلق سوچتی رہی۔۔۔۔



"یار کیا بناؤں کیسے بناؤں کچھ بھی تو سمجھ نہیں آ رہا اور آتا بھی کیا ہے
مجھے بنانا، لاسٹ ٹائم کا تجربہ تو بہت ہی برا تھا تو اب کیا کروں۔۔۔۔؟؟؟

کچن میں آ کر فرمان سوچ میں پڑ گیا تھا جب اچانک اس کے دماغ میں ایک
خیال آیا۔۔۔۔

"ہاں میں میں فرائیڈ رائس بناؤں گا , ایک تو وہ آسانی سے بن جاتے ہیں
اور دوسرا وہ بیہو کے فیورٹ بھی ہیں , ہاں یہ صحیح رہے گا۔۔۔"

ایک ہاتھ سے اپنا کاندھا تھپتھاتے ہوئے فرمان نے خود کو شاباشی دی اور
پھر کام میں جُٹ گیا۔۔۔۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد ایہا تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی تو فرمان ابھی تک
کچن میں مصروف تھا۔۔۔۔

ابہا سست روی سے چلتی کچن میں آئی تو کچن کی حالت کے علاوہ فرمان
کا حلیہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔۔

"بیہو یار تم یہاں کیوں آئی ہو جاؤ نا پلیز تھوڑا سا صبر کر لو پھر تو دنیا کی
سب سے ٹیسی اور اسپیشل ڈش تمہارے سامنے پیش ہو ہی جائے گی۔۔۔"

فرمان ابہا کے پاس آکر اس سے بات کر رہا تھا جب اچانک ابہا کی نظر
فرمان کے پیچھے موجود اون پر پڑی جس میں آگ لگ چکی تھی کیونکہ فرمان
نے پچھلے ایک گھنٹے سے سبزوں کو ابلنے کے لئے اس میں رکھا ہوا تھا۔۔۔۔

"ارے پیچھے تو دیکھو۔۔۔۔"

اون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایہا چیخ پڑی تو فرمان نے بھی اس کی
سمت نظریں گھماتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو خود بھی چیخ پڑا۔۔۔۔

"بیہو بیہو یار اب کیا کروں میں۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان پریشانی سے گویا ہوا۔۔۔

"پانی پھینکو پانی۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔"

ابیہا کا جواب ملتے ہی فرمان نے پانی کا جگ اٹھا کر اون پر پھینک دیا جبکہ
اگلے ہی پل آگ مزید بھڑک اٹھی تھی کیونکہ بجلی جو تھی فرمان نے کونسا
سوچ نکال دیا تھا۔۔۔۔

"بیہو یار اب کیا کروں یہ تو اور بھڑک اٹھی ہے۔۔۔۔"

"ارے پاگل سوچ تو نکال دیتے۔۔۔۔"

ایک ہاتھ اپنی پیشانی پر مارتے ہوئے ایہا بولی تو فرمان بھی اوووو اچھا ابھی نکالتا ہوں بول کر سوچ نکالنے لگا جب اچانک اس کا ہاتھ جل گیا تب ایہا نے تیزی سے آگے بڑھ کر پانی پھینکا تو آگ بجھ گئی۔۔۔۔

"اوووووو کتنا جل گیا ہے تمہارا ہاتھ , کیا ضرورت تھی اتنا بڑا احسان عظیم کرنے کی , اب چلو میرے ساتھ مرہم لگا دوں۔۔۔۔"

فرمان کی طرف بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنے کے بعد اسے دیکھتے ہوئے ابیہا
غصے سے بولی۔۔۔۔

"اچھا رکو چولہا تو بند کر دوں۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کے کھینچے جانے پر جلدی سے بولا تو ابیہا پلٹ کر اسے دیکھنے
لگی۔۔۔۔

"وہاں پر کیا پک رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"وہ وہ میں نے وہاں کوکر میں چاول بوائل کرنے کے لیے رکھے ہیں
تو۔۔۔۔"

"کیا کوکر میں اسلہ کوکر میں کون چاول بوائل کرتا ہے۔۔۔؟؟؟"

ابہا صدمے سے چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔۔۔

"میں بیہو میں تمہارا فرمان ہی تو اتنا جینیس ہے۔۔۔۔"

"بس بس رہنے دو اور چلو۔۔۔۔"

چولہا بند کرتے ہوئے فرمان مسکرا کر بولا تو ابیہا نے آنکھیں سکوڑ کر اسے
دیکھا اور پھر اسے کچن سے باہر لے گئی۔۔۔۔

فرمان کو اس کے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر بیٹھانے کے بعد ابیہا اس
کے ہاتھ پر مرہم لگانے لگی ساتھ ہی اس کے کاندھے کے زخم کی
ڈریسنگ بھی کر دی۔۔۔۔

"آخر کیا ضرورت تھی تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی، اب سکون ہے ہاتھ
جلا لیا پورا۔۔۔۔۔"

ابہا مسلسل فرمان کو ڈانٹ رہی تھی جبکہ وہ محبت بھری نظروں سے اس کو
خود کے لیے فکر مند ہوتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"یار تمہارے لیے تو جان تک دے سکتا ہوں میں اپنی، تو یہ تو کوئی بات ہی
نہیں۔۔۔۔۔"

"اگر اتنا ہی شوق چڑھا ہوا ہے نا تو ڈھنگ سے کچھ کرنا سیکھ لو, آتا جاتا کچھ
ہے آئے بڑے کلک۔۔۔"

ابہا کا غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"یار یہ تو میں نے جان بوجھ کر کیا نا ورنہ تم اتنی کئی کیسے کرتی اور سب
سے بڑھ کر یہ مرہم لگانا۔۔۔۔"

"کیا چیز ہو تم فرمان۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی اب کی بات پر ابیہا مسکرائے بغیر نہ رہ پائی اور فرمان تو چاہتا ہی
یہی تھا کہ ابیہا کا غصہ ختم ہو جائے۔۔۔۔

"بیہو یار آج میں نے تمہیں باہر لے کر جانا تھا سارا شہر گھمانا تھا انجوائے
کرنا تھا ہم نے سارا دن، لیکن اب میں ڈرائیو کیسے کروں گا۔۔۔۔"

فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی منہ لٹکا لیا۔۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی۔۔۔"

"یار تو پھر ہم آج کے دن کیا اسپیشل کریں گے۔۔۔؟؟؟"

"کیوں گھر میں رہ کر کچھ نہیں ہو سکتا ہے کیا، مطلب کہ ضروری تو نہیں کہ ہم صرف گھر کے باہر ہی انجوائے کر سکتے ہیں گھر میں بھی تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

"ہاں صحیح کہا تم نے ہو تو سکتا ہے تو ہم گھر میں ہی رک کر آج تمہارا برتھڈے سیلیبرٹ کریں گے۔۔۔۔"

ابہا کے مشورے پر فرمان چمک ہی تو اٹھا تھا جبکہ ابہا بھی ہلکا سا مسکرا پڑی
تمھی----

"بیہو جان----

"اب کیا ہے----؟؟؟

اچانک فرمان کے خود کو پکارنے پر ابیہا فرسٹ ایڈ باکس اٹھاتے ہوئے چڑ
کر بولی----

"بھوک لگی ہے بہت زیادہ۔۔۔۔"

"اوہ اچھا تم کچھ دیر ویٹ کرو میں ابھی کھانا بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔"

فرمان کی مسکین سی شکل دیکھ کر ابیہا کو اپنے لہجے کا احساس ہوا کہ وہ
کچھ زیادہ ہی غصہ کر رہی ہے۔۔۔۔

"لیکن بیویار آج تمہارا برتھڈے ہے تو تم کیسے کھانا بنا سکتی ہو یہ تو ٹھیک
نہیں ہے یار۔۔۔۔"

"تو کیا ہوا، مجھے خود اچھا لگتا ہے گھر کے کام کرنا تم بس چپ چاپ بیٹھو
یہاں اور ویٹ کرو میں ابھی کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔۔"

ابیہا فرمان سے کہتی فرسٹ ایڈ باکس اس کی جگہ پر رکھ کے کمرے سے باہر
نکل گئی اور سیدھی کچن میں گھس گئی مگر کچن کی حالت اتنی خراب تھی
کہ اسے آدھا گھنٹہ لگا کر اسے ہی صاف کرنا پڑا۔۔۔

کچن کو پہلے جیسا کرنے کے بعد وہ کھانے کے لیے فریج سے چکن نکال کر
اسے دھونے کے بعد تیزی سے پیاز ٹماٹر وغیرہ کاٹنے لگی اور پھر اسے پکنے
کے لیے رکھ دیا جب اسے فرمان کچن میں داخل ہوتا دیکھائی دیا۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو کہا ہے نا آرام کرو میں ابھی وہاں آتی ہوں کچھ
کھانے کو لے کر۔۔۔۔"

"یار تمہاری مدد کرنے کے لیے آیا ہوں مجھے نا سکون نہیں مل رہا تھا اکیلے
کمرے میں، تو آگیا یہاں۔۔۔۔"

فرمان نے مسکرا کر کہا لیکن ابہا ویسے ہی سنجیدہ رہی۔۔۔۔۔

"بہت شکریہ تمہارا لیکن تمہاری مدد نہیں چاہیے، پہلے ہی بہت مشکل سے تمہارے کیے گئے کارنامے کو صاف کیا ہے تو جاؤ پلیزز۔۔۔۔۔"

"بلکل نہیں میں تو نہیں جانے والا تمہیں اکیلا کام کرتا چھوڑ کر، ویسے یار بیہو کتنی عجیب بات ہے ناکہ میں پیدا ہوا 24 کو اور اس کے 1 دن بعد اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے لیے اس دنیا میں بھیج دیا۔۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کے قریب آتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔۔

"اوہ ہو یہ صرف ایک اتفاق ہے اور کچھ نہیں تم ناجانے کیا کیا سمجھ رہے
ہو۔۔۔۔"

سوچ میں تو ابیہا بھی پڑ گئی تھی لیکن پھر اس نے فرمان کو جتنا ضروری
سمجھا۔۔۔۔

"نہیں یار کچھ تو ہے اب دیکھو نا میری اور تمہاری سوچ بھی کتنی ملتی جلتی
ہے۔۔۔۔"

"یہ تو بالکل جھوٹ ہے کیونکہ میری سوچ تم جیسی تو بالکل نہیں
ہے۔۔۔۔"

"کیا جھوٹ ہے ہاں تمہیں کیا بریانی نہیں پسند یا تم بچ پر جا کر سکون
نہیں محسوس کرتی، اور بیک کمر اس کے ہم دونوں دیوانے ہیں اور سب
سے بڑھ کر آج کے دن ہم دونوں نے کپڑے بھی ایک ہی رنگ کے پہنے
ہیں جبکہ میں تو رات سے انھی کپڑوں میں وجود ہوں لیکن تم نے بھی آج
بلو کمر کا ہی فراک پہنا۔۔۔۔"

فرمان کہاں ہار ماننے والوں میں سے تھا اسی لیے تفصیل سے ایہا کو
سمجھایا۔۔۔۔

"یہ بھی صرف ایک اتفاق ہے تم پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہو۔۔۔۔"

نظریں چراتے ہوئے ایہا نے ایک بار پھر سے فرمان کی بات کو اتفاق کا نام
دے دیا۔۔۔۔

"یار کیا ہے تم کچھ سمجھتی ہی نہیں خیر جانے دو یہ بتاؤ کہ کیا بنا رہی
ہو۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے بھی بات کو زیادہ نہیں کھینچا۔۔۔۔

"میں میں وہ بنا رہی ہوں قورمہ اور ساتھ روٹیاں۔۔۔۔"

زبان کی مدد سے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے ابہا نے اپنے دل کی بات بتائی کیونکہ آج اس کا یہی کھانے کا دل کر رہا تھا۔۔۔۔

"ارے واہ یار بیہو اب بھی تم یقین نہیں کرو گی کہ میرا آج کتنا دل تھا
قورمہ کھانے کا سچ میں تھینکس یار، اچھا تم قورمہ بناؤ میں تب تک آٹا گوندھ
لیتا ہوں ---"

ابہا کی پشت سے گزر کر برتن میں آٹا نکالتے ہوئے فرمان ابہا سے بولا تو وہ
جواب کی بات پر بھی حیران ہو گئی تھی کہ فرمان اور اس کا دل آج کیسے
ایک ہی ڈش کھانے کو کر رہا تھا واپس ہوش میں آئی اور اپنا رخ فرمان کی
جانب کیا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہو ہٹو یہاں سے , میں کر لوں گی خود سب کچھ تم
جاؤ۔۔۔۔"

"یار مجھے مدد کرنے دو تمہادی۔۔۔"

فرمان کا انداز ضد لیے ہوئے تھا۔۔۔

"کیا مدد کرنے دو ہاتھ جلا ہوا ہے پھر بھی سکون نہیں ہے تمہیں , کیسے

کرو گے کام ہاں۔۔۔؟؟؟

"یار میں ایک ہاتھ سے گوندھ لوں گا نا تم کیوں روک رہی ہو مجھے، ہٹو تو
سہی کرنے دو مجھے۔۔۔۔"

ابہا جو پانی کا جگ جسے فرمان بھر کر آٹا گوندھنے والا تھا اسے فرمان سے
چھیننے لگی کہ اچانک فرمان کے بھی کھینچنے کے چکر میں وہ سارے کا سارا
آٹے میں الٹ گیا۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے اب خوش ہو۔۔۔"

ابہا غصے سے بولی جبکہ فرمان ہنسنے لگا۔۔۔۔

"کیا بہت ہنسنی آرہی ہے تمہیں، کھا لو یہی اب تم۔۔۔۔"

ابہا نے غصے سے بولنے کے ساتھ ہی وہ پانی ملا آٹا فرمان کے منہ پر لگا
دیا۔۔۔۔۔

"بیہو جان اگر میں یہ کھاؤں گا تو ٹیسٹ تو تمہیں بھی کرنا چاہئے۔۔۔"

بغیر ابیہا کی اس حرکت کا برا منائے فرمان بھی ہاتھوں میں وہ پانی ملا آٹا لیے
ابیہا کے پیچھے لگ گیا جبکہ ابیہا تو اسے ایسا کرتے دیکھ کر ہی دھوڑ لگا چکی
تھی۔۔۔۔

"دور دور رہو مجھ سے فرمان پلیز۔۔۔۔"

ابیہا مسلسل بولتے ہوئے لاونج میں بھاگ رہی تھی جبکہ فرمان بھی اس کے
پیچھے ہی تھا جب اچانک اپنے کمرے کو دیکھ کر ابیہا نے تیزی سے وہاں
جان چاہا وہیں فرمان بھی اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا تبھی تیزی سے لپک کر
وہ ابیہا کی طرف آیا جب ابیہا نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ لوک

تمہا اس سے پہلے ابیہا لوک کھول پاتی اسے فرمان اپنے نزدیک آتا دیکھائی
دیا۔۔۔۔

"فرمان دور رہو نہیں کرو نا پلیز۔۔۔"

ابیہا ڈرتے ہوئے دروازے کے ساتھ پشت لگا کر آنکھیں بند کیے فرمان کی
منت کرنے لگی۔۔۔

فرمان ابیہا کے بے حد قریب آیا اور اسے اس طرح آنکھیں بند کیے ڈرتے دیکھ
مسکرا کر اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

"ڈونٹ وری مائے لو اب بھلا میں اپنی جان کے حسن کو بگاڑ سکتا ہوں
کیا۔۔۔؟؟؟

اچانک اپنے کان میں فرمان کے آواز پڑتے ہی ابیہا نے آنکھیں کھولیں جب
فرمان اپنا چہرہ اٹھا رہا تھا کہ اچانک ابیہا کے ہونٹ غلطی سے فرمان کے
گال سے ٹکرا گئے۔۔۔۔

فرمان فوراً سے دور ہوتے ہوئے حیرانگی سے ابیہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"بیہو تم نے مجھے بغیر بتائے کس کیا اور میں نے تو ابھی تک تمہیں یہ آٹا
تک نہیں لگایا تھا یہ نا انصافی ہے بیہو اب میں بھی تمہیں کس کروں گا
تب حساب برابر ہو گا۔۔۔۔"

فرمان آنکھوں میں ڈھیروں شرارت سمائے ابیہا سے بولا جبکہ ابیہا تو اس ایک
بات پر ہی گر پڑا گئی۔۔۔

"نہیں نہیں میں نے کچھ نہیں کیا وہ تو غلطی سے پتہ نہیں کیسے۔۔۔۔"

"ہاں تو میں بھی غلطی سے ہی کر دوں گا۔۔۔۔"

فرمان کہاں باز آنے والا تھا آج ہی تو اسے موقع ملا تھا پھر بھلا اسے جانے
کیسے دیتا۔۔۔۔

"تمہیں جھوٹ لگ رہی ہے میری بات , زیادہ تیز مت بنو اور ایسی گندی
باتیں اور حرکتیں تو بالکل بھی مت کرنا تم۔۔۔۔"

ابہا خود کو کمپوز کرتی فرمان کو ڈانٹنے لگی جب اچانک اسے کچھ جلنے کی بدبو
آئی۔۔۔

"یہ یہ جلنے کی بدبو کہاں سے آرہی ہے ، فرمان کہیں تمہارے اسی ہاتھ سے تو سمیل نہیں آرہی یا تم تو نہیں جل رہے۔۔۔۔"

"بیہویار کیسی باتیں کر رہی ہو میں کیسے جل سکتا ہوں یہ تو کچھ کھانے کی چیز جل رہی ہے۔۔۔۔"

"فرمان میرا قورمہ۔۔۔۔"

اچانک فرمان کی بات پر ایہا کو اپنا قورمہ یاد آیا اور وہ چیختی ہوئی کچن کی سمت دھوڑی اور جا کر چولہا بند کیا مگر تب تک سب کچھ جل چکا تھا وہیں

فرمان بھی ابیہا کے پیچھے کچن میں دخل ہوا اور چولہے کے قریب آکر جلا ہوا
سالن دیکھا۔۔۔۔

"یہ کیا ہو گیا اللہ، سب کچھ تم نے کیا ہے تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ،
اب کھا لو جو کھانا ہو۔۔۔۔"

غصے سے فرمان کو گھورتے ہوئے ابیہا نے کہا۔۔۔۔

"بیہو سوری یار لیکن میرا کیا قصور ہے وہ تو خود ہی جل گیا، یار بہت بھوک
لگی ہے مجھے کیا کروں۔۔۔۔"

فرمان نے دہائی دی لیکن ابیہا مزید چڑ گئی۔۔۔۔

"مجھے کھا لو اور بھر لو اپنا پیٹ۔۔۔۔"

ابیہا نے تو غصے میں کہہ دیا مگر لگے ہی پل فرمان ابیہا کے قریب ہوا اور اس کے کان پر ہلکی سے چکی کاٹ لی۔۔۔۔

"آآآآآ آہ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

"یار تم نے ہی تو کہا ہے کہ تمہیں کھا لوں۔۔۔"

ابہا کے سوال کا جواب فرمان نے انتہائی معصومیت سے دیا تھا۔۔۔

"اچھا یار سیڈ تو نہ ہو تم ہم ایسا کرتے ہیں کہ باہر سے کھانا آڈر کر لیتے
ہیں , تم یہ بتاؤ کہ کیا کھاؤ گی۔۔۔؟؟؟"

"کچھ بھی منگوا لو۔۔۔"

ابھی بھی اپنے جلے ہوئے سالن کو دیکھتے ابیہا نے جواب دیا اور فرمان کچن سے باہر نکل کر فوڈ پانڈا سے پیزا اور آئیس کریم آڈر کرنے لگا۔۔۔۔

"کر لیا ہے آڈر یار بس 15 منٹ اور ویٹ کر لو پلیزز۔۔۔۔"

واپس کچن میں آکر فرمان نے ابیہا سے کہا اور پھر اس کا ہاتھ تھام کے لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھا دیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد امجد شاپرز اٹھائے گھر میں داخل ہوا تو فرمان نے تیزی سے بڑھ کر انھیں تھاما اور واپس ابہا کے پاس آگیا فرمان کا کیونکہ دائیاں ہاتھ جلا ہوا تھا تو جب وہ بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تب ابہا نے اسے ٹوکا اور اپنے ہاتھ سے اسے پیزا کھلانے لگی ساتھ ساتھ اسی ٹکڑے سے وہ خود بھی بائٹ لے رہی تھی۔۔۔۔

دونوں نے پیٹ بھر کر پیزا کھایا اور رہی سہی کسر آئس کریم سے پوری کر لی۔۔۔۔

"یار مزہ ہی آگیا آج تو سچ میں ویسے کیا برتھڈے سیلیبریٹ کیا نا ہم نے ,
مطلب کہ سارا دن بس کھانا بنانے میں ہی گزر گیا لیکن نصیب وہ پھر بھی
نا ہوا۔۔۔۔"

فرمان وہیں صوفے پر لیٹتے ہوئے ابیہا سے بولا جو اٹھ کر اپنے کمرے کی
طرف جا رہی تھی۔۔۔۔

"بیہو آج بھی ہم ایک مووی دیکھیں گے ایک رومینٹک فلم جسے لوگ بہت
پسند کرتے ہیں اور ہے بھی بہت رومینٹک , نوٹ بک دیکھیں کیا۔۔۔۔"

فرمان کی بات پر ابیہا جو اپنے کمرے کا رخ کیے ہوئی تھی پلٹ کر اسے
دیکھنے لگی۔۔۔۔

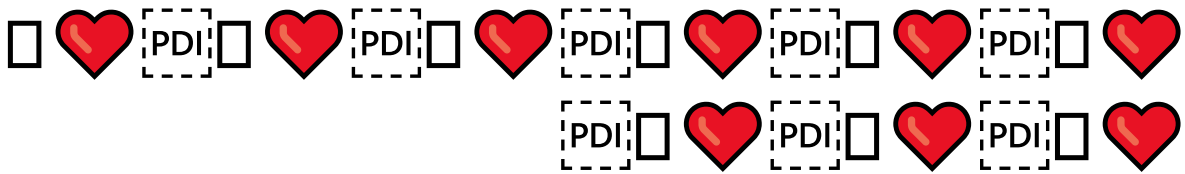
"ابھی تو نہیں بہت تھک گئی ہوں میں اور پھر سے نیند آرہی ہے تو میں
سونے جا رہی ہوں رات کو دیکھیں گے۔۔۔۔"

"یار بیہو ٹائم تو دیکھو 4 تو بج گئے ہیں مطلب رات ہونے ہی والی ہے تب
سو جانا نا تم ابھی مووی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔"

فرمان گھڑی میں ٹائم دیکھتے ابیہا سے بولا۔۔۔۔

"نہیں مجھے 2 گھنٹے سونے دو 6 بجے اٹھ جاؤں گی پھر دیکھ لیں گے اور ویسے بھی تم نے رات 12 بجے سے پہلے تو مجھے سونے نہیں دینا سو گڈ نائٹ۔۔۔۔"

ابہا اپنی بات کہہ کر بغیر فرمان کا جواب سننے اپنے کمرے میں بند ہو گئی تو فرمان بھی کچھ سوچتے ہوئے اٹھا اور گاڑی نکال کر جیولری شاپ کی طرف چل پڑا تاکہ اپنی بیہو کے لیے گفٹ لے سکے۔۔۔۔



کافی دیر تک اپنی بیہو کے لیے بہت سی چیزیں خریدنے کے بعد فرمان گھر
میں داخل ہوا اور وہ سبھی گفٹس لے جا کر اپنی واڈروب میں رکھ دیے۔۔۔۔

ٹائم دیکھا تو 6 بجنے میں صرف 10 منٹ پڑے تھے یعنی اب وہ بیہو کے
ساتھ مووی دیکھنے والا تھا جلدی سے مووی لگا کر پوز کرنے کے بعد وہ ابیہا
کے کمرے کی سمت بڑھا اور دروازہ نوک کیا تیسری دستک پر ابیہا نے جمائی
روکتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔۔

"6 بج گئے بیہو جان چلو جلدی میرے ساتھ۔۔۔۔"

فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی ابیہا کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

"ارے رکو تو سہی فریش تو ہو لینے دو مجھے۔۔۔۔"

ابیہا اپنا ہاتھ فرمان کی گرفت سے نکالتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں گئی جبکہ فرمان واپس جا چکا تھا منہ ہاتھ دھو کر ٹاول سے خشک کرنے کے بعد

پٹیالہ شلوار کے ساتھ شرٹ نما قمیض پہن کر ابیہا لاونج کی طرف چل پڑی
تھی۔۔۔

ابیہا کو آتے دیکھ فرمان نے مووی لگا دی اور خود ابیہا کو دیکھنے لگ گیا کافی
دیر تک ابیہا بور ہو کر مووی دیکھتی رہی جب اچانک ایک بہت ہی زیادہ
رومینٹک سین چل پڑا جسے دیکھتے ہی ابیہا نے اپنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ
لیے۔۔۔۔

"فرمان کٹ کرو یہ سین۔۔۔۔"

ابہا یوں ہی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھے زور سے بولی تو فرمان جو ابہا کو دیکھنے
میں مصروف تھا ہوش میں واپس آیا۔۔۔۔

"کیا کروں میں۔۔۔۔؟؟؟"

"ارے سامنے دیکھوں سکمرین پر کیا چل رہا ہے۔۔۔۔"

"کیا چل رہا اووووو۔۔۔۔۔"

"فرمان نے جیسے ہی ایہا کی بات سن کر فلم کی جانب دیکھا تو بس دیکھتا ہی
رہا۔۔۔"

"دیکھ کیا رہے ہو کٹ کرو نا۔۔۔۔"

ایہا نے جب دیکھا کہ فرمان خود بھی بہت انٹرسٹڈ ہو کر سکرین کو دیکھ رہا
ھے تو زور سے چیخنی۔۔۔۔

"یار دیکھنے تو دو یو نو فلمز سے انسان کو نابج ملتی ھے وہی لے رہا ہوں
میں۔۔۔"

"اکیلے اکیلے بیٹھ کر لیتے رہنا نا بجا بھی تو کٹ کرو۔۔۔۔"

ابہا کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ فرمان کا منہ توڑ دیتی۔۔۔۔

"اوکے یار کرتا ہوں۔۔۔۔"

فرمان صوفے سے ریوٹ اٹھا کر مووی کا سین کاٹنے لگا مگر ریوٹ کام
نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

"یار ریموٹ کام نہیں کر رہا تو میں کیا کروں اچھا دیکھو چلنج ہو گیا ہے
سین اب ہٹا لو اپنے ہاتھ۔۔۔۔"

اتنی دیر میں فلم کا سین خود ہی تبدیل ہو گیا تھا تبھی فرمان نے ایہا سے کہا
جبکہ ایہا نے جلدی سے اپنے ہاتھ ہٹا کر مووی کو دیکھا اور پھر اٹھ کھڑی
ہوئی۔۔۔۔

"توبہ کتنی گندی موویز دیکھتے ہو تم مجھے نہیں دیکھنا جا رہی ہوں میں۔۔۔"

"یار بیہو ایسے تو نہ کرو دیکھو تو صحیح اب تو وہ سین چلا گیا ہے نا۔۔۔"

فرمان خود بھی کھڑا ہوتے ہوئے ابیہا سے بولا۔۔۔۔

"بہت مہربانی لیکن مجھے کوئی شوق نہیں ہے , اپنی فلمز اپنے پاس ہی رکھو
تم۔۔۔"

ابہا کو غصہ ہوتے دیکھ فرمان نے ایل امی ڈمی کا سوچ ہی نکال دیا اور پھر
سے ابہا کے قریب آ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

"بیہو یار وہ تم نے پرسوں۔۔۔۔"

"پرسوں میں نے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

ایک آئی برو اٹھا کر ابہا نے فرمان کو اس کی بات مکمل کرنے پر زور
دیا۔۔۔۔

"وہ تب تم مجھے آئی لو یو کہنے والی تھی تو یار آج ہی کہہ دو پلیز۔۔۔۔"

آنکھوں میں امید کے ڈھیروں دیپ جلائے فرمان ابیہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کیا ہو تم , صرف ایک بات ہی تمہارے دماغ میں چلتی رہتی ہے , جا رہی ہوں میں مجھے کام ہے کچھ۔۔۔۔"

فوراً اپنی نظریں چرا کر ایسا بولتی ہوئی فرمان کی سائیڈ سے گزرنے لگی جب
فرمان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا۔۔۔۔

"ہاں چلتی رہتی ہے کیونکہ اب سے یہی میری زندگی کی سب سے بڑی
خواہش ہے یار کیا چلا جائے گا تمہارا صرف ایک بار ہی تو کہنا ہے۔۔۔۔"

"مسئلہ کیا ہے تمہارا کوئی بھی کام زبردستی نہیں ہوتا سمجھے۔۔۔۔"

ابہا نے چڑ کر اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا جبکہ فرمان اب اسے دونوں بازوؤں سے مضبوطی سے پکڑ چکا تھا ساتھ ہی وہ ابہا کی نظروں میں اپنی نظریں گاڈھے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم بھی اب میرے متعلق الگ احساسات رکھنے لگی ہو تمہاری نظروں میں اب وہ پہلے والی نفرت دیکھائی نہیں دی مجھے، بول دو ابہا جو دل میں ہے پلیز زرز ابہا مان لو کہ تمہیں بھی اب مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔"

فرمان کی باتوں کے علاوہ مسلسل اس کی نظروں میں دیکھتے ہوئے ابیہا بھی خود پر اختیار کھو کر اسے آئی لو یو کہہ گئی اسے علم تک نہ ہوا کہ کیسے اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہو گئے جبکہ فرمان جو امید بھری نظروں سے ابیہا کو ہی بولنے پر اکسا رہا تھا اچانک آئی لو یو سن کر خود پر قابو نہ رکھ سکا اور تیزی سے ایک ہاتھ ابیہا کی گردن میں ڈالے اس کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔۔

ابیہا نے بھی کوئی احتجاج نہ کیا اور یوں ہی وہ دونوں ایک دوسرے میں کھولے پیچھے پڑے صوفے پر گر گئے کافی دیر تک سانسوں کا تبادلہ کرنے کے بعد فرمان نے ابیہا کے ہونٹوں کو آزادی بخشی اور پھر اس کی گردن پر اپنی محبت کی مہریں ثبت کرنے لگا۔۔۔۔

ابہا اب بھی خاموشی سے فرمان کی منمائیاں برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔

گردن سے ہوتے ہوئے کالر بولز کے بعد وہ ابہا کے سینے کو اپنے ہونٹوں سے معتبر کر رہا تھا لیکن جیسے ہی اس نے ابہا کے دل کے مقام پر اپنے ہونٹ رکھے ویسے ہی ابہا جو فرمان کے لمس سے مدھوش ہو چکی تھی واپس ہوش میں آئی اور پھر فرمان کے سینے پر دباؤ ڈال کر اسے خود سے الگ کیا۔۔۔۔

"یہ یہ کیا کر رہے ہو تم یہ غلط ہے۔۔۔۔"

پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان بہت مشکل سے ابہا نے یہ چند الفاظ ادا
کیے تھے۔۔۔۔

"کیا غلط ہے بیویار، کیوں روک رہی ہو خود کو میرے قریب آنے سے،
مت بھولو یار کہ ہم میاں بیوی ہیں جائز ہے یہ سب، پھر کیوں کر رہی ہو
اس طرح۔۔۔۔"

"مجھے کچھ نہیں پتہ اور نا میں اس بارے میں کوئی بات کرنا چاہتی ہوں،
مجھے مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی ابہا صوفے سے اٹھی جب فرمان نے ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

"یار بیہو بات تو سنو، کیوں ستا رہی ہو تم مجھے بھی اور خود کو بھی، آخر کیا قصور ہے میرا کس جرم کی سزا دے رہی ہو، عشق کیا ہے تم سے اور عشق کرنا جرم تو نہیں اور نا ہی گناہ۔۔۔۔"

فرمان کی باتوں سے ابہا کی آنکھوں میں پانی اکٹھا ہونا شروع ہو گیا تھا جسے وہ چھپانے کی سعی میں مصروف تھی۔۔۔۔

"فرمان ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔"

بھرائی ہوئی آواز میں ابیہا نے کہا مگر بدلے میں فرمان بس اسے دیکھتا رہا ابیہا مسلسل اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی لیکن ملک فرمان کی پکڑ اتنی بھی کمزور نہیں تھی مزید کچھ دیر یہی عمل دہرانے کے بعد ابیہا اپنے دل کی سنتے ہوئے فرمان کی محبت پر ایمان لے آئی اور روتے ہوئے فرمان کے سینے سے آ لگی۔۔۔۔

کچھ دیر تک ابیہا کو چپ کروانے کے بعد جب فرمان کو یقین ہو گیا کہ ابیہا
اب کافی حد تک سنبھل چکی ہے تب اس نے ابیہا کو اپنی گود میں اٹھایا اور
اپنے کمرے کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

ابیہا نے بھی نظریں جھکائے ہوئے اپنے دونوں بازو فرمان کی گردن میں ڈال
دے تھے۔۔۔۔

یوں ہی ابیہا کو اپنے باہوں میں لیے فرمان نے کمرے میں داخل ہو کر
پاؤں کی مدد سے دروازہ بند کیا اور پھر لے جا کر ابیہا کو بیڈ پر لیٹا کے اس
کی پیشانی چومی۔۔۔۔

فرمان کا لمس پاتے ہی ابیہا اپنی آنکھیں موند چکی تھی ساتھ ہی اس کی
سانسیں بے ترتیب ہونے لگیں جبکہ ابیہا کو منہ کھولے سانس لیتا دیکھ
فرمان ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں کو قید کیے خود کو سیراب کرنے
لگا۔۔۔۔

کافی دیر تک اپنی تشنگی مٹانے کے بعد وہ ہلکے سے ابیہا کے ہونٹوں سے الگ
ہو کر چہرہ اٹھائے اسے دیکھنے لگا جس کا چہرہ اس وقت سرخ گلاب ہو رہا
تھا۔۔۔۔

ایہا کو سرخ پڑتے دیکھ فرمان کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ احاطہ
کر گئی جبکہ ایہا ابھی بھی آنکھیں بند کیے اپنی سانسیں بحال کرنے کی
جدوجہد میں مصروف تھی۔۔۔۔

مسلسل ایہا کو ہی دیکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے اس کے گردن پر گرے
بالوں کو پیچھے کر کے فرمان اب وہاں بھی اپنے لبوں سے چومنے لگا فرمان
کے لمس پر ایہا کی سانس بہت بھاری ہو چکی تھیں اس کی اونچی آواز میں
انس لینے کی آواز فرمان بھی باخوبی سن پا رہا تھا۔۔۔۔

تبھی فرمان نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر شرٹ اتاری اور ساتھ ہی تیزی سے ابیہا کی ٹانگیں جو بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھیں انھیں اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور پھر اس کے ٹانگوں کے ارد گرد اپنے دونوں گھٹنوں کو رکھتے ہوئے ابیہا کو کمر سے پکڑنے کے بعد اس کی قمیض کاندھے سے نیچے کر کے اس کے کاندھے کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لے کر کچھ دیر کے بعد چھوڑ دیا۔۔۔۔

جبکہ فرمان کی اس حرکت پر ابیہا ہلکا سا سسکی جس کا دم فرمان ابیہا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں لے کر توڑ چکا تھا۔۔۔۔

اسی طرح ابیہا کے ہونٹوں کو چومتے فرمان اپنے ایک ہاتھ سے ابیہا کی شرٹ کے بٹن کو آہستہ آہستہ کھولنے لگا جب اچانک ابیہا کو فرمان کا وہ وحشیانہ روپ یاد آ گیا جسے فرمان نے اس رات ابیہا پر بہت اچھے سے واضح کیا تھا۔۔۔۔

ابیہا نے فوراً اپنے آنکھیں کھولیں تو فرمان کا چہرہ اسے اپنے بے حد نزدیک دیکھائی دیا آنکھوں میں تیزی سے جمع ہو رہے آنسوؤں کے ساتھ ابیہا نے فرمان کو خود پر سے دھکیلا اور پھر خوف سے چیخنے لگی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے دور جاؤ چھوڑ دو مجھے پلیز۔۔۔۔"

"بیہو بیہو یار کیا ہوا سب ٹھیک ہے چپ کرو ششششش۔۔۔"

فرمان جو ابیہا سے کچھ دیر کے لیے الگ ہوا تھا مگر ابھی ابھی اس کے وجود پر مکمل قابض تھا یوں اچانک ابیہا کے چیخنے پر حیرانگی سے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروانے لگا لیکن ابیہا بری طرح سے ڈرتے ہوئے بس روتے ہوئے اسے خود سے دور رہنے کا ہی بول رہی تھی۔۔۔۔

ناچاھیتے ہوئے بھی فرمان ابیہا کی بد سے بدتر حالت ہوتے دیکھ کر اس سے
الگ ہوا اور پھر زمین سے اپنی شرٹ اٹھا کر کانپتے ہوئے ہچکیوں کے ساتھ
رو رہی ابیہا کو دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔



صبح سورج کی روشنی چہرے پر پڑنے سے سارہ کی آنکھ کھلی رات کو وہ شاہ
دل کے کمرے سے چلے جانے کے بعد بیڈ کے ساتھ ہی ٹیک لگائے زمین
پر بیٹھی روتی رہی تھی اور پھر ناجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

اور اب جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو خود کو زمین پر بیٹھے دیکھ پھر سے اسے
رات کا تمام واقعی یاد آگیا جس سے ایک بار پھر اس کا دل چھلنی ہونے لگا
لیکن اسے خود کو سنبھالنا تھا اور ساتھ ہی اسے اپنے شوہر شاہ دل کی محبت
جیتنی تھی اس کے ٹوٹے دل کو اپنے محبت اور چاہت سے جوڑنا تھا اسے
اپنے وفا کا یقین دلانا تھا۔۔۔۔

تبھی وہ بیڈ کا سہارا لیے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باتھ روم میں جا کر فریش ہونے لگی کتنی ہی دیر تک تو وہ مسلسل رونے کی وجہ سے اپنی سو جھی ہوئی آنکھوں کو پانی کی مدد سے دھوتی رہی جو اب سرخ انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔۔

یہی عمل مزید کچھ دیر دہرانے کے بعد وہ باتھ روم سے نکلی اور چہرہ خشک کرنے کے بعد کھلے بالوں کو باندھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

کچن کی سمت جاتے ہوئے اس کی نظر لاؤنج میں موجود صوفے پر سو رہے شاہ دل پر پڑی ساتھ ہی کرب کا احساس اس کے اندر پھر سے اجاگر ہو گیا

لیکن وہ ان سب کو نظر انداز کرتی کچن میں جا کر شاہ دل کے لیے ناشتہ بنانے لگی۔۔۔۔

ناشتہ مکمل ہونے کے بعد سارہ کچن سے باہر نکلی تو شاہ دل ابھی تک صوفے پر سویا ہوا تھا کچھ سوچ کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے سارہ دوبارہ سے کچن میں گئی اور پھر ایک کپ کافی بنا کر لاؤنج میں لے آئی۔۔۔۔

کپ کو صوفے کے سامنے موجود شیشے کی میز پر رکھنے کے بعد سارہ شاہ دل کے قریب آتے ہوئے اپنے بالوں کو پونی سے آزاد کرنے کے بعد شاہ دل کے منہ پر ہلکے سے پھیرنے لگ گئی۔۔۔۔

"شاہ دل شاہ دل اٹھ بھی جاؤ۔۔۔"

سارہ کی آواز کے ساتھ اس کی اس شرارت پر شاہ دل بھی مسکرانے لگ
گیا اور نیند میں ہی سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔

"ابھیا پلیز مت کرو سونا دو یار۔۔۔۔"

جہاں ابیہا کے نام پر سارہ کی مسکراہٹ تھمی تھی وہیں شاہ دل نے بھی
چونک کر اپنی آنکھیں کھولیں تو اسے اپنے بے حد قریب سارہ دیکھائی دی
جبکہ سارہ کی موجودگی اسے پھر سے غصہ دلانے کا باعث بنی۔۔۔۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارا، تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کہا ہے نا مجھ سے دور
رہا کرو۔۔۔۔"

"شاہ دل کا لہجہ انتہائی نفرت لیے ہوئے تھا لیکن سارہ کو تو جیسے اس کی
کسی بات کا برا لگتا تھا ہی نہیں۔۔۔۔"

"شاہ مجھے آپ سے کچھ اور نہیں چاہیے بس جتنی محبت آپ ابھیا سے کرتے ہیں اس سے آدھی ہی مجھے دے دیں قسم سے ساری زندگی آپ پر قربان کرنے کا حوصلہ رکھتی ہوں میں، لیکن خیر کوئی بات نہیں آپ چاہیں جیسا بھی سلوک کر لیں یا جو بھی رویہ اختیار کر لیں میرے ساتھ، میری محبت میں نہ تو کبھی کمی آئے گی اور نہ ہی مجھے کوئی فرق پڑے گا کیونکہ اتنا بھروسہ اور یقین تو ہے مجھے اپنی پاکیزہ محبت پر کہ یہ ایک نہ ایک دن آپ کے دل میں بھی اپنا مقام بنانے میں کامیاب ہو ہی جائے گی، اور مجھے اس دن کا شدت سے انتظار ہے شاہ۔۔۔۔۔"

سارہ کا یقین اور اس کی باتیں شاہ دل کے غصے کو گویا ہوا دینے کا باعث بنیں لیکن وہ ان مردوں میں ہی ہرگز نہیں تھا کہ عورت پر تشدد کرے ورنہ دل تو اس کا سارہ کو ایک تمھڑ لگانے کا ہی کیا تھا۔۔۔۔

اسی لئے سارہ کو نظر انداز کیے بغیر ایک بھی نظر اس پر ڈالے وہ اپنی بازو پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا اور غصے میں تن فن کرتا اپنے کمرے میں گھس گیا۔۔۔

غصہ اس قدر زیادہ تھا کہ وہ اپنی یونیفارم تک لیجانا بھی بھول گیا تھا اور خود کو باتھ روم میں بند کیے نہانے لگا۔۔۔۔

خود کو ٹھکرا کر شاہ دل کے وہاں سے جانے کے بعد سارہ کافی دیر تک خود
کو پر سکون کرتی رہی تکلیف تو اسے بھی بہت ہوتی تھی لیکن فلحال اس
محبت میں پاگل لڑکی کو خود کی ذات کو بھلا کر اپنے شاہ دل کی خوشی واپس
لانی تھی اسے سکون دینا تھا اس کا درد ختم کرنا تھا اسی لیے کچھ دیر بعد
جب وہ کافی حد تک ریلیکس ہو گئی تو اٹھ کر شاہ دل کے پیچھے کمرے میں
داخل ہوئی۔۔۔۔

"شاہ دل جلدی آجائیں ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔۔"

اچانک اپنے کمرے میں سارہ کی آواز سن کر شاہ دل کا موڈ پھر سے خراب
ہونے لگا جب اچانک اسے یاد آیا کہ وہ اپنی یونیفارم تو لانا بھول ہی گیا تبھی
اب وہ سارہ کو جلد از جلد کمرے سے بھیجنا چاہتا تھا تاکہ خود باہر آ کر یونیفارم
پہن سکے۔۔۔۔

"تم جاؤ یہاں سے مجھے ناشتہ نہیں کرنا بھوک مر چکی ہے میری۔۔۔۔"

شاہ دل نے اپنی طرف سے سارہ کو کمرے سے نکالنا چاہا جبکہ اس کی اس
بات پر سارہ کا منہ حیرانگی سے کھل گیا۔۔۔۔۔

"ایسے کیسے نہیں کھانا آپ نے ، اتنی محبت سے میں نے کھانا بنایا ہے ،
جلدی سے باہر آئیں اور ناشتہ کریں ایک منٹ آپ کی یونیفارم تو یہاں پر
موجود ہے تو پھر آپ کیا پہن کر باہر آئیں گے۔۔۔۔"

بولتے بولتے اچانک سارہ کی نظر شاہ دل کی یونیفارم پر پڑی جو واڈوب کے
دروازے کے ساتھ ہینگ کی ہوئی تھی شاہ دل ہمیشہ اپنی یونیفارم ادھر ہی
لٹکا دیتا تھا۔۔۔۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں جاؤ یہاں سے تاکہ میں باہر آ سکوں۔۔۔"

شاہ دل نے آخر اصل وجہ بتا ہی دی وہیں سارہ کو بھی ویک پوائنٹ مل گیا
شاہ دل سے ناشتہ کروانے کا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں کمرے سے لیکن ایک شرط پر، کہ آپ تیار ہو
کرا بھی باہر آ رہے ہیں ناشتہ کرنے کے لیے، پروسس کریں پہلے۔۔۔۔۔"

سارہ کی بات پر پہلے تو شاہ دل کا دل کیا کہ انکار کر دے مگر اسے ڈیوٹی پر
جانے کے لیے پہلے ہی دیر ہو گئی تھی اسی لیے حامی بھر لی اور وعدہ کر
لیا۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے جا رہی ہوں میں۔۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی سارہ واپسی کے لیے پلٹی جب اچانک اس کے ہاتھ سے وہ پونی جسے اس نے شاہ دل کے چہرے پر بال گرانے کے چکر میں اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا وہ نیچے گر گئی ابھی سارہ اسے اٹھانے کے لیے جھکی ہی تھی کہ تبھی شاہ دل اپنے گرد ٹاول لپیٹے ہاتھروم سے باہر آیا اور سارہ کو وہاں موجود دیکھ کر غصے سے چیخ پڑا۔۔۔۔

"کتنی جھوٹی ہو تم اپنی بات پر قائم رہنا آتا ہی نہیں تم عورتوں کو۔۔۔۔"

"کیا کیا جھوٹی ہاں پونی گر گئی ہے میری وہی اٹھا رہی ہوں اور ناجانے کیا سوچنے لگے آپ , ویسے بھی دنیا کی ہر برائی آپ کو صرف مجھ میں ہی دیکھائی دیتی ہے لیکن اب میں نے کوئی غلطی نہیں کی سمجھے آپ۔۔۔۔"

سارہ کو بھی اب کافی غصہ آچکا تھا اسی غصے میں وہ شاہ دل کی سمت بڑھنے لگی۔۔۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

سارہ کو اپنے قریب آتے دیکھ شاہ دل دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیا دور رہو , کھا تو نہیں جاؤں گی آپ کو جو ایسے ڈر رہے ہیں۔۔۔"

سارہ کو بھی اب شاہ دل کا ڈرنا شرارت پر اکسا رہا تھا وہیں اس کا کسرتی
وجود جو ہلکا ہلکا سانہی لیے ہوئے تھا سارہ کو اٹریکٹ کرنے لگا۔۔۔۔

"تمہارا کیا بھروسہ کھا گئی پھر۔۔۔"

شاہ دل نے کاندھے اچکائے۔۔۔

"کیا کیا کہا آپ ن, ے میں کیا کوئی چڑیل دکھتی ہوں آپ کو۔۔۔۔؟؟؟"

"تو اور کیا۔۔۔"

سارہ کے سوال پر شاہ دل نے بھی فوراً جواب دیا۔۔۔۔

"کیا کیا بولے آپ پھر سے بولیں یا ڈر گئے ہیں جو منہ میں ہی بڑبڑانے لگے۔۔۔"

سارہ نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھے شاہ دل سے سوال کیا۔۔۔۔

"ہاں خوش فہمیاں دیکھو تم سے تو ڈرنا ہے میں نے، یہ دن بھی دیکھنے تھے
اب۔۔۔"

اپنی طرف سے شاہ دل نے سارہ کو کھرا سا جواب دیا تھا جس پر سارہ حد سے
زیادہ چڑچکی تھی اسی لیے غصے سے اپنے دانت پیستے ہوئے سارہ شاہ دل
کی واڈروب کے پاس گئی اور اس کی یونیفارم اٹھالی۔۔۔۔

"جو پہننا ہونا وہ پہن لینا اب آپ , کیونکہ یہ چڑیل تو اب آپ کی یونیفارم
دینے نہیں والی۔۔۔"

"سارہ واپس کرو اسے فوراً۔۔۔"

ناک سکور کر بولنے کے ساتھ ہی سارہ شاہ دل کی بات کو نظر انداز کرتی
کمرے سے باہر نکلنے لگی جب شاہ دل نے دو ہی قدموں میں اس تک کا
فاصلہ طے کرتے ہوئے سارہ کے ہاتھ سے یونیفارم چھیننی چاہی وہیں سارہ
نے بھی اپنا پورا زور لگایا ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سارہ دھڑام سے زمین

بوس ہو گئی اور پھر وہ شاہ دل کو دیکھتے ہوئے رونے کا ڈرامہ کرنے لگی
تاکہ شاہ دل کو احساس ہو سکے۔۔۔۔

"سوری سوری یار میرا ارادہ تمہیں چوٹ پہنچانے کا نہیں تھا، سوری پلیز دیکھاؤ
کہ کہاں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔"

شاہ دل شرمندہ ہوتے ہوئے خود بھی زمین پر بیٹھ کر سارہ کا پاؤں ہاتھ
میں تھامے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"یہاں نہیں تھوڑا سا اور اوپر۔۔۔۔"

مسلسل شاہ دل کے چہرے کو دیکھتے ہوئے جہاں پریشانی واضح تھی سارہ
مسکراتے ہوئے بولی تو شاہ دل نے اس کا پجامہ ٹانگ سے تھوڑا اور اوپر
کرتے ہوئے پھر سے پوچھا کہ کہاں چوٹ لگی ہے۔۔۔۔

"ادھر بھی نہیں تھوڑا سا اور اوپر۔۔۔۔"

اب کی بار بولنے کے ساتھ ہی سارہ آگے کو جھکتے ہوئے شاہ دل کے گال
کو چوم چکی تھی وہیں اپنے گال پر سارہ کا لمس محسوس کرتے ہی شاہ دل

کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوا اور حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا جو اب کھل کر
مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی نظروں کے علاوہ لہجہ بھی غصہ لیے ہوئے تھا۔۔۔۔

"شاہ جی اسے بد تمیزی نہیں محبت کرنا کہتے ہیں آپ کو اتنا بھی نہیں

پتہ۔۔۔۔"

سارہ کے چہرے پر ابھی بھی مسکراہٹ قائم تھی ---

"تمہیں چوٹ نہیں لگی آئی ایم رائٹ ----"

"بلکل نہیں , میں تو بلکل ٹھیک ہوں ----"

سارہ نے اس دفعہ بھی مسکرا کر جواب دیا جو کہ شاہ دل کو مزید سلگا
گیا ----

"تمہاری اسی چھجھوری حرکتوں سے نفرت ہے مجھے، تم سب عورتیں ایسی ہی ہوتی ہو جو مردوں کو پھسلانے کے لیے ان حرکتوں کا استعمال کرتی ہو، بھاڑ میں جاؤ تم جا رہا ہوں میں۔۔۔۔"

غصے سے بولتے ہوئے شاہ دل اپنی یونیفارم لیے باتھ روم میں بند ہو گیا جبکہ دروازہ بند کرنے کے طریقے سے اس کے غصے کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

سارہ نے افسوس بھری ایک نظر باتھ روم کے بند دروازے پر ڈالی اور آٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔



سارہ ابھی اپنے کمرے میں ہی بیٹھی شاہ دل کے متعلق سوچ رہی تھی جب
اسے باہر کا مین ڈور بند ہونے کی آواز آئی یعنی شاہ دل جا چکا تھا۔۔۔۔

اچانک ہی دو آنسو سارہ کی آنکھوں سے بہہ نکلے جنہیں اس نے سرہانے میں
ہی جذب ہونے دیا اور یوں ہی لیٹی روتی رہی اور ناجانے کب تک روتی رہتی
جب اسے دروازہ کی گھنٹی بجنے کی آواز نے ہوش دلایا۔۔۔۔

سارہ نے تیزی سے اپنے آنسو ہاتھ کی پشت سے صاف کیے اور پھر اٹھ کر
لاؤنج کی سمت چل پڑی دروازے کے قریب جا کر اس نے کون سے پوچھا تو
اسے سکینہ بیگم کی آواز نے چونکنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

کچھ دیر تک سوچنے کے بعد اس نے آخر دروازہ کھول ہی دیا اور سکینہ بیگم کو
لیے لاؤنج میں آگئی۔۔۔۔

"شاہ دل کو جاتے ہوئے دیکھا تو سوچا یہی وقت ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔۔"

صوفے ہر بیٹھتے ہوئے سارہ کا ہاتھ تھام کر اسے بھی بیٹھانے کے بعد
سکینہ بیگم نے گفتگو کا آغاز کیا۔۔۔۔

"کیا بات کرنی ہے آپ کو آنٹی۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ کو کچھ پریشانی نے آن گھیرا تھا کہ ناجانے سکینہ بیگم کیا کہنے والی
ہیں۔۔۔۔

"دیکھو بیٹا میری کل کی باتوں پر تمہیں برا تو لگا ہو گا جانتی ہوں میں لیکن
شاہ دل کے سامنے یہ سب کہنا لازمی تھا ورنہ وہ کبھی تم سے نکاح نہ کرتا،
تمہیں اس گھر میں موجود پا کر میں یہ تو سمجھ ہی گئی تھی کہ تمہارے دل
میں ضرور شاہو کے لیے الگ احساسات ہیں ورنہ کوئی بھی لڑکی کسی غیر
مرد کے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتی، لیکن تم اس سے شادی تو
کبھی نہ کر پاتی کیونکہ شاہو کی طبیعت سے بھی میں اچھے سے واقف ہوں،
بیٹے شاہو ابیہا کے جانے کے بعد ٹوٹ سا گیا ہے، اور اب تو اس کی ماں

بھی نہیں رہی جو اسے سنبھال سکے اسے کسی ایسے کی ضرورت ہے جو اس سے محبت کرتا ہو تاکہ اس کے ٹوٹے ہوئے دل اور وجود کو پھر سے جوڑ سکے اور میری نظر میں تم سے بہتر وہ کوئی اور نہیں تھا اسی لیے میں نے کل تماشا کر کے تم دونوں کا نکاح کروا دیا۔۔۔۔۔"

"لیکن اب اس کی محبت کو پانا اور اسے پر سکون خوش رکھنا تمہارے اختیار میں ہے پچپن سے جانتی ہوں اسے یہ بھی پتہ ہے کہ کتنا ضدی اور اکھڑو ہے، وہ لیکن سچی محبت سے تو پتھر بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہ تو پھر بھی ایک انسان ہے جو پہلے ہی محبت کا روگی ہے، تمہیں صرف میں یہ کہنے آئی ہوں کہ شاہو مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز ہے جب میری صرف 5 بیٹیاں

ہونے کے بعد ڈاکٹر نے اور اولاد ہونے سے منع کر دیا تب میں بہت دکھی
رہنے لگی تھی اس وقت آمنہ نے شاہو کو میری گود میں رکھ کر کہا تھا کہ یہ
بھی تو تمہارا بیٹا ہے تبھی سے مجھے شاہو اپنا بیٹے سے بڑھ کر عزیز ہے اور
اسی کی خوشی میرے لیے سب سے لازمی، تھوڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ
تم پالو گی شاہو کو یقین ہے مجھے اس بات کا، بس اسے خوش رکھو میری
بچی۔۔۔۔۔"

سکینہ بیگم سارہ کی پیشانی چوم کر اسے امید بھری نظروں سے دیکھنے لگیں تو
سادہ نے مسکرا کر سر کو اثبات میں جنبش دے کر انھیں پر سکون کر
دیا۔۔۔۔۔

اور پھر کچھ دیر تک باتیں کرنے کے بعد سکینہ بیگم اپنے گھر چلی گئیں
جبکہ سارہ واپس اپنے کمرے میں۔۔۔۔



کمرے سے نکلتے ہی فرمان بغیر شرٹ کے بٹن لگائے اسے یوں ہی اپنے جسم
پر پہن کر سیدھا اپنے اسی سپیشل روم میں آگیا جہاں وہ ہمیشہ اپنے
دوستوں کے ساتھ شراب نوشی کیا کرتا تھا۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز سے سگریٹ کی ڈبی
نکالے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ کر اسے پینے لگا مسلسل آدھے
گھنٹے تک سگریٹ نوشی کرنے کے بعد بھی اسے اپنے اندر کی گھٹن اور
تکلیف سے نجات نہ ملی۔۔۔۔

جب بھی وہ اذیت کی انتہا پر ہوتا تو انھی چیزوں کا سہارا لیتا تھا لیکن اس دن کے بعد سے فرمان نے شراب کو ہاتھ لگانا گویا خود پر حرام کر لیا تھا لیکن آج بھی تو اسے اذیت ملی تھی ابیہا کو اس حال میں دیکھ کے تبھی تو وہ یوں سگریٹ پر سگریٹ پھونکتے ہوئے اپنے دل و دماغ کو پرسکون کرنے کی سعی میں مصروف تھا۔۔۔۔

اس کے لیے یہ بات ناقابل برداشت تھی کہ اس کا عشق اس کی ابیہا آج اس کی بدولت رو رہی ہے اس سے خوف کھا رہی ہے اس نے آخر کیسے اپنی محبت کو اذیت دے دی۔۔۔۔

کتنی ہی دیر فرمان انھی سوچوں میں غرق رہا جب اچانک اس نے ایک فیصلہ
کیا اور اپنی لہو رنگ آنکھوں کو زور سے بند کرنے کے بعد سگریٹ زمین پر
پھینک کر اسے پاؤں سے مسلتا اٹھ کر تیزی سے واپس اپنے کمرے کی
جانب چل پڑا۔۔۔۔

ہلکے سے دروازہ کھول کر جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے ابہا بیڈ پر
بیٹھی اپنے گھٹنوں میں سر دیے روتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔۔

"بیہو یار پلیز مجھے معاف کر دو رونا بند کرو یار میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ
سکتا۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کے قریب جا کر ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھتے ہوئے اس سے بولا وہیں فرمان کا لمس پاتے ہی ابیہا نے اپنا سر اٹھایا اور پھر نم پلکوں سے اسے دیکھتے ہوئے پیچھے ہونے لگی یہاں تک کہ اس کی پشت بیڈ کی ٹیک سے لگ چکی تھی۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں آپ جائیں یہاں سے , مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔۔۔۔"

ابہا نظریں جھکائے فرمان سے بولی وہیں فرمان اس کے قریب ہوا اور اسے
کاندھوں سے تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ہوا کیا ہے تمہیں بیہو یار بتاؤ تو سہی۔۔۔۔"

فرمان کو اب یہ لگنے لگا تھا کہ ابہا اس ایک بات پر اتنا کیسے ڈر سکتی ہے
ضرور کوئی اور وجہ ہے جو وہ فرمان کی قربت میں خوف محسوس کر رہی تھی
اسی لیے فرمان سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔

"خوف آرہا ہے مجھے آپ سے , بھول نہیں پا رہی ہوں میں اس بھیانک
رات کو جب آپ آپ نہیں تھے بلکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی بھوکا درندہ ہو
جس نے مجھے ساری رات نوچا , منتیں کر رہی تھی میں معافیاں مانگ رہی
تھی کتنا کہا کہ چھوڑ دیں مجھے لیکن نہیں تب تب تو پتہ نہیں آپ کو کیا
ہو گیا تھا جو کسی بات کا اثر نہیں ہوا , چلے جائیں یہاں سے ورنہ یہ دل بند
ہو جائے گا میرا , پلیززز جائیں ----"

ابہا مسلسل ہچکیوں کے درمیان روتے ہوئے فرمان کو اپنے خوف کی اصل
وجہ بتانے لگی وہیں فرمان کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا وہ تو خود تک سے
بھی نظریں نہیں ملا پا رہا تھا لیکن اسے اپنی بیہوشی کو سنبھالنا بھی تو تھا اس کا

خوف دور کر کے اپنی محبت کی انتہا کا یقین بھی تو کروانا تھا اسے لیے اس نے کچھ سوچتے ہوئے ابیہا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اسے محبت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"بیہو یار مجھے معاف کر دو پلیززز , میں جانتا ہوں یہ سب کچھ آسان نہیں ہے لیکن پلیززز کوشش کرو وہ سب کچھ بھولنے کی۔۔۔۔"

"کیسے بھول جاؤں میں ہاں بولیں آخر کیسے , جو کچھ بھی تب ہوا اسے بھلانا ممکن ہے نہیں کر سکتی میں۔۔۔۔"

فرمان کے بولنے کی دیر تھی ابیہا فرمان کو دھکا دے کر چیختے ہوئے زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی جبکہ ابیہا کو ایسی حالت میں دیکھنا فرمان کو تیز دھار چھری سے ذبح کرنے کے مترادف محسوس ہوا۔۔۔۔

"بیہو پلیزز یار مت روؤ، تمہارے آنسو مجھے کتنی تکلیف دے رہے ہیں اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہو گا تمہیں، اچھا تم خود ہی بتا دو کہ کیسے تمہارا یہ خوف دور ہو گا کیسے تم پہلے جیسی نارمل ہو جاؤ گی، بولو یار میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔"

ایہا کے قریب آکر ایک دفعہ پھر سے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے
فرمان نے اس سے کہا تو ایہا نے اپنی نم آنکھوں سے اس کی جانب
دیکھا۔۔۔۔

"میں کچھ نہیں جانتی کچھ نہیں معلوم مجھے بس مجھے تنہائی چاہیے تو مجھے
اکیلا چھوڑ کر جائیں آپ یہاں سے پلیز۔۔۔۔"

ایہا نے ایک بار پھر سے فرمان کا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر اس کے سینے
پر ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے دور کرنا چاہا جب فرمان نے کچھ سوچتے ہوئے
زور سے ایہا کے ہاتھ تھام کر اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

" لیکن میں جانتا ہوں بیہو کہ سب کچھ کیسے ٹھیک ہو گا کس طرح تمہارا یہ خوف دور ہو گا جو تمہیں مجھ سے اور میری قربت سے آ رہا ہے , مگر اس کے لیے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت ہے , میں جو بھی کروں بس تم خاموش رہنا صرف آج رات کے لیے خود کو میرے حوالے کر دو تم دیکھ لینا بیہو کہ میری محبت میری چاہت میری دیوانگی تمہارے ہر دکھ ہر تکلیف کو کیسے ختم کر دے گی , آج علم ہو گا تمہیں کہ ملک فرمان کا عشق اس کا ٹوٹ کر چاہنا اس کی محبت کتنی انمول اور کھری ہے ---- "

فرمان نے بولنے کے ساتھ ہی ابیہا کے بالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا وہیں
ابیہا بھی مکمل خاموش بغیر کوئی حرکت کیے یوں ہی بیٹھی رہی جب فرمان
نے اسے کچھ دیر بعد خود سے الگ کیا اور اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے
چھوتے ہوئے تمام چہرے پر اپنی محبت کی مہریں لگانے لگا اس سارے
عمل کے دوران ابیہا کی آنکھوں مکمل بند تھیں۔۔۔۔

جنہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکراتے ہوئے فرمان نے بہت نرمی کے ساتھ ابیہا
کے ہونٹوں کو چومنا شروع کیا اور کتنی ہی دیر تک یہی عمل دہرایا جبکہ ابیہا
نے اب بھی کوئی احتجاج نہیں کیا تھا اور یہی بات فرمان کو اپنی مرضی
کرنے پر اکسا رہی تھی یعنی اس کی بیہوشی نے اسے اجازت دے دی تھی۔۔۔۔

یوں ہی ابیہا کے نازک ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیے فرمان نے اپنی شرٹ جس کے بٹن تو ویسے بھی کھلے ہوئے تھے اسے اتار کر زمین پر پھینکا اور ساتھ ہی ابیہا کی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔

ابیہا کی شرٹ کے پہلے تین بٹن کھلتے ہی وہ ڈھیلی ہو گئی تھی تب فرمان اسی نرمی کے ساتھ ابیہا کے ہونٹوں کو آزادی بخشتے ہوئے اس سے الگ ہوا اور پھر آہستہ سے ابیہا کی شرٹ کو اس کے وجود سے جدا کر کے زمین پر پھینکا وہیں ابیہا دل و جان سے کانپ اٹھی اس کا لرزنا وجود فرمان سے چھپ

نا پایا تھا اور ساتھ ہی ابیہا کی آنکھیں ابھی بھی مضبوطی سے بند ہی
تھیں۔۔۔۔

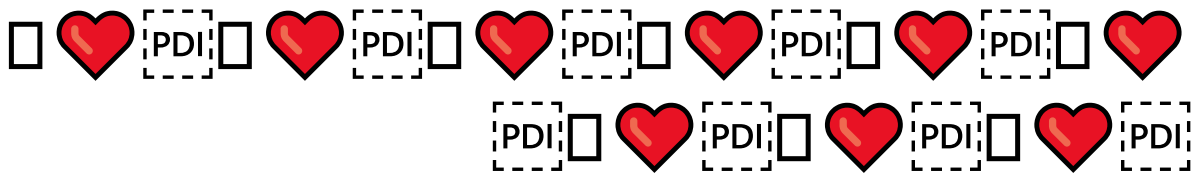
تبھی فرمان اس کے شرمانے اور خوفزدہ ہونے پر اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے
اپنے اوپر کمفرٹر کھینچ کر ابیہا پر جھک گیا اور ساتھ ہی اس کی گردن کو لبوں
سے چھوتے ہوئے سینے کو اپنے لبوں سے معتبر کرنے لگا ابیہا کی بھی
سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔۔

سینے کے بعد اب فرمان کا رخ اس کے پیٹ کی طرف تھا جہاں اس نے
کتنی ہی دیر اپنی محبت کی چھاپ چھوڑی وہیں ابیہا اس کی اس حرکت پر بے
چین ہو رہی تھی۔۔۔۔

ابیہا کی حالت سمجھتے ہوئے فرمان مزید ابیہا پر جھکا اور باقی کے کپڑوں کو
بھی اس کے وجود سے الگ کرنے کے بعد اس پر گرفت مضبوط کرتے
ہوئے اپنی محبت لٹانے لگا۔۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے دنیا جہاں سے غافل رہے
فرمان کا ہر ایک عمل محبت سے بھرپور تھا اس وجہ سے فرمان کی تمام
شدتوں میں بھی ابیہا اپنا سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

یوں ہی کچھ دیر مزید ابیہا کو اپنی محبت کا یقین دلانے کے بعد فرمان اس
سے جدا ہوا اور اپنی شرٹ ابیہا کو پکڑاتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا تو ابیہا بھی
فرمان کی شرٹ پہن کر کروٹ بدل کے لیٹتے ہوئے سو گئی تب فرمان ابیہا
کے قریب ہوا اور پیچھے سے اس کے بال گردن سے ہٹانے کے بعد اسے
چومتے ہوئے ایک ہاتھ ابیہا کے پیٹ پر رکھ کر گہری نیند سو گیا۔۔۔۔



گھڑی صبح کے 10 کا ہندسہ دیکھا رہی تھی مگر ابھی تک ابیہا اور فرمان ہوں
ہی گہری نیند میں مبتلا سو رہے تھے جب اچانک ابیہا کی آنکھ کھلی تو سامنے
دیوار پر لگی گھڑی میں وقت دیکھ کر وہ فوراً بیڈ سے اٹھنے لگی جب اپنے پیٹ
پر فرمان کا ہاتھ موجود پا کر وہ گردن موڑ کر فرمان کو سوتا ہوا پا کر ہلکا سا
شرمائی اور پھر بہت نرمی کے ساتھ اس کا ہاتھ اپنے پیٹ سے اٹھا کر بیڈ
پر رکھتے ہوئے واپس کمفرٹر سے باہر نکلنے لگی تو فرمان نے اس کا ہاتھ تھام
کر واپس اپنے سینے پر گرا لیا۔۔۔۔

"یار مت جاؤ نا کچھ دیر اور سو لیتے ہیں آج ہی تو سکون ہی نیند آئی ہے
مجھے۔۔۔۔"

فرمان کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر ابہا نے اس کی جانب دیکھا تو وہ ابھی
بھی آنکھیں بند کیے ہوئے تھا۔۔۔۔

"فرمان ٹائم دیکھیں کیا ہو رہا ہے پہلے ہی مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے
اتنی دیر تک سونے پر، پلینرز جانے دیں نا، سچ میں بھوک بھی بہت لگی
ہے مجھے۔۔۔۔"

ارادہ تو فرمان کا ایہا کو چھوڑنے کا بالکل نہیں تھا مگر پھر ایہا کی بھوک کا احساس کرتے ہوئے اس نے ایہا کی پیشانی چوم کر اس کے کمر پر سے ہاتھ ہٹا لیے جن سے وہ ایہا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا تو ایہا بھی ہلکا سا مسکرا کر فرمان کی شرٹ جو وہ رات کی پہنے ہوئی تھی اس کے ساتھ زمین سے اپنے کپڑے اٹھا کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

نہانے کے بعد جب ایہا واپس کمرے میں داخل ہوئی تو فرمان ابھی تک بیڈ پر کمفرٹ میں سر گھسائے ہوئے سو رہا تھا تب ایہا ایک لمبی سانس بھر کر

بیڈ کے قریب گئی اور کمفرٹر فرمان کے چہرے سے ہٹا کر اس جگانے لگی جو
آنکھیں موندے لیٹا تھا۔۔۔۔

"فرمان اٹھے بھی کتنی دیر ہو گئی ہے آپ کو سوتے ہوئے پلیززز جلدی
سے فریش ہو جائیں تاکہ ہم بریک فاسٹ کر سکیں۔۔۔۔"

ابہا کو اکیلے کمرے سے باہر نکلتے شرم آرہی تھی کیونکہ اس وقت تک سلمہ
گھر کے کاموں میں مصروف ہوتی تھی اور باقی سب ملازم بھی اپنے اپنے
کاموں میں لگے ہوتے تھے یعنی تو ان سب کی موجودگی میں ابہا کا فرمان
کے کمرے سے باہر نکلنا اسے عجیب لگا ساتھ ہی ڈھیروں شرم نے اسے

ان گھیرا تھا اسی وجہ سے وہ فرمان کو اٹھنے پر فورس کر رہی تھی لیکن فرمان
بھی اس کی کیفیت بھانپ گیا تھا اسی لیے اسے بھی شرارت سوچنے
لگی۔۔۔۔۔

"میں تو ایسے نہیں اٹھنے والا اس کے لیے تمہیں قیمت ادا کرنے ہو گی ایک
پیاری سی کسسی کی صورت میں۔۔۔۔۔"

یوں ہی آنکھیں بند کیے فرمان نے کہا تو ابیہا حیرانگی سے اسے دیکھنے
لگی۔۔۔۔۔

"کوئی نہیں ملنے والی آپ کو کسی و سسی رات کو آپ کی مرضی چلی تھی
مگر اب نہیں , چپ چاپ اٹھ جائیں جلدی سے ----"

ابہا کا صاف انکار سن کر فرمان نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھول کر ابہا کو
دیکھا جو منہ سمجھائے اسے ہی دیکھ رہی تھی ----

"یار کیا ہو گیا ہے ایک کس ہی تو مانگی ہے اتنا بھی نہیں کر سکتی , بہت
ظالم ہو تم ----"

فرمان کے شکوے کرنے پر بھی ابیہا کو کوئی فرق نہ پڑا بلکہ وہ تو کچھ دیر
تک فرمان کو دیکھنے کے بعد بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مت اٹھیں سوئے رہیں رات تک, جا رہی ہوں میں اکیلی
باہر۔۔۔۔"

روٹھے ہوئے لہجے میں بولتے ہی ابیہا دروازے کی جانب بڑھنے لگی جب فرمان
نے لپک کر ابیہا کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے اوپر گرا لیا اور کمر پر ہاتھ رکھے
اس کے فرار کر تمام راستے بند کر دیے۔۔۔۔

"سوچ لو بیو بے بی اب تو صرف ایک کس مانگ رہا ہوں اگر وہ ناملی تو
میں اپنی من مانی کرتے ہوئے کچھ اور بھی کر سکتا ہوں جو تمہیں تو اس
وقت بالکل پسند نہیں آئے گا اور تب میں تمہاری بھوک کا بھی احساس
نہیں کروں گا کیونکہ اس وقت مجھے صرف اپنی بھوک مٹانے سے مطلب ہو
گا۔۔۔۔"

فرمان نے ابیہا کو ڈرانے چاہا جس میں وہ اگلے ہی پل کامیاب بھی ہو گیا
کیونکہ ابیہا اس کے گال کو چوم چکی تھی۔۔۔۔

"اب تو کر دیا نا کس تو جانے دیں نا۔۔۔۔"

اپنی کمر سے فرمان کی بازو کو ہٹاتے ہوئے ابہا نے کہا لیکن وہ صرف ایک
کوشش ہی رہی کیونکہ فرمان کی پکڑ بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

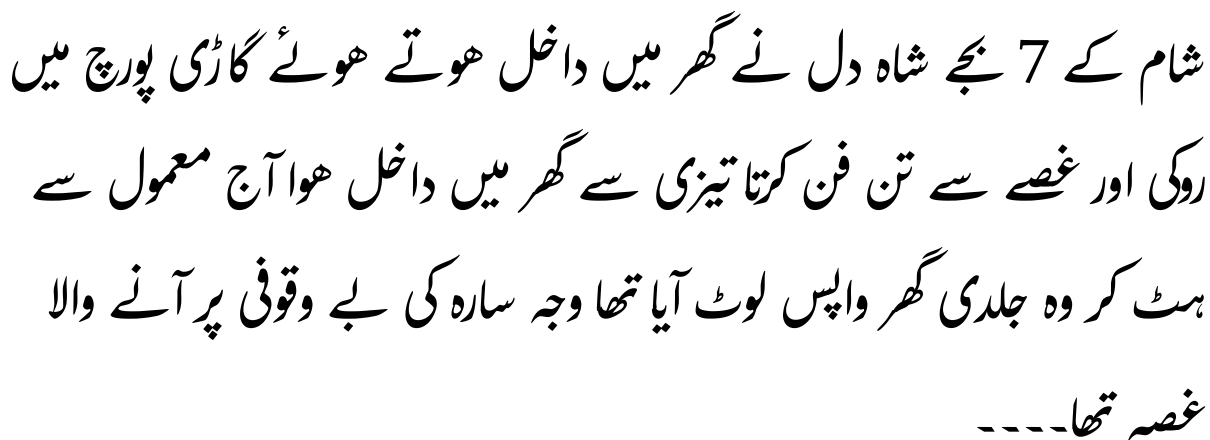
"یہ کیا بیہوشی کس کرنا بھی نہیں آتا یوں بچوں والی کسی نہیں
کرتے یار بڑوں والی کرتے ہیں چلو کوئی بات نہیں تمہارا یہ ٹلینڈ شوہر ہے
ناسب سیکھا دے گا تمہیں۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے کروٹ بدلتے ہوئے ابیہا کو بیڈ پر لیٹایا اور خود اس کے اوپر آتے ہوئے ابیہا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے چومنے لگا۔۔۔۔

یوں ہی سانسوں کا تبادلہ کرتے ہوئے انھیں کافی وقت گزر گیا یہاں تک کہ ابیہا کی سانسیں رکنے لگی تب جا کر فرمان نے ابیہا کے لبوں کو آزادی بخشی اور مسکرا کر اسے لمبے لمبے سانس لیتے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"یہ ہوتی ہے بڑوں والی کس نیکسٹ ٹائم ایسے ہی کرنا اوکے , چلو تم شرما لو تب تک میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔"

ابہا کے سرخ چہرے اور جھکی ہوئی نظروں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولنے
کے بعد فرمان بیڈ سے اٹھا اور واڈروب کی طرف چلنے لگا وہ اس وقت صرف
جینز پہنے ہوئے تھا کیونکہ اس کی شرٹ تو ابہا باتھ روم میں ہی چھوڑ آئی
تھی اسی لیے تبھی واڈروب سے اپنے کپڑے لے کر وہ باتھ روم میں بند ہو
گیا جبکہ ابہا یوں ہی بیڈ پر لیٹی فرمان کے متعلق سوچ کر شرماتے ہوئے
اپنے چہرے کو ہاتھوں کی مدد سے چھپا چکی تھی۔۔۔۔



"سارہ سارہ کہاں ہو باہر آؤ ابھی۔۔۔۔"

سارہ جو خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اچانک گاڑی کی آواز کے بعد
شاہ دل کے یوں اونچی آواز میں خود کو بلانے پر ہر بڑاتے ہوئے بھاگ کر
کمرے سے باہر آئی تو اسے شاہ دل سرخ چہرے کے ساتھ خود کو گھورتا ہوا
دیکھائی دیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا شاہ آپ ایسے۔۔۔۔؟؟؟"

تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر کیوں ایک بات دماغ میں نہیں گھسکتی تمہارے، مجھے " کال کرنے کی وجہ کیا تھی کیوں کیا تم نے ایسے۔۔۔۔؟؟؟

سارہ کی بات کاٹتے ہوئے شاہ دل دو ہی قدموں میں اس تک پہنچا اور پھر اس کے بائیں بازو کو کہنی کے قریب سے دبوچنے ہوئے اس پر چیخا وہیں سارہ بے چاری تو اس کے اس انداز پر ہی ساکت رہ گئی تھی۔۔۔

ہاں وہ وہ میں نے تو لیکن آپ نے کال کاٹی کیوں، جواب تو دے " دیتے۔۔۔۔

تیزی سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے سارہ نے الٹا شاہ دل سے سوال کر دیا۔۔۔۔

"کیونکہ وہ کال میں نے نہیں اٹھائی تھی بے وقوف لڑکی۔۔۔"

شاہ دل کا دل تو سارہ کو کھینچ کر ایک لگانے کا کر رہا تھا مگر اس نے خود کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔۔۔

کیا کیا تو پھر کس نے اٹھائی تھی وہ کال۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کا جواب سن کر سارہ حیران ہی ہو رہ گئی تھی۔۔۔۔

میرے دوست نے جسے تمہاری کی جانے والی بکو اس کی بدولت اس بات کا "علم ہو گیا کہ میں اب شادی شدہ ہوں۔۔۔۔"

ایک جھٹکے کے ساتھ سارہ کا بازو چھوڑتے ہوئے شاہ دل دانت پیستا سارہ کو گھورنے لگا لیکن سارہ کا چہرہ ویسے ہی بے تاثر رہا۔۔۔۔

تو یہ تو اچھی بات ہے ناکہ انھیں پتہ چل گیا اور ویسے بھی یہ باتیں "
"چھپانے والی نہیں ہوتیں شاہ----

سارہ نے سنجیگی سے شاہ دل کو سمجھانا چاہا جبکہ اس کا دل کر رہا تھا سارہ کا
منہ توڑ دے----

یہ سب تمہیں اچھا لگ رہا ہے تمہاری وجہ سے کل وہ سب کے سب آ "
"رہے ہیں یہاں لہج پر----

شاہ دل نے سارہ کو اپنی اور حسن کی ہونے والی گفتگو سے آگاہ کر دیا----

تو پھر یہ بری بات ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ اب بھی نارمل سے لہجے میں بات کر رہی تھی۔۔۔۔

اڈیٹ وہ سبھی وہی لوگ ہیں جن سے میں تمہیں چھپاتا پھر رہا ہوں جان "

سے مارنا چاہتے ہیں وہ تمہیں , ان سب سے ہی تمہیں بچانے کی خاطر مجھے یہ

"شادی کرنی پڑی ہے لیکن آج تم نے۔۔۔۔

شاہ دل کا غصہ مزید پروان چڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

ریلیکس شاہ کچھ نہیں ہو گا کیونکہ اب تو میری شادی ہو چکی ہے تو دشمنی "
بھی تو ختم ہو گئی ہو گی وہ کچھ نہیں کر سکتے مجھے شاہ , کیونکہ اب آپ میرے
"ساتھ ہو میرے محافظ۔۔۔۔

سارہ نے ایک مرتبہ پھر سے شاہ دل کو سمجھانے کی سعی کی اور بدلے میں
اسے شاہ دل نے سخت گھوری سے ہی نوازا۔۔۔۔

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں ان کے سامنے آنے کی۔۔۔۔۔"

تو پھر کیا کہیں گے آپ انہیں۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔۔

"کچھ بھی کہہ دوں گا مگر تم ان کے سامنے مت آنا سمجھ آئی۔۔۔۔"

سارہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شاہ دل نے اس سے جواب طلب کیا
وہیں سارہ شاہ دل کو خود کی اتنی فکر کرتے دیکھ خوشی سے نہال ہونے
لگی۔۔۔۔

ہائے صدقے شاہ میری اتنی فکر، کہیں لو شو تو نہیں ہو گیا آپ کو مجھ "
سے۔۔۔۔؟؟؟

شوخی نظروں کے ساتھ شاہ دل کو دیکھتے ہوئے سارہ نے سوال کیا جبکہ شاہ
دل نے سنجیدگی سے اسے گھورا۔۔۔۔

زیادہ خوش فہمیاں پالنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ کبھی نہیں ہونے "
 "والا , وہ تو جو مجبوری پیچھے پڑ گئی ہے اسے ہی سنبھالتا پھر رہا ہوں میں ---

شاہ دل کے کاٹ دار لہجے سے سارہ کو تکلیف تو بہت ہوئی مگر وہ خود کو
 سنبھالنا جان گئی تھی اب اس کا واحد سہارا شاہ دل ہی تو تھا۔۔۔۔

چلیں جو بھی ہے کسی ہی بہانے آپ کو فکر تو ہے میری میرے لیے اتنا "
 ہی کافی ہے , اب غصہ چھوڑیں اور کھانا کھا لیں سچ میں مجھے تو بہت بھوک
 "لگی ہے۔۔۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے سارہ نے شاہ دل سے کہا لیکن وہ
اب اپنے چہرے کا رخ تک موڑ چکا تھا۔۔۔۔

"تو جا کر کھا لو روک تھوڑی رکھا ہے میں نے تمہیں۔۔۔۔"

لو ایسے کیسے کھا لوں میں جب تک میرے سر تاج بھوکے رہیں گے تب "
"تک میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی۔۔۔۔"

سارہ کا انداز صاف ضد لیے ہوئے تھا لیکن شاہ دل کو بھلا کیا فرق پڑتا
تھا۔۔۔۔

تو مت کھاؤ مجھے کبھی تمہاری کسی بات سے کوئی فرق نہیں پڑے گا "
 "سمجھ بھی ----"

انتہائی نفرت سے بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل اپنے کمرے میں گھس گیا جبکہ
 سارہ نے ایک کرب بھری نظر اس کی پشت پر ڈال کے خود بھی اپنے کمرے
 کی جانب قدم بڑھا دیے ----

یونیفارم تبدیل کر کے فریش ہونے کے بعد جب شاہ دل باہر لاؤنج میں داخل
ہوا تو اسے سارہ کہیں بھی دیکھائی نہ دی اور کچن میں جا کر دیکھنے پر بھی
اسے کھانا ویسے ہی پڑا نظر آیا یعنی سارہ میڈم اپنی ضد کی پکی تھیں۔۔۔۔

کچھ سوچتے ہوئے شاہ دل نے کھانا اٹھایا اور کچن میں ہی پڑیں دو کرسیوں کے
ساتھ موجود چھوٹی سے ٹیبل پر رکھ کر کھانے لگا لیکن کھانا شروع کرنے سے
پہلے وہ جان بوجھ کر گلاس زمین پر گرا چکا تھا جس کی آواز سن کر سارہ فوراً
بھاگ کے کچن میں آئی تو اسے شاہ دل بریانی کے ساتھ مکمل انصاف کرتا
ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

شاہ دل کو کھاتے دیکھ اپنی مسکراہٹ کو ہونٹوں میں ہی دباتے سارہ خود بھی
جا کر دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور شاہ دل کی ہی اس کے لیے رکھی گئی
دوسری پلیٹ میں بریانی نکال کر کھانے لگی جبکہ اس کا دل تھا کہ اس ایک
بات پر ہی نا جانے کتنا خوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر شاہ دل اپنے کمرے میں گیا اور حسن کو کال کر
دی۔۔۔۔

یار حسن میری بیوی اپنے مائے چکی گئی ہے وہ اس کی والدہ کی طبیعت " بہت خراب تھی اس لیے , تو مجھے نہیں لگتا کہ اب تم سب کو کل آنے کی "ضرورت ہے۔۔۔۔

اپنی بات کرنے کے فوراً بعد بغیر حسن کا جواب سنے شاہ دل نے کال کاٹ دی اور بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے اپنا سر دو انگلیوں سے دبائے لگا جب لگے 5 منٹ بعد اسے دروازہ نوک کر کے سارہ اپنے کمرے میں داخل ہوتی دیکھائی دی۔۔۔۔

قدموں کی آواز سن کے شاہ دل نے سارہ کی جانب دیکھا تو اس کے ہاتھ
میں کافی کا کپ تھا جسے مکمل خاموشی کے ساتھ وہ بیڈ کے قریب سائیڈ
ٹیبل پر رکھ کر واپس کمرے سے نکل گئی اور شاہ دل بغیر کسے سارہ کا یہ جان
لینا کہ اسے اس وقت کافی کی کتنی ضرورت تھی اس بات پر کچھ حیران ہوتا
سارہ کے متعلق الگ طریقے سے سوچنے لگا مگر اگلے ہی لمحے وہ خود پر ہی غصہ
ہوتے کافی کا کپ اٹھا کے اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔۔۔۔۔



صبح جب ابیہا کی آنکھ کھلی تو اسے فرمان اپنے بے حد قریب گہری نیند میں سویا
ہوا دیکھائی دیا کتنی معصومیت تھی اس کے چہرے پر جس میں ابیہا خود کو
ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

سوتے ہوئے وہ اس فرمان سے بالکل الگ تھا جس سے کبھی ابیہا نفرت
کرنے کا دعویٰ کرتی تھی جبکہ یہ فرمان تو اسے اپنے دل کے بہت قریب
محسوس ہونے لگا تھا شاید نکاح کے دو بول واقع اتنی طاقت رکھتے تھے کہ ابیہا
کو بھی اب فرمان سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک یوں ہی اپنے دل کا معائنہ کرنے کے بعد ایک شرمیلی سی مسکراہٹ کے ساتھ ابیہا نے نرمی سے فرمان کی پیشانی کو چوما اور پھر آہستہ سے اٹھ کر اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں داخل ہو گئی کل ہی تو اس نے اپنے کمرے سے تمام چیریں فرمان کے کمرے میں منتقل کی تھیں کیونکہ اب یہی تو اس کا اصل ٹھکانہ تھا۔۔۔۔

ٹھیک 15 منٹ بعد ابیہا اپنی خم بالوں کو ٹاول سے خشک کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں کنگھی کرنے لگی جبکہ اس کی نظریں ابھی

بھی شیشے میں نظر آ رہے فرمان کے عکس پر ٹھہری ہوئی تھیں جو کافی زیادہ
گہری نیند میں مبتلا سو رہا تھا۔۔۔۔

"فرمان اٹھیں جا کر فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنانے لگی ہوں۔۔۔۔"

"فرمان اٹھیں نا۔۔۔۔"

دو تین دفعہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے ہی کھڑی فرمان کو جگانے کے بعد بھی
جب وہ نہ جاگا تو ایسا اس کے قریب جا کر اس کا کاندھا ہلاتے ہوئے پھر

سے بولی جب اچانک فرمان نے اس کا ہاتھ کھینچ کر بیڈ پر گرا دیا اور خود فوراً
اس کے اوپر آتے ہوئے اس کی پیشانی چومی۔۔۔

بیہو میں کیا سوچ رہا ہوں کہ جو کام رات کو مکمل نہ ہو سکا اسے ہم اب "
"مکمل کر لیتے ہیں۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے ابیہا کے خم بالوں کو اس کی گردن سے پیچھے
کرتے ہوئے وہاں اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے جبکہ وہ فرمان کے سینے
پر دباؤ ڈال کر اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے فرمان یہ رومانس کرنے کا وقت نہیں ہے تو مت کریں پلیز "
میں ابھی نہائی ہوں نا , بلکہ آپ بھی فوراً اٹھیں اور فریش ہو جائیں میں جا
"رہی ہوں کچن میں ناشتہ بنانے کے لئے , جلدی سے آجائیں۔۔۔۔

ابہا نے بولنے کے ساتھ ہی فرمان کو خود سے الگ کیا اور بیڈ سے اٹھ کھڑی
ہوئی۔۔۔۔

"یار بیہو یہ کیا بات ہوئی بہت ظالم ہو تم۔۔۔۔"

منہ بناتے ہوئے فرمان نے دہائی دی جبکہ ابیہا اس کے اس انداز پر زور سے
ہنس پڑی۔۔۔۔

ہنس لو ہنس لو بہت ہنسی آرہی ہے نا تمہیں کوئی بات نہیں رات کو "
میری مرضی چلے گی پھر دیکھوں گا میں کہ کیسے بچ پاتی ہو مجھ سے , تب تو فرار
"کا کوئی راستہ نہیں ہو گا تمہارے پاس۔۔۔۔

فرمان کو سنجیدہ ہوتے دیکھ ابیہا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور ابیہا کو
ڈرتے دیکھ فرمان مسکراتے ہوئے خود بھی واڈروب سے کپڑے لیے ہاتھ روم
میں داخل ہو گیا۔۔۔۔



صبح کا وقت تھا جب سارہ لان میں پانی کا پائپ تھا مے پودوں کو پانی دے
رہی تھی کہ اچانک گیٹ پر اسے دستک سنائی دی۔۔۔۔

بغیر کچھ سوچے سمجھے اور بغیر پوچھے سارہ نے جا کر گیٹ کھول دیا تو اسے
اپنے سامنے تین اونچے لمبے مرد کھڑے دیکھائی دیے۔۔۔۔

"بھابھی، آپ شاہ دل کی ہی وائف ہیں رائٹ۔۔۔۔"

ابھی سارہ کچھ سمجھ بھی نہ پائی تھی کہ ظہیر (شاہ دل کے ایک دوست نے)
نے اس سے سوال کر دیا جس کا جواب سارہ نے بے دھیانی میں سر کو ہاں
میں جنبش دیتے ہوئے دیا اور ساتھ ہی گیٹ سے دور ہٹتے ہوئے ان سب
کو اندر آنے کا راستہ دیے دیا۔۔۔۔۔

وہ سب سارہ کو پہچان ہی ناپائے تھے کیونکہ سارہ کا حلیہ اب کافی حد تک تبدیل ہو گیا تھا وہ بہت سادہ سی رہنے لگی تھی اور پہلے کی نسبت اب کافی کمزور ہو گئی تھی زدہ چہرے کے ساتھ آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے اپنے والد کی موت کا صدمہ سہنا کوئی چھوٹی سی بات تو نہیں تھی اس کے لیے----

سارہ کے راستہ دیتے ہی وہ سب تیزی سے گھر میں داخل ہوئے جب انہیں شاہ دل اپنے کمرے سے باہر نکلتا ہوا دیکھائی دیا آج چھٹی کا دن تھا اس لیے شاہ دل رف سے حلیے سے موجود تھا مگر اچانک ان سب کو اپنے گھر مٹھ دیکھ کر شاہ دل حیران رہ گیا۔----

حیران کیا ہو رہا ہے تو، ہم نے سوچا کہ بعد میں بھی تو جانا ہی ہے تو "
"کیوں نا صبح صبح ہی آجائیں۔۔۔"

شاہ دل کو دیکھ کر ہنستے ہوئے حسن کہتا جا کر لاونج میں موجود صوفوں پر بیٹھ
گیا اور اسے بیٹھتا دیکھ باقی سب بھی وہیں براجمان ہو گئے وہیں شاہ دل کی
حیرانگی اب غصے میں تبدیل ہو چکی تھی۔۔۔۔

کیونکہ اس کی نظر گھر میں داخل ہو کر کچن کی طرف جا رہی سارہ پر پڑ گئی تھی
جس نے بغیر پوچھے گیٹ کھول دیا تھا۔۔۔۔

سب کے لیے ناشتہ بنانے کے بعد سارہ نے اسے ڈائنگ ٹیبل پر لگایا اور آ
کر خوش گپوں میں مصروف شاہ دل اور سب کو بلانے لگی۔۔۔۔

خوشگوار ماحول اور ہلکی پھلکی سی باتوں کے درمیان ناشتہ کیا گیا اور جانے سے
پہلے سبھی نے سارہ کی تعریف کی تھی بقول ان کے شہ دل جیسے سرٹیل
انسان کو اتنی ہنرمند بیوی مل گئی تھی جو حسن کے معاملے میں بھی کسی
سے کم نہ تھی۔۔۔۔

اچھا شاہ دل یہ تو بتا کہ تو نے تو رات کو کہا تھا کہ بھا بھی اپنے مانگے چلی " "گئی ہیں تو کی اب اتنی جلدی وہ واپس بھی آگئیں۔۔۔

جب شاہ دل ان سب کو گیٹ تک چھوڑنے گیا تو اچانک حسن نے شاہ دل سے سوال کر دیا جس کا جواب تو کیا دینا تھا شاہ دل نے کیونکہ وہ شرمندہ ہی اس قدر ہو گیا تھا بس ہلکا سا مسکرا کر سر ہلانے کے بعد اس نے گیٹ بند کر دیا اور واپس گھر میں داخل ہو کر صوفوں کے قریب شیشے کی میز پر پڑا شو پیس اٹھا کے زمین پر پٹخا۔۔۔۔

شور سن کے سارہ ڈر کر بھاگتی ہوئی کچن سے باہر آئی تو شاہ دل نے لپک کر
اسے بالوں سے دبوچ کے سارہ کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا۔۔۔۔

یہ سب کچھ جان بوجھ کر کرتی ہو نا تم مجھے ذلیل کروا کر سکون ملتا ہے "
تمہیں , تمہاری وجہ سے آج مجھے ان سب کے سامنے کتنی شرمندگی اٹھانی
پڑی کوئی اندازہ بھی ہے تمہیں , بہت شوق چڑھا ہوا ہے نا تمہیں اپنی نمائش
"کروانے کا یہی بات ہے نا , جواب دو مجھے۔۔۔۔

سارہ کے بالوں پر شاہ دل کی پکڑ میں ہر گزرتے لمحے سختی آتی جا رہی تھی
وہیں سارہ درد سے دہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"شاہ چھوڑیں مجھے پلیزز مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

بھرائی ہوئی آواز میں سارہ شاہ دل سے بولی تو وہ مزید سارہ کے چہرے کے
قریب اپنا چہرہ لاتے ہوئے اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو تم میری سب سے بڑی جسے نا تو نکل پا
"رہا ہوں نا تھوک۔۔۔۔"

غصے سے پھنکار کر شاہ دل نے سارہ کے بالوں کو ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا
جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سارہ زمین پر گرتی چلی گئی اور اس کی کہنی پر بہت بری
چوٹ لگی جس سے وہ درد سے چیخ اٹھی لیکن اس دشمن جان کو کوئی فرق نا
پڑا اس نے تو ایک نظر دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا اور یوں ہی سارہ کو سسکتا چھوڑ
گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔



لگے 15 منٹ میں ابیہا نے ناشتہ بنا لیا تھا اور اب وہ پھر سے کمرے میں جا کر فرمان کو بلانے کا ارادہ رکھتی تھی جب اچانک اسے فرمان آتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔

سیاہ کرتا شلوار پہنے صاف ستھرے روشن چہرے کے ساتھ وہ بہت پرکشش لگ رہا تھا یہ رنگ اس کا پسندیدہ بھی تھا اور کچھ یہ رنگ اس پر جتنا بہت تھا جیسے اسی کے لیے بنا ہوا اسی وجہ سے فرمان کے زیادہ تر کپڑے اسی رنگ کے ہوتے۔۔۔۔

کافی دیر تک ابھیائوں ہی دیوانہ وار فرمان کو دیکھتی رہی جب اچانک وہ ابھیائوں کے قریب آیا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اس کی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا۔۔۔۔

کوئی بہت حسین لگ رہا ہے آج تو، ارادہ تو ٹھیک ہے نا میڈم یوں محبت سے دیکھوں گی تو بول رہا ہوں میں بیہوش پچھتانا تمہیں ہی پڑے گا۔۔۔۔

شوخی سے مسکراہٹ کے ساتھ معنی خیزی سے بولتے ہوئے فرمان ابھیائوں کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ڈانگ ٹیبل تک لایا اور پھر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا ابھیائوں

بھی نظریں جھکائے ناشتہ کر رہی تھی جبکہ اس کا دل تھا کہ ایک پل کے لیے بھی فرمان کے چہرے سے نظریں ہٹانے سے انکاری تھا۔۔۔۔

بیہویار میں کیا سوچ رہا ہوں کہ آج ہم شاپنگ پر چلتے ہیں جب سے " ہماری شادی ہوئی ہے ایک دفعہ بھی میں نے خود تمہیں شاپنگ نہیں کروائی اور ویسے بھی اب تمہیں صرف ان کلرز کے کپڑے لے کر دینے ہیں جو، میرے فیورٹ ہیں بلیک اینڈ ریڈ، تو کیا خیال ہے چلیں۔۔۔۔؟؟؟

ناشتے سے فارغ ہو کر ٹشو سے اپنی ہاتھ صاف کرتے فرمان نے سر جھکائے
بیٹھی ابیہا سے سوال کیا تو بدلے میں وہ ایک نظر فرمان کو دیکھتے ہوئے سر کو
ہاں میں ہلانے لگی۔۔۔۔



سارہ کو یوں دھکا دے کر شاہ دل بے وجہ سڑکوں پر گاڑی بھگائے جا رہا تھا
اب جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو اسے اپنے عمل پر شرمندگی ہونے لگی آج تک

کبھی اس نے کسی لڑکی کو اپنی وجہ سے تکلیف نہیں دی تھی اور آج وہ یہ کام بھی کر چکا تھا۔۔۔۔

ابہا اور بی جان کے جانے کے بعد وہ تو مکمل ہی تبدیل ہو گیا تھا پہلے سے زیادہ غصیلہ بے حس خود غرض اور اب اب کے عمل پر تو وہ خود سے بھی نظریں چرانے لگا تھا۔۔۔۔

اب جو ہو گیا وہ تو واپس نہیں لایا جاسکتا تھا تو اب شاہ دل کا ارادہ سارہ کو کوئی گفٹ دے کر سوری بولنے کا تھا جس کے لیے اس نے اچانک اپنی گاڑی کا رخ شاپنگ مال کی جانب موڑ لیا۔۔۔۔



ٹھیک 2 گھنٹے بعد فرمان ابیہا کو لیے شاپنگ مال میں موجود شاپنگ کر رہا تھا
ایک کہ بعد ایک ڈریس خریدتے ہوئے اس کا دل تھا کہ بھرنے کا نام ہی
نہیں لے رہا تھا جبکہ اب تو ابیہا کے بھی صبر کی انتہا ہو گئی تھی۔۔۔۔

فرمان بس کر دیں کتنی شاپنگ کرنی ہے آپ کو اتنے کپڑوں کا کیا کروں گی "
میں , اب کیا ساری دکان خریدنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔۔؟؟؟

ایک آئی برو اٹھاتے ہوئے ابہا نے فرمان کی بازو تھامے اس سے پوچھا تو وہ
جو ایک نئی ڈریس اٹھانے والا تھا ابہا کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔۔

نہیں یار اب ساری دکان بھی نہیں خریدوں گا میں کیونکہ باقی کپڑے بہت "
"برے رنگ کی ہیں تو جو میرے فیورٹ ہیں وہ تو لینے دو یار۔۔۔۔

نہیں فرمان پلیز بہت کر لی شاپنگ بس کریں نا ابھی آپ نے اور بھی تو "
"بہت کچھ لینا ہے تو بس نا۔۔۔۔

ابہا کے باقاعدہ منت کرنے پر فرمان منہ بناتے ہوئے ایک ہاتھ سے ابہا کا
گال کھینچتا کاؤنٹر کی طرف چل پڑا اور ڈیسز سامنے رکھے بل بنانے کا
کہا۔۔۔۔

نہیں ملک صاحب آپ رہنے دیں پیسے, آپ کی دکان ہے جو چاہیں لیں "
"لیکن ہم پیسے نہیں سکتے آپ سے۔۔۔۔"

دکان دار فرمان کو پہچان چکا تھا اسی لیے بل دینے سے منع کرنے لگا اور
فرمان کو اس کا یوں ڈرنا وہ بھی ابہا کے سامنے بہت برا لگا کیونکہ ابہا کی

حیرانگی وہ نوٹ کر چکا تھا تبھی فرمان نے فوراً اپنا کریڈٹ کارڈ نکال کر دکاندار کے سامنے رکھ دیا۔۔۔۔

زیادہ باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے جو پیسے بنتے ہیں وہ کاٹو " اور پیک کرو انھیں۔۔۔۔

بل پے کر کے اپنا کریڈٹ کارڈ واپس لیتے ہوئے ابیہا کو کچھ دیر کے لیے وہیں دکان میں رکنے کا بول کر فرمان خود وہاں سے نکل گیا اور 10 منٹ بعد واپس ایک شاپنگ بیگ اٹھائے آیا پھر ابیہا کے کپڑوں کے بیگ لیے اور اسے لیے باقی دکانوں میں گھس گیا ابیہا نے پوچھا بھی کہ اس بیگ میں کیا ہے مگر

فرمان نے صرف سرپرائز ہے تمہارے لیے بول کر ایک مسکراہٹ اس کی
جانب اچھال دی جس پر ابیہا کو مزید عجیب لگا لیکن اس نے انور کو
دیا۔۔۔۔

کافی سارے شاپنگ بیگز اٹھائے اب جب مزید کی جگہ ناچھی تو فرمان ابیہا کو
لیے گھر لے جانے لگا شاپنگ مال سے باہر نکل کر فرمان تو تیزی سے گاڑی
کی جانب بڑھ رہا تھا تاکہ ان بیگز کو وہاں رکھ سکے جبکہ ابیہا بھی اس کی حالت
دیکھ کر ہنستے ہوئے اس کے پیچھے ہی تھی کہ اچانک پارکنگ ایریا میں ابیہا کو
گاڑی سے باہر نکلتا ہوا شاہ دل دیکھائی دیا۔۔۔۔

شاہ دل بھی ابہا کو دیکھ چکا تھا اور ساتھ ہی وہ حیرانگی سے ہل تک نا پایا ورنہ
یہ شاہ دل کی سوچ تھی کہ ابہا کے ملتے ہی وہ کیا کچھ کرے گا وہیں ابہا ایک
نفرت بھری نظر اس پر ڈال کر تیزی سے اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اور
فرمان نے فوراً گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

فرمان وہ دکان دار آپ سے اتنا ڈر کیوں رہا تھا۔۔۔۔۔؟؟؟"

اپنا دھیان باٹنے کے چکر میں فرمان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے ابہا
نے اس سے سوال کیا تو وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

بیویار تمہیں ابھی اس بات کا علم نہیں ہے کہ تمہارا شوہر کتنی فیمس "
 "ہستی ہے۔۔۔۔

لیکن فرمان انسان کو تو اپنی شخصیت اور پہچان ایسی بنانی چاہیے ناکہ سب "
 آپ کو دل سے عزت اور محبت دیں ناکہ ڈر کی وجہ سے , مجھے اچھا نہیں لگا
 "آج یہ دیکھ کر۔۔۔۔

فرمان نے اپنی جانب سے بات کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کیا تھا لیکن ابیہا
 وہ کافی سنجیدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

بیہو ایک بات دھیان سے سنو میری ، یہ جو دنیا ہے نا یہ محبت اور عزت " دینے کے قابل نہیں ہے ، چپ رہنے والوں کو تو کچا چبا جائیں یہ لوگ ان کے ساتھ ان جیسا ہی رویہ رکھنا پڑتا ہے ہر کسی کو ان کی اوقات دیکھانی بہت ضروری ہوتی ہے ، میرے نزدیک صرف اور صرف تم ہو جسکی میں "عزت اور محبت دونوں کرتا ہوں اور کوئی نہیں۔۔۔۔

فرمان بھی اب سنجیدگی سے بات کرنے لگا اور ابیہا اس کی آخری لائن پر بہت دکھی ہو گئی۔۔۔۔

صرف آپ کو ہی لگتا ہے فرمان ورنہ ساری دنیا ہی نفرت کرتی ہے مجھ سے
"سے, کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا میں آپ کے سوا۔۔۔۔"

یار بیہو کیا ہوا ہے تم ایسے کیوں دکھی ہو رہی ہو , یار میرا کونسا کوئی اور رشتہ "
"ہے تمہارے علاوہ , میری تو کل کائنات ہی تم ہو صرف تم۔۔۔۔"

فرمان کے اقرار پر ابیہا کافی حد تک ریلیکس ہو گئی تھی ایک سکون ملا تھا اسے
یہ جان کر کہ اسے بھی اس دنیا میں کوئی چاہنے والا ہے۔۔۔۔"

"فرمان گاڑی روکیں پلیزز ابھی۔۔۔۔"

اچانک ابہا کے گاڑی روکنے کا کہنے پر فرمان نے بریک لگا کہ حیرانگی سے اسے
دیکھا۔۔۔۔

وہ وہ سامنے دیکھیں گول گیوں والا , میں دیوانی ہوں ان کی چلیں نا جا کر "
"کھاتے ہیں۔۔۔۔

گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے ابہا نے فرمان کو بھی آنے کا کہا۔۔۔۔

نہیں بیہو یا ایسی جگہ کی چیزیں نہیں کھاتے یہ انسان کو بیمار کر دیتی ہیں "

"تو چلو گھر-----"

خود بھی گاڑی سے باہر آتے فرمان ابہا کو سمجھانے لگا-----

کیا ہو گیا ہے فرمان چلیں نا , صرف تھوڑے سے کھائیں گے آئیں "

"بھی-----"

زبردستی فرمان کا ہاتھ تھامے ابہا گول گیوں والے کے پاس چل پڑی-----

بھائی جلدی سے دو پلیٹ گول گیوں کی بنا دیں تیکھے ہوں بہت "

"زیادہ----

ہنستے ہوئے گول گیوں والے شخص سے بول کر ابیہا فرمان سے باتیں کرنے
لگی جبکہ ارد گرد موجود لوگ انھیں یہاں دیکھ حیران رہ گئے کیونکہ پہلے کبھی
ملک فرمان ایسی جگہ پر ناپایا گیا تھا۔----

"فرمان کھائیں بھی ----"

خود گول گیوں سے مکمل انصاف کرتے ہوئے ابیہا نے خاموش کھڑے فرمان
سے کہا جو صرف اسے کھاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"چلیں منہ کھولیں ~~~~~۔۔۔۔"

فرمان کے منہ کے قریب گول گیا لاتے ہوئے ابیہا نے زبردستی اسے کھلا دیا
اور وہ گول گیا کھاتے ہی فرمان منہ کھولے پانی مانگنے لگا کیونکہ ابیہا نے کافی
تیکھے گول گپے بنوائے تھے۔۔۔۔

فرمان کیا ہوا ارے کہاں ہے مرچی۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا نے حیرانگی سے فرمان سے پوچھا جبکہ تب تک گول گپوں والے شخص
نے فرمان کو کھٹا پانی پینے کو دے دیا جسے پینے کی دیر تھی فرمان کو مزید مرچی
لگ گئی اور وہ غصے سے تن فن کرتا اپنی گاڑی کی جانب چل پڑا۔۔۔۔

فرمان کو جاتا دیکھ ابہا بھی اس کے پیچھے بھاگی فرمان گاڑی کھولے پانی ڈھونڈ
رہا تھا مگر اسے نا ملا تو وہ بیک سیٹ سے پانی کی بوتل ڈھونڈنے لگا لیکن پانی
گاڑی میں تھا ہی نہیں۔۔۔۔

فرمان کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟ "

خود بھی ایہا بیک سیٹ کا دروازہ کھولے بیٹھ کر فرمان کے قریب ہوتے اس
سے پوچھنے لگی جس کی آنکھیں بالکل سرخ ہو چکی تھیں ساتھ ہی آنسو بہنا
شروع ہو گئے۔۔۔۔

ایہا سے فرمان کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی جو کہ اسی کی بدولت ہوئی
تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح فرمان کو سکون دے تبھی بغیر کچھ
سوچے سمجھے ایہا نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ فرمان کا چہرہ تھاما اور آنکھیں
بند کر کے فرمان کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور ٹھیک کچھ سیکنڈز بعد
وہ فرمان سے الگ ہو گئی۔۔۔۔

جبکہ ابیہا کو خود سے دور ہوتے دیکھ فرمان نے تیزی سے ابیہا کی گردن میں
ہاتھ ڈالا اور دوبارہ سے ابیہا کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر لیا اور جب
تک فرمان کی جلن ختم نہ ہوئی تب تک فرمان نے ابیہا کی لاکھ کوششوں کے
باوجود بھی اسے ناچھوڑا ابیہا مسلسل سانس رکنے کی وجہ سے اسے کاندھوں
سے پکڑ کر خود سے دور کر رہی تھی لیکن فرمان اسے مضبوطی سے تھامے
سیٹ پر لیٹا چکا تھا اور اپنی جلن مٹاتا رہا۔۔۔۔

کافی دیر بعد فرمان نے نرمی کے ساتھ ابیہا کے لبوں کو آزاد کیا اور خود آٹھ
بیٹھا تو ابیہا لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

فرمان اتنی لمبی کس کس کون کرتا ہے میری سانس رکنے والی تھی , اور ایسے "
"لگ رہا تھا مجھے کہ کبھی آپ چھوڑیں گے ہی نہیں۔۔۔۔"

ابہا اپنا حلیہ درست کرتی لا پرواہی میں بول گئی جس کا اندازہ اسے کچھ دیر بعد
فرمان کے قہقہہ لگانے پر ہوا۔۔۔۔

یار اب تمہاری وجہ سے ہی تو مرچی لگی تھی مجھے تو اسے ختم بھی تو تمہیں "
"ہی کرنا تھا۔۔۔۔"

گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے ارد گرد دیکھتے فرمان مسکرا کر بولا اور آخر میں ایک
آنکھ دبا کر ابیہا سے فرنٹ سیٹ پر آنے کا بول کر گول گیوں والے کو پیسے
دینے چلا گیا۔۔۔۔

واپس آتے ہی فرمان نے گاڑی سٹارٹ کر دی لیکن ابیہا اب مکمل خاموش
بیٹھی گھر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔



رات کے 9 بجے کا وقت تھا مگر شاہ دل اس پہر اکیلا اپنے اپارٹمنٹ میں بیٹھا
ڈرنک کیے جا رہا تھا یہ اپارٹمنٹ اس نے ایک ماہ پہلے ہی خریدا تھا کہ جب
بھی اسے ڈرنک کرنی ہوتی یا اکیلے رہنے کا دل کرتا تو وہ یہیں آیا کرتا تھا مگر اب
جب سے اس نے ابیہا کو کسی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تھا تب سے
ہی ایک آگ لگی ہوئی تھی اس کے دل میں۔۔۔۔

دماغ الگ غصے کی زیادتی سے سلگ رہا تھا اس کا بس نہیں چل تھا تھا ورنہ
ابیہا کو کچھ کر دیتا یا خود کو۔۔۔۔

کتنا ایڈیٹ ہوں میں کس قدر پاگل جو یہ سوچ سوچ کر خود گلٹ میں مبتلا "

تھا کہ ناجانے ابہا کس حال میں ہوگی میرے گھر سے نکال دینے کے بعد
کس در کی ٹھوکریں کھا رہی ہوگی , سہی سلامت ہوگی بھی یا نہیں راتوں کی
نیند حرام ہوگئی تھی مجھ پر انھی سوچوں کے زیر اثر , آدھے سے زیادہ شہر
چھان لیا میں نے اسے ڈھونڈتے ہوئے اور آج معلوم ہوا مجھے کہ ابہا تو
بلکل سہی اور خوش ہے وہ تو اتنی خوش کہ اپنے یار کے ساتھ عیاشیاں کرتی
پھر رہی ہے اور میں میں اب بھی اب بھی ٹاچر ہو رہا ہوں مجھے ٹھکرا کر وہ
"تو سکون میں ہے اور میں اب بھی بے چینی کی زندگی گزار رہا ہوں۔۔۔۔"

جب وہ خوش رہ سکتی ہے تو میں کیوں خود کو اذیت دوں میری زندگی کیوں " "برباد ہو برباد تو اسے ہونا چاہئے اور وہ ہوگی بھی۔۔۔۔

شید غصے میں شاہ دل پاگل ہوتا جا رہا تھا اس کی محبت جو کبھی ابہا کے لیے تھی وہ اب نفرت میں تبدیل ہو رہی تھی اسی غصے اور تیش کے ساتھ کچھ دیر تک مزید ڈنک کر کے جب اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں تو اس نے اٹھ کر اپارٹمنٹ سے باہر نکلتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی جانب رخ کر لیا۔۔۔۔



رات کے 10 بج چکے تھے لیکن ابھی تک شاہ دل گھر نا آیا تو سارہ کو مزید پریشانی نے آن گھیرا وہ کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی جب سے وہ غصے میں اسے دھکا دے کر گیا تھا تب سے ہی خود کی چوٹ سے زیادہ اسے شاہ دل کی فکر نے گھیرا ہوا تھا کہ وہ اتنے غصے میں اپنا کوئی نقصان نہ کروا بیٹھے۔۔۔۔

ابھی ناجانے وہ کب تک انھی سوچوں اور پریشانی میں غرق رہتی جب اچانک
اسے پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز سنائی دی جسے سنتے ہی اس نے بھاگ کر
دروازہ کھول دیا لیکن اپنے سامنے لڑکھڑاتی ہوئی چال چلتے گھر میں داخل ہو
رہے شاہ دل کو دیکھ کر وہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔

آج معمول سے ہٹ کر شاہ دل نے بہت زیادہ ڈرنک کر لی تھی جس وجہ
سے اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا اچانک وہ لڑکھڑا کر گرنے لگا تو سارہ جو
شاہ دل کی حالت سمجھنے میں مصروف تھی اس نے تیزی سے شاہ دل کی
جانب بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔۔۔۔

شاہ آپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے آپ کو , میں کب سے آپ کا ویٹ کر "

رہی ہوں لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ آپ ایسی حالت میں واپس آئیں

"گے۔۔۔۔"

شاہ دل کی کمر میں بازو ڈال کر اس کی ایک بازو اپنے کاندھے پر رکھے شاہ دل

کو سہارا دینے کے بعد آہستہ آہستہ چل کر سارہ شاہ دل کو کمرے میں لائی اور

پھر اسے بیڈ کی جانب لیجانے لگی جب اچانک اسے شاہ دل کی سانسوں میں

سے الکو حل کی بدبو آئی۔۔۔۔

شاہ آپ نے آپ نے ڈنک کی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کو بیڈ پر بیٹھانے کے بعد سارہ نے حیرانگی اور صدمے کی حالت میں اس سے پوچھا وہیں شاہ دل جو اپنا سر تھامے ہوئے تھا سرخ آنکھوں کے ساتھ جو بند ہو رہی تھیں سارہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی سادہ واپسی کے لیے پلٹی جب اچانک شاہ دل نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے اوپر گرا لیا اور ساتھ ہی زور سے سارہ کی کمر میں بازو ڈالے اسے اپنے سینے سے چپکا لیا۔۔۔۔

تم تم بھی مجھ سے نفرت کرتی ہونا, تم بھی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو, تمہیں "

بھی مجھ سے کوئی لگاؤ نہیں ہے, کیا اتنا ہی برا ہوں میں کہ کوئی بھی مجھ سے

"محبت نہیں کرتا۔۔۔۔"

شاہ دل ہلکی سی بھرائی ہوئی آواز میں سارہ کے کان کے قریب سرگوشی کر

رہا تھا جبکہ وہ تو شاہ دل کے منہ سے نکلنے والی اس بات پر ہی فوراً موم ہو

گئی تھی۔۔۔۔

شاہ ایسا کچھ نہیں ہے آپ پلیز ایسے مت سوچیں میں کرتی ہوں آپ سے "

محبت دل و جان کے ساتھ , میرا تو واحد رشتہ میرا واحد عشق صرف آپ ہی

ہیں , بہت ترسی ہوں میں آپ کی محبت کے لیے بہت صبر کیا ہے آپ

کے سینے پر سر رکھنے کے لیے , میں کبھی کہیں نہیں جاؤں گی آپ کو چھوڑ کر

"وعدہ ہے میرا اور یہ وعدہ مرتے دم تک نبھاؤں گی میں ----"

سارہ ایک جذب کے عالم میں خود بھی بھرائی ہوئی آواز کے ساتھ شاہ دل کو

اپنے محبت کا یقین دلانے لگی وہیں شاہ دل نے سارہ کی بات سن کر یونہی

اسے خود پر گرائے اس کی گردن سے بال پیچھے کرتے ہوئے اسے چومنے لگا

ساتھ ہی وہ سارہ کی فراک کی زپ کو ایک ہاتھ سے کھولتے ہوئے اس کی
فراک کاندھے سے نیچے کرتے وہاں بھی اپنی محبت ثبت کرنے لگا۔۔۔۔

شاہ دل کے لمس پر سارہ کو جھرجھری سی آئی جو شاہ دل کو بھی محسوس ہوئی
تبھی اس نے اگلے ہی لمحے سارہ کو بیڈ پر لیٹایا اور خود اس کے اوپر آتے
ہوئے سارہ کے ہاتھ اپنی شرٹ پر رکھتے ہوئے اسے بٹن کھولنے کا کہا۔۔۔

شاہ دل کی بات مان کر سارہ ہلکے سے کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اس کی
شرٹ کی بٹن کھولنے لگی۔۔۔۔

شرٹ کے تمام بٹن کھلتے ہی شاہ دل نے اسے اتر کر ہوا میں اچھال دیا اور
پھر سارہ کی فراک کو اتارنے لگا سارہ شاہ دل کے اس عمل پر آنکھیں موند
چکی تھی صاف ظاہر تھا کہ اگر یہ شاہ دل کا امتحان تھا تو سارہ بھی خود کو اس
کے حوالے کرنے کا حوصلہ رکھتی تھی۔۔۔۔

فراک چونکہ ابیہا کے سائز کی تھی تو سارہ کے تھوڑی تنگ تھی جو اترنے میں
شاہ دل کو مسئلہ ہو رہا تھا تبھی اس کے مشکل پیش آنے پر سارہ کی فراک
کو پھاڑ دیا۔۔۔۔۔

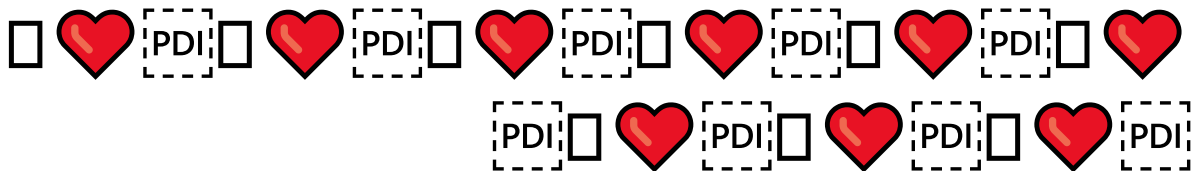
وہیں سارہ کی سانسیں بے ترتیب ہوتے ہوئے بھاری ہونے لگیں تب شاہ
دل سارہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے خود کو سیراب کرنے لگا
سارہ بھی شاہ دل کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر چکی
تھی۔۔۔۔۔

کافی دیر تک سارہ کے لبوں سے اپنی تشنگی مٹانے کے بعد شاہ دل اب اس
کے کاندھوں کے علاوہ سینے اور گردن کو معتبر کر رہا تھا سارہ بھی کوئی حرکت
کیے بغیر بس آنکھیں بند کیے اپنی بے ترتیب سانسوں کو بحال کرنے کی سعی
میں معروف رہی۔۔۔۔۔

سارہ کے بدن کو چومتے ہوئے شاہ دل اب اسکے نازک وجود پر اپنی گرفت
مضبوط کر چکا تھا اور پھر کچھ ہی دیر بعد سارہ کے منہ سے ہلکی سے کراہ نکلی
جسے شاہ دل نے سارہ کے منہ پر ہاتھ رکھے روک دیا اور اپنے عمل پر قائم
رہا۔۔۔۔۔

نشے میں غافل وہ پوری رات سارہ کے وجود پر قابض رہا اور سارہ بھی اس کی
محبت میں پور پور تک بھگی چکی تھی۔۔۔۔۔

صبح فجر سے کچھ دیر پہلے شاہ دل نے سارہ کو آزاد کیا اور خود بیڈ پر گر سا گیا اور کچھ ہی دیر میں گہری نیند میں سو گیا تب سارہ بھی پر سکون ہوتی شاہ دل کے سینے پر سر رکھے سو گئی۔۔۔۔۔



فرمان اکیلا کمرے میں بیٹھا ابیہا کی کافی کا انتظار کر رہا تھا جسے اس نے کچھ دیر پہلے ہی ابیہا کو بنانے کے لیے کمرے سے باہر کچن میں بھیجا تھا وہ جب

سے گھر واپس آئے تھے تب سے ہی ابیہا اپنی سوچوں جو شاہ دل کے متعلق
تھیں ان سے پیچھا چھڑوانے کی غرض سے گھر کے کاموں میں مصروف ہو
گئی تھی جبکہ فرمان کسی سے کال پر بات کرنے لگا اور اب رات کو کھانا
کھانے کے بعد فرمان اب کمرے میں بیٹھا تھا جبکہ ابیہا کافی بنانے کچن میں
گئی ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب فرمان نے ابیہا کے قدموں کی آواز کو کو کمرے کے باہر
محسوس کیا تو تیزی سے بیڈ پر پڑا چھوٹا سا شلپنگ بیگ اٹھا کے دروازے کے
پیچھے چھپ گیا جسے اس نے ابیہا کے کمرے سے جانے کے بعد واڈروب سے
نکالا تھا اور آج ہی وہ خرید کر لایا تھا۔۔۔

جیسے ہی ابہا نے دروازہ کھول کر کمرے میں نظر گھمائی تو اسے فرمان کہیں
بھی دیکھائی نہ دیا جبکہ نائٹ بلب کی روشنی میں اسے ویسے بھی کچھ صاف
نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

حیران ہوتے ہوئے ابہا نے جا کر کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور پھر
فرمان کو آواز دی مگر بدلے میں اسے کوئی جواب نہ ملا جس پر ابہا کچھ خوفزدہ
ہوتی ہوئی کمرے سے باہر نکلنے لگی کہ اچانک فرمان نے دروازے کی اوٹ
سے نکل کر ابہا کی باز پکڑ کر اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگایا اور پھر

اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھے ابیہا کے کاندھے پر اپنے لب رکھ دیے اور
دوسرے ہاتھ سے وہی شلپنگ بیگ ابیہا کے سامنے کیا۔۔۔۔

فرمان اس میں کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

ابیہا نے حیرانگی سے سوال کیا تو فرمان نے اپنا چہرہ ابیہا کے کاندھے سے اٹھا
کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔۔

"بیہو جان خود دیکھ لو کیا ہے۔۔۔۔"

بولنے کے بعد دوبارہ سے فرمان اپنے عمل میں مصروف ہو گیا تھا جبکہ ابیہا
اس بیگ میں ہاتھ ڈالے اس میں موجود چیز کو باہر نکالنے لگی۔۔۔۔

"فرمان یہ یہ کیا ہے آخر۔۔۔۔۔"

اپنے ہاتھ میں سرخ نائی جو کہ بہت چھوٹی سی تھی اسے دیکھتے ہوئے ابیہا
نے پھر سے سوال کیا۔۔۔۔۔

بے بی تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ , جان یہ وہ چیز ہے جسے پہن پر میری بیہو "
"اور بھی زیادہ ہاٹ لگے گی تو جاؤ اور پہن کر آؤ اسے ----

نہیں نہیں میں میں نہیں پہنوں گی اسے , مجھے بہت شرم آرہی ہے "
"فرمان ----

فرمان کی اس نئی فرمائش پر ابیہا نے فوراً انکار کر دیا۔۔۔۔

ایسے کیسے نہیں پہنوں گی یہ کیا بات ہوئی بیو میں تو شوہر ہوں تمہارا میرے " سامنے تو پہن ہی سکتی ہونا، جلدی سے جاؤ اور پہنو اسے ورنہ میرے "پہنانے پر تمہیں برا لگ جانا ہے۔۔۔۔

فرمان کی دھمکی کا رآد ثابت ہوئی کیونکہ ابہا تیزی سے باتمہ روم کی طرف دھوڑ پڑی تھی مگر دروازہ بند کرنے سے پہلے اسے فرمان کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"یار باتمہ روم میں کیوں چلنج کر رہی ہو یہیں پہن لو نا۔۔۔۔"

ایک آنکھ دباتے ہوئے شرارتی انداز میں فرمان کا بولنا ابیہا کا چہرہ سرخ کرنے کا باعث بنا اور وہ تیزی سے دروازہ بند کرتی اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو نارمل کرنے لگی۔۔۔۔

ابیہا کے ہاتھ روم میں بند ہوتے ہی فرمان خود بھی ڈریسنگ روم میں داخل ہو گیا اور شارٹس ٹی شرٹ پہنے واپس کمرے میں آ کے بیڈ پر بیٹھ گیا جب 15 منٹ گزر جانے کے بعد بھی ابیہا ہاتھ روم سے باہر نکلنے کی تو فرمان نے اسے آواز دی۔۔۔۔

اور ایہا جو کافی دیر سے باتھ روم میں کھڑی باہر جانے کا حوصلہ پیدا کر رہی
تھی فرمان کے پکارنے پر نظریں جھکائے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو
گئی۔۔۔۔

نائی کیونکہ بہت چھوٹی تھی اور جالی دار جس میں سے ایہا کا کافی حد تک بدن
دیکھائی دے رہا تھا جس وجہ سے وہ خود تک سے نظریں ملانے سے شرم رہی
تھی حالانکہ نائٹ بلب میں صاف کچھ دیکھائی بھی نہیں دے رہا تھا لیکن
فرمان جس کی نظروں کا مرکز صرف ایہا کی ذات ہی ہوتی تھی وہ فوراً بیڈ سے
اٹھتے ہوئے ایہا کی جانب بڑھا اور دیوانہ وار اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے
لگا۔۔۔۔

سرخ رنگ میں ابہا کا سفید بدن نائٹ بلب میں بھی فرمان کی آنکھوں کو
چندھیانے کا باعث بن رہا تھا تبھی اس نے ایک جھٹکے کے ساتھ ابہا کو اپنی
گود میں اٹھایا اور بیڈ کی سمت چل پڑا۔۔۔۔

یار آج تو قسم سے بہت ہاٹ لگ رہی ہو , کمرے کے ٹپریچر میں بھی "
"تبدیلی آگئی ہے اف یہ گرمی , اب اور انتظار نہیں ہوتا بیہو یار۔۔۔۔

ابہا کو بیڈ پر لیٹا کر ایک ہاتھ اس کی ٹانگ پر پھیرتے

ہوئے فرمان سرگوشی نما آواز میں بولا تو ابیہا نے اپنے دونوں ہاتھوں سے
چہرے کو چھپا لیا۔۔۔۔

ابیہا کا شرمنا فرمان کو مزید بے باک کر رہا تھا تبھی اس نے اپنے اسی ہاتھ
سے ابیہا کی ٹانگ کو کھینچا اور خود تیزی سے اپنی ٹی شرٹ کو اتارتے ہوئے
ابیہا کی بازو کو تھامے اسکے کاندھے کو چومنے لگا ساتھ ہی وہ ابیہا کی نائٹی کو نیچے
کھسکاتا جا رہا تھا۔۔۔۔

بیویا اس نائٹی کو بھی اتار دینا چاہیے خوا مخواہ میں تنگ رہی ہے "
"مجھے۔۔۔۔

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے وہ نائٹی بھی اتار دی اور خود ایہا کے اوپر آتے
ہوئے اسکو تھامے اس پر اپنی شدتیں لٹانے لگا ایہا بھی اسے کاندھوں سے
تھامے ہوئے لمبی لمبی سانسیں لیتی سب برداشت کرتی رہی۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد ایہا نے اسے رکنے کو کہا مگر فرمان نے ایہا کے ہونٹوں کو
قید کیے اس کی بات کو منہ میں ہی دبا دیا اور اپنے عمل پر قائم رہا۔۔۔۔

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ویسے ہی ابیہا کو بھی فرمان کی باہوں میں سکون اور اطمینان محسوس ہونے لگا وہ ہمیشہ ہی فرمان کی قربت میں خود کو محفوظ محسوس کیا کرتی تھی۔۔۔۔

کافی دیر تک ابیہا پر اپنی محبت نہچھاور کرنے کے بعد فرمان اس سے جدا ہوا اور اسے اپنی بازوؤں میں بھینچے سکون ہی نیند سو گیا۔۔۔۔



صبح کے 7 بجے سارہ کی آنکھ کھلی تو اچانک خود کو شاہ دل کے سینے پر موجود پا
کے اسے رات کا تمام واقعہ یاد آگیا ساتھ ہی اسے ڈھیروں شرم نے ان گھیرا
اور وہ یوں ہی شرماتے ہوئے ایک نظر رات سے بیڈ پر چت لیٹے سو رہے
شاہ دل پر ڈالتی اٹھ کر اپنے پھٹے ہوئے کپڑے زمین سے اٹھاتی کمرے سے
باہر نکل کے ابیہا کے کمرے میں گھس گئی اور نئے کپڑے واڈروب سے
نکال کر باتھ روم میں داخل ہوئی گئی۔۔۔

باتھ لے کر دوبارہ سے کمرے میں داخل ہو کے سارہ نے اپنے بال ٹاول
سے آزاد کیے اور خود کو ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھا تو ایک مرتبہ پھر
سے شرما گئی۔۔۔۔

اب میں خود کو مکمل سمجھ رہی ہوں، مجھے یقین نہیں آتا کہ ان خوش "
نصیب لوگوں میں میرا بھی شمار ہوتا ہے جنہیں ان کی محبت اسی دنیا میں
مل گئی ہو، ایسے لگ رہا ہے جیسے ساری دنیا فتح کر لی ہو میں نے، شاہ آپ
کی محبت ایسے ہی تو نہیں ملی مجھے میرے اللہ نے بھی آخر کار میرے صبر کا
"پھل دے دیا مجھے۔۔۔۔"

کافی دیر تک خود کو شیشے میں دیکھتی سارہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب
تھی اور پھر بالوں کو کنگھی کر کے وہ دوبارہ سے شاہ دل کے کمرے کی جانب
چل پڑی تاکہ اسے جگا سکے ----

جب دوبارہ سے سارہ نے شاہ دل کے کمرے میں قدم رکھا تو اسے وہ ابھی
بھی یوں ہی سوتا ہوا دیکھائی دیا شاہ دل کو ایسے دیکھ کر سارہ کو شرارت
سو جھی اور وہ اس پر عمل کرتی شاہ دل کے قریب ہوتی ہوئی اس کے
چہرے پر اپنی شہادت کی انگلی پیشانی سے لے کر شاہ دل کے ہونٹوں تک
لائی اور پھر ہلکا سا جھکتے ہوئے اس کا گال چومنے کے بعد اس کے کان کے
قریب سرگوشی کی ----

"شاہ اب اٹھ بھی جائیں ورنہ لیٹ ہو جائیں گے آپ۔۔۔"

سارہ کے لمس کے علاوہ اس کی آواز سن کر شاہ دل نے فوراً آنکھیں کھول
دیں مگر جیسے ہی اس کی نظر خود کے سامنے بیٹھی سارہ پر پڑی ویسے ہی اس
نے سارہ کو دھکا دیا یہ سوچے سمجھے بغیر کہ اسے چوٹ بھی لگ سکتی
ہے۔۔۔۔

کتنی دفعہ یہ یاد کروانا پڑے گا تمہیں کہ دور رہا کرو مجھ سے پھر کیوں بے " شرموں کی طرح چپکتی رہتی ہو کوئی سیلف ریسپیکٹ نام کی چیز ہے بھی یا "نہیں تم میں ----

ایک منٹ میرے کپڑے کہاں پر ہیں , کیا کیا ہے تم نے رات کو " "میرے ساتھ , بولو ----

شدید غصے سے چلاتے ہوئے شاہ دل نے خود کو بغیر شرٹ کے دیکھا تو تیزی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے زمین پر گرمی حیرانگی سے خود کو دیکھ رہی سارہ کی بازو دبوچتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا اور وہ جواب تک شاہ دل کی بات اور

لجہ سمجھنے میں ہی مصروف تھی اب کرب سے اسے دیکھنے لگی جو اس پر
الزام عائد کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

شاہ یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں , جبکہ کل رات آپ خود میرے "
"قرب۔۔۔۔۔

کچھ بھی مت بکو , میں تو تمہیں دیکھنا گوارہ نہ کروں تو یہ سب کرنا تو نا ممکن "
ساحل ہے , تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس قسم کی گھٹیا اور نیچ حرکتیں کر کے کیا
ثابت کر لو گی تم , یوں میرے کپڑے اتار کر میرے نشہ میں ہونے کا فائدہ

اٹھاتے ہوئے یہ ثابت کر دو گی کہ میں نے تمہارے ساتھ ازدواجی تعلق قائم
"کیا ہے ہاں۔۔۔۔"

آخر سمجھ کیا رکھا ہے تم نے مجھے اتنا ہی بے وقوف ہوں میں جو اس بات "
کا یقین کر کے تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے گلے کا ہار بنا کر رکھ لوں گا
"نفرت آرہی ہے مجھے تمہاری اس گھٹیا سوچ پر۔۔۔۔"

تم جیسی گھٹیا عورتوں کو مردوں سے صرف یہی سب کچھ چاہیے ہوتا ہے "
اسی کے لیے میرے پیچھے پڑی ہونا تم , مگر ایک بات میری کان کھول کر
"سن اور سمجھ لو کہ مجھ سے تو تمہیں ایسا کچھ بھی کبھی نہیں ملے گا۔۔۔۔"

شاہ دل بغیر رکے مسلسل اپنی تلخ باتوں کے ذریعے سارہ کی روح تک کو فنا
کیے جا رہا تھا اور وہ جو اب تک صرف اپنے دل اور اس میں موجود سچے
کھرے جذبوں کا قتل ہوتے برداشت کر رہی تھی اب اچانک مزید یہی اذیت
کو نہ سکتے ہوئے زور سے چیخ پڑی۔۔۔۔

بس بس بس کر دیں شاہ , بس کر دیں بہت بول لیا آپ نے اور بہت "
, سہ لیا میں نے , اس سے زیادہ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں
آپ کو تو اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہو گا کہ کس طرح آپ اپنے لفظوں
کے وار سے مجھے لہو لہان کر رہے ہیں , میرے کردار پر شک ہے نا آپ کو

تو اس گواہ ہے جو میں نے آپ کے علاوہ کبھی کسی کی جانب ایک آنکھ بھر
کے بھی دیکھا ہو، کبھی کسی کو اس قابل جانا ہی نہیں میں نے کیونکہ مجھے
"آپ کی تلاش تھی ہمیشہ سے۔۔۔۔"

ٹوٹ کر چاہا ہے آپ کو پہلے دن سے پہلی نظر میں ہی سیدھا دل میں "
اترے تھے آپ میرے، آپ کو دیکھ کر ہی مجھے لگا تھا کہ بس یہیں پر میری
تلاش ختم ہوئی، لیکن آپ نے مجھ پر الزام لگاتے ہوئے ایک بار بھی
نہیں سوچا جو منہ میں آتا جا رہا ہے وہیں کہتے جا رہے ہیں آپ کس دن
کس ایسا لگا آپ کو کہ میں بدکردار ہوں کس کے ساتھ دیکھا آپ نے مجھے جو
"یوں مجھے آوارہ ٹھہرا دیا۔۔۔۔۔"

آپ میں انسان کو پرکھنے کی حس ہی نہیں ہے شاہ , یہی چاہتے ہیں نا آپ "
کہ الگ ہو جاؤں آپ سے تو ٹھیک ہے اپنا بندوبست کر لوں گی میں لیکن
جب تک کوئی وسیلہ نہیں بنتا تب تک یہاں رہنا مجبوری ہے میری , لیکن
وعدہ کرتی ہوں میں خود سے کہ آپ کے سامنے نہیں آؤں گی رہوں گی اسی
"چھت کے نیچے لیکن اجنبیوں کی طرح----

مسلسل آنسوؤں کے درمیان بولتے ہوئے سارہ شاہ دل سے کہتی ہچکیاں لیتی
اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی مگر شاہ دل وہیں کھڑا کچھ دیر سارہ کی باتوں پر
غور کرتا رہا۔----

ڈرامے کروا لو جتنے مرضی ان لڑکیوں سے رونے کا تو بہانہ چاہیے ہوتا ہے "
"انھیں۔۔۔۔

سارہ کے ساتھ اپنے اختیار کیے گئے رویے پر گلٹ سے باہر نکلنے کے لیے
شاہ دل خود سے ہی بڑبڑاتے ایک نظر کمرے کی دیوار پر لگے کلاک پر ڈالتا
تیزی سے باتھ روم کی جانب چل پڑا۔۔۔۔



شاہ دل کے کمرے سے باہر آتے ہی سارہ اندھا دھند اپنے منہ پر ہاتھ رکھے
روتے ہوئے چھت کی طرف دھوڑ پڑی اور وہاں جا کر زمین پر بیٹھتی چلی
گئی۔۔۔۔۔

کیوں کیوں کیوں کر رہے ہیں شاہ آپ میرے ساتھ ایسے کیوں نظر نہیں "
آتی آپ کو میری نظروں میں اپنے لیے بے انتہا محبت , آخر کیا قصور ہے میرا
جس کی آپ مجھے سزا دے رہے ہیں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

کاش اے کاش آپ کو میری محبت دیکھائی دے جائے , جان جائیں آپ "
کے کتنا چاہتی ہوں میں آپ کو , کوئی غلطی نہیں ہے میری تو سزا کی حق دار
میں کیسے ہوئی شاہ , تھک گئی ہوں میں اور ہمت نہیں ہے مجھ میں ٹوٹ
گئی ہوں مکمل ٹوٹ , یہ بے وجہ نفرت اس ابیہا کی ہی بدولت آپ کے اندر
"پیدا ہوئی ہے نا جس کی وجہ سے آپ کو ہر لڑکی بے وفا ہی لگنے لگی ----

ابیہا تمہارا تو پتہ لگانا ہی پڑے گا کہ آخر کیا کیا ہے تم نے جو شاہ دل ایسے "
"ہو گئے ----

کافی دیر تک رونے کے بعد سارہ ایک حتمی فیصلہ کرتی اپنے آنسو کو انگلی کی
پوروں سے صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور نیچے کی جانب سیڑھیاں
اترنے لگی۔۔۔۔۔



صبح کی پہلی کرن چہرے پر پڑتے ہی ابیہا کی آنکھ کھل گئی تو اس نے خود کو
فرمان کی بازوؤں میں پایا وہ ابھی تک ابیہا کو مضبوطی سے اپنے سینے سے
چپکائے ہوئے تھا۔۔۔۔

فرمان کی بے پناہ محبت دیکھتے ہوئے ابیہا کو خود پر ہی رشک ہونے لگا کچھ دیر
تک تو وہ فرمان کو محبت بھری نظروں سے دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے فرمان
سے الگ ہو کر بیڈ سے اٹھنے لگی جب فرمان نے (جو ابیہا کے اپنے کمر سے
فرمان کی بازو ہٹانے سے ہی اٹھ گیا تھا) ابیہا کو بازو سے کھینچ کر دوبارہ خود پر
گرا لیا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔

"فرمان کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے-----"

فرمان کے سینے پر دباؤ ڈالتے ہوئے ایسا بہت دھیرے سے بولی تو فرمان اپنا
سر اٹھائے اسے معصومیت سے دیکھنے لگا-----

بیہوش مت جاؤ ناکیوں سونے نہیں دے رہی ہو یا تمہیں معلوم بھی ہے "
کہ مجھے تمہاری قربت میں ہی سکون کی نیند آتی ہے پھر بھی ظلم کر رہی ہو
"مجھ معصوم پر-----"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے دوبارہ سے ابیہا کی کمر کے گرد اپنے بازو حائل کرتے اس کے کاندھے کو چومنا شروع کر دیا۔۔۔۔

فرمان نہیں کریں نا چھوڑیں بھی , ویسے بھی آپ سو نہیں رہے تو مجھے بھی " تیار ہو کر گھر کے کام کرنے دیں بہت کام ہیں مجھے فرمان اور آپ خود بھی " اٹھ کر فریش ہو جائیں میں تب تک ناشتہ بناتی ہوں ۔۔۔۔

ابیہا اپنی کمر سے فرمان کی بازوؤں کو ہٹانے کی سعی میں مصروف تھی جبکہ فرمان اسے مسلسل ٹکٹکی باندھے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی یار بیو گھر کے کام کرنے کے لئے "

ملازم ہیں نا تو تم صرف اپنے شوہر کو خوش رکھوں اس کی بات مانو باقی سب

"کو چھوڑو۔۔۔۔۔"

ابھی بھی فرمان ابیہا کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا لیکن ابیہا بھی اپنی

کوشش جاری رکھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

فرمان کیا ہو گیا ہے کیوں ضد کر رہے ہیں آپ , مجھے اچھا لگتا ہے آپ "

کے اور اس گھر کے کام کرنا اور مجھے کرنے سے آپ منع نہیں کر سکتے , اس

"لیے چھوڑیں مجھے اور چپ چاپ اٹھ کر تیار ہو جائیں۔۔۔۔۔"

فرمان کی پکڑ مزید مضبوط ہوتے دیکھ کافی دیر سے اپنی کوشش میں مصروف
ابہا نے اس مرتبہ ہلکے سے اپنے ناخن فرمان کے ہاتھ میں چھوئے تو اس
کی پکڑ ڈھیلی ہو گئی جس کا فائدہ اٹھا کر ابہا تیزی سے اٹھنے لگی جب اچانک
فرمان نے اسے شرٹ کے کالر سے پکڑ کر دوبارہ خود پر گرا لیا۔۔۔۔

"ایسے کیسے جا رہی ہو اپنی غلطی کی سزا تو لیتی جاؤ۔۔۔۔۔"

فرمان نے ابہا کو دھمکی دیتے اس کے سینے سے شرٹ کا ایک بٹن کھولتے
ہوئے وہاں اپنے دہکتے ہوئے لب رکھ دیے اور کافی دیر تک اس کے دل

کے مقام کو چومتا رہا جب ابیہا نے ہی احتجاج کیا ورنہ اس کا تو مانو کوئی ارادہ
تھا ہی نہیں ابیہا کو چھوڑنے کا۔۔۔۔۔

فرمان سچ میں بہت ضدی ہیں آپ لیکن اب اگر آپ نے مجھے جانے نا "
دیا تو تو میں نے کبھی آپ کے لیے ناشتہ نہیں بنانا پھر ترسیں گے آپ اس
"لیے سوچ لیں۔۔۔۔۔

ابیہا کی معصوم سی دھمکی پر فرمان کو ہنسی تو بہت آئی مگر وہ کنٹرول کرتا رہا
اور ابیہا کی پیشانی چوم کے اسے چھوڑ دیا جبکہ فرمان کی بازو اپنے کمر سے ہٹتے

ہی ابہا تیزی سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور واڈروب کی جانب چل پڑی جب
فرمان کی آواز نے اسے پلٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔۔

"بیہویار میری شرٹ پہلے واپس کرو پھر جاؤ کہیں بھی۔۔۔۔"

فرمان بول تو سنجیگی سے رہا تھا مگر اس کی آنکھوں میں واضح شرارت ابہا
صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

"فرمان آپ آپ افسفففف۔۔۔۔"

شرم کے مارے ابہا سے بولا بھی نہیں گیا کیونکہ وہ پہلے بھی صرف فرمان کی شرٹ جو کہ اس کے گھٹنوں سے کچھ اوپر تھی اس میں موجود شرم سے نظریں نہیں اٹھا پائیں رہی تھی تبھی بس جلدی سے اپنے کپڑے لیے وہ باتھروم میں گھس گئی جبکہ دروازہ بند کرتے ہوئے فرمان کا کمرے میں گونجنے والا قہقہہ اس صاف سنائی دیا۔۔۔۔۔



ابہا جب باتھ روم سے باہر نکلی تو اسے فرمان بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھا خود کو
ہی مسکراتے ہوئے دیکھتا نظر آیا کچھ تو اس کی نظروں میں ایسا تھا جس سے
گھبراتے ہوئے ابہا تیزی سے بغیر ایک بھی نظر اس پر ڈالے کمرے سے
باہر نکل کر کچن میں گھس گئی جبکہ فرمان اسے جاتا دیکھ خود بھی تیزی سے
اٹھ کر اپنے کپڑے واڈروب سے نکال کے باتھ روم میں بند ہو گیا۔۔۔۔

ابھی ابہا نے آٹا ہی گوندھا تھا کیونکہ آج اس کا ارادہ آلو کے پراٹھے بنانے کا
تھا جب فرمان فریش ہو کے کمرے سے نکلتا ابہا کے پیچھے ہی کچن میں آ
گیا۔۔۔۔

فرمان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

اچانک فرمان پر نظر پڑتے ہی ابہا نے تیزی سے کہا اور پھر خود ہی خاموش
ہو کے خود کو مصروف ظاہر کرنے لگی۔۔۔۔

بیہو تم جانتی تو ہو کہ ایک پل بھی تمہیں دیکھے بغیر میرا گزارا نہیں ہوتا اسی "
لیے یہاں بھی آگیا اور ویسے بھی یار بھوک بہت لگی ہے مجھے اب رات کو
"محنت مشقت جو بہت کروائی ہے تم نے۔۔۔۔"

آنکھوں میں ڈھیروں شرارت لیے فرمان معصومیت بھرے انداز میں ابیہا کے
قریب آتے ہوئے بولا جبکہ ابیہا اس کی اس ایک بات پر حیرانگی سے منہ
کھولے اسے دیکھنے لگی جس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"کیا کہا آپ نے فرمان میں نے کروایا سب کچھ۔۔۔۔"

اور نہیں تو کیا کیوں ہو تم اتنی پیاری بتاؤ، اب میں معصوم کیا کروں جسے "
"ٹوٹ کر پیار آتا ہے تم پے۔۔۔۔"

فرمان کے بولنے پر ابیہا جو حیران کھڑی تھی ہنسنے لگی اور ابیہا کو ہنستے دیکھ
فرمان نے بھی قہقہہ لگا دیا۔۔۔

"یار بیہو کچھ کھانے کو دو نا بہت بھوک لگی ہے یار۔۔۔۔"

"فرمان پلیز کچھ دیر ویٹ کر لیں میں بنا تو رہی ہوں نا ناشتہ۔۔۔۔"

ابیہا فرمان کو جواب دیتے تیزی سے ہاتھ چلاتی پیڑے بنانے لگی۔۔۔

"یار ابھی تو کافی دیر ہے کچھ اور دے دو نا کھانے کو۔۔۔۔"

فرمان کے ایک مرتبہ دوبارہ بولنے پر ابیہا نے اسے بسکٹس لا کر دے دیے اور
بسکٹس کو دیکھ کر فرمان کو شرارت سو جھی۔۔۔۔

بیہو یہ دیکھو تو یہ ناٹی بسکٹ کیا کہہ رہا ہے کہ اسے آدھا تم کھاؤ اور آدھا "
"میں۔۔۔۔"

آنکھوں میں دھیروں شوخی لیے فرمان ابیہا کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اچھا جی چلیں صحیح ہے دیں آدھا کھا لیتی ہوں میں۔۔۔"

مصروف سے اندازہ میں ابیہا نے لاپرواہی کے ساتھ کہا جب اچانک فرمان نے
ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

"ایسے کھاؤ۔۔۔"

آدھا بسکٹ اپنے منہ میں ڈال کر آدھا باہر رکھتے ہوئے فرمان نے ایہا کو
کھانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

"فرمان نہیں پلیزز۔۔۔۔"

ایہا کے انکار پر فرمان نے مزید اس کے کمر پر اپنی بازو کستے ہوئے اسے
آنکھیں دیکھائی تو ایہا نے چہرہ اونچا کرتے ہوئے تھوڑا سا بسکٹ توڑ لیا اور فوراً
واپس چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

"یار بیہو بالکل چڑیا کی طرح کھاتہ ہو تم اب یہ کون کھائے گا بولو۔۔۔۔"

"فرمان آپ خود باقی کا کھالیں پلینز۔۔۔۔۔"

یوں ہی نظریں جھکھائے ایہا نے فرمان کی بازو اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے
اسے کہا تو فرمان نے دوبارہ سے اسے اپنے قریب کرتے دوبارہ کھانے کا اشارہ
کیا تو ایہا بے چاگی سے اسے دیکھتی کھانے لگی جب اچانک بسکٹ کھانے
کے چکر میں اس کے ہونٹ فرمان کے ہونٹوں کے ساتھ ٹکرا گئے اور فرمان
کا ارادہ تو تھا ہی یہی سب کرنے کا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بسکٹ اب اس قدر
کم رہ گیا تھا کہ ہونٹوں کا ٹکراؤ ہونا تو لازمی تھا۔۔۔۔۔

فرمان کے گھنٹوں کا لمس محسوس ہوتے ہی ابیہا دور ہونے لگی جب تیزی سے فرمان نے ابیہا کے گردن میں ہاتھ ڈالا اور اس کے ہونٹوں کو چومنے لگا۔۔۔۔

کچھ دیر تک یہی عمل دہرانے کے بعد جب اس نے ابیہا کو آزاد کیا تو ابیہا گہری گہری سانسیں لیتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

یہ کیا تھا فرمان۔۔۔۔؟؟؟"

"یہ تھا یہ تھا ہاں یہ تھی میری انرجی ڈرنک جو مجھے روز چاہئے۔۔۔۔"

فرمان نے بولنے کے بعد آخر میں اپنی ایک دبائی تو ابیہا شرم سے سرخ پڑنے لگی۔۔۔۔

"فرمان آپ آپ سچ میں بہت بہت زیادہ ناٹی ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔"

خود کو نارمل کرتے ہوئے ابیہا اپنا رخ موڑ لیا تو فرمان ہنسنے لگا۔۔۔۔

ہاں ویسے یہ تو ہے کہتمہادی صحبت میں بہت چلنج ہوا ہوں میں ورنہ یار "

تمہیں کیا معلوم کہ کتنا غصیلا تھا میں ظالم خود غرض بہت سرٹیل قسم کا

"انسان----

ہلکے پھلکے سے انداز میں ابہا کو دیکھتے ہوئے فرمان نے اسے اپنے مزاج سے

آگاہ کیا----

اچھا جی کتنے ظالم تھے آپ زرہ بتائیں تو----؟؟؟ "

بہت زیادہ بیہوش شاید فیوچر میں تم کبھی میرا غصہ کسی پر اترتا دیکھ لو، لیکن "

"ابھی کے لیے تم یہ سمجھ لو کہ میں کبھی ہنستا بھی نہیں ہوں گا۔۔۔۔"

کام کے دوران ابیہا نے سوال کیا تو فرمان چلتے ہوئے اس کی پشت کی جانب آیا اور ایک بازو اس کے پیٹ پر رکھنے کے بعد دوسرے ہاتھ کو اس کے کاندھے سے گزارتے ہوئے دوسرے کاندھے تک لانے کے بعد گردن پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔

ہممم لیکن اب تو کبھی میں نے آپ کو سیریس بھی نہیں دیکھا ہر وقت "

"سمائل آپ کے فیس پر چپکی رہتی ہے۔۔۔"

فرمان کی قربت میں خود میں ہی سمٹتے ہوئے ابہا نے اس کا دھیان بانٹنا
چاہا۔۔۔۔

یار اب جس کی زندگی میں تم ہوگی پھر بھلا وہ اداس کیسے ہو سکتا "
ہے۔۔۔۔

بولنے کے بعد ایک بار پھر سے فرمان نے اس کے کاندھے کو چوما تو ابہا
ہنسنے لگی وجہ یہ تھی کہ اسے اپنے پیٹ پر فرمان کے ہاتھ سے گدگدی ہو
رہی تھی لیکن وہ فوراً ہی اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی

کہ اگر فرمان کو خبر ہو گئی کہ ابیہا کو گدگدی ہو رہی ہے تو وہ مزید اسے تنگ کرتا۔۔۔۔

"یار بیہو میں تو بھول ہی گیا کہ آج تو مجھے جلدی جانا تھا کام پر۔۔۔۔"

اچانک ابیہا سے الگ ہوتے ہوئے اس کے سامنے آنے کے بعد فرمان نے اسے بتایا تو وہ بھی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن فرمان یہ تو بتائیں کہ آپ کام کیا کرتے؟

ہیں۔۔۔۔؟؟؟

کافی دنوں سے اپنے دل میں اٹھ رہا سوال آج ابہا نے فرمان سے پوچھ ہی
لیا جس پر اچانک فرمان کے چہرے کا رنگ اڑ گیا لیکن وہ خود کو فوراً کمپوز کر چکا
تھا۔۔۔۔

"بیویا تمہارا یہ شوہر بہت بڑا بزنس مین ہے۔۔۔۔"

اچھا تو پھر لوگ آپ سے ڈرتے کیوں ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کا جواب ملتے ہی ابیہا نے فوراً اگلا سوال کر ڈالا۔۔۔۔

"وہ وہ یار اصل میں میں سخت مزاج کا ہوں نا تو اس لیے۔۔۔۔"

فرمان کے لہجے میں خود اعتمادی اس قدر تھی کہ ابیہا خاموش ہو گئی۔۔۔۔

فرمان ایک بات اور پوچھوں آپ سے کہ انکل آنٹی کب کیسے سوری بٹ کیا "
ہوا تھا انھیں۔۔۔۔؟؟؟

کچھ کچھ شرمندہ ہوتے ایہا نے تیسرا سوال کیا جس پر فرمان کے چہرے پر
ایک کرب سا چھا گیا۔۔۔۔

بیہو میں بہت چھوٹا تھا جب میرا باپ ہمیں غربت کی وجہ سے چھوڑ کر چلا "
گیا کیونکہ اس سے ہماری زمینداری نہیں اٹھائی جا رہی تھی تب میری ماں
نے مجھے لوگوں کے گھر کام کر کر کے پالا، بہت غریب تھے ہم بیہو بہت
زیادہ لیکن پھر بھی گزارا ہو رہا تھا جب اچانک میں 11 سال کا تھا تب
اچانک میری ماں کو بہت تیز بخار ہو گیا میرے پاس ان کا علاج کروانے کے
پیسے نہیں تھے بیہو اور ان کا بخار بڑھتا ہی جا رہا تھا بے بسی کیا ہوتی ہے

اس دن علم ہوا مجھے جب میں اپنی ماں کو اپنی ہی آنکھوں کے
"سامنے-----"

اتنا بولتے ہی فرمان نے اپنا سر جھکا لیا مگر اس کی آنکھوں میں نمی ابھا دیکھ
چکی تھی-----

"آئی ایم رییلی سوری فرمان میں آپ کو افسردہ نہیں کرنا چاہتی تھی-----"

بے اختیاری میں فرمان کے سینے سے لگتے ہوئے ابیہا اس سے معذرت کرنے لگی تبھی فرمان نے بھی اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر مزید ابیہا کو اپنے قریب کیا۔۔۔۔

اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے بیو تو پلیز گلٹ فیل مت کرو , اس دن " جانا میں نے کہ دنیا میں سب سے ضروری صرف پیسہ ہے پیسہ اور وہی کمانا تھا مجھے اتنا زیادہ کہ اپنی ہر ضرورت پوری کر سکوں جس کے لیے مجھے جو بھی کرنا پڑا جیسے بھی کرنا پڑا وہ سب , اچھا اچھا بیو وہ وہ مجھے دیر ہو رہی ہے تو میں "چلتا ہوں انشاء کچھ ہی دیر میں واپس آ جاؤں گا۔۔۔۔

اچانک بولتے بولتے فرمان کو احساس ہوا کہ وہ تو حقیقت بتانے والا ہے ابیہا کو
تبھی اس نے تیزی سے ابیہا کو خود سے الگ کرتے ہوئے بات پلٹ
دی۔۔۔۔۔

فرمان خالی پیٹ تو مت جائیں پلیززز آپ کو اتنی بھوک لگی ہے دو منٹ "
"رکیں بس ابھی پرائٹھنا دیتی ہوں میں۔۔۔۔۔"

ابیہا تیزی سے ہاتھ چلاتی فرمان سے کہنے لگی۔۔۔۔۔

"رہنے دو بیہو پیٹ بھر گیا ہے میرا۔۔۔۔۔"

کیا کیسے صرف آدھے بسکٹ سے ہی پیٹ بھر گیا آپ کا۔۔۔؟؟؟"

ابہا حیرانگی سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

ارے میرے معصوم بیہو بسکٹ سے نہیں آپ کی وہ ٹیسٹی سی کس سے "
"پیٹ بھرا ہے میرا۔۔۔۔"

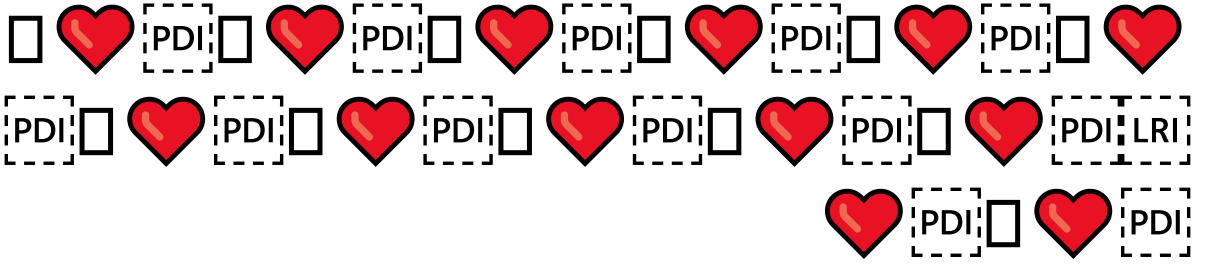
ہلکا سا جھکتے ہوئے ابیہا کے گال چوم کے فرمان اس سے الگ ہوا اور پھر
اسے زور سے خود میں بھینچ کر ابیہا کے سر پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے کچن
سے باہر نکل گیا اور ابیہا مسکرا کر اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔



شاہ دل اپنے آفس میں بیٹھا بی جان کے متعلق سوچ رہا تھا جن سے وہ اپنی
ہر بات شیئر کیا کرتا آج صبح کے واقعے کے بعد وہ بہت ڈسٹرب تھا دماغ

مکمل ماؤف ہوا پڑا تھا اسے اس وقت اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی ضرورت
تھی اسی لیے اسے بی جان کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ روزانہ پولیس اسٹیشن آنے سے پہلے بی جان کی قبر پر جا کے کچھ دیر باتیں
کرتا اور فاتحہ پڑھتا تھا یہ روٹین تھی اس کی مگر آج ایک تو خراب موڈ اور دوسرا
جلدی کے چکر میں وہ سیدھا پولیس اسٹیشن چلا آیا مگر اب اسے بی جان کی یاد
شدت سے آنے لگی اور وہ ان سے ملنے اور باتیں کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے
اپنے آفس سے نکلتا گاڑی میں بیٹھ کر قبرستان کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔



دوپہر کا وقت تھا جب اچانک فرمان کا انتظار کرتے کرتے ابیہا کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں اسے بی جان دیکھائی دیں وہ ابیہا سے شکوہ شکایت کر رہی تھیں جن پر اسکی آنکھیں نم ہوتی جائیں کہ اچانک ہڑبڑا کر وہ نیند سے جاگ گئی تو شدت سے اسے بی جان کی یاد آئی جن کا آخری دفعہ چہرہ دیکھنا بھی اسے نصیب نا ہوا۔۔۔۔

بی جان ناراض ہیں مجھ سے مجھے معاف کر دیں بی جان میں آپ کو بھولی " نہیں ہوں اور نا کبھی بھول سکتی ہوں , کیوں نا میں آج بی جان کی قبر پر چلی جاؤں تب نا صحیح لیکن اب تو ان سے اپنا درد بانٹ سکتی ہوں میں اور "کھل کر رو بھی سکتی ہوں----

ہاں میں ابھی جاؤں گی وہاں لیکن پہلے فرمان سے اجازت لے لیتی ہوں " مگر وہ تو آج کافی بڑی ہیں کچھ نہیں ہوتا ابھی تو واپس آ جاؤں گی فرمان کو "ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں ہوگا----

خود سے ہی بڑبڑاتے ہوئے ابیہا نے ایک حتمی فیصلہ کیا اور بیڈ سے اٹھ کر
واڈروب کی جانب چل پڑی۔۔۔۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ مکمل تیار ہو کر گھر سے باہر نکلی اور ڈرائیور کو گاڑی
سٹارٹ کرنے کا کہتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

قبرستان کا وہ ڈرائیور کو بتا چکی تھی کیونکہ بی جان کی یہ خواہش تھی کہ انھیں
ان کے شوہر کے ساتھ ہی دفن کیا جائے اس لیے ابیہا کو اس قبرستان کا
علم تھا۔۔۔۔۔

قبرستان میں داخل ہوتے ہی ایسا سیدھی بی جان کی قبر کی طرف گئی جبکہ ان کی قبر کو دیکھتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں بی جان پلیزز معاف کر دیں میرا دکھ ہی آپ کو مجھ " سے دور کر گیا , میں ہی وجہ بنی ہوں آپ کی موت کی اور دیکھیں تو صحیح کہ , کتنی بد نصیب ہوں میں جسے آخری مرتبہ آپ کا چہرہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا , بہت تکلیف سی ہے میں نے بی جان آپ کی بہت یاد آتی ہے آخر قصور "کیا تھا میرا جس کی سزا مجھے آپ سے درمی کی صورت میں ملی۔۔۔۔

مسلسل آنسوؤں کے درمیان کافی دیر تک بی جان سے باتیں کرنے کے بعد
ابیہا فاتحہ پڑھنے لگی جب اچانک قبرستان میں داخل ہو رہے شاہ دل کی نظر
اس پر پڑی۔۔۔۔

"یہ کون ہے بی جان کی قبر کے پاس۔۔۔۔"

شاہ دل ابیہا کی پشت کو دیکھتے ہوئے حیرانگی کے ساتھ اس کی سمت آنے لگا
اور جا کر ابیہا کے پیچھے کھڑا ہو گیا تبھی ابیہا فاتحہ مکمل کر کے دعا مانگنے کے
بعد آٹھ کھری ہوئی کہ اچانک رخ موڑتے ہی اس کا ٹکراؤ شاہ دل کے ساتھ
ہوا۔۔۔۔۔

!!! شششاہ دل ---- "

صد مے کی زیادتی سے ابیہا کے منہ سے بہت مشکل کے ساتھ شاہ دل کا نام
ادا ہوا مگر وہ فوراً خود کو کمپوز کر چکی تھی اسی لیے غصے سے پیشانی پر بل
ڈالے وہ شاہ دل کو نظر انداز کرتی گئیٹ کی جانب چل پڑی جب اچانک شکوہ
سا کھڑا شاہ دل بھی واپس ہوش میں آتا ابیہا کے پیچھے چل پڑا۔ ----

"ابیہا تم یہاں ---- "

"ابہا رکو۔۔۔۔"

"ابہا بات تو سنو یا۔۔۔۔"

ابہا کو پکارتے ہوئے شاہ دل نے تیزی سے قدم اٹھاتے ابہا کا ہاتھ پیچھے
سے پکڑ لیا اور اسے مزید چلنے سے روکا۔۔۔۔

"چھوڑو ہاتھ چھوڑو میرا ابھی۔۔۔۔"

اپنے ہاتھ کی طرف دیکھتے ابیہا غصے سے چیخ پڑی جس کا اثر لیے بغیر شاہ دل
نے کھینچ کر زبردستی ابیہا کو اپنے گلے لگا لیا۔۔۔۔

سوری ابیہا مجھے معاف کر دو بہت برا کیا میں نے تمہارے ساتھ بہت بڑی "
غلطی ہو گئی مجھ سے , تمہیں خود سے دور کر کے ایک پل بھی سکون سے
نہیں رہا ہوں میں , پلیز ابیہا معاف کر دو مجھے بھول جاؤ سب کچھ , ہم
دونوں دوبارہ سے ایک نئی زندگی شروع کریں گے , میں وعدہ کرتا ہوں کہ بہت
"پیار دوں گا تمہیں , تم بس چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

شاہ دل مضبوطی سے ابیہا کو اپنے ساتھ لگائے نان سٹاپ بولے جا رہا تھا
جب ابیہا نے غصے سے اس سے الگ ہوتے ہوئے اسے دھکا دیا جس سے
شاہ دل گرتے گرتے خود کو سنبھال کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی , نہیں چاہیے تمہاری معافی "
مجھے تمہاری اس سوری سے سب پہلے جیسا نہیں ہو جائے گا انسپکٹر شاہ دل
اس دن تم نے تو میری لاکھ منتوں سماعتوں کے بعد بھی مجھے دھکے دے ,
کر اپنے گھر سے رات کے وقت نکال دیا پھر چاہے میرے ساتھ جو بھی ہوتا
اس سے تمہیں کیا فرق پڑتا تھا کیونکہ تمہارے سینے میں تو پتھر جو پیوست ہے
پیار محبت کی باتیں سچتی نہیں ہیں تم پر تو دعوے بھی مت کرو , میری ,

زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے اکیلا چھوڑ دو مجھے دوبارہ غلطی سے بھی
"اپنی شکل مت دیکھانا مجھے۔۔۔۔"

ابہا بولنے کے ساتھ ہی واپسی کے لیے مڑی تو شاہ دل نے لپک کر دوبارہ "
"اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔"

ابہا پلیزز مت جاؤ مجھے چھوڑ کر دوبارہ سے تنہا مت کرو مجھے یار، کوشش تو "
کرو مجھے معاف کرنے اور وہ سب بھولنے کی بس ایک بار مجھے قبول کر دو آئی
"پرومس کہ سب ٹھیک کر دوں گا میں۔۔۔۔"

شاہ دل نے ایک بار پھر سے ابیہا کو قائل کرنے کی کوشش کی مگر ابیہا نے
جھکٹے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور دو قدم اس سے دور ہوئی۔۔۔۔

کیا پاگل ہو گئے ہو تم، شادی شدہ ہوں میں اور اپنے شوہر کے ساتھ "
"بہت مطمئن زندگی گزار رہی ہوں۔۔۔"

کیا تم نے شادی کر لی۔۔۔؟؟؟

ابیہا کے حقیقت بتانے پر شاہ دل کو شدید قسم کا دھچکا لگا۔۔۔۔

ہاں کر لی میں نے شادی ایک ایسے انسان سے جسے میرے کردار پر رتی "

برابر بھی شک نہیں تھا جو مجھ سے جنون کی حد تک محبت کرتے ہیں , تو

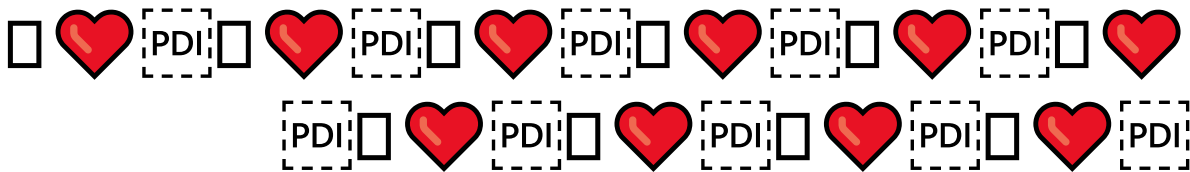
پلیز بہت مشکل سے خود کو سنبھالا ہے میں نے تو دوبارہ میرے زخموں کو ہرا

مت کرو تم اور چلے جاؤ میری زندگی سے دوبارہ مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت

"کرنا بھول جاؤ اس ملاقات کو , احسان ہو گا تمہارا مجھ پر-----"

شاہ دل کی آنکھوں میں اپنی نظریں گاڈھے ایک ہی سانس میں بول کر ابیہا

واپسی کے لیے مڑ گئی جبکہ شاہ دل صدمے سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔



گھر تک کے راستے میں ابیہا کی سوچوں کا مرکز شاہ دل کی ذات ہی رہی مگر
جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئی تو اسے پورچ میں پہلے سے موجود فرمان کی
گاڑی دیکھائی دی تو فوراً ہی اس کا مکمل دھیان فرمان کی جانب ہو گیا۔۔۔۔۔

گاڑی سے نکل کر ابھارتیزی سے گھر میں داخل ہوئی جب لگے ہی پل اسے بازو سے کھینچ کر فرمان نے اپنے سینے سے لگا لیا اس کی آنکھوں میں ڈھیروں آنسو موجود تھے۔۔۔۔

بیہو جانے سے پہلے ایک بار بتا تو دیتی مجھے بہت ٹینشن ہو رہی تھی یار " شاید یہ سانسیں ہی رک جاتی میری , مجھے لگا کہ تم تم مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔

فرمان سے بات مکمل ناکی گئی لیکن ابھار باخوبی سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

فرمان آپ کو ایسا کیوں لگا میری تو پوری دنیا ہی آپ ہیں تو آپ سے دور "
بھلا کیسے رہ سکتی ہوں میں اور جا بھی کہاں سکتی ہوں جب میرا ٹھکانہ ہی
یہی ہے آپ کے پاس , آپ کو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں کبھی میں , فرمان
"پلیز بھروسہ کریں میرا۔۔۔۔"

اپنے دونوں ہاتھوں میں فرمان کا چہرہ تھامے ابہا ایک جذب کے عالم میں
اسے اپنی محبت کا یقین دلانے لگی اور فرمان بھی پرسکون ہوتے ہلکا سا
مسکرا پڑا۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میں بیہو کہ تم صرف میری ہو , اچھا یا یہ تو بتا دو کہ تم گئی "

"کہاں تھی جہاں بھی جانا تھا مجھے بولا ہوتا میں لے چلتا۔۔۔۔

بی جان کی قبر پر گئی تھی فرمان بہت یاد آرہی تھی ان کی , آپ کو اس "

لیے نہیں کہا کہ آپ آج بہت مصروف تھے تو میں آپ ڈسٹرب نہیں کرنا

"چاہتی تھی سوری آپ کو اتنی ٹینشن دی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیہو ریلیکس رہو , آئندہ بس ایک مرتبہ بتا دینا ویسے یہ تم "

"میں سے جینٹس پرفیوم کی خوشبو کیوں آرہی ہے۔۔۔۔

فرمان کے اس سوال پر ابیہا کی تو مانو جیسے سانس کی رک گئی ہو وہ نظریں
چراتے ہوئے زمین کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"وہ وہ فرمان وہ میں۔۔۔۔۔"

اوہ ہو سکتا ہے کہ آج تم نے غلطی سے میری پرفیوم لگالی ہے لیکن بیہو "
"میرے پاس تو ایسی کوئی سستی پرفیوم ہے ہی نہیں تو پھر۔۔۔۔۔"

ابیہا کو ہقلاتے دیکھ فرمان خود سے ہی بولنے لگا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں وہ فرمان راستے میں نا مجھے میری دوست آمنہ مل گئی تھی تو تو وہ " ایسے پرفیومز لگاتی ہے اور وہ جب مجھ سے گلے ملی تبھی تبھی مجھ میں سے "بھی اس پرفیوم کی سمیل آنے لگ گئی ہوگی۔۔۔۔

زبان کی مدد سے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے ابیہا نے ایک ہی سانس میں بول کر فرمان کو جواب دیا جبکہ اسے اس طرح بولتے دیکھ فرمان نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کے اسے پرسکون کرنا چاہا۔۔۔۔

یار بیہو سانس تو لے لو چلو تم بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لے کر آتا "

"ہوں----"

ابہا کا ہاتھ تھامے صوفوں کے پاس لا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے فرمان
کچن کی طرف بڑھنے لگا جبکہ ابہا ایک بار پھر سے شاہ دل کے بارے میں
سوچنے لگی اسے شاہ دل پر غصہ بھی بہت آ رہا تھا اور وہ پریشان بھی حد
سے زیادہ ہو رہی تھی----

"ناجانے اب شاہ دل کا اگلا قدم کیا ہو گا کہیں وہ میرے اور فرمان----"

"بیو یہ لو پانی پیو اور ریلیکس رہو یار۔۔۔۔"

ابہا گہری سوچ میں مبتلا تھی جو اسے فرمان کی آواز بھی سنائی نہ دی اور وہ یوں ہی ایک سمت دیکھتے ہوئے خاموش بیٹھی رہی تو فرمان نے حیرانگی سے پانی کے گلاس کو ٹیبل پر رکھا اور ابہا کے کاندھے کو ہاتھ سے ہلایا۔۔۔۔

"کیا ہوا بیو، یار کن سوچوں میں گم ہو تم۔۔۔۔"

ہاں نہیں وہ وہ ہاں وہ مجھے بی جان کی بہت یاد آ رہی ہے تو بس اس " لیے۔۔۔۔

ایہا آنکھیں پھیلائے فرمان کو دیکھتی جھوٹ بولتی نظریں جھکا گئی تو فرمان نے
اسے زور سے خود میں بھینچ لیا اور اس کے سر کو نرمی سے چوما جبکہ ایہا ہنی
آنکھیں منعقد چکی تھی۔۔۔

سوری یار تم اتنی سیڈ ہو اچھا چلو میں کچھ ایسا کرتا ہوں کہ جس سے تمہارا "
موڈ بہت فریش ہو جائے تو کیا کروں میں آآآ آہ , ہاں میں تمہارے سر کی
مساج کرتا ہوں اور تم دیکھنا بیہو کہ دو منٹ میں تمہاری ساری ٹینشن ساری
"سیڈنس دور ہو جائے گی۔۔۔۔

"رہنے دیں فرمان خود ہی ٹھیک ہو جاؤں گی میں۔۔۔۔"

ابہا نے صاف انکار کر دیا لیکن فرمان بھی اس کے موڈ کو ٹھیک کرنے کا
ٹھان چکا تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے جانے دوں تم بس جلدی سے نیچے بیٹھو میں ابھی آتا ہوں، یار "
تم کچھ دیر کے لیے مجھے اپنے شوہر کی جگہ اپنی دادی سمجھ لو جو کمال کی
"مساج کرتی ہیں۔۔۔۔"

مسکرا کر بولنے کے ساتھ ہی فرمان ابیہا کا ہاتھ تھامے اسے کھڑا کرنے کے بعد خود اپنے کمرے میں گھس گیا اور ہاتھ میں تیل کی بوتل اٹھائے واپس ابیہا کے پاس آکر اسے زمین پر بیٹھا کے اس کے بال کیچر سے آزاد کروا کے سر کی مساج کرنے لگا فرمان کے لمس پر ابیہا بھی آنکھیں موندے پر سکون محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

بیہو کیسے لگ رہا ہے مزہ آرہا ہے نا۔۔۔۔؟؟؟"

آہستہ سے ابیہا کے کان کے قریب فرمان نے سرگوشی کی تو ابیہا مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

جی بہت زیادہ مزہ آ رہا ہے ایک سکون سا مل رہا ہے مجھے، ایسے مساج "

میری بی جان کرتی تھیں میرے انھوں نے ہی بہت محنت سے دیکھ بھال
کر کے میرے بال لمبے اور مضبوط بنائے ہیں انھیں بہت شوق تھا میرے
"لمبے بالوں کا۔۔۔"

ابہا بولتے بولتے ایک مرتبہ پھر سے افسردہ ہونے لگی۔۔۔۔

اچھا یہ بتاؤ تم کہ میں بی جان سے زیادہ بہتر مساج کر رہا ہوں یا "

نہیں۔۔۔۔؟؟؟

فرمان نے ابہا کا دھیان بانٹے کے چکر میں اس سے تیزی سے سوال کر
دیا۔۔۔۔

جی وہ فرمان بی جان نا بہت سلولی سلولی مساج کرتی تھیں تو اس لیے زیادہ "
"مزہ نہیں آتا تھا بٹ آپ کے ہاتھوں میں تو جادو ہے جادو۔۔۔۔"

سچ میں بیہو۔۔۔؟؟؟ "

"سچی میں۔۔۔"

فرمان کے تصدیق کرنے پر ابیہا نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔۔

بیہو میں کیا سوچ رہا تھا کہ شام کا کھانا میں خود اپنے ہاتھوں سے "

"بناؤ۔۔۔۔"

یوں ہی ابیہا کے سر میں انگلیاں چلاتے فرمان نے اسے اپنے شام کا پلین بتایا لیکن ابیہا فوراً اپنی بند آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

بلکل نہیں فرمان کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو کلنگ کرنے کی , مجھے تو " ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ جب آپ کو کلنگ کرنی نہیں آتی تو کیوں شوق ہے آپ کو اتنا۔۔۔۔؟؟؟

ہاں یار مجھے ہے شوق کہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے کچھ کھانے " کو بناؤں اور وہ اتنا ٹیسی ہو کہ تم خوش ہو کہ مجھے انعام دو۔۔۔۔

شوخی نظروں سے ایسا کو دیکھتے ہوئے فرمان نے بولا۔۔۔۔

اسد فرمان آپ بھی نا , چلیں ٹھیک ہے آج میں آپ کو کھانا بنانا سیکھاؤں "

"گی تب آپ کچھ بنا لینا۔۔۔۔"

مسکرا کر ایہا بولی تو فرمان جھٹ سے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

ہاں یار یہ صحیح کہا تم نے ویسے یہ بات میں نے کیوں نہیں سوچی خیر "

"چھوڑو چلو میرے ساتھ ابھی اور سیکھاؤں مجھے۔۔۔۔"

ایہا کا ہاتھ تھام کر اسے بھی کھڑا کرتے ہوئے فرمان اسے کچن کی طرف

لیجانے لگا جبکہ ایہا مسکرا کر اپنے بالوں کو کیچر لگانے لگی۔۔۔۔



آج معمول کے بر خلاف شاہ دل شام کے 5 بجے ہی گھر واپس لوٹ آیا تھا
اس کا چہرہ بالکل مرجھایا ہوا تھا جیسے کوئی بہت انمول چیز اس سے چھین لی
گئی ہو ایک عجیب قسم کی وحشت چھائی ہوئی تھی اس کے چہرے پر----

سارہ جو رات کا کھانے بنانے میں مصروف تھی اچانک شاہ دل کی گاڑی کی
آواز سن کے کچن سے باہر لاونج میں چلی آئی اور پھر جیسے ہی اس نے
سنجیدگی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہے شاہ دل کو دیکھا تو حیران رہ
گئی۔۔۔۔

شاہ دل کے چہرے کو صرف ایک نظر دیکھتے ہی وہ اس کے دل کا حال
جان چکی تھی کہ کچھ نا کچھ تو ایسا ضرور ہوا ہے جو شاہ دل کو اذیت دینے کا
باعث بنا تھا شاہ دل کی اس طرح کی حالت سارہ کا تمام غصہ تمام ناراضگی
ایک ہی پل میں ہی ختم کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ جو یہ سوچے بیٹھے تھی کہ شاہ دل سے الگ ہو جائے گی اور خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ شاہ دل کے سامنے بھی نہیں آئے گی اسے وہ سب کچھ ناممکن سا عمل محسوس ہوا کیونکہ انسان کا اپنے دل پر اختیار آخر کب ہوتا ہے یہ کوئی کاروبار تو نہیں ہوتا جو نفع یا نقصان دیکھ کر کیا جائے اس میں تو انسان خود کو مکمل برباد کر کے بھی اپنی محبت کو پانے کی جدوجہد میں مصروف ہی رہتا ہے اگر محبت سوچ سمجھ کر کی جائے تو کوئی اس اذیت کو کبھی ناچنتا کیونکہ اپنی محبت ناملنے کا درد برداشت کرنے کا حوصلہ ہر کسی میں نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

شاہ دل کے کمرے میں جاتے ہی سارہ بھی کچھ دیر تک خود کو پرسکون کرتی
دوبارہ سے کچن میں گھس گئی۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ اندر سے لوک کرتے ہوئے شاہ دل صوفے پر گر سا گیا اور
اپنے سر کو ہاتھوں میں گرا لیا۔۔۔۔

کتنا گھٹیا انسان ہوں میں جو اپنی محبت پر ہی بھروسہ نہ کیا آخر کیوں کیوں "

ایہا کو خود سے دور کر دیا میں نے ، مکمل پاگل ہو گیا تھا جو یہ بھی نہ سوچا کہ
وہ کس حال میں اور کہاں رہے گی ، اپنے ہی ہاتھوں سے خود کو برباد کیا ہے
میں نے ، ایہا تو اپنی زندگی میں بہت خوش ہے مگر میں میں تو پل پل مر رہا

ہوں نا , اس زندگی میں اب صرف بے سکونی پریشانی اور اذیت ہی باقی بچی
"ہے صرف اذیت-----"

غصے سے صوفے پر اپنا ہاتھ مارتے ہوئے شاہ دل نے اپنے سر کو صوفے
کی پشت سے لگا کر آنکھیں زور سے بند کر لیں-----

کون ہے وہ جس نے ابیہا سے شادی کی , میری جگہ لی "
ابیہا کو مجھ سے چھینا اتنا دور کر دیا کہ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگی , معلوم تو
کرنا ہی پڑے گا کہ آخر کون ہے وہ ابیہا کا مسیحا-----؟؟؟

ناجانے اب یہ واقعی میں شاہ دل کو ابہا کو کھو دینے کا پچھتاوا تھا یا صرف
جلن جو اسے ابہا کے شوہر سے ہو رہی تھی کچھ دیر تک انھی سوچوں میں
غرق رہنے کے بعد اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اپنا موبائل جیب سے
نکال کر کسی کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

وعلیکم السلام عمیر، یار وہ تمہاری ایک ہیلپ چاہیے تھی کسی کا پتہ لگوانا "
"ہے۔۔۔۔

اس بات سے انجان شاہ دل اپنے دوست عمیر) جو کہ خود بھی ایک انسپیکٹر
تھا (سے بات کیے جا رہا تھا کہ سارہ جو ایک مرتبہ پھر سے اپنے دل کے

ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے لیے پانی کا گلاس لے کر آئی تھی دروازے کے
قریب کھڑی وہ سب کچھ سن رہی ہے۔۔۔۔۔

یہ شاہ دل کیوں جاننا چاہتے ہیں کیا ایک بار پھر سے تو وہ ابہا سے , نہیں "
نہیں ایسا نہیں ہو سکتا , یہ سب کیا ہو رہا ہے اللہ جی , ایسا تو ناکریں اگر
, شاہ دل کو میری زندگی میں شامل کیا ہے آپ نے تو انھیں میرا ہی رہنے دیں
ان کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دیں میرے اللہ اتنی محبت کی وہ
"ابہا سے نفرت کرنے لگ جائیں بھول جائیں اسے ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔"

سارہ روتے ہوئے دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرنے لگی اور دبے قدموں
کے ساتھ واپس کچن کی طرف چل پڑی۔۔۔۔

عمیر کو کال کیے 2 گھنٹے گزر چکے تھے مگر ابھی تک شاہ دل اسے پوزیشن میں
صوفے پر بیٹھا اس کی کال کا انتظار کر رہا تھا جو کہ اگلے ہی لمحے ختم ہو گیا
کیونکہ اس کے موبائل پر عمیر کا نام جگمگانے لگا جسے فوراً شاہ دل نے پک
کر کے موبائل کان سے لگا لیا۔۔۔۔

ہاں ہاں بول عمیر جلدی بتا کہ کون ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی ----

ریلیکس تو رہ یار اور سن تجھے یاد ہے کہ کچھ مہینوں پہلے ایک کیس آیا تھا " جس میں ایک بہت ہی امیر اور بڑے گنڈے کے خاص آدمی نے ایک لڑکی کے ساتھ ----

ہاں یاد ہے مجھے اسے تو میں کبھی نہیں بھول سکتا لیکن اس بات کا " یہاں کیوں ذکر کر رہا ہے تو ----؟؟؟

شاہ دل نے حیرانگی سے سوال کیا ----

کیونکہ وہ ملک فرمان تھا اس لڑکی کا شوہر جس کے رائٹ ہینڈ نے اُس لڑکی "
"کا ریپ کیا اور پھر قتل کر کے پھینک دیا تھا۔۔۔۔"

کیا تجھے یقین ہے کہ وہ ملک فرمان ہی ہے۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کا حیرت کے مارے برا حال تھا وہ تو یقین ہی نہیں کر پا رہا تھا اس
حقیقت پر۔۔۔۔

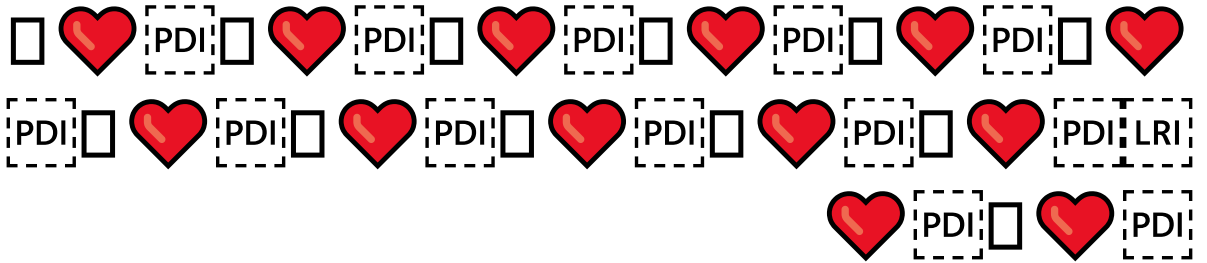
"ہاں یار تو صبح میرے پاس آنا میں تجھے ثبوت دیکھا دوں گا۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں صبح۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل نے کال کاٹی اور موبائل صوفے پر پھینک
دیا۔۔۔۔

یہ ابیہا کس چکر میں پھنس گئی ہے ، ابیہا خطرے میں ہے اور مجھے اسے "
"بچانا ہی پڑے گا۔۔۔۔"

ایک حتمی فیصلہ کرتے ہوئے شاہ دل اٹھا اور باتھ روم میں داخل ہو گیا۔۔۔



"تم یہاں پر بیٹھو بیہو اور بس مجھے گائیڈ کرو کہ کیسے میں کلنگ کروں۔۔۔۔"

کچن میں داخل ہوتے ہی فرمان نے ایسا کو ٹیبل پر اٹھا کر بیٹھا دیا اور اس کا گال چوم کے خود چولہے کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا جبکہ ایسا کے چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔۔۔۔

"او کے جی , لیکن پہلے تو آپ یہ بتائیں مجھے کہ آپ بنا کیا رہے ہیں۔۔۔۔"

"آآآآآ آہاں میں بناؤں گا آج برپانی اور ساتھ کھیر۔۔۔۔"

فرمان نے سوچتے ہوئے ابیہا کو بتایا تو ابیہا کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو آپ ایسے کریں کہ پہلے تو آپ بریانی کے لئے پیاز ٹماٹر لہسن "ادک وغیرہ کاٹیں باقی طریقہ ساتھ ساتھ بتاتی ہوں میں۔۔۔۔"

"اوکے۔۔۔۔"

فرمان سر نو ہاں میں جنبش دیتا تیزی سے پیاز اٹھا کر اسے چھیلنے لگا ابھی
ایک پیاز بھی ناکاٹا تھا اس نے کہ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہنے
لگیں اور ابہا کو اس کی یہ حالت دیکھنا انتہائی ناگوار گزرا۔۔۔۔

"فرمان پلیز آپ رہنے دیں میں کاٹ دیتی ہوں پیاز۔۔۔۔"

نہیں نہیں بیہو بلکل بھی نہیں، تم صرف پیاز کاٹ کر سارا کریڈٹ لینا "
"چاہتی ہوں نا مگر ایسے نہیں ہونے دوں گا میں۔۔۔۔۔"

بازو کی مدد سے اپنے آنسو صاف کرتے فرمان سو سو کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اسلہ فرمان کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ , میں ایسی لگتی ہوں آپ "

کو---؟؟؟

ابہا نے معصومیت سے پوچھا تو فرمان کو اس پر ڈھیروں پیار آیا----

بیہو مزاق کیا ہے یار , تفصیل سے بتاؤں گا تمہیں رات کو کہ کیسی لگتی ہو "

"تم مجھے , اس لیے فلحال تو تم مجھے صرف دور دور سے ہی گائیڈ کرو----

ایک آنکھ دباتے ہوئے معنی خیزی سے کہتے فرمان واپس سے پیاز کاٹنے میں
مصروف ہو گیا جبکہ ابیہا شرم سے سرخ ہونے لگی۔۔۔۔

ٹھیک ہے فرمان صرف گائیڈ ہی کرتی ہوں، آپ تو سچ میں بہت جذباتی اور "
"سیریس ہوئے پڑے ہیں کلنگ کرنے کے لئے۔۔۔۔

"ہاں یار بہت زیادہ۔۔۔۔"

فرمان نے بغیر دیکھے جواب دیا تو ابیہا حیرانگی سے اسے دیکھتی گائیڈ کرنے لگی
وہ ایک ایک چیز کا فرمان کو بتا رہی تھی اور فرمان بھی بہت سنجیدگی کے ساتھ

کلنگ کر رہا تھا جب اچانک مسالہ بھونٹتے ہوئے ابیہا کو شرارت سو جھی اور
وہ بہت دھیرے سے ٹیبل سے اترتے ہوئے فرمان کی پشت کی جانب گئی
اور اس کے پیٹ پر گدگدی کرنے لگی۔۔۔۔

"بیہو یار تنگ مت کرو مجھے دیکھ رہی ہوں ناکہ بہت بڑی ہوں میں۔۔۔۔"

فرمان چمچا چلاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تو ابیہا نے فرمان کو گھورتے ہوئے
ایک آئی برو اٹھائی اور چپکے سے فریج کی جانب بڑھنے لگی اور وہاں سے آئیس
کیوب میں سے آئیس نکال کر واپس فرمان کی طرف آئی۔۔۔۔

"اچھا جی تو مسٹر بہت بڑی ہیں۔۔۔۔"

آئیس کو فرمان کی شرٹ میں گردن کی طرف سے ڈال کر ابہا نے غصے سے
کہا جبکہ فرمان اچانک اپنی گردن کے علاوہ کمر پر ٹھنڈی محسوس کر کے اچھل
پڑا۔۔۔۔

بیہو کی بچی یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کو ہنستے دیکھ فرمان غصے سے چمچا وہیں رکھ کر اس کے پیچھے لگ گیا جو
کیچن سے باہر لاونج میں پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

"فرمان جلدی سے جائیں واپس ورنہ آپ کی بریانی جل جائے گی۔۔۔۔"

فرمان کو خطرناک تاثرات لیے اپنے قریب آتے دیکھ ایسا جھٹ سے بولی تو
فرمان کو بھی خیال آیا۔۔۔۔

ہاں ہاں بیہو تم تو چاہتی ہی یہی ہو کہ میں براکھانا بناؤں اور اس گھر میں "
صرف ایک تم ہی بیسٹ کلنگ کرنے والی رہو , دیکھو بدلا تو میں ضرور لوں گا
تم سے لیکن اب فلحال کے لیے چھوڑ کر کچن میں جا رہا ہوں , اور تم دوبارہ
"کچن میں مت آنا سمجھی۔۔۔۔"

ابہا کو وارننگ دیتے فرمان واپسی کے مڑا جب اسے ابہا کی آواز سنائی
دی۔۔۔۔

جی جی اب تو ایسا کہیں گے ہی آپ جب سب کچھ بن گیا تو بیوی کو ہی "
"بھول گئے، میرے ظالم شوہر۔۔۔۔"

میری کیوٹ اور پیاری سی بیوی تھوڑا سا صبر کر لو، میں محبت کا اظہار رات "
"کے لیے چھوڑ دیتا ہوں پھر بتانا کہ کیسا ہوں میں۔۔۔"

شوخ نظروں کے ساتھ ابہا کے قریب آ کے اس کی پیشانی چوم کر فرمان بول
کے واپس کچن میں گھس گیا جبکہ ابہا اپنے بال کو ہاتھ سے چھوتی جو تیل
سے تر ہوئے پرے تھے ہاتھ لینے کے ارادے سے اپنے کمرے کی طرف
جانے لگی۔۔۔۔



باتھ لینے کے بعد ابیہا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی بالوں میں کنگھی کرنے لگی اور پھر ہلکا سا میک اپ کر کے وہ دوبارہ سے لاؤنج میں آ کے فرمان کا ویٹ کرنے لگی۔۔۔۔۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فرمان کچن سے باہر نکلا اس کے ہاتھ میں دو ڈشز موجود تھیں جنہیں لا کر اس نے صوفوں کے سامنے موجود ٹیبل پر رکھا اور گردن اکڑا کر مغرور سی مسکراہٹ کے ساتھ ابیہا کو دیکھا۔۔۔۔۔

فرمان ایک گھنٹے پہلے آپ نے دم پر دی ہوئی تھی بریانی اور اب آپ اسے "لے کر آ رہے ہو۔۔۔۔۔"

حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے ابیہا نے فرمان سے سوال کیا تو وہ ہلکا سا جھکا اور اپنی شہادت کی انگلی ابیہا کے ہونٹوں پر رکھ دی۔۔۔۔

ششششششی باتیں مت کرو بیہو بس چپ چاپ ٹیسٹ کرو اور مجھے گفٹ "دینے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔"

ابہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فرمان بولا اور پھر بریانی کی ڈش اٹھا کر اس کے سامنے کی۔۔۔۔

"فرمان رک تو جائیں میں پلیٹ تو لے آؤں۔۔۔۔"

نہیں نہیں یہ ہم نے ہی کھانا ہے نا تو اسی میں سے کھا لو تم، یار جلدی "
"کرو نا۔۔۔۔"

ابہا کا ہاتھ پکڑ کے اسے دوبارہ سے صوفے پر بیٹھاتے ہوئے فرمان نے دُش
کی جانب اشارہ کیا تو ابہا اسے دیکھ کر مسکرا نے لگی جو حد سے زیادہ جذباتی ہو
رہا تھا۔۔۔۔

یوں ہی مسکراتے ہوئے ایہا نے دُش کا دُھکن اٹھایا مگر اگلے ہی لمحے وہ
حیرت سے منہ کھولے فرمان کو دیکھنے لگی جو ابھی بھی گردن اکڑائے ہوئے
بیٹھا شاید اپنی تعریف سننے کے انتظار میں تھا۔۔۔۔

فرمان یہ کیا ہے۔۔۔۔؟؟؟

"بیہو یہ تھوڑی سی مغرور بریانی ہے اس لیے اکڑ کر بیٹھی ہے۔۔۔۔"

ایہا کے کالی اور اکڑی ہوئی بریانی کی طرف اشارہ کرنے پر فرمان نے اسے
بتایا۔۔۔۔

او کے ٹھیک ہے فرمان لیکن یہ کالی کیوں ہے۔۔۔۔؟؟؟"

تیزی سے اپنی آنکھیں جھپکتے ہوئے ابہا نے خود کو ریلیکس کیا اور فرمان سے
اگلا سوال پوچھا۔۔۔۔

بیہو اب تمہارا فیورٹ کلر بلیک ہے تو اس لیے یار میں نے بریانی بھی کالی "
"بنائی ہے، کتنا جینیس ہوں نا میں۔۔۔۔"

چہرے پر مکمل مسکراہٹ سجائے فرمان نے جواب دیا جس پر ابیہا ایک آہ
بھر کر رہ گئی۔۔۔۔

"یار اب ٹیسٹ کرو بھی۔۔۔۔"

"کیا اچھا اوکے کرتی ہوں۔۔۔۔"

ایک منصوبی سی مسکراہٹ کے ساتھ فرمان کو دیکھتے ابیہا نے خود کو پرسکون
کرتے چچ سے بریانی لینے لگی مگر وہ ایسے لگ رہی تھی جیسے جمی پڑی ہو۔۔۔۔

"فرمان یہ تو----"

"تم رکو بیہو میں کرتا ہوں----"

ابہا نے بے چاگی سے فرمان سے کہا تو فرمان اسے منع کرتے خود چمچ سے
بریانی اکھاڑنے لگا جو بہت مشکل کے ساتھ تھوڑی سے اکھڑی----

"جلدی کھاؤ بیہو----"

ابہا کے منہ کے قریب بریانی بھرا چمچ کرتے ہوئے فرمان نے کہا تو ابہا نے
بھی منہ کھول کے اسے کھا لیا لیکن اگلے ہی لمحے اس کا دل کیا کے پھینک
دے اسے کیونکہ وہ مکمل جلی پڑی تھی۔۔۔۔

"واؤ بہت ٹیسی ہے۔۔۔۔"

فرمان کی سوالیہ نظروں کو سمجھتے ہوئے ابہا نے اس بریانی کی تعریف کر
دی۔۔۔۔

"رٹلی بیویار تو اور کھاؤ نا۔۔۔۔"

فرمان کی فرمائش پر ایہا بوکھلا ہی اٹھی تھی۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ وہ فرمان مجھے ابھی بھوک نہیں تو بعد میں کھا لوں گی تب "

"تک آپ ٹیسٹ کرو۔۔۔۔"

بوکھلاہٹ میں ایہا منہ میں جو آیا وہ بول گئی مگر بعد میں اسے پچھتاوا ہوا کہ

فرمان کو ٹیسٹ کرنے کا نہیں کہنا چاہیے تھا کیونکہ فرمان بھی بریانی کی چمچ

منہ میں ڈال چکا تھا۔۔۔۔

اااااہ یار بیہو یہ تو فل جلی پڑی ہے تم نے کیسے کھالی۔۔۔۔؟؟؟"

بری بری شکلیں بناتے ہوئے فرمان ابہا سے پوچھنے لگا جو اسے دیکھ کر ہنس
رہی تھی۔۔۔۔

جب آپ کو کچھ کرنا آتا نہیں ہے تو کیوں پنگے لیتے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

یار میں نے تو سب کچھ صحیح کیا تھا بس وہ دم پر کتنی دیر رکھنا ہے یہ نہیں " "بتایا تم نے۔۔۔"

فرمان کے منہ لٹکا کر بولنے پر ابہا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔

"فرمان آپ نے کیوں نکالا تھا مجھے کچن سے ورنہ بتاتی نا میں آپ کو۔۔۔۔"

"اچھا چھوڑو، یہ کھیر چیک کرو یہ بہت اچھی بنی ہوگی آئی ایم شیور۔۔۔۔"

تیزی سے کھیر کی دُش اٹھا کر ابیہا کے سامنے کرتے آکسائیڈ ہو کر فرمان بولا تو
ابیہا اس کھیر کو دیکھنے لگی جو کھیر کم اور آئیس کریم زیادہ لگ رہی تھی کیونکہ وہ
بھی مکمل جمی پڑی تھی۔۔۔۔

"بیہویہ تو بالکل پرفیکٹ بنی ہے چلو جلدی سے کھاؤ اسے۔۔۔۔"

ابیہا کے منہ کے قریب کھیر کا چمچ بڑھاتے ہوئے فرمان نے کہا تو ابیہا نے
بھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ کھالی لیکن اسے نگلا ابیہا نے
بہت مشکل سے تھا۔۔۔۔

کیسی بنی ہے۔۔۔؟؟؟"

"بہت بہت اچھی۔۔۔۔"

فرمان کے سوال پر ابیہا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"سچ میں بیہو تو پھر میں بھی ٹیسٹ کرتا ہوں اسے۔۔۔۔"

نہیں نہیں فرمان نہیں بلکل نہیں یہ تو ساری کی ساری میں اکیلی کھاؤں "
گی , اب ٹیسی ہی اتنی ہے تو تو تھوڑی سی بھی نہیں ملے گی آپ کو , بس
"دور رہیں آپ مجھ سے ---"

فرمان کے ہاتھ سے کھیر لیتے ہوئے ایسا صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی ----

"بیہو تھوڑی سی ہی دے دو ----"

کہانا نہیں ملے گی آپ کو تو کیوں تنگ کر رہے ہیں مجھے , میرے قریب "
"مت آنا فرمان آپ ----"

فرمان کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ ابیہا اسے وارننگ دینے لگی مگر وہ بھی ملک
فرمان تھا اسی لیے ابیہا کو کھینچ کر اس کے ہاتھ سے کھیر کا چمچ بھرے اس
ٹیسٹ کر ہی لیا۔۔۔۔

او ہو یار بیہو کتنی زہریلی ہے یہ اب اتنا نمک کس نے ڈالا اس "
میں۔۔۔۔؟؟؟

"جس نے کھیر بنائی ہے اسی نے ڈالا ہے فرمان۔۔۔۔"

، کیا یار مسئلہ کیا ہے ، مجھ سے کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوتا کچھ نہیں آتا مجھے " "سوری بیہو تمہیں میری وجہ سے ایسا کھانا کھانا پڑا۔۔۔۔۔"

ابہا سے نظریں چراتے ہوئے معافی مانگنے کے بعد فرمان اپنا سر جھکا گیا۔۔۔۔۔

ارے فرمان آپ سیڈ تو مت ہوں ویسے بھی یہ آپ کا کام نہیں ہے کوئی " بات نہیں فرمان ، مجھے تو اس بات کی خوشی اور فخر ہے کہ آپ نے میرے لیے اتنی محبت کی۔۔۔۔۔"

ابہا کے لہجے اور نظروں میں ڈھیروں محبت تھی۔۔۔۔

"کیا فائدہ یار مجھے اس محبت کا پھل تو نہیں ملانا۔۔۔"

"وہ ویسے بھی مل سکتا ہے فرمان آپ کو۔۔۔۔"

ابہا نے کہنے کے ساتھ ہی کھیر کو ٹیبل پر رکھا اور فرمان کے دونوں ہاتھوں کو
تھام کر باری باری چوم لیا پھر فرمان کو مسکرا کر دیکھنے لگی جو معصومیت سے
اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

بیہو مجھے یہاں کس نہیں چاہیے وہ وہ کیا ہے ناکہ تمہاری یہ لب اسٹک "
"بھی پیاری ہے تو تھوڑی سی مجھے بھی لگا دو۔۔۔۔"

"ٹھیک ہے ویٹ کریں ابھی لا کر لگا دیتی ہوں۔۔۔"

بغیر فرمان کی بات کا مطلب جانے ایسا اپنے کمرے کی طرف معنی جب
اچانک فرمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔۔۔

"اتنی محبت کیوں کرنی بیہو میرے پاس ایک آسان ساحل ہے۔۔۔"

ابھی ابیہا فرمان کی بات سمجھ بھی ناپائی تھی جب فرمان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس کے بالوں میں پھنسائی اور اس کے ہنٹوں کو اپنے ہنٹوں کے قریب کیے انھیں چومنا شروع کر دیا۔۔۔

یوں ہی خود کو ابیہا کے ہنٹوں سے سیراب کرتے ہوئے فرمان نے اسے کمر سے مضبوطی سے پکڑ کر اٹھایا اور پیچھے موجود صوفے پر گرا کر اپنے عمل میں جاری رہا اور پھر کچھ دیر تک سانسوں کا تبادلہ کرنے کے بعد فرمان نے بہت نرمی کے ساتھ ابیہا کے ہنٹوں کو آزاد کیا تو ابیہا یوں ہی انکھیں بند کیے

لیٹی گہری سانسیں لینے لگی جبکہ اب فرمان کے ہونٹوں کو ریڈ لپ اسٹک لگ
چکی تھی۔۔۔۔

ابہا کو گہری سانسیں لیتے ہوئے فرمان ابھی دیکھ ہی رہا تھا جبکہ دل تو اس کو
اپنی مسمانیاں کرنے پر اکسانے میں معروف تھا جب اچانک اسے امجد کی آواز
سنائی دی۔۔۔۔

"صاحب جی جلدی آئیں ادھر۔۔۔۔"

اچانک امجد کے بلانے پر پیشانی پر بل ڈالے فرمان بغیر کچھ سوچے سمجھے گھر
سے باہر نکل گیا اور وہاں کھڑے امجد کے قریب جا کھڑا ہوا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے امجد کیوں بلایا مجھے۔۔۔؟؟؟"

"جی صاحب جی وہ۔۔۔۔۔"

فرمان کی آواز پر امجد نے جیسے ہی اس کے چہرے کی جانب دیکھا تو بالکل
خاموش ہو گیا اور ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

اب کیا ہوا تمہیں ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان حیرت سے سوال کرنے لگا لیکن امجد کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں
لے رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں صاحب جی وہ وہ ہاں میں کام ہی بھول گیا کہ کیوں بلایا تھا آپ "
"کو۔۔۔۔"

نظریں جھکا کر اپنی ہنسی روکتے ہوئے امجد نے جواب دیا تو فرمان کو مزید حیرت ہوئی۔۔۔۔

"ایسے کیسے بھول گئے تم کام , اچھا جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

امجد کو گھورتے ہوئے غصے سے فرمان نے اسے جانے کا کہا تو امجد یوں ہی ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا اور فرمان اسے جاتا دیکھ واپس گھر میں داخل ہوا تو اسے ابیہا لانج میں دیکھائی نہ دی یعنی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی تو فرمان بھی تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

بیویار دیکھو تو سہی یہ امجد نے خود ہی بلایا مجھے اور جب میں اپنے انتہائی " ضروری کام کو چھوڑ کر اس کی بات سننے گیا تو وہ ہنسنا شروع ہو گیا اور بولا کہ "کام ہی بھول گیا عجیب پاگل انسان ہے یہ ----

دوبارہ سے ابیہا کے قریب آتے ہوئے فرمان نے اسے امجد کی بات بتائی تو ابیہا نے اس کی جانب دیکھا اور شرم سے سرخ پڑنے لگی ----

"فرمان یہ کیا کیا آپ نے , زرہ شکل تو دیکھیں اپنی آئینے میں ----"

فرمان سے نظریں چراتے ایہا نے اسے کہا تو وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اگلے ہی پل وہ ٹشو کی مدد سے اپنے ہونٹ صاف کرتا ہنستے ہوئے ایہا کے قریب بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

اوووووو ہاں ہاں وہ بیہو تم نا بہت ناٹی ہوتی جا رہی ہو، یار لپ اسٹک " "ہی لگا دی میرے۔۔۔۔

اسلام فرمان میں نے لگائی ہے کیا، آپ نے خود زبردستی کس کیا مجھے اور اب " "مجھے کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔

ابہا کا تو صدمے کے مارے برا حال ہونے لگا تھا۔۔۔۔

ہاں تو کیوں اس کلر کی لپ اسٹک لگائی تم نے، جانتی ہونا کہ یہ میرا "
"فیورٹ کلر ہے۔۔۔۔

فرمان کسی طرح بھی خود قصور وار کیسے بن جاتا اسی لیے ابہا کو ہی بولتا
گیا۔۔۔۔

"فرمان آپ آپ نا۔۔۔۔"

اچھا چھوڑو یاں بھوک لگی ہے مجھے بہت، اپنا تھوڑا سا حلیہ ٹھیک کر لو۔
"مطلب کہ اسٹک وغیرہ پھر باہر چلتے ہیں دُزر کرنے۔۔۔۔"

ابیہا کے ہونٹوں کو انگوٹھے کی مدد سے صاف کرتے ہوئے فرمان اس سے بولتا
کھڑا ہو گیا اور ڈریسنگ روم میں گھس گیا تو ابیہا بھی کھڑی ہو کے ڈریسنگ ٹیبل
کے سامنے کھڑی اپنا حلیہ ٹھیک کرنے لگی۔۔۔۔

ٹھیک اگلے دس منٹ بعد فرمان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا گاڑی کی چابی
اٹھا کر ابیہا کا ہاتھ تھام کر کمرے سے باہر نکل پڑا تھا۔۔۔۔



چھت پر سرد هواؤں میں کھڑا شاہ دل ابیہا کے متعلق سوچے جا رہا تھا ابھی
کچھ دیر پہلے کی تو وہ عمیر کے پاس سے ہو کر واپس گھر آیا تھا اس سے صبح
تک کا انتظار کرنا محال ثابت ہو رہا تھا اسی لیے وہ رات کو ہی عمیر کے پاس
چلا گیا اور اس کے دیکھائے گئے تمام ثبوت یہ بات واضح کر رہے تھے کہ

فرمان ہی ابیہا کا شوہر ہے اور وہ شخص جس نے اس قتل کیس میں اپنے
خاص آدمی کو جیل سے رہا کروا لیا تھا۔۔۔۔

اس وقت شاہ دل کو اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ
نہیں آرہی تھی کہ کیسے ابیہا کو فرمان سے دور کرے کیسے ابیہا کی جان بچائے
یہی سب سوچتے ہوئے وہ واپسی کے لیے پلٹا اور گہری سوچ میں مبتلا
سیڑھیاں اترنے لگا تب سارہ جو اسے ہی دیکھنے چھت کے جانب جا رہی تھی
اچانک شاہ دل کو سیڑھیاں اترتے دیکھ رک گئی اور واپس سیڑھیاں اترنے لگی
جب اچانک شاہ دل کا پاؤں پھسلا اور وہ گرنے لگا تب سارہ نے پھرتی

دیکھاتے ہوئے اسے سہارا دینا چاہا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شاہ دل کو بچا کر وہ
خود سیڑھیوں سے نیچے گرتی چلی گئی۔۔۔۔۔

سر پر بہت بری چوٹ لگنے سے سارہ بے ہوش ہو گئی تو تب شاہ دل جو
ابھی سب سمجھنے میں ہی مصروف تھا فوراً بھاگ کر سارہ کی طرف بڑھا اور
اسے سیدھا کر کے دیکھا تو اس کے سر سے خون بہتے ہوئے اس کے چہرے
پر بھی خون کی ایک لکیر بہتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

شدید پریشانی کے عالم میں شاہ دل نے سارہ کو اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر لیٹا دیا اور پھر فوراً اپنے دوست جو کہ ایک ڈاکٹر بھی تھا اسے کال کی۔۔۔۔

شاہ دل کے دوست ہونے کے ناطے ڈاکٹر صاحب رات کے 9 بجے بھی اس کے گھر آ گئے اور سارہ کے زخم دیکھتے ہوئے اس کے فوراً ڈریسنگ کر کے ایک انجیکشن لگا دیا۔۔۔

شاہ دل یار بھابھی کے سر پر بہت بری چوٹ لگی ہے اور ٹانگ پر بھی "فریکچر ہوا ہے، تو بس خیال رکھ ان کا انھیں دیکھ بھال کی بہت ضرورت ہے

یہ کچھ میڈیسن ہیں پین کلر وغیرہ یہ تو ان کے ہوش میں آتے ہی دے دینا
"اور اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔"

شاہ دل کو ہدایات دیتے ڈاکٹر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے تو شاہ دل بھی سر کو
ہاں میں جنبش دیتا انھیں باہر تک چھوڑنے چل پڑا۔۔۔۔



ڈاکٹر کو چھوڑ کر شاہ دل واپس سارہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور دل ہی دل
میں اس کے ہوش میں آنے کی دعا کرنے لگا جو کہ فوراً ہی قبول ہو گئی کیونکہ
ایک کراہ کے ساتھ سارہ اپنی آنکھیں ہلکی ہلکی سی کھولنے لگی تھی۔۔۔۔

سارہ کو ہوش میں آتا دیکھ شاہ دل اس کے قریب ہوا تو سارہ نے اپنی مکمل
آنکھیں کھول لیں۔۔۔

شاہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟"

چوٹ لگی ہے تمہیں وہ بھی میری وجہ سے اس لیے خیال رکھ رہا ہوں "

تمہارا ,ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ہوش میں آتے ہی میڈیسن دے دوں , تو اٹھو اور

" فوراً میڈیسن کھاؤ۔۔۔۔۔

شاہ دل کا لہجہ ہر قسم کی رعایت سے پاک تھا تبھی سارہ کو بھی اس پر غصہ

آیا جواب بھی اس پر رعب جھاڑ رہا تھا اور بات تو ایسے کر رہا تھا جیسے

احسان کر رہا ہو۔۔۔۔۔

میں نے نہیں کھائی اور آپ بھی جائیں یہاں سے , خود کو سنبھالنے کی "

"ہمت ہے ابھی مجھ میں۔۔۔۔۔

"او کے ایز یو وش یہ پکڑو اور کھا لو اسے۔۔۔۔"

شاہ دل کاندھے اچکاتے ہوئے میڈسن کو سارہ کی جانب اچھالتا بے نیازی
سے بولا تو سارہ اسے غصے سے گھورتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جو کہ بالکل
ناکام ثابت ہوئی اور وہ دوبارہ سے بیڈ پر گر گئی۔۔۔۔

کیا ہوا اٹھا نہیں جا رہا، زیادہ ڈارمے مت کرو کہ خود کو سنبھال لوں گی اور "
"اٹھو۔۔۔۔"

سارہ کو جتاتے ہوئے شاہ دل آگے کو جھکا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر
اسے سہارا دے کے سر ہانا سیدھا کرتے اسے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا
دیا۔۔۔۔

خود سے ہی شرمندہ ہوتے نظریں جھکا کر سارہ نے گولی منہ میں ڈال لی تو شاہ
دل اسے اپنے ہاتھوں سے پانی پلانے لگا۔۔۔

میں تمہارے لیے سوپ بنانے والا ہوں تو وہ چپ چاپ بغیر کوئی نخرا کیے "
"اسے پی لینا۔۔۔۔

سارہ سے کہتے ہی شاہ دل کمرے سے نکلنے لگا جب اسے سارہ کی آواز نے
مڑنے پر مجبور کیا۔۔۔۔

"میں نہیں پیوں گی مجھے سوپ پسند نہیں ہے۔۔۔۔"

تو ناہو یہ میرا مسلہ نہیں ہے کیونکہ پینا تو تمہیں پڑے گا ہی، کس نے کہا "
"تھانا بنتی ہیروئن گر جانے دیا ہوتا مجھے۔۔۔۔"

شاہ دل کو بے چینی اسی بات کی ہی تو تھی کہ کیوں سارہ نے ایسے کیا کہ
اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی۔۔۔۔

آپ نہیں سمجھیں گے شاہ , ٹھیک ہے جائیں آپ بنا لیں سوپ , پی "
 "لوں گی میں ----

سارہ کے جواب پر شاہ دل عجیب سی نظروں سے اسے کچھ دیر تک دیکھتا
 کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ سارہ جو پہلے نظریں جھکا چکی تھی اب کرب سے
 اسے جاتا دیکھتی رہی ----

سارہ ابھی شاہ دل کے متعلق ہی سوچ رہی تھی جب وہ سوپ بنا کر واپس
 کمرے میں داخل ہوا اور بیڈ کے قریب جا کر بیٹھ گیا ----

یہ لو جلدی سے اسے پی لو , او ہو تم کیسے پیوں گی رکو میں ہی پلا دیتا "
"ہوں----"

خود سے ہی بولتے ہوئے شاہ دل سوپ کا چمچ بھر کر اسے پھانک مارتے
ہوئے سارہ کو پلانے لگا جبکہ سارہ بھی خاموشی کے ساتھ سوپ پیتے ہوئے
دل ہی دل میں خوشی سے پاگل ہوئے جارہی تھی یوں شاہ دل کو اپنا خیال
رکھتے دیکھ کر , اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتا
دیتی----

"بس بس اور نہیں پینا پیٹ بھر گیا ہے میرا۔۔۔۔"

آدھے سے زیادہ سوپ کا باؤل لینے کے بعد سارہ نے ہاتھ سے اسے پیچھے کرتے منع کر دیا تو شاہ دل بھی ٹھیک ہے بول کر اسے کچن میں رکھنے چلا گیا۔۔۔۔

یار چیک تو کروں کہ کتنا ٹیسی سوپ بنایا ہے جو وہ سارہ اسے نان سٹاپ "پیئے ہی جا رہی تھی۔۔۔۔"

کچن سے باہر نکلتے وقت اچانک شاہ دل کے دماغ میں خیال آیا تو وہ واپس
مڑ کر چمچ بھر کے سوپ کا پینے لگا جو کہ ایک چمچ پیتے ہی وہ تیزی سے بھاگ
کر گلاس میں پانی ڈالے اسے پینے لگا۔۔۔۔

، یار اتنی مرچی اور نمک تو بہ ، یہ سارہ کیسے چپ چاپ پی سکتی ہے اسے "
اف تک بھی ناکی۔۔۔۔؟؟؟

شاہ دل تیزی سے اپنے کمرے میں داخل ہوا اور سارہ کے قریب جا کر کھڑا ہو
کے سارہ کو گھورنے لگا۔۔۔۔

کیا ہے یہ سب، اتنی مرچی اور نمک تھا سوپ میں پھر بھی تم اسے ہنس "
 ہنس کر پی رہی تھی، کیا چیز ہو آخر تم۔۔۔۔؟؟؟

بلکل بھی نہیں شاہ، مجھے تو بہت ٹیسی لگا سوپ، بیٹھا بیٹھا سا، میں تو "
 "ہمیشہ یہی خواہش کروں گی کہ مجھے یہی سوپ پینے کو ملے۔۔۔۔"

شاہ دل کو جواب سارہ نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دیا تھا لیکن
 شاہ دل اس کے پاگل پن کو اگنور کرنے لگا وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا کہ
 سارہ اسے کتنا چاہتی ہے۔۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا , جا رہا ہوں میں دوسرے کمرے میں اگر کچھ "
"چاہیے ہو تو آواز دے دینا آ جاؤں گا میں۔۔۔"

سارہ سے کہتے ہی شاہ دل واپسی کے لیے پلٹا تو سارہ تیزی سے بولی۔۔۔۔

میں کیسے آواز دوں گی آپ کو مجھ سے تو ٹھیک سے بولا بھی نہیں جا "
"رہا۔۔۔۔"

سارہ اپنے سوجھے ہوئے گال کی جانب اشارہ کرتے ہوئے شاہ دل کو بتانے
لگی تو وہ چڑچڑا ہونے لگا۔۔۔۔

"یار کیا ہے اب , میں اس صوفے پر نہیں سو سکتا اب۔۔۔"

"تو مت سوئیں ادھر بیڈ پر سو جائیں مجھے کوئی پر اہلم نہیں ہے۔۔۔۔"

سارہ نے بیڈ پر ہاتھ سے اشارہ کرتے شاہ دل سے کہا تو وہ ایک آئی برو
اٹھائے اسے گھورنے لگا۔۔۔

"بہت شکریہ مگر میں اس صوفے پر ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

سارہ کو جھڑکتے ہوئے شاہ دل صوفے پر اپنے بازو کو سر کے نیچے لیے لیٹ
گیا جبکہ سارہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

شاہ آپ پلیز مجھے کوئی بک پڑھنے کو دے دیں گے اصل میں مجھے نیند "
نہیں آرہی بٹ جب بھی میں کوئی بک ریڈ کرتی ہوں تو فوراً سو جاتی
"ہوں۔۔۔۔

کچھ دیر تک یوں ہی شاہ دل کو دیکھتے رہنے کے بعد اچانک سارہ نے اسے
مخاطب کیا۔۔۔۔

"یار کیسے پڑھوں گی اب تم اس لیے چپ چاپ سو جاؤ۔۔۔۔"

"ہاں تو آپ پڑھ کر سنا دیں ناتاکہ میں سو جاؤں۔۔۔۔"

"یار کیا مسئلہ کیا ہے تمہارا، ڈارمے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔۔"

شاہ دل برا سامنہ بناتے ہوئے بک شیلیف سے ایک کتاب اٹھا کر بیڈ پر
بیٹھا اور سارہ کو پڑھ کر سنانے لگا جبکہ سارہ دنیا جہاں سے غافل ہوئے بس

شاہ دل کو دیکھے جا رہی تھی کبھی اس کے بولتے ہوئے ہونٹ تو کبھی اس
کی آنکھوں کو جنہیں وہ جھپکاتا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر تک کتاب پڑھنے کے بعد شاہ دل جمائیاں لیتے ہوئے وہیں بیڈ پر
لیٹ کر سو گیا اور سارہ اسے دیکھ کر مسکرا نے لگی۔۔۔۔۔

شکریہ اسلہ جی کہ آپ نے میری دعا قبول کی , چلیں کچھ ہی سی مگر شاہ "
دل کو میرا احساس تو ہوا , اب پلیز ان کے دل میں بھی میرے لیے محبت
"ڈال دیں تاکہ میری زندگی مکمل ہو سکے۔۔۔۔۔

شاہ دل کو ہی دیکھتے ہوئے سارہ دل ہی دل میں اسلہ سے دعا کرتی شاہ دل
کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر خود بھی سو گئی۔۔۔۔



دُور سے واپس لوٹ کر ابیہا ڈریسنگ روم میں نائٹ ڈریس پہنے چلی گئی جبکہ
فرمان باتھ روم سے چیلنج کر کے واپس روم میں آ کے بیڈ پر بیٹھ کر ابیہا کا
انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

ٹھیک کچھ دیر بعد ابیہا ابھی کمرے میں داخل ہی ہوئی تھی کہ فرمان آٹھ
کے ابیہا کے قریب چلا گیا اور اسے دونوں کاندھوں سے تھام لیا۔۔۔۔۔

"بیویار آج نا ہم الگ طریقے سے رومانس کریں گے۔۔۔۔۔"

"الگ قسم کا رومانس میں کچھ سمجھی نہیں فرمان۔۔۔۔۔"

فرمان کو دیکھتے ہوئے ابھیا نے حیرانگی سے سوال کیا تو فرمان کھل کر
مسکرا نے لگا۔۔۔۔

مطلب یہ میری جان کہ ہم دونوں پہلے ایکٹنگ کریں گے پھر رومانس , جیسے "
"کے اس وقت تم میری ٹیچر بننا اور میں تمہارا سٹوڈینٹ۔۔۔۔

فرمان یہ سب کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ "
"رہا۔۔۔۔

فرمان کی بات سنتے ہی ایسا آنکھیں پھیلائے اس سے مقصد دریافت کرنے لگی۔۔۔۔

یار مقصد ہے تو , وہ کیا ہے نا بیہو کہ بچپن میں میری ایک ٹیچر میرا کرش " تھی بہت پیاری تھی وہ , لیکن تب میں بچہ تھا اور انھیں پرپوز بھی نہیں کر سکا لیکن اب یہ بچہ بڑا ہو گیا ہے اور بچے کی شادی بھی ہو گئی ہے اور اب یہی بچہ اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا ہے , بیہو کرو نا پلیز یار میں کمرے سے باہر جا کر واپس آتا ہوں تب تک تم بالوں کا جوڑا بنا لو اور عینک لگا کر میری ٹیچر " بن جاؤ۔۔۔۔

"لیکن فرمان سنیں تو میرے پاس چشمہ نہیں ہے۔۔۔۔"

فرمان کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھ ابہا نے تیزی سے کہا تو فرمان نے واپس
مڑ کر اس کے قریب آ کے سائیڈ ٹیبل کی دراز کھولی۔۔۔۔

یار یہ میرے گلاسز ہی لگا لو , اب میں جا رہا ہوں تو جلدی سے ریڈی ہو "
"جاؤ تم۔۔۔۔"

فرمان بولتے ہی دوبارہ سے کمرے سے باہر نکل گیا اور ابیہا مرتے کیا نا کرتے
کے مترادف خود کو ریلیکس کرتے ہوئے تیار ہونے لگی ٹھیک کچھ دیر بعد
فرمان نے دروازہ نوک کر دیا۔۔۔۔

میڈم کیا میں اندر آ جاؤں۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کے میڈم بولنے پر ابیہا کی ہنسی نکل گئی جسے وہ کنٹرول کرنے لگی اور
ہنستے ہوئے فرمان کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔۔۔۔

کیا کام ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا بھی اب اپنے کریکٹر میں مکمل گھس چکی تھی تبھی فرمان کو تم کہنے
لگی۔۔۔۔

"میڈم میں نے وہ آپ سے بہت ارجنٹ اور سیریس بات کرنی ہے۔۔۔۔"

ابہا سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کے چوری چوری نظریں اٹھا کر ابہا کو دیکھتے
ہوئے فرمان اس سے بولا۔۔۔۔

کیا بات کرنی ہے تمہیں جو ابھی تک یہاں ہو، کیونکہ باقی بچوں کو تو کافی دیر "
"پہلے ہی چھٹی ہوگی ہے تو تمہیں بھی جانا چاہیے تھا۔۔۔۔"

میڈم بہت پرسنل بات ہے اسی لیے تو اکیلے میں آپ سے کرنے آیا "
"ہوں۔۔۔۔"

ابہا کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی نما انداز میں فرمان اس سے گویا ہوا تو
ابہا نے حیرانگی ظاہر کی۔۔۔۔

"ایسی کونسی پرسنل بات ہے مجھے بھی تو پتہ چلے جلدی سے بتاؤ مجھے۔۔۔۔"

"میڈم وہ وہ آئی لو یو۔۔۔۔"

کیا کیا کہا تم نے، تمہیں کیا شرم نہیں آتی اپنی ٹیچر کو ایسے کہتے۔۔۔۔؟؟؟"

جی نہیں آتی شرم، اسے بیچ کے آپ کے لیے گفٹ خرید لیا ہے، اچھا"

میڈم کیا میں آپ کو کمر سے پکڑ سکتا ہوں۔۔۔۔؟؟؟

ابہا کو شوخ نظروں سے دیکھتے اس کے قریب تر قریب ہوتے ہوئے فرمان
نے کہا تو ابہا کی آنکھیں مکمل پھیل گئیں۔۔۔۔

ارے تم تو بہت ہی بے شرم ہو کیسے بے حیائی کی باتیں کر رہے ہو "
"میرے ساتھ۔۔۔۔

ایک گھوری فرمان پر ڈالتے ہوئے ابہا نے اسے بولا تو فرمان لگے ہی پل ابہا
کی کمر کو دبوچتے دوسرے ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔

یہ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟؟ "

میڈم جی ابھی تک تو صرف باتیں ہی کر رہا تھا مگر اب میں پریکٹیکل کر "

" کے بھی دیکھا دیتا ہوں ----

اپنی شرٹ کے تمام بٹن کھول کر یوں ہی ابیہا کو کمر سے پکڑے فرمان اس

کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کروا کے اس کے گلاسز کو اتار کر ابیہا کو گود میں

اٹھا کر بیڈ کی سمت چل پڑا ----

"ارے چھوڑو مجھے چھوڑو کوئی ہے پلیززز میری مدد کرو ---- "

اپنی مسکراہٹ کو روکتے ہوئے ابیہا نے دہائی دی جبکہ فرمان اس کی ایکٹنگ
دیکھ کر خود بھی ہنسنے لگا۔۔۔۔

"ہاھاھاھاھاھا کوئی نہیں آئے گا آپ کو بچانے میڈم۔۔۔۔"

ابیہا کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کان کے قریب بولتے فرمان نے اپنی شرٹ کو
اتار کر زمین پر پھینک دیا اور پھر تیزی سے ابیہا کے نائٹ ڈریس کی شرٹ
کے بٹن کھولنے لگا جبکہ ابیہا اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔۔

اور پھر شرٹ کے تمام بٹن کھلتے کی فرمان نے اسے ابیہا کے وجود سے جدا کر دیا اور پھر ابیہا پر جھکتے ہوئے اس کے کاندھوں کو چومنے لگا ساتھ کی وہ ہلکا ہلکا سا کاٹ بھی رہا تھا جن پر ابیہا کی ہلکی سی سسکی نکل جاتی اس کی سانسیں بہت بھاری ہو چکی تھیں۔۔۔۔

کاندھوں سے ہوتے ہوئے فرمان اب آہستہ آہستہ ابیہا کی گردن کے علاوہ اس کے سینے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے رہا تھا اور پھر وہ آخر میں اس کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے کافی دیر تک خود کو سیراب کرتا رہا جبکہ ابیہا بھی اسے کاندھوں سے مضبوطی کے ساتھ تھام کر اپنے قریب کر چکی تھیں۔۔۔۔

اور پھر ابہا کے ہونٹوں کو آزادی بخش کر فرمان نے اپنے اوپر کمفرٹر کھینچا اور
ابہا کے باقی کے کپڑوں کو بھی اس سے الگ کر کے اس پر اپنی گرفت
مضبوط کر دی۔۔۔

ساری رات وہ دونوں محبت کی بارش میں بھگتے رہے اور پھر ابہا کے کہنے پر
فرمان اس سے الگ ہوتا بیڈ پر لیٹ گیا تو ابہا بھی اس کے سینے پر سر رکھ
کر مسکرانے لگی۔۔۔۔

فرمان ایک بات کہوں کہ آج آپ کچھ زیادہ ہی رومینٹک موڈ میں تھے "

"مطلب کہ ----

ہاں یہ تو ہے یار وہ کیا ہے نا ایک وجہ تو یہ تھی کہ تمہیں یقین دلانا تھا کہ "

مجھے تم کیسی لگتی ہو اور دوسری وجہ آج تم میری ٹیچر بنی تھی نا اس

"لیے ----

کیا مطلب کہ آپ کو اپنی ٹیچر پر زیادہ پیار آ رہا تھا ----؟؟؟ "

ابہا نے چہرہ اونچا کیے فرمان کو گھوری ڈالی ----

"یار ٹیچر بھی تو تم ہی بنی تھی اس لیے پیار آیا۔۔۔۔"

"بس بس رہنے دیں آپ۔۔۔۔"

ابہا اب مکمل ناراض ہو گئی تھی فرمان سے اسی لیے اس کی جانب کمر کر کے لیٹ گئی جبکہ فرمان اس کی پشت کو دیکھتے فوراً اسے کمر کی جانب سے اپنی بازوؤں میں بھر کر گردن کو چومنے لگا۔۔۔۔

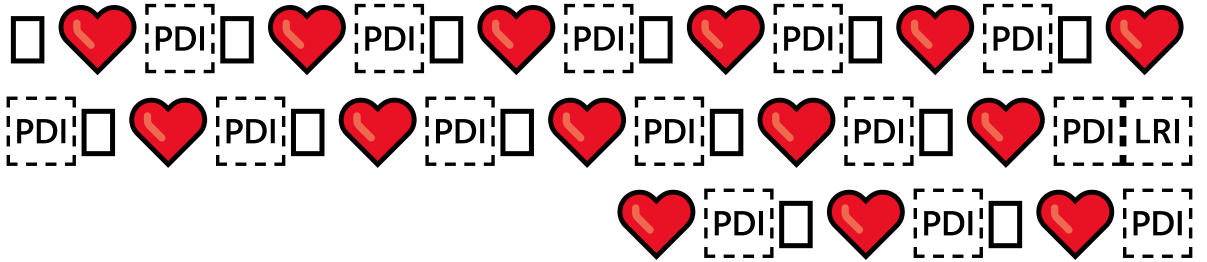
ارے میری جان ناراض ہو گئی مجھ سے۔۔۔؟؟؟"

"جی بہت زیادہ۔۔۔۔"

ابہا نے بھی جتنا ضروری سمجھا۔۔۔۔

یار سوری نا چلو ٹھیک ہے آئندہ سے میں زیادہ رومینٹک اپنی بیوی کے "
"ساتھ ہوا کرو گا آئی پرومس۔۔۔۔"

فرمان کی معصومیت پر ایسا ہنسنے لگی تو فرمان کو کچھ سکون ملا اور پھر وہ یوں
ہی ایک دوسرے کی قربت میں گہری نیند سو گئے۔۔۔۔



"فرمان مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔۔۔۔"

صبح ڈائنگ ٹیبل پر ناشتہ کرتے ہوئے اچانک ایہا نے فرمان کو مخاطب
کیا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے حیرانگی سے سوال کیا کیونکہ ابھی کچھ دن پہلے ہی تو اس نے اور
ایہا نے ڈھیروں شاپنگ کی تھی۔۔۔۔

"کچھ ضروری چیزیں خریدنی ہیں مجھے۔۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں لے چلتا ہوں تمہیں۔۔۔۔"

ابہا کو بول کر فرمان پھر سے اپنے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا جب امجد تیزی سے گھر میں داخل ہوا اور فرمان کی طرف بڑھا۔۔۔۔

صاحب جی جلدی چلیں بہت ضروری کام ہے۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے نظریں جھکائے امجد نے اس سے کہا تو
فرمان بدمزہ ہونے لگا۔۔۔۔

"اب کونسا کام آگیا , میں نہیں جا سکتا آج منع کر دو۔۔۔۔"

"صاحب جی نہیں کر سکتا منع بہت ضروری ہے آپ کا جانا۔۔۔۔۔"

فرمان کے صاف انکار پر امجد اسے اب کی دفعہ عجیب سے اشارے کے ساتھ
بات سمجھانے لگا تو فرمان کا چہرہ فوراً سنجیدہ ہو گیا۔۔۔۔

اچھا وہ والا کام , یہ تو واقعی میں بہت ضروری ہے بیہویار سوری آج میں "

"تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا تو کیا ہم کل چلیں ----"

ایک ہاتھ سے امجد کو جانے کا اشارہ کرتے ہوئے فرمان نے ابیہا سے پوچھا تو

وہ اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی ----

کوئی بات نہیں فرمان آپ جائیں اپنے کام پر لیکن میرا جانا بھی ضروری "

ہے تو میں اکیلے چلی جاؤں گی , ویسے فرمان ایسا کونسا ضروری کام ہے جو آپ

اتنے سیریس ہو گئے ----؟؟؟

ابہا کے سوال پر فرمان کو کچھ گھبراہٹ تو ہوئی مگر وہ خود کو کمپوز کرنا جانتا تھا
اسی لیے اس نے اپنے چہرے پر کوئی تاثر نا آنے دیا۔۔۔۔

کچھ نہیں بیو وہ اصل میں ہمارے ایک ملازم نے فراڈ کیا ہے ہمارے "
"ساتھ تو بس اسی کے متعلق ہے۔۔۔۔

اچھا تم چلی جاؤ گی نا اکیلے۔۔۔۔؟؟؟ "

ایہا کو جواب دے کر فوراً فرمان نے اس سے سوال کر لیا جس پر ایہا سر کو
ہاں میں جنبش دینے لگی۔۔۔۔

"جی چلی جاؤں گی آپ بے فکر رہیں۔۔۔۔"

"او کے اسلہ حافظ اینڈ لو یو۔۔۔۔"

ایہا کا جواب ملتے ہی فرمان اپنی کرسی سے اٹھا اور ایہا کی پیشانی چوم کر گھر
سے باہر نکل گیا جبکہ ایہا آٹھ کر برتن سمیٹنے لگی۔۔۔۔



صبح کے 7 بجے جب شاہ دل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو سارہ کے بے حد
نزدیک پایا اس وقت سارہ کے چہرے پر اتنا سکون اور اطمینان تھا کہ وہ ایک
پل کے لیے خود کی نظریں اس کے معصوم سے چہرے پر ٹہرتے ہوئے
محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔

شاہ دل کی قربت اسے کتنا سکون پہنچا رہی تھی یہ تو صاف ظاہر تھا لیکن
شاہ دل اس حقیقت کو دیکھ کر بھی انجان بننے میں مصروف تھا اسی لیے وہ
فوراً بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے اپنی یونیفارم لیے دوسرے کمرے میں
چلا گیا اور تیار ہونے لگا۔۔۔۔

خود تیار ہو کر ناشتہ کرنے کے بعد اس نے سارہ کے لیے خود ٹیسٹ کرتے
ہوئے پرفیکٹ سوپ بنا کر وہ باؤل میں ڈالنے کے بعد اس کے کمرے کی
جانب قدم بڑھا دیے اور جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو اسے سارہ بیڈ

سے اٹھتی ہوئی دیکھائی دی جس کی یہ کوشش بالکل ناکام ثابت ہو رہی تھی
کیونکہ بغیر سہارے کے اس سے کھڑا تک نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔۔

سارہ کو یوں لرکھڑا کر دوبارہ بیڈ پر گرتے دیکھ شاہ دل تیزی سے اس کی جانب
بڑھا اور سوپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اس سے گویا ہوا۔۔۔۔

"کیا چاہیے تمہیں بتا دو لا دیتا ہوں۔۔۔۔"

سارہ کے زردی ماٹل چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے شاہ دل نے سوال کیا
تو وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"مجھے باتھ روم جانا ہے۔۔۔۔"

"اوہ اچھا چلو میں لے چلتا ہوں۔۔۔"

سارہ کا جواب ملتے ہی شاہ دل آگے کو جھکا اور سارہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے
اس کے وجود کا تمام وزن خود ہی سنبھالے اسے باتھ روم تک لے گیا۔۔۔۔

"تم جاؤ فریش ہو جاؤ میں یہیں پر موجود ہوں۔۔۔۔"

سارہ کو آہستہ سے ہاتھروم میں داخل ہوتے دیکھ شاہ دل نظریں پھیرے اس
سے بولا تو وہ سر کو ہاں میں ہلاتی دروازہ بند کر گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد سارہ نے دروازہ کھولا تو شاہ نے اسے دوبارہ سے تھامے بیڈ پر لا کر
بیٹھا دیا اور سوپ کا باؤل اٹھا کر اسے پکڑایا جسے سارہ بھی خاموشی سے پینے
لگی لیکن اس کی نظریں مسلسل شاہ دل کے چہرے پر ہی ٹھہری ہوئی
تھیں۔۔۔۔۔

جن سے اکتا کر شاہ دل اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا اسے جلدی آنے کا بول کر
گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



دوپہر کے وقت ایہا ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ مال چلی گئی اور کافی دیر تک شاپنگ کرتی رہی جب اچانک ایہا کو ایک دکان کے باہر نکلتے دیکھ شاہ دل

اسی کی جانب تیزی سے چل پڑا وہ یہاں اپنے کسی کام کے چکر میں آیا تھا
مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ ابیہا اسے یہاں مل جائے گی۔۔۔۔

"ابیہا سنو۔۔۔"

شاہ دل نے ابیہا کو آواز دی تو وہ چونک کر اسے دیکھتے ہوئے اگلے ہی پل تیز
تیز قدم اٹھانے لگی۔۔۔۔

"کیا عجیب مصیبت ہے یہ ہر جگہ ہی پہنچ جاتا ہے۔۔۔۔"

دل میں شاہ دل کو برا بھلا کہتی ابیہا مال کے داخلی دروازے کی جانب جا رہی
تھی جبکہ شاہ دل بھی اس کے پیچھے ہی موجود تھا۔۔۔۔

"ابیہا سنو تو یار بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔"

اچانک ابیہا کے قریب آتے ہوئے شاہ دل نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے
روکا تو ابیہا نے ایک سخت گھوری اس پر ڈالتے ہوئے فوراً اپنا ہاتھ جھٹک
دیا۔۔۔۔

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا کیوں پیچھے پڑے ہوئے ہو میرے ، جان کیوں "

"نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔۔"

اس وقت ابیہا کا غصہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا وہیں شاہ دل کو کوئی فرق نا

پڑا۔۔۔۔

، ابیہا پلیز سمجھنے کی کوشش کرو ایک بہت ضروری بات بتانی ہے تمہیں "

"پلیز میرے ساتھ کہیں چلو بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔۔۔۔"

"مجھے نہیں سننی تمہاری کوئی بھی بات تو جاؤ تم۔۔۔۔"

شاہ دل کے کہتے ہی ابہا نے فوراً انکار کر دیا۔۔۔۔

"پلیزیار سچ میں بہت ضروری بات ہے جو تمہیں بتانا لازمی ہے۔۔۔۔"

اگر اتنی ہی ضروری بات ہے تو یہیں بتا دو کیونکہ میں تمہارے ساتھ کہیں "
"نہیں جا رہی۔۔۔۔"

ابہا شاہ دل کو دیکھتے ہوئے اس سے بولی۔۔۔۔

یہاں نہیں بتا سکتا ہوں سمجھو یاں , تمہارے شوہر کے متعلق ہے بات اور "

"میرے خیال میں تمہیں اس میں دلچسپی ہونی چاہیے۔۔۔۔"

کیا , تم میرے شوہر کو کیسے جانتے ہو۔۔۔؟؟؟"

ابہا نے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔۔

بہت اچھے سے جانتا اور پہچانتا ہوں میں اسے , ملک فرمان ہی نام ہے نا "
"اس کا۔۔۔۔

شاہ دل نے عجیب سی نظروں اور لہجے میں فرمان کا ذکر کیا تو ابیہا کی حیرت
میں مزید اضافہ ہونے لگا۔۔۔۔

ہاں مگر تمہیں کیسے معلوم۔۔۔۔؟؟؟"

"یار بولا تو ہے کہ یہاں نہیں بتا سکتا اس لیے چلو میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

شاہ دل کہہ کر ابہا کو آنے کا اشارہ کرتے چلنے لگا اور ابہا بھی نا جانے کیا
سوچ کر اس کے ساتھ جانے لگی۔۔۔۔۔



اگلی کچھ دیر میں شاہ دل ابیہا کو اپنی گاڑی میں بیٹھا کے کافی شاپ پر لے آیا
تھا۔۔۔۔

"کیا بولنا ہے تمہیں جلدی بتاؤ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔۔"

پچھلے پانچ منٹ سے دو کافی کا آرڈر دے کر خود کو گھور رہے شاہ دل کو اچانک
ابیہا نے ٹوکا تو وہ واپس ہوش میں آیا۔۔۔۔

وہ ابیہا بات یہ ہے کہ کیا تم جانتی ہوں کہ تمہارا شوہر کیسا انسان ہے اور "
وہ کیا کام کرتا ہے۔۔۔۔؟؟؟

"تمہارا اس بات سے کیا کوئی تعلق نہیں ہے سمجھے۔۔۔۔"

شاہ دل کے سوال پر ابیہا بھڑک ہی تو اٹھی تھی۔۔۔۔

ہاں صحیح کہا تم نے کہ میرا کوئی تعلق نہیں ہے اس بات سے مگر ابیہا "

"تمہارا تو لینا دینا ہے نا تو تمہیں تو معلوم ہونا چاہئے تھا۔۔۔۔

ابیہا کو دیکھتے ہوئے شاہ دل نے طنز کیا۔۔۔۔

"جانتی ہوں میں ان کے کام کو , بزنس میں ہیں وہ بہت بڑے۔۔۔۔"

ہاھاھا تو یہ بتایا ہے اس نے تمہیں , اف کیسا انسان ہے وہ , لیکن مجھے " اس بات پر زیادہ حیرانگی ہوئی ہے کہ تم نے یقین بھی کر لیا , مگر اب میں بتاتا ہوں تمہیں اس کی حقیقت کا , گنڈا ہے وہ ایک بہت بڑا اور بہت سے

"معصوم۔۔۔۔۔"

بس بہت ہو گیا آگے ایک لفظ بھی مت نکالنا اپنی زبان سے میرے فرمان " کے بارے میں سمجھے ، یہ بکواس کرنے کے لیے بلایا تمھارا تم نے مجھے ، جا "رہی ہوں میں اور دوبارہ مجھ سے ملنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔

ابھی شاہ دل نے آدھی بات ہی کی تھی کہ ابیہا اس کی بات کاٹتی ہوئی غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کافی شاپ سے باہر جانے لگی جبکہ جلدی کے چکر میں وہ اپنا موبائل وہیں ٹیبل پر ہی چھوڑ گئی تھی جسے جلدی سے شاہ دل نے اٹھایا اور ابیہا کا نمبر نوٹ کر کے وہ بھی کافی شاپ سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

"ابیہا یہ تو لے لو۔۔۔۔"

ابہا سرک پر کھڑی رکشہ روک کر اس میں بیٹھنے لگی تب اچانک شاہ دل اس
کے پاس آکر اس کا موبائل واپس کرنے لگا جسے بغیر شاہ دل کو دیکھے ابہا
نے چھیننے کے انداز میں اس سے لیا اور دوبارہ سے مال کی جانب چل پڑی
جہاں اس کی گاڑی پارک تھی۔۔۔۔

مال پہنچتے ہی ابہا تیزی سے اپنی گاڑی میں شاپنگ بیگز پھینکنے کے انداز میں
رکتی ہوئی بیٹھ گئی تو ڈرائیو نے گاڑی سٹارٹ کر کے گھر کے راستے پر ڈال
دی۔۔۔۔۔



گھر میں داخل ہوتے ہی ابھیائوں ہی غصے میں اپنے کمرے میں گھس گئی
اور باتھ روم میں جا کر اپنے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے پھینٹے مارتے ہوئے
خود کو ریلکس کرنے لگی اسے اس وقت خود کا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا
تھا۔۔۔۔۔

کافی دیر تک یہی عمل دہرانے کے بعد وہ ریلیکس ہوتی ہوئی واپس کمرے
میں داخل ہوئی اور ٹاول سے اپنا چہرہ خشک کرنے لگی۔۔۔۔

"کیا بکواس کر رہا تھا وہ , صرف جلن اور حسد میں مبتلا ہو کر۔۔۔۔"

ٹاول کو صوفے پر پھینکتے ہوئے ابھیایوں ہی کھڑی خود سے بولی۔۔۔۔

ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے بھلا میرے فرمان تو دنیا کہ سب سے اچھے اور "
نیک انسان ہیں , ان میں تو کوئی برائی ہو ہی نہیں سکتی , خود سے زیادہ
یقین ہے مجھے ان پر۔۔۔۔"

"کیا سوچ رہی ہو بیہو۔۔۔۔۔"

ابہا دھیمی آواز میں خود سے ہی بڑبڑا رہی تھی جب اچانک فرمان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ابہا کی پشت کے قریب کھڑے ہو کر ایک ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔۔

میرے بارے میں ہی سوچ رہی تھی , صحیح کہانا میں نے۔۔۔؟؟؟"

"جی بلکل ایک آپ ہی تو ھیں میرا واحد رشتہ۔۔۔۔"

ابہا کے لہجے میں محبت شامل تھی جس پر فرمان کو اپنے اندر سکون اترتا
محسوس ھوا۔۔۔۔۔

"اچھا بیو جلدی سے اپنی آنکھیں بند کرو۔۔۔۔"

"کیوں کیا ھوا فرمان۔۔۔۔"

"یار کرو نا ایک سرپرائز ہے۔۔۔۔"

ایہا کے سوال کرنے پر فرمان تیزی سے بولا تو ایہا نے حامی بھرتے ہوئے
آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔

"کوئی بے ایمانی نہیں چلے گی بیہو۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے اپنی جیب سے ایک سرخ ڈبیانکالی اور اس
میں موجود گولڈ کی چین ایہا کے گلے میں پہنا دی۔۔۔۔۔

"اب کھول سکتی ہو تم انکھیں۔۔۔۔"

ابہا کی گردن کو چومتے ہوئے فرمان نے سرگوشی نما انداز میں کہا تو ابہا نے
اپنی آنکھیں کھول دیں اور ہاتھ کی مدد سے وہ چین اٹھا کر اسے دیکھنے لگی وہ
واقعی میں بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔

تھینک یو سوچ فرمان بہت پیاری ہے یہ مگر فرمان اس کی کیا ضرورت "
تھی۔۔۔۔۔؟؟؟

چین کی تعریف کرتے ایہا نے فرمان سے کہا۔۔۔۔

لو بھلا کیوں ضرورت نہیں تھی اور ویسے بھی میں نے سوچا کہ میری جان "مجھ سے ناراض نا ہو گئی ہو کہ صبح میں تمہارے ساتھ شاپنگ پر نہیں گیا" اسی لیے اسپیشل یہ لینے شاپ پر جانا پڑا مجھے۔۔۔۔

مگر میں آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی وہ بھی ایسی نارمل سی بات پر یہ "بات ناراض ہونے والی تھوڑی ہے فرمان۔۔۔۔

فرمان سے کہہ کر ایہا ہلکا سا مسکرائی پڑی۔۔۔۔

ہاں یار لیکن مجھے تو ڈر تھا نا , اچھا شلپنگ کر لی تم نے ----؟؟؟ "

"جی کر لی ہے یہ دیکھیں ----"

ابہا نے صوفوں پر پڑے شلپنگ بیگز کی جانب اشارہ کر دیا ----

"ہممم ٹھیک ہے , میرا سرپرائز پسند آیا نا تمہیں ----"

"جی بہت زیادہ۔۔۔۔"

ایک مرتبہ پھر سے اپنے گلے میں موجود چین کو چھوتے ہوئے ابیہا نے دل
سے تعریف کی۔۔۔۔

"تو ٹھیک ہے اب مجھے بھی گفٹ دو۔۔۔۔۔"

ابیہا سے الگ ہو کر اس کے سامنے ہوتے ہوئے فرمان اس کی آنکھوں میں
دیکھنے لگا۔۔۔۔

اوہ سو سوری فرمان لیکن میں نے آپ کے لیے کوئی گفٹ نہیں خریدا۔۔۔۔۔

ابہا شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔۔۔

بیہو بے بی میرے لیے تو ہمیشہ سے سب سے بڑا گفٹ تمہاری ایک پیاری "

"سی کسی ہے تو یار وہ ہی دے دو۔۔۔۔۔

ابہا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے قریب ہونے کے بعد فرمان
آہستہ سے بولا تو ابہا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"نہیں فرمان پلیز اس ٹائم میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

لو بھلا ایسے کیسے موڈ نہیں ہے اور ویسے بھی موڈ تو ہمیشہ بنایا جاتا ہے جو "
"میں بنا دیتا ہوں ابھی۔۔۔۔"

ابہا کے ہونٹوں کو فوکس کیے فرمان اپنے انگوٹھے کی مدد سے انھیں سہلانے کے بعد اس کی گردن میں ہاتھ پھنسائے زبردستی اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لینے لگا جب ابہا نے اسے زور سے دکھا دے دیا۔۔۔۔

فرمان کہانا نہیں ہے موڈ ایک بار سمجھ نہیں آتی آپ کے۔۔۔۔؟؟؟"

سرخ آنکھوں کے ساتھ فرمان کو گھورتے ہوئے ابہا غصے سے پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔

بیہو کیا ہو گیا ہے تم پریشان کیوں ہو۔۔۔۔؟؟؟"

اپنی انسلٹ کو اگنور کرتے ہوئے ایک بار پھر سے ابہا کے قریب ہوتے
ہوئے فرمان حیران پریشان سا اسے سے وجہ دریافت کرنے لگا۔۔۔۔۔

دماغ خراب ہوا پڑا ہے میرا اس وقت , اور آپ کو صبح شام صرف ایک کام "
کرنے کی ہی پڑی رہتی ہے , یہ نہیں دیکھتے کہ انسان کا موڈ کیسا ہے بس
"اپنی ہی مرضی کرنی ہے آپ کو۔۔۔۔۔"

اوکے فائن , سوری آئی ایم رئیلی رئیلی سوری , غلطی ہو گئی مجھ سے دوبارہ "
"نہیں کروں گا معاف کر دو۔۔۔۔۔"

غصے سے ابیہا سے کہہ کر فرمان بڑے بڑے قدم اٹھاتے کمرے سے باہر
نکل گیا جبکہ زور سے اس کے دروازے بند کرنے سے ابیہا واپس ہوش میں
آئی۔۔۔۔

او ہو یہ کیا کر دیا ابیہا تو نے، اپنے مجازی خدا کو ہی ناراض کر دیا، ارے وہ "
شاہ دل تو چاہتا ہی یہی ہے کہ میں فرمان سے دور ہو جاؤں لیکن میں اس کا
یہ مقصد کبھی نہیں پورا ہونے دوگی، مگر اب فرمان کو مناؤں کیسے وہ تو بہت
"زیادہ روٹھ کیے ہیں مجھ سے۔۔۔۔"

خود کو ملامت کرتے ہوئے ایہا ایک لمبی سانس لینے کے بعد کمرے سے باہر
نکل گئی اور فرمان کو ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔

فرمان فرمان کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔؟؟؟"

ایہا لاونج میں فرمان کو آوازیں دے رہی تھی جب اسے فرمان کچن میں کھڑا
دیکھائی دیا تو وہ وہیں چلی آئی جبکہ اس کی آواز سن کر فرمان نے مزید اپنا منہ
سو جھا لیا۔۔۔۔۔

"میرے فرمان ناراض ہیں اپنی بیہوشی سے۔۔۔۔۔"

فرمان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ابیہا اس کے قریب ہوتے ہوئی بولی تو
فرمان وہاں سے جانے لگا جب ابیہا نے تیزی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے
روکا۔۔۔۔۔

فرمان کہاں جا رہے ہیں آپ اور آپ کے چہرے پر یہ کیا لگا ہوا ہے "
چھپ چھپ کر کیا کھایا جا رہا تھا جانِ ابیہا۔۔۔۔۔؟؟؟

کیا بولے جا رہی ہو چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کو اگنور کرتے ہوئے بغیر اس کی طرف دیکھے فرمان نے کہا تو ابہا
مسکرانے لگی۔۔۔۔

اسد فرمان اب اپنی کیوٹ سی بیوی پر اتنا غصہ کریں گے آپ , خیر چھوڑیں "

"یہ صاف تو کرنے دیں۔۔۔

فرمان کے سامنے ہوتے ہوئے مسلسل اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے
ابہا نے اگلے ہی پل اپنی ایرٹھیاں اونچی کیں اور دونوں ہاتھوں میں فرمان کا
چہرہ لیے آنکھیں بند کرنے کے بعد اس کے ہنٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے
اور انھیں چومنے لگی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد جب ابہا نے واپس اپنی پوزیشن میں آتے ہوئے آنکھیں کھول کر دیکھا تو فرمان ابھی بھی سنجیدہ کھڑا تھا۔۔۔۔

فرمان آپ کی مونچھیں کچھ زیادہ ہی نہیں بڑھ گئیں مطلب کہ کس کرنے " میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔۔۔۔

معصومیت کے ساتھ آنکھیں بڑی کیے ابہا نے فرمان سے کہا تو وہ (جو ویسے بھی کہاں اپنی جان سے عزیز بیوی سے ناراض رہ سکتا تھا) ہنسنے لگا۔۔۔۔

آئی ایم سوری فرمان پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا جو آپ کے ساتھ ایسا برتاؤ " "کر دیا, پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔

فرمان کے ہنسنے سے ابہا پرسکون ہوتی اس سے معافی مانگنے لگی تو فرمان نے اس کی کمر میں اپنی دونوں بازو ڈال کر اسے اپنے قریب کر لیا۔۔۔۔

"سوری فار واٹ بیہو میں ناراض نہیں تھا تم سے سوریلیکس۔۔۔۔"

کیا, تو پھر آپ نے منہ کیوں بنایا ہوا تھا۔۔۔۔؟؟؟"

چہرہ اوپر کیے ابہا اسے دیکھنے لگی۔۔۔

ہاں یہ سچ ہے کہ مجھے تھوڑا سا برا لگا شاید اسی لیے منہ بنا ہو گا میرا , مگر "

"یہ سب بھی کچھ دیر تک ٹھیک ہو جانا تھا اور میں نے پہلے جیسا نارمل۔۔۔

فرمان نے حقیقت بتائی تو ابہا کو ایک بار پھر سے شرمندگی ہونے لگی۔۔۔۔

"سوری فرمان۔۔۔۔"

کوئی بات نہیں یار , اچھا تم روم میں جاؤ میں تب تک کافی بنا کر لاتا "

"ہوں----"

ابہا کو اپنے سینے سے لگا کے اسے پرسکون کرنے کے بعد اس سے الگ ہو کر فرمان نے اسے کچن سے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

"نہیں فرمان آپ جائیں یہاں سے کافی میں بنا دوں گی۔۔۔۔"

بیویار ایک کافی ہی تو اچھی بنانی آتی ہے مجھے تو بنانے دو نا دیکھنا بہت "

پسند آئے گی تمہیں , پلیزیار جاؤ تم میں ابھی 5 منٹ میں واپس روم میں آ

"رہا ہوں۔۔۔"

ابہا کی پیشانی چوم کر اسے جانے کا کہتے فرمان کافی بنانے لگا اور ابہا بھی اس

کی بات مناتے ہوئے مسکرا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔



ابہا کو رکشے میں جاتے دیکھ شاہ دل کچھ دیر یوں ہی کھڑا رہا اور پھر اچانک
دماغ میں کوئی خیال آتے ہی اس نے تیزی سے اپنی گاڑی میں بیٹھ کر
گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے شاہ دل نے اپنا موبائل نکالا اور کوئی نمبر ڈائل کر
کے اسے کال کر دی جو دوسری ہی بیل پر رسیو ہو گئی تھی۔۔۔۔

ہاں کہاں ہے تو , چل وہیں رہ میں آ رہا ہوں اور ان فائیلز کو بھی نکال کر
"رکھنا , ٹھیک ہے , بس 5 منٹ اور لگیں گے۔۔۔"

بات مکمل کر کے شاہ دل نے موبائل واپس سے اپنی جیب میں رکھا اور اپنا تمام دھیان ڈرائیونگ پر لگا دیا۔۔۔۔



ابھی ابھی مسکراتے ہوئے آکر بیڈ پر بیٹھی ہی تھی جب اچانک اس کے موبائل کی رنگ لٹن بجی یعنی کسی کا میسج آیا تھا۔۔۔۔

ایہا نے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا تو کسی انجان نمبر سے کچھ تصویریں سینڈ کی گئی تھیں اور آخر میں شاہ دل کا نام موجود تھا مطلب کہ یہ تصویریں شاہ دل نے ہی بھیجی تھیں۔۔۔

نا جانے کیا سوچ کر ایہا نے ان تصویروں کو کھولا تو وہ کسی فائلز کی تصویریں تھیں ایک ایک کر کے ایہا انھیں دیکھنے لگی جبکہ اگلے ہی لمحے صدمے کی زیادتی ہی اس سے حرکت تک نا کی گئی۔۔۔

وجہ ان فائلز پر موجود فرمان کا نام تھا وہ کسی کیسز کی فائلز تھیں جو فرمان کے بارے میں تھے۔۔۔۔

، مصوم لوگوں کا بے رحمی سے قتل کرنے ، لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کرنے
لوگوں کے جائیداد پر زبردستی قبضہ کرنے یہاں تک کہ ہر ایک جرم میں
فرمان ملوث تھا۔۔۔۔

اور سب سے بڑھ کر جس بات پر ابیہا کانپنے لگی وہ یہ تھی کہ دو سال پہلے
ایک لڑکی تھی جس کے پیچھے فرمان پڑا ہوا تھا مگر وہ لڑکی اسے نہ ملنے پر ایک
دن بہت ہی اذیت ناک موت مر گئی اور اس میں بھی فرمان کا نام موجود
تھا۔۔۔۔

یہ پڑھتے ہی ابیہا بری طرح تمہرے کانپنے لگی اسے یقین ہی تو نہیں آ رہا تھا
کہ وہ کیسے اتنے خطرناک اور ظالم شخص کے ساتھ رہ سکتی ہے۔۔۔۔

"فرمان کا اصل روپ ایسا ہے یعنی شاہ دل صحیح۔۔۔۔"

خوف سے سفید کرتے ہوئے ابیہا دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی جب
اچانک فرمان دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

بیہو کافی میں شوگر نہیں ڈالی میں نے، ٹھیک ہے نا۔۔۔۔؟؟؟

ابہا جو اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس کر رہی تھی اچانک فرمان کی آواز سن کر
اپنے ہاتھ سے موبائل گرا گئی اور آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

کیا ہوا بیہو۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا کے قریب آتے ہوئے فرمان نے سوال کیا تو وہ نظریں چرانے لگی۔۔۔۔

"ک۔۔۔۔کچھ نہیں وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ۔۔۔۔۔"

خوف کی وجہ سے ابہا سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

اگر کوئی وجہ نہیں ہے تو تم کانپ کیوں رہی ہو، اور تمہاری پیشانی پر یہ "پسینہ کیوں آ رہا ہے۔۔۔۔"

فرمان نے کافی کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ سے ابہا کی پیشانی کو چھوا تو ابہا ڈر کر پیچھے ہو گئی اور خوفزدہ نظروں سے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

"ہاں نہیں نہیں وہ میں ہاں وہ مجھے بی جان کی یاد آ رہی ہے تبتتو۔۔۔۔"

زبان کی مدد سے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ابیہا نے نظریں جھکائے
جواب دیا۔۔۔۔

لو اتنی سی بات، پر بیہو تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو ادھر آؤ میرے پاس تمہارا "
"سارا خوف دور کرتا ہوں میں۔۔۔"

فرمان نے ابیہا کی بازو کو تھام کر اسے بیڈ سے کھڑا کرنا چاہا جب اچانک اس کی
نظر زمین پر گرے ابیہا کے موبائل پر پڑی۔۔۔

"ایک سیکنڈ بیہو۔۔۔۔"

ایہا کو کھڑا کر کے فرمان نے جھک کر موبائل اٹھانا چاہا تو ایہا نے پھرتی
دیکھاتے ہوئے خود جھک کر موبائل اٹھا لیا اور پھر زبردستی مسکرا کر فرمان کو
دیکھا وہ کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکی تھی جبکہ فرمان نے بھی مسکراتے
ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا مگر ایہا اس کے لمس پر ایک مرتبہ پھر
سے کانپ اٹھی۔۔۔۔

کیا ہوا بیہو, کوئی تو اور بات ہے جو تم یوں ڈر رہی ہو, بتاؤ مجھے یار کیا "

"ہوا۔۔۔۔"

ابہا کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فرمان نے سوال کیا۔۔۔۔

نہیں نہیں فرمان وہ میں ہاں شاید میرا بلڈ پریشر لو ہو گیا ہے اسی "

"لیے۔۔۔۔"

"کیا پہلے کیوں نہیں بتایا, بیہو کو میں ابھی لمیوں پانی لے کر آتا ہوں۔۔۔۔"

ابہا کے کہتے ہی فرمان دروازے کی طرف بڑھنے لگا تو ابہا نے تیزی سے اسے
منع کر دیا۔۔۔۔

رہنے دیں پلیز، مجھے بس آرام کرنا ہے ٹھیک ہو جاؤں گی میں، اور اور نیند آ
"رہی ہے مجھے۔۔۔۔"

"یار بیہو مگر یہ کافی کون پیئے گا اور اتنی جلدی سو جاؤ گی تم۔۔۔۔"

"نہیں پینی مجھے , اور سونے دیں۔۔۔۔"

فرمان کو جواب دیتے ہی ابہا بغیر اسے دیکھے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی اور فرمان کی طرف کروٹ کیے آنکھیں موند گئی تاکہ فرمان کو کوئی شک نا ہو وہیں فرمان اسے بے چاگی سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔



صبح جب ابہا کی آنکھ کھلی تو اسے فرمان اپنے قریب سوتا ہوا دیکھائی دیا فرمان کو دیکھتے ہی اسے کل کی تمام باتیں یاد آ گئیں کل سونے کا ڈرامہ کرتے کرتے ناجانے کب وہ اصلیت میں سو گئی اور تب کے بعد اب صبح کے 5 بجے وہ اٹھی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک فرمان کو دیکھنے کے بعد جب اسے اس لڑکی کی بات یاد آئی تو وہ اپنی نظریں فرمان کے چہرے پر سے ہٹا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور واڈروب سے اپنے کپڑے لینے کے بعد باتھ روم میں گھس گئی اور نہا کر

واپس کمرے میں داخل ہو کر جائے نماز اٹھا کے اسے بچھائے نماز ادا کرنے لگی آج کافی عرصے بعد وہ اپنے اللہ کے حضور حاضری دے رہی تھی۔۔۔۔

بی جان کی وفات کے بعد اس نے نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا لیکن آج وہ خود کو اس قدر بے بس اور تنہا محسوس کر رہی تھی کہ اسے اپنے اللہ کی شدت سے یاد آئی اور بے شک دلوں کا سکون تو صرف اللہ کے ذکر میں ہے۔۔۔۔

نماز سے فارغ ہو کر ابیہا کافی دیر تک اللہ سے معافیاں مانگتی رہی اور دعا مانگ کر جائے نماز کو تہہ کر کے واپس اس کی جگہ پر رکھ کر ایک نظر بیڈ پر سو رہے فرمان پر ڈالنے کے بعد لان کی طرف چلی گئی اور وہاں واک کرنے لگی۔۔۔۔

مسلسل واک کے دوران اس کی سوچوں کا مرکز فرمان کی ذات ہی تھی اس
کا دل اس بات کو تسلیم ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ فرمان ایسا ہو سکتا ہے جبکہ
دماغ ان ثبوت پر یقین کر چکا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں دوپی ہوئی تھی جب اچانک فرمان وہیں لان میں آ
گیا۔۔۔۔

بیہو جان تم اٹھی کب , اور مجھے کیوں نہیں جگایا اچھا یہ بتاؤ کہ اب کیسی "
طبعیت ہے تمہاری۔۔۔۔؟؟؟؟

ابہا کے قریب آتے ہوئے فرمان نے سوال کیا تو ابہا اپنی سوچوں سے باہر نکلتے ہوئے اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"ہاں وہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

فرمان کو جواب دیتے ہوئے ابہا مسلسل اسے دیکھے جا رہی تھی اور دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ کیوں اسے فرمان کی آنکھوں میں صرف اور صرف اپنے لیے محبت ہی محبت نظر آتی ہے اور اس کا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ فرمان کبھی بھی کوئی ایسا گندا کام کر ہی نہیں سکتا۔۔۔۔

"کیا ہوا بہیو تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔"

کافی دیر تک ابہا کی نظریں خود پر محسوس کر کے آخر کار فرمان نے اس سے
وجہ پوچھ ہی لی۔۔۔۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔۔"

یار صرف ایک بات , تم ہزار باتیں پوچھ لو اور ویسے بھی تمہیں اجازت کی "

"ضرورت کب سے پڑنے لگی----

فرمان سچ سچ بتائیں کہ کیا کام کرتے ہیں آپ , وہ اصل میں میری ایک "

,دوست نے پوچھا تھا تو مجھے معلوم ہی نہیں کہ آپ کیا کام کیا کرتے ہیں

"اس لیے پلیز بتائیں----

فرمان کی بات کو اگنور کرتے ہوئے ابیہا نے الٹا اس سے سوال کر دیا----

یار بتایا تو ہے تمہیں کہ میں ایک بزنس مین ہوں , تم ایسا کرو کہ آج خود "

"میرے ساتھ چلو آفس اور دیکھ لو سب-----

نہیں نہیں بس رہنے دیں , اچھا اور کوئی کام تو نہیں کرتے نا "

آپ-----؟؟؟

بار بار اپنے دل میں اٹھ رہے سوالوں کو ایسا پوچھے جا رہی تھی جبکہ فرمان بھی

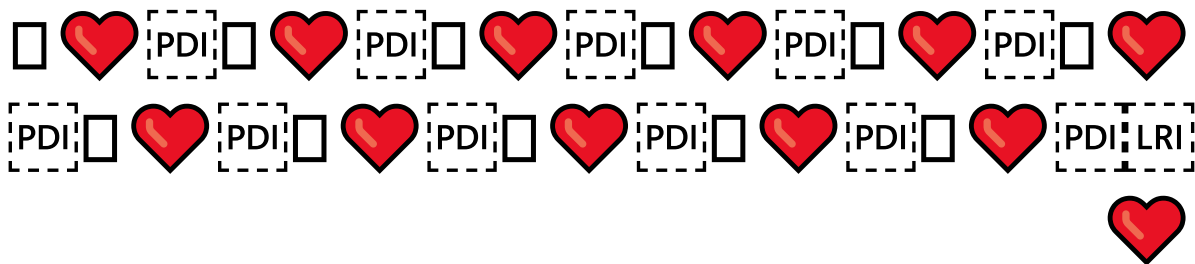
نارمل سے انداز میں اسے جواب دے رہا تھا-----

اور کام اور اور ہاں یار ہے تو سہی اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں بہت زیادہ "

ابہا کے مزید قریب ہوتے ہوئے فرمان نے بولتے ہی ابہا کے کاندھوں پر
اپنے دونوں بازو رکھ دیے جنہیں فرمان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ابہا نے
فوراً اپنے ہاتھوں کی مدد سے ہٹا دیا۔۔۔۔

"میں ناشتہ بنا لوں۔۔۔۔"

سنجیگی سے فرمان سے کہتے ہوئے ایسا گھر میں داخل ہو گئی جبکہ فرمان
حیرانگی سے اس کی پشت کو دیکھنے لگا۔۔۔۔



شدید غصے کی کیفیت میں ابہا کچن میں آئی اور فریج سے انڈے نکال کر انھیں باؤل میں توڑ کر آملیٹ کے لیے پھینٹنے لگی اسوقت بھی اس کی سوچوں کا مرکز فرمان کی ہی ذات تھی۔۔۔۔

مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی فرمان , آپ نے تو میرا بھروسہ ہی توڑ دیا "
آپ کے جھوٹ سے یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے فرمان کہ آپ ہی ہیں قصور
وار , شاہ دل آپ پر کوئی الزام نہیں لگا رہا بلکہ سچ بتایا ہے اس نے مجھے
"اصلیت دیکھائی ہے آپ کی ----"

ابیہا گہری سوچ میں مبتلا انڈے ہی پھینٹ رہی تھی جب فرمان نے کچن میں
داخل ہو کر اچانک ابیہا کو اس کی پشت سے دبوچ لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈر
کر ابیہا کے ہاتھ سے وہ باؤل زمین پر گر گیا ----

آخر مسئلہ کیا ہے آپ کا، کیوں ہر وقت میرے پیچھے ہی پڑے رہتے "
ہیں، کوئی اور کام نہیں ہے آپ کو۔۔۔۔؟؟؟

غصے سے فرمان کو گھورتے ہوئے ابیہا نے اسے ڈانٹ دیا جبکہ ابیہا کو اس
طرح غصہ کرتے دیکھ فرمان حیرانگی سے اس کی سمت بڑھا اور اسے کاندھوں
سے تھام لیا۔۔۔

کیا ہوا ہے بیہو، اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو یا۔۔۔۔؟؟؟

مت چھوئیں مجھے , اور جائیں یہاں سے سکون سے کام بھی نہیں "

"دیتے۔۔۔"

فرمان کے ہاتھ اپنے کاندھوں سے ہٹاتے ہوئے نظریں پھیرے ابہا نے
فرمان کو جانے کا اشارہ کیا اور خود زمیں پر گرے ہوئے انڈے صاف کرنے
لگی تو فرمان بھی خاموشی کے ساتھ ابہا کو دیکھتے ہوئے کچن سے باہر نکل
گیا۔۔۔

یہ بیہو کو ہوا کیا ہے یار کیوں وہ ایسے برتاؤ کر رہی ہے , کہیں کہیں بیہو کو "
میرے بارے میں معلوم تو نہیں نہیں بیہو کو کیسے پتہ چل سکتا ہے , اور

بتائے گا بھی کون , میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں ویسے کوئی مسئلہ ہو سکتا
ھے جو اس کا موڈ خراب ھے کچھ دیر ویٹ کرتا ہوں کیا پتہ بیہو خود ہی وجہ بتا
"دے۔۔۔۔"

خود کو تسلی دیتے ہوئے فرمان نے گھر کے باہر نکل کر گاڑی سٹارٹ کر دی
اور خالی پیٹ ہی رف سی حالت میں چلا گیا۔۔۔۔



شاہ دل لاؤنج میں بیٹھا ابیہا کے متعلق سوچ رہا تھا ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ
آفس سے واپس گھر آیا تھا آج کل تو وہ سارہ پر بھی توجہ نہیں دے رہا تھا
آج بھی بس صبح اسے ناشتہ دے کر آفس چلا گیا اور اب واپس آکر اس نے
سارہ کے پاس جانا ضروری نا سمجھا اور یہیں لاؤنج میں بیٹھ گیا کیونکہ اس کے
کمرے میں تو آج کل سارہ پائی جاتی تھی۔۔۔۔

اب تو ابیہا کو اپنے شوہر سے نفرت ہو ہی گئی ہوگی، بہت تعریفیں کر رہی "
تھی میرے سامنے، ویسے کیا حالت ہوگی اس کی اس وقت کال کر کے
"دیکھتا ہوں۔۔۔۔"

خود سے ہی باتیں کرتے اچانک شاہ دل نے اپنا موبائل نکالا اور ابیہا کو کال کرنے لگا جب اچانک اسے اپنے کمرے میں کچھ گرنے کی آواز سنائی دی اور وہ اپنا موبائل وہیں صوفے پر چھوڑے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

دروازہ کھول کر جیسے ہی شاہ دل کمرے میں داخل ہوا تو اسے سارہ بے خبر بیڈ پر سوتی ہوئی دیکھائی دی جبکہ بیڈ کے قریب سارہ کی میڈسنز گری ہوئی تھیں اور سیرپ کی بوتل ٹوٹ چکی تھی۔۔۔۔

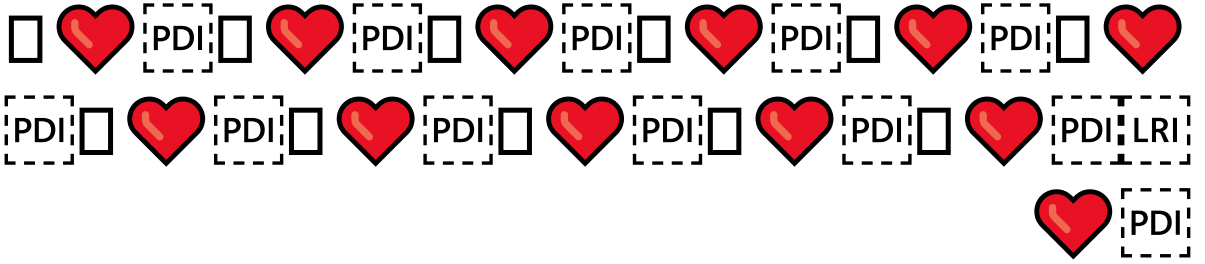
شاید نیند میں سارہ کا ہاتھ لگ کر وہ سب گر گیا تھا سارہ کو دیکھ کے شاہ دل
کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ آج وہ اتنا لیٹ واپس آیا کہ وہ بھوکے پیٹ ہی
سو گئی تھی اور میڈیسن تک ناکھائی تھی اس نے۔۔۔۔

ایک انجانے سے گلٹ میں مبتلا ہوتے ہوئے شاہ دل بیڈ کی سمت چل پڑا
اور سارہ کے نیند میں غافل چہرے کو دیکھنے لگا یوں ہی کتنی ہی دیر تک وہ
بغیر پلکیں جھپکائے سارہ کو دیکھتا رہا جب اچانک اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو
محسوس کرتے ہوئے وہ اپنی نظریں جھکا گیا۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تجھے شاہ دل، یہ لڑکی کچھ نہیں لگتی تیری، نفرت ہے تجھے "
اس سمیت ہر کسی سے، پھر کیوں تو۔۔۔۔؟؟؟

خود کو کوستے ہوئے شاہ دل نے بغیر سارہ کو دیکھے جھک کر اس سیرپ کے
ٹکڑے اٹھائے اور صفائی کرنے کے بعد کمرے سے باہر نکل کر واپس
صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کا دماغ بھٹک بھٹک کر سارہ کی طرف ہی جا رہا تھا نا جانے ایسا کیا ہو گیا
تھا اسے "انھی سوچوں سے نکلنے کی خاطر اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور ابیہا کو
کال کر دی۔۔۔۔



رات کے 8 بجے کا وقت تھا اور ابہا ابھی تک انھی سوچوں میں غرق اپنے
کمرے میں موجود تھی اور نا جانے کتنی ہی دیر مزید وہ انھی سوچوں میں مبتلا

رہتی جب اچانک اپنے موبائل پر بجنے والی رنگ ٹون سن کر وہ واپس ہوش میں
آئی اور موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک یوں ہی سکرین کو دیکھنے کے بعد آخر کار ابیہا نے کال اٹینڈ کر لی
اور موبائل کو کان سے لگایا جبکہ شاہ دل کی آواز سن کر وہ پھر سے بھڑک
اٹھی۔۔۔۔

کیوں ابیہا اب تو یقین آ ہی گیا ہو گا تمہیں کہ ملک فرمان ایک درندہ "

"ہے۔۔۔۔

شاہ دل کی آواز میں نفرت اور طنز واضح تھا جو ابیہا کو مزید سلگا گیا۔۔۔۔

اب چاہتے کیا ہو تم مجھ سے، کیوں نہیں جان چھوڑ دیتے میری۔۔۔۔؟؟؟"

ابیہا سوری اگر تمہیں برا لگا میرا مقصد تمہیں غصہ دلانے کا نہیں تھا یار میں "
"تو تمہاری زندگی بچا رہا ہوں۔۔۔۔"

ابیہا کا غصہ دیکھ کر شاہ دل نے فوراً بات بدل لی۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں یہ احسان کرنے کی، ابہا اتنی بھی گری پڑی " نہیں ہے کہ ایک قاتل کے ساتھ اپنی زندگی گزارے، اور تمہیں بھی اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے کیونکہ میری اس حالت کی زمین دار آخر تم ہی تو "ہو۔۔۔۔

کرب سے ابہا کی آواز بھی بھرا گئی تھی تبھی وہ بولتے ہی کال کاٹ گئی اور موبائل کو بیڈ پر پھینک کر پھر اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسوقت وہ خود کو بہت تنہا اور بے بس محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

یوں ہی کافی دیر تک رو کر اس نے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کیا کہ اچانک دوبارہ
اپنے موبائل کی ٹون سن کر اس نے ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف
کرتے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا تو شاہ دل نے کچھ تصویریں اسے بھیجی ہوئی
تھیں جنہیں ابہا نے بھی اوپن کر لیا مگر اگلے ہی پل موبائل اس کے ہاتھ
سے چھوٹ کر گر گیا کیونکہ وہ سب تصویریں اسی لڑکی کی تھیں جنہیں بقول
شاہ دل کے فرمان نے اذیت ناک موت دی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک صدمے اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں ابہا بیڈ پر گرے موبائل
کو دیکھتی رہی جس میں وہ لڑکی موجود تھی جب اچانک فرمان دروازہ کھولے
کمرے میں داخل ہوا وہ صبح کا گیارہ گھر واپس آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا بیہو کیا دیکھ رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟"

بیڈ کی سمت بڑھتے ہوئے فرمان نے سوال کیا تو ابیہا نے چونکتے ہوئے سہمی
ہوئی نظروں سے فرمان کو دیکھ کر تیزی سے موبائل اٹھا کر اپنی کمر کے پیچھے
چھپا لیا۔۔۔۔

اااآپ ک۔۔۔۔ کب آئے۔۔۔۔؟؟؟"

ابھی آیا ہوں لیکن تم بتاؤ کہ کانپ کیوں رہی ہو جیسے میں نے تمہاری کوئی " "پوری پکڑ لی ہو۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ نہیں نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ وہ ہاں کچھ نہیں " "سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

فرمان کی بات سنتے ہی ابیہا گر بڑاتے ہوئے فرمان کو جواب دینے کے بعد اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگی جبکہ فرمان حیرانگی سے اسے دیکھتا ہوا بیڈ پر آکر ابیہا کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

کیا بات ہے بیو مجھے نہیں بتاؤ گی , صبح بھی تم نے بہت روڈ بیو کیا "
میرے ساتھ اور اب تمہارا یوں خوفزدہ ہونا , مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا , ضرور
کچھ تو ہے ایسا جو تمہیں پریشان کر رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

ابہا کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر فرمان اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے
وجہ تلاش کر رہا ہوں اس کے لہجے میں محبت اور چاہت شامل تھی لیکن
ابہا کو اب اس پر کوئی بھروسہ نہیں رہا تھا اسی لیے اپنی نظریں چرانے لگی
اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ فرمان کی گرفت سے آزاد کروا لیے۔۔۔۔۔

"نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"

کانپتی ہوئی آواز میں کہنے کے ساتھ ابیہا بیڈ سے اپنا موبائل اٹھا کر کھڑی ہو گئی جبکہ اس کی یہ حرکت فرمان کو شک میں مبتلا کر چکی تھی یعنی کوئی بات تو ضرور تھی اور فرمان کو اسی وجہ کو جاننا تھا تبھی اس نے تیزی سے ابیہا کا ہاتھ تھاما اور اسے جانے سے روکا۔۔۔۔

اور اپنا ہاتھ تھام لینے پر ابیہا ساکت سی کھڑی یہ سوچنے لگی کہ فرمان کو اس پر شک تو نہیں ہو گیا ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب فرمان خود بھی کھڑا ہوتے ہوئے ابیہا کے قریب ہوا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس کی گردن سے بال پیچھے کرتے ہوئے وہاں اپنے دہکتے ہوئے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا

اور ساتھ ہی وہ ابیہا کے بالوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا جبکہ
ابیہا خوف کی وجہ سے ہل تک ناپائی اور یوں ہی بت بنی کھڑی رہی۔۔۔۔

نہیں نہیں اب مزید اور نہیں رہ سکتی میں اس خونی درندے کے ساتھ جو "
ایک ریپسٹ کے ساتھ ساتھ قاتل بھی ہے جس کے نزدیک انسانی جان کی
کوئی حیثیت ہی نہیں، غلط تھی میں جو اس مجرم کو سچا مان بیٹھی اور دلی
لگاؤ لگا لیا مگر اب اور نہیں اس وقت اگر میں نے کوئی احتجاج کیا تو یقیناً یہ
مجھے بھی نقصان پہنچائے گا تو صرف آج کی رات اس کی من مانی سہ لیتی
ہوں اور پھر صبح اس سے اور اس کی اس دنیا سے بہت دور چلی جاؤں گی
"میں۔۔۔۔

ابہا دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی جب اچانک فرمان نے یوں ہی اس کی گردن کے بعد کاندھوں کو چومتے ہوئے ابہا کی شرٹ میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اسے پیٹ کی طرف سے مضبوطی سے پکڑ لیا وہیں ابہا اب بھی خاموش تھی بس اس کی سانسوں کی رفتار تیز ہو چکی تھی۔۔۔۔

ابہا کو خاموش پا کر فرمان کو بہت عجیب لگا تبھی اس نے تیزی سے ابہا کا رخ اپنی جانب موڑا اور اسے جانچتی ہوئی نظروں کے ساتھ دیکھتے ہوئے ابہا کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنسا کے اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئے ابہا کے نرم و نازک ہنٹوں کو اپنے ہنٹوں کی قید میں لیے خود کو سیراب کرنے لگا

ساتھ ہی ساتھ اس کا دوسرا ہاتھ ابیہا کی شرٹ کو اتارنے میں مصروف
تھا۔۔۔

کافی دیر تک یہی عمل دہرا کر فرمان نے نرمی سے ابیہا کے لبوں کو آزاد کیا اور
پھر ابیہا کے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا جو آنکھیں بند کیے کھڑی گہری سانسیں
لے رہی تھی۔۔۔۔

کیا بات ہے بیہوش کیوں ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

"نہیں تو۔۔۔۔"

سر کو نفی میں جنبش دیتے ہوئے ابیہا نے فرمان کو تسلی کروانی چاہی مگر
فرمان کو کچھ تو غلط ضرور لگ رہا تھا اور اسے ہی وہ معلوم کرنے کی سعی میں
مصروف تھا۔۔۔۔

الگے ہی پل فرمان نے ابیہا کو اپنی بازوؤں میں اٹھایا اور اسے بیڈ پر لیٹا دیا ساتھ
ہی وہ ابیہا کی شرٹ جو آدھی تو ویسے ہی اتر چکی تھی اسے اتارنے کے بعد
باقی کے لباس کو بھی اس کے وجود سے جدا کر چکا تھا جس پر ابیہا آنکھیں
موندے بھاری سانسوں سے خود کو پرسکون کرنے میں مصروف ہو گئی جبکہ
اپنا موبائل وہ بیڈ پر رکھ کر سرہانے کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ چکی تھی۔۔۔

ایہا کو دیکھتے ہوئے فرمان نے اپنی شرٹ کو بھی اتار کر پھینک دیا اور پھر ایہا کی پنڈلیوں کو چومتے ہوئے وہ اس کی ران تک آیا اور وہاں بھی اپنی محبت کی نشانی چھوڑنے لگا جبکہ ایہا اس کی اس حرکت پر بے چین ہوتی ہوئی آنکھیں موندے لمبی لمبی سانسیں بھرنے لگی۔۔۔۔

ایہا کی سانسوں کی آواز پر فرمان نے اسے دیکھا اور تیزی سے اپنی بیلٹ ڈھیلی کرتا خود ایہا کے اوپر ہوتے ہوئے اس کے وجود پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔۔۔۔

فرمان کی شدتیں سستے ہوئے ابیہا کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے جہاں پہلے اسے فرمان کی قربت میں سکون اور تحفظ محسوس ہوتا تھا آج وہیں اسے خود سے شدید نفرت اور فرمان سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کافی دیر تک فرمان ابیہا سے جدا نا ہوا اور ابیہا بھی خود پر جبر کرتی سب برداشت کرتی رہی اور پھر جب اس کا دل بھر گیا تو وہ ابیہا سے الگ ہو کر بیڈ پر گر گیا۔۔۔۔

اور ابیہا کو کھینچ کر اپنے قریب کرنے کے بعد اس کا سر اپنے سینے پر رکھے فرمان گہری نیند سو گیا جبکہ ابیہا یوں ہی جاگتی رہی اور جب اسے اس بات کا

مکمل یقین ہو گیا کہ فرمان اب گہری نیند میں جا چکا ہے تو وہ آہستہ سے
فرمان سے الگ ہو کے اسے دیکھتے ہوئے بیڈ سے اٹھی اور تیزی سے اپنے
کپڑے لیے ہاتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

لگے 15 منٹ میں ابیہا نہا کر واپس کمرے میں آئی تو اسے فرمان اسی طرح
سوٹا ہوا دیکھائی دیا جس سے ابیہا کو کافی تسلی ہوئی اور وہ آہستہ آہستہ دے
قدموں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی لیکن جلدی کے چکر میں اپنا
موبائل لینا وہ بھول ہی گئی تھی۔۔۔۔

تیزی کے ساتھ ابیہا داخلی دروازے کی طرف گئی اور آہستہ سے دروازہ کھولا
جب اچانک اسے اپنے کاندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو بیہو۔۔۔؟؟؟"

اپنی پشت سے فرمان کی آواز سن کر ابیہا کی سانس خوف سے ایک پل کے
لیے تھم سی گئی تھی۔۔۔۔

،جواب دو مجھے بیہو ،اور یہ سب کچھ تمہیں کس نے سینڈ کیا ہے "

بولو۔۔۔؟؟؟

فرمان کی آواز میں غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا وہ ابیہا کے بیڈ سے اٹھتے ہی نیند سے جاگ گیا تھا مگر تب وہ ابیہا کو باتھروم میں جاتے دیکھ پر سکون رہا جب اچانک اس کی نظر ابیہا کے موبائل پر پڑی تو اسے ابیہا کی وہ حرکت یاد آئی جب ابیہا اپنے موبائل کو اس سے چھپا رہی تھی تبھی اس نے ابیہا کا موبائل ان کیا مگر اس میں موجود تصویریں دیکھ وہ شوکڈ ہو گیا اسے سمجھ ہی تو نہیں آرہی تھی کہ یہ سب ابیہا کو بھیجا کس نے اور کیوں ہے ابھی وہ یہ سب ہی سوچ رہا تھا کہ اچانک باتھروم کا دروازہ کھلتے دیکھ وہ آنکھیں موند گیا اور انتظار کرنے لگا ابیہا کی اگلی حرکت کا لیکن اس کی سوچ کے برعکس جب

ایہا کمرے سے باہر نکل گئی تب فرمان کو اپنے اندر کچھ لٹٹا ہوا محسوس ہوا وہ
کیسے برداشت کرتا کہ اس کی بیہوا سے چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔۔

لیکن اس نے خود کو سنبھالا اور آٹھ کر بغیر شرٹ پہنے کیونکہ وہ تو ایہا باتھ روم
میں چھوڑ آئی تھی خود بھی کمرے سے باہر نکل پڑا اور اب وہ ایہا سے جواب
طلب کر رہا تھا وہیں ایہا جواب تک خاموش کھڑی تھی اس مرتبہ بھرک
اٹھی۔۔۔۔

ہاں جا رہی ہوں میں یہاں سے اور جانے دو مجھے , نہیں رہنا چاہتی میں "

تم جیسے بے رحم وحشی درندے کے ساتھ , خوف آ رہا ہے مجھے تمہارے وجود سے۔۔۔۔

اچھا تو یہ وجہ تھی تمہاری بے رخی کی اب سمجھا میں , دیکھو بیہو میری بات "

"سنو۔۔۔۔

ابیہا کو غصے میں دیکھ کے فرمان خود کو کمپوز کرتے ہوئے ابیہا کے قریب ہوا اور اس کی بازو تھامی وہیں ابیہا تو جیسے پاگل ہو گئی تھی اسی لیے فرمان کے ہاتھوں کو زور زور سے مارتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔۔

"ہاتھ مت لگاؤ مجھے گھٹیا انسان چھوڑو مجھے ---"

ایہا چیختی رہی مگر فرمان اسے کھینچ کر کمرے کی سمت لیجانے لگا وہیں ایہا مسلسل اس کے ہاتھ کو اپنے ناخنوں سے نوچتے ہوئے چھوڑو چھوڑو بولنے کے ساتھ احتجاج کر رہی تھی لیکن فرمان نے اسے کمرے میں لا کر ہی چھوڑا۔۔۔۔

اب کیا مجھے بھی جان سے مارنا چاہتے ہو تم وحشی درندے۔۔۔۔؟؟؟"

ابہا غصے سے چیخ پڑی وہیں فرمان اسے کرب سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس وقت اگر میں نے تمہیں سمجھانا چاہا بھی نا بیہو تو تم کچھ نہیں سمجھو گی " تمہیں سب جھوٹ ہی لگے گا کیونکہ تمہارے دماغ میں میرے خلاف گند بھر دیا گیا ہے اس لیے صبح بات کروں گا تم سے گڈ نائٹ۔۔۔۔

ابہا سے کہنے کے ساتھ ہی فرمان نے کمرے سے نکل کر دروازہ لوک کر دیا جبکہ ابہا زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی لیکن نا اس دروازے کو کھلنا تھا اور نا وہ کھلا۔۔۔۔



صبح کے 9 بجے کا وقت تھا جب فرمان دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا
اس کے ہاتھ میں ابیہا کے لیے گفٹ بھی موجود تھا وہ صبح سویرے ہی ابیہا
کے لیے گفٹ لے کر واپس گھر آیا تھا کہ شاید اس طرح ابیہا اس کی بات کا
یقین کر لے۔۔۔۔

ابہا کو بیڈ پر بیٹھی دیکھ فرمان اسی سمت چل پڑا اور گفٹ کو ابہا کے پیروں
کے پاس رکھ کر خود وہ ابہا کے قریب زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

، کیوں کر رہی ہو بیہو مجھ سے اتنی نفرت ، کیوں یقین نہیں تمہیں مجھ پر "
مت کرو یا اس طرح نہیں برداشت ہو رہا مجھ سے تمہارا یہ رویہ ، تمہاری
"نفرت جان لے رہی ہے میری۔۔۔۔

فرمان سر جھکائے بولے جا رہا تھا وہیں ابہا کی اب اتنا ہو گئی تھی وہ غصے
سے پھٹ پڑی۔۔۔۔

بس کر دیں ملک فرمان بس، کیسے کر لیتے ہیں آپ یہ ڈرامہ، محبت کے " معنوں سے بھی واقف ہیں آپ جو یوں دعویٰ کر رہے ہیں نہیں ہے آپ کو مجھ سے محبت اور نا آپ جیسے انسان کو کسی سے محبت ہو سکتی ہے، اچھا یہ ہی بتا دیں کہ کون تھی وہ جس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے آپ، اس سے بھی تو آپ کو محبت تھی نا تو کیا کیا اس کے ساتھ آپ نے ہاں، نالینے کی صورت میں اس کا ریپ کر کے بے رحمی سے قتل کر دیا آپ نے یہی ہے "آپ کی محبت----

تو اب میرے ساتھ کیا سلوک ہو گا آپ کا کیونکہ مجھے تو حاصل کر چکے ہیں " آپ تو اب کیا کرنے کا ارادہ ہے آپ کا----؟؟؟؟

یہ کیا کہہ رہی ہو بیہو تم یار تمہیں میں ایسا نظر آتا ہوں تمہیں لگتا ہے کہ " میں یہ سب کروں گا اور بھی تمہارے ساتھ , ہاں یہ سچ ہے یار کہ وہ لڑکی مجھے تھوڑی بہت پسند تھی مگر بیہو میں نے نا تو اس کا ریپ کیا ہے اور نا "ہی قتل ----

یار اسے قتل میرے دشمن نے کیا تھا اور اس بات کا الزام مجھ پر لگ گیا " "یہی سچ ہے بیہو ----

ایہا کا ہاتھ تھامے فرمان اسے یقین دلانے لگا مگر ایہا ایک جھٹکے کے ساتھ
اپنا ہاتھ چھڑوا چکی تھی۔۔۔۔

اور ٹیلی ملک فرمان آپ کو کیا پاگل لگتی ہوں میں، جواب بھی آپ کا "
بھروسہ کروں گی، اچھا یہ بتائیں کہ کیا باقی سب جرم بھی آپ کے دشمن
"کرتے آئے ہیں لڑکیوں کا ریپ اور معصوم لوگوں کے قتل بولیں۔۔۔

ایہا کسی طور بھی فرمان کا بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔۔

نہیں یار بیوہاں میں مانتا ہوں کہ کچھ کہنے اور گھٹیا لوگوں کو مجھے مارنا پڑا " لیکن یار میں نے کبھی کسی معصوم کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور کسی لڑکی کو تو آٹکھ اٹھا کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا میں نے ، یار میرے انڈر کام کرنے والوں نے ایسی بچ حرکتیں کی تھیں مگر میں نے انہیں فوراً ان کے انجام تک پہنچا دیا تھا کیونکہ مجھے خود ان جیسوں سے نفرت ہے 'یار تم سمجھو نا مجھے ، میں تمہاری قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جیسا تمہیں بتایا گیا " ہے۔۔۔۔

فرمان نے بولتے ہی کھڑے ہوتے ہوئے ابیہا کے سر کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا جسے ابیہا نے فوراً ہاتھ مار کر ہٹا دیا تھا۔۔۔۔۔

"مت کھائیں میری جھوٹی قسم۔۔۔۔"

"یار بیہو سچ بول رہا ہوں میں اب کیسے یقین دلاؤں تمہیں۔۔۔۔"

فرمان بے چاگی سے بولا تھا۔۔۔۔

اگر سچے ہوتے نا آپ ملک فرمان تو بہت پہلے ہی آپ نے مجھے اپنی " حقیقت بتا دی ہوتی یوں مجھے دھوکے میں نارکھتے آپ , چلیں وہ تو چھوڑیں

میرے بار بار پوچھنے پر بھی آپ نے صرف جھوٹ ہی بولا مجھ سے کیونکہ آپ
"کے دل میں چور تھا، نفرت ہے مجھے آپ سے صرف نفرت۔۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی ابیہا بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کا ارادہ بھاگنے کا تھا جسے
فرمان نے بھانپتے ہوئے ابیہا کی بازو پکڑ کر اسے جانے سے روک لیا۔۔۔۔

بس کر دو بیہو، جھوٹا لگتا ہوں نا میں تمہیں تو ٹھیک ہے مگر یہ سوچوں کہ "
اگر میں اس قسم کا انسان ہوتا تو تمہارے ساتھ نکاح نہیں کرتا کیونکہ تمہارا وجود
"حاصل کرنا میرے لیے ناممکن نہیں تھا۔۔۔۔"

ٹچ مت کریں مجھے اپنے غلیظ ہاتھوں سے , اور نکاح کی بات کر رہے ہیں " آپ تو مجھے کیا علم کے اس کے پیچھے بھی کیا مقصد ہے آپ کا ورنہ آپ "جیسے انسان کوئی کام اپنے فائدے کے بغیر نہیں کرتے۔۔۔۔

ابہا مسلسل اپنے لفظوں کے وار سے فرمان کے دل کو لہو لہان کر رہی تھی جبکہ فرمان نے ابہا کی بات کا جواب دیے بغیر ابہا کو احتجاج کرتے دیکھ اس کی بازو پر اپنی پکڑ مضبوط کر دی اتنی مضبوط کہ ابہا کو اپنی بازو کی ہڈی ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے جانے دو , چھوڑو درد ہو رہا ہے مجھے چھوڑووو۔۔۔۔"

ابہا زور زور سے چیختی فرمان کا ہاتھ اپنی بازو سے ہٹا رہی تھی لیکن فرمان
سنجیدگی سے لہو رنگ آنکھوں کے ساتھ بس ابہا کی آنکھوں میں ہی دیکھے جا رہا
تھا جو اب نم ہو رہی تھیں۔۔۔۔

اتنے احتجاج کے بعد بھی فرمان کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ ابہا نے
روتے ہوئے فرمان کے ہاتھ میں اپنے دانت گاڑ دیئے تب فرمان نے
ابہا کی بازو کو چھوڑا اور اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر دوسرے ہاتھ سے
ابہا کی کمر دبوچ کر اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب کرتے ہوئے
اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت بیہو، بہت مشکل سے میں نے ملک "
فرمان کو سلایا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تمہاری نفرت اسے پھر سے جگا
"دے۔۔۔۔"

سوری یار وہ تمہیں ہرٹ کر دیا مگر یار تم سمجھو نا مجھے، یار تم جو کہو گی وہی "
کروں گا میں جیسا کہوں گی ویسا کروں گا بس تم بھروسہ کر لو میرا، یار دیکھو تو
سہی کہ تمہاری محبت میں کتنا سدھر گیا ہوں میں ورنہ ملک فرمان ایسا تھوڑی
تھا، اور وہ جو لڑکی والا معاملہ ہے بیہو تو یار میرا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے
"بھروسہ کر لو یار میرا۔۔۔۔"

آخر کہاں فرمان اپنی محبت کی آنکھوں میں آنسو برداشت کر سکتا تھا اور وہ بھی
تب جب وجہ اس کی ذات ہو اسی لیے فرمان نے ابیہا کو آزاد کر کے اسے
اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ہلکے سے اس کے بالوں کو سہلاتے اپنا یقین
کروانا چاہا مگر ابیہا اس کی بات مکمل ہوتے ہی اسے خود سے دور کر چکی
تھی۔۔۔۔

ہو گیا، کہہ دیا جو کہنا تھا اب میری بات سنیں، میں صرف اتنا چاہتی ہوں "
کہ یہاں دور چلی جاؤں اتنی دور کہ دوبارہ خواب میں بھی مجھے یہ گھر نظر نا

آئے , گھٹن محسوس ہو رہی ہے مجھے یہاں سانس تک نہیں لے پا رہی ہوں
"میں ٹھیک سے ----"

بس اتنی سی بات بیوہ , ٹھیک ہے یار ہم دونوں دور چلے جاتے ہیں یہاں "
سے جہاں تم کہو وہیں , مجھے کچھ بھی نہیں چاہیے یار کچھ بھی نہیں نایہ
دولت نایہ رتبہ کچھ بھی نہیں , پہلے میں سوچتا تھا کہ دولت ہی انسان کی
زندگی میں سب سے لازمی چیز ہے اس سے کچھ بھی خرید سکتا ہے میں یہاں
تک کہ انسان کو بھی مگر اب معلوم ہوا مجھے کہ دولت سے کچھ نہیں ملتا بیوہ نا
محبت نا توجہ نا سکون کچھ بھی نہیں , غلط ثابت ہو گیا ہوں میں بیوہ , تم سن
"رہی ہو نا یار کچھ تو بولو ----"

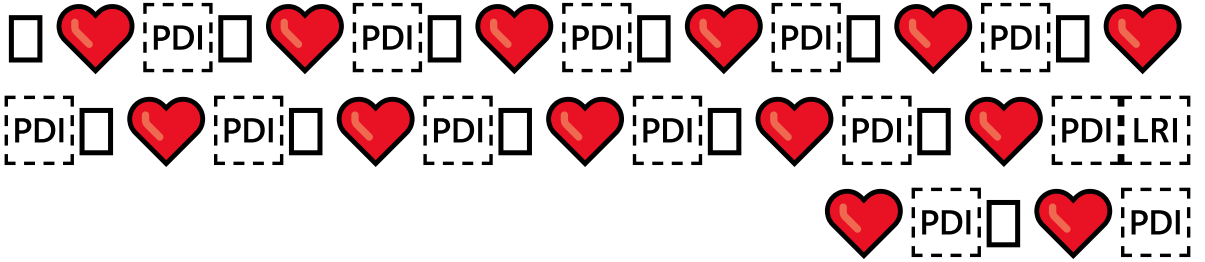
ابہا کی بات سنتے ہی فرمان فوراً اپنی دلی کیفیت اسے بتانے لگا لیکن ابہا
ویسے ہی سنجیدہ رہی۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا اکیلا چھوڑ دیں مجھے۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی ابہا اپنا رخ موڑ گئی اور ابہا کو ایسے کرتے دیکھ فرمان نے
پھر سے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو بیہو بکواس کر رہا ہوں میں، کتا بنا کر رکھ دیا ہے
تم نے مجھے صبح شام تمہارے آگے پیچھے گھومتا رہتا ہوں جو کہتی ہو وہ کرتا ہوں
ورنہ جانتی ہو ناکہ کیسے لوگ تمہرے کانپتے ہیں میرے نام سے بھی اور ایک
تم ہو جس کے نکھرے ہی نہیں پائے جاتے، بس بہت ہو گیا بہت کر لیا
برداشت اب اور نہیں، تمہارے اس شاہ دل نے ہی بھڑکایا ہے نا تمہیں
میرے خلاف کیونکہ اس کے سوا تو کسی کے پاس یہ ثبوت نہیں تھے، اس
کا تو کچھ کرنا ہی پڑے گا مجھے جو دوسروں کی زندگی میں آگ لگاتا پھر رہا
ہے۔۔۔۔۔

غصے سے دانت پیستے ہوئے اپنی بات کہہ کر فرمان یوں ہی سنجیدگی سے ابہا
سے الگ ہو کر کمرے سے باہر نکل گیا مگر وہ دروازہ لوک کرنا نہیں بھولا تھا
وہیں ابہا نفرت سے اس کی پشت دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔



صبح کے 7 بجے شاہ دل کی آنکھ کھلی تھی وہ رات کو لاؤنج میں موجود صوفے پر
ہی سو گیا تھا اور اب جب وہ نیند سے بیدار ہوا تو اسے سب سے پہلا خیال
سارہ کا ہی آیا جو رات سے بھوکی سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

جلدی سے صوفے سے اٹھ کر شاہ دل کچن میں گھسا اور سارہ کے لیے ناشتہ
بنانے لگا۔۔۔

تیزی سے بیڈ کے ساتھ آملیٹ بنائے وہ ٹرے میں سجا کر اپنے کمرے کی
سمت چل پڑا اور ہلکا سا نوک کر کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے سارہ بیڈ پر
سوئی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔

صبح کے 7 بجے تک سارہ کو سوتے دیکھ اسے کچھ عجیب تو لگا لیکن سارہ کی طبیعت کے متعلق سوچتے ہوئے اسے کچھ تسلی ہوئی اور وہ دبے قدموں کے ساتھ بیڈ کے قریب آیا اور ٹرے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔

اور پھر وہ سارہ کو دیکھنے لگا جو بے خبر سو رہی تھی سارہ کو دیکھ کر اسے ایک مرتبہ پھر سے اپنے اندر کچھ الگ سا محسوس ہوا سارہ کے لیے کوئی خاص احساس جسے وہ قبول کرنا نہیں چاہتا تھا اسی لیے وہ سارہ کو آواز دے کر اٹھانے لگا تاکہ اپنی نگرانی میں وہ سارہ کو بچی کچی میڈسن دے کر خود پولیس اسٹیشن چلا جائے۔۔۔۔

سارہ کو دو دفعہ پکارنے پر بھی جب وہ نا اٹھی تو شاہ دل کو فکر ستانے لگی آخر
کیا ہو گیا تھا اسے جو وہ ہوش میں نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

تیزی سے بیڈ پر بیٹھ کر شاہ دل سارہ کا کاندھا ہلاتے ہوئے اسے پھر سے
جگانے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ ابھی بھی بے سدھ سی پڑی تھی تبھی
پریشانی سے ہر بڑاتے ہوئے شاہ دل تیزی سے کچن میں گیا اور گلاس میں
پانی لیے واپس کمرے میں آگیا۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی وہ بیڈ کے پاس گیا اور وہاں موجود سارہ کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے اسے ہوش دلانے لگا جس میں وہ کامیاب ہو بھی گیا کیونکہ کھانستے ہوئے گہری گہری سانسیں لیتے سارہ ہوش میں آ گئی تھی۔۔۔

سارہ کو کھانستے اور مشکل سے سانس لیتے دیکھ شاہ دل اس کے قریب ہوا اور اس کے منہ پر موجود پانی کے چھینٹوں کو اسی کے دوپٹے کی مدد سے صاف کرنے لگا جب اچانک اس کا ہاتھ سارہ کے گال سے ٹکرایا اور اسے معلوم ہوا کہ سارہ کو تو بہت تیزی بخار ہے۔۔۔۔

تمہیں بخار کب سے ہے۔۔۔؟؟؟

سارہ کی پیشانی کے بعد نبض کو چھوتے ہوئے شاہ دل نے نرمی سے پوچھا تو
سارہ آنکھیں بند کرنے لگی۔۔۔۔

"کل سے۔۔۔"

سارہ کی آواز بہت دھیمی تھی جسے بامشکل شاہ دل سن پایا تھا۔۔۔۔

او ہو تو بتانا چاہیے تمہارا تمہیں، اچھا یہ تھوڑا سا کچھ کھا کر میڈیسن لے لو " اور پھر بھی اگر آرام نہ آیا تو شام کو ڈاکٹر کے پاس چلیں گے۔۔۔۔

سارہ کی اس حالت سے تکلیف کے ساتھ بے چینی سی محسوس ہوئی تھی شاہ دل کو ساتھ ہی اس کا دل سارہ کو اپنے قریب کر کے سینے سے لگانے کے بعد اسے پرسکون کرنے کو کر رہا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا بہت مشکل کے ساتھ شاہ دل نے خود پر جبر کیا اور سارہ کے چہرے سے نظریں چراتا ہوا اسے ناشتہ کروانے لگا جسے سارہ نے دو تین نوالوں کے بعد کھانے سے منع کر دیا تھا تب شاہ دل نے

یوں ہی اس سے نظریں چراتے ہوئے سارہ کو بخار کی دوا دی اور آرام کرنے
کی ہدایت دیتا خود کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس کا دل تو نہیں کر رہا تھا مگر اسے پولیس اسٹیشن جانا بھی لازمی تھا اب
اس کی نوکری ہی ایسی تھی اسی لیے وہ اداس دل کے ساتھ دوسرے کمرے
میں جا کے تیار ہونے لگا اور بغیر کچھ کھائے پیئے پولیس اسٹیشن کے لیے
نکل پڑا۔۔۔۔



شدید غصے کی حالت میں فرمان نے گھر سے نکل کر گاڑی سٹارٹ کر دی اور پولیس اسٹیشن کی جانب بڑھنے لگا اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ آج شاہ دل کا قتل ہی کر دیتا کیونکہ وہ اپنا خود سے ہی کیا ہوا وعدہ بھلا کیسے توڑ دیتا کہ وہ اب سے کسی کو قتل نہیں کرے گا ورنہ آج اگر پہلے والا ملک فرمان ہوتا تو یقیناً شاہ دل آج اس دنیا سے لازمی کوچ کر گیا ہوتا۔۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب فرمان کو اس قدر غصے سے جاتا دیکھ امجد کو پریشانی نے آن گھیرا تبھی وہ بھی تیزی سے رکشے میں بیٹھ کر فرمان کا پیچھا کرنے لگا کیونکہ

گاڑی کی چابی تو اس کے پاس ہوتی تھی نہیں اور بغیر فرمان کی اجازت کے
وہ گھر سے گاڑی کی چابی اٹھا نہیں سکتا تھا۔۔۔

پولیس اسٹیشن پہنچ کر فرمان فوراً گاڑی سے اتر اور غصے سے دروازہ بند کرتے
ہوئے تیزی سے قدم اٹھاتا سیدھا شاہ دل کے آفس میں گھس گیا۔۔۔

آفس میں آتے ہی فرمان تیش میں شاہ دل کے پاس گیا اور لہو رنگ آنکھوں
کے ساتھ کرسی پر بیٹھے شاہ دل کو گریبان سے پکڑ کر اٹھانے کے بعد زور
سے دھکا دیا جس کے نتیجے میں شاہ دل گرتے گرتے بچا کیونکہ وہ دیوار سے
ٹکرا کر خود کو سنبھال چکا تھا۔۔۔

تو کیا سمجھتا ہے کہ میری بیوی کو میرے خلاف بھڑکائے گا اور میں تجھے "

چھوڑ دوں گا بول، آج تیری وجہ سے میری بیہو کی نظروں میں بے اعتباری دیکھی ہے میں نے، ناپسندیدگی محسوس کی ہے میں نے، دل تو کر رہا ہے کہ عبرت ناک موت دوں تجھے مگر نہیں کر سکتا ایسے اپنی بیہو کے لیے، خیر کرنے کو تو اور بھی بہت کچھ ہے جو میں کروں گا بھی، اگر دوبارہ غلطی سے بھی تو مجھے میری بیہو کے ارد گرد بھی دیکھائی دیا تو میں تیری بیوی کے ساتھ وہ کروں گا جس کا تو نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوگا، وعدہ میں نے قتل نا "کرنے کا کیا ہے باقی سب کاموں کا نہیں سمجھا تو۔۔۔۔"

شہادت کی انگلی اٹھائے شاہ دل کو کہتے ہوئے فرمان نے زور سے ایک ٹھوکر
اپنے قریب پڑی شاہ دل کی کرسی کو ماری اور کسی آندھی طوفان کی طرح وہاں
سے نکل گیا جبکہ فرمان کو باہر آتا دیکھ سبھی پولیس اسٹیشن کا سٹاف خوفزدہ
ہو گیا تھا کسی ایک میں بھی فرمان سے الجھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

اس وقت فرمان کا چہرہ ہی اس قدر خوفناک ہوا پڑا تھا کہ کسی کی بھی ہمت نا
ہوئی اسے کچھ کہنے کی مگر جیسے ہی فرمان پولیس اسٹیشن سے باہر نکلا تو اسے
امجد اپنی سمت آتا دیکھائی دیا۔۔۔

صاحب جی کیا ہ۔۔۔۔؟؟؟

"اڈے پر چل۔۔۔۔"

لو رنگ آنکھوں کے ساتھ اپنی گاڑی کی سمت دیکھتے ہوئے فرمان بولا۔۔۔۔

"مگر صاحب جی۔۔۔۔"

"سمجھ نہیں آئی تجھے، مت بھول کہ کس سے سوال کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔"

فرمان غصے سے دھاڑا تو امجد معافی مانگ کر گاڑی کی طرف چلنے لگا اور اسے
جاتا دیکھ فرمان نے بھی چلنا شروع کر دیا۔۔۔۔

فرمان کے گاڑی میں بیٹھتے ہی امجد نے گاڑی سٹارٹ کر دی اور ان کے
اڈے کی طرف جانے لگا جہاں وہ ہمیشہ برے کام ہی کیا کرتے تھے جن
میں شراب قتل اور نا جانے کیا کچھ ہوتا تھا۔۔۔



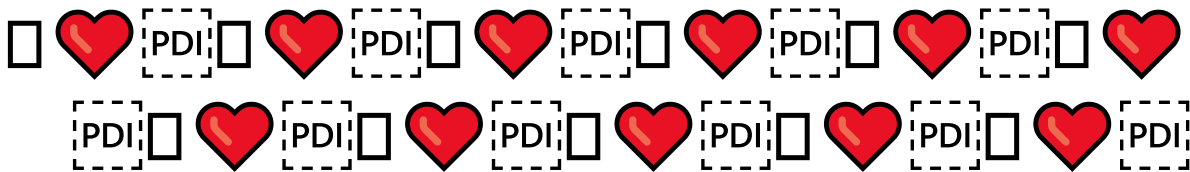
فرمان کے آفس سے نکل جانے کی کافی دیر بعد تک شاہ دل ایک ہی پوزیشن
میں کھڑا رہا تھا سارہ کے متعلق ملنے والی دھمکی اسے حیران پریشان اور سکتہ
طاری کر گئی تھی۔۔۔۔

مگر اب جا کر وہ ان تمام احساسات سے نکل کر شدید غصہ اختیار کر گیا اور
ساتھ ہی اس کا دماغ غصے کی زیادتی سے پھٹنے کے قریب ہونے لگا۔۔۔۔

سالہ دو ٹکے کا گنڈہ تیری اتنی اوقات کہ تو مجھے دھمکی دے، میری بیوی "
کے متعلق بات بھی کرے، تو کیا سمجھتا ہے کہ میرے ہی آفس آکر تو

میری ہی بے عزتی کرے گا اور میں سب چپ چاپ برداشت بھی کر لوں گا
نہیں نہیں ملک فرمان بہت دیکھ اور برداشت کر لی تیری گنڈہ گردی اب تو،
"دیکھ کہ میں کیا کچھ کرتا ہوں تیرے ساتھ۔۔۔۔۔"

فرمان کا تصور کرتے ہوئے شاہ دل نے نفرت سے کہا اور پھر اپنے آفس سے
باہر نکل کر گاڑی سٹارٹ کر دی ارادہ اس کا سارہ کے پاس جانے کا تھا



رات کے 9 بج رہے تھے جب فرمان اپنے اڈے پر بیٹھا ڈرنک پر ڈرنک کیے
جا رہا تھا آج وہ خود سے کیا ایک وعدہ تو توڑ ہی چکا تھا وجہ صرف ابیہا کی خود
سے برتا گیا رویہ اور نفرت تھی جو فرمان کے لیے ناقابل برداشت ثابت ہو رہی
تھی اسی لیے وہ خود سے بھی غافل ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

صاحب جی اتنے دنوں بعد آپ پی رہے ہیں وہ بھی اتنی زیادہ مجھے لگتا "
"ہے کہ سب آپ بس کریں جی۔۔۔۔"

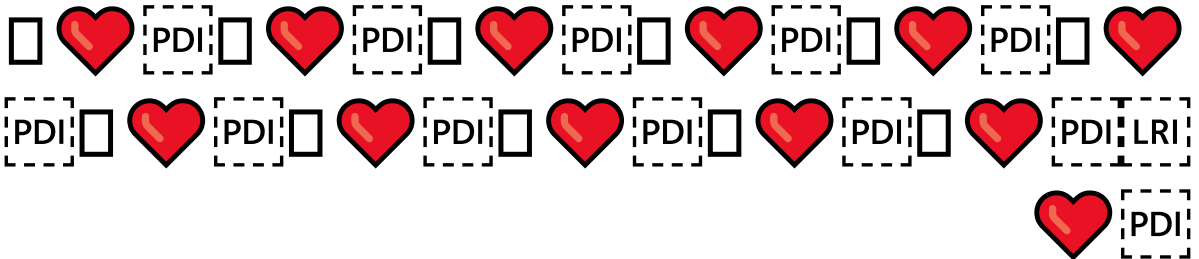
فرمان کی بگڑتی حالت دیکھ کر امجد نے اسے منع کرنا چاہا مگر فرمان اس کے
ٹوکنے پر بھڑک ہی تو اٹھا تھا۔۔۔۔

اب تو مجھے بتائے گا کہ کیا کرنا چاہیے مجھے اور کیا نہیں، مجھے روکنے کی تو "
نے ہمت بھی کیسے کی۔۔۔۔؟؟؟

تجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاہیے، اپنے کام سے کام رکھ اور "

"چپ رہ۔۔۔۔"

امجد کو جھڑک کر فرمان پھر سے ڈنک کرنے لگا اور جب اس کی ہمت جواب
دینے لگی تو وہ گھر جانے کے لیے کھڑا ہو گیا مگر اگلے ہی پل وہ لڑکھڑا کر
گرنے لگا تب تیزی سے بڑھ کر امجد نے اسے سنبھالا اور سہارا دیے گاڑی
میں بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔



اگلے 15 منٹ بعد امجد نے گاڑی گھر کی پورچ میں روکی اور پھر خود باہر نکل کر فرمان کی طرف کا دروازہ کھولے اسے سہارا دے کر گھر میں داخل ہونے لگا۔۔۔۔

"تو جا , چلا جاؤں گا میں۔۔۔۔"

گھر میں قدم رکھتے ہی فرمان نے امجد سے الگ ہو کر اسے جانے کا حکم دیا اور خود اپنی بند ہو رہی آنکھوں کو زبردستی کھولتے ہوئے چلنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

بیہو بیہو کہاں ہو تم۔۔۔؟؟؟"

نشے میں چور اپنے دماغ میں موجود ایک کی خیال جو ابہا کا تھا اس کے ساتھ
فرمان سب کچھ بھلائے ابہا کو اونچی آواز میں پکارنے لگا۔۔۔۔

ارے یار بیہو تو روم میں لوکھے ہاں وہیں توھے وہ , اوھو , بیہو میں آ"
"رہا ہوں یار۔۔۔۔

اچانک فرمان کو صبح کی بات یاد آئی جب وہ ابیہا کو کمرے میں بند کر کے گیا
تھا تو وہ ڈولتے ہوئے ابیہا کے کمرے کی طرف چل پڑا اور یوں ہی زبردستی
اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے دروازہ کھولنے لگا۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر ابیہا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی وہ نیند سے بیدار
ہو گئی اور دروازے کی طرف اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"بیہو مائے پرنسس۔۔۔۔"

ابہا کو بیڈ پر بیٹھتے دیکھ فرمان تیزی سے اس کی سمت بڑھا جس کے چکر میں وہ بیڈ سے کچھ فاصلے پر گر گیا اور زمین پر ہی بیٹھ کر مسکراتے ہوئے ابہا کو دیکھنے لگا جبکہ فرمان کو اپنے قریب آتے دیکھ ابہا کی پیشانی پر کئی بل پڑ گئے تھے۔۔۔۔

"اب کیا مسئلہ ہے آپ کا، کیوں آئیں ہیں یہاں۔۔۔۔"

"ابھی تک اس شاہ دل کا جادو تم پر سے ختم نہیں ہوا نا بیہو۔۔۔۔۔"

ابہا کا کاٹ دار لہجہ فرمان کو شدید تکلیف دینے کا باعث بنا تھا۔۔۔۔۔

بلو اس بنء كرس اٲنى سمآهے ,ءكها ءى نا آٲ نے اٲنى اصللء ءو آٲ "

ءقلء مل همل ءرامه ءها نا وه سب اآهے بننے كا ,ءرنك كى هے نا آٲ نے

اسى لىء نفء هے مآهے آٲ سه شءلء نفء ,اك انءهائى بے رءم اور گھٹلا ,

"شءص همل آٲ ----"

ابها كے هر انءاز نفء سه بهرٲور ءها مكر فرمان كو ءو ءلسے كآه سنائى هى نهمل

ءے رها ءها وه لىسه هى زممل ٲر آلى ٲالى مارے بملٹا آنكهول مل ءمع هو

رھے آنسو كے ساءه بس آٲ آٲ ابها كو هى ءلكھے ءا رها ءها ----

بیہوا بھی بھی تمہیں اس شاہ دل سے محبت ہے نا , صحیح کہہ رہا ہوں نا "
میں تبھی تو اس نے صرف ایک دفعہ میرے متعلق بلکواس کی اور تم نے
فوراً یقین کر لیا , یار کتنا بے وقوف ہوں نا میں جو یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ تم بھی
مجھے چاہیے لگی ہو تمہارے لیے بھی میں اہمیت رکھتا ہوں جبکہ ایسا تو کبھی
کچھ تھا ہی نہیں , تمہیں تو کبھی میں پسند تک نہیں تھا تو محبت تو پھر بھی
بہت دور کی بات ہے , اسی وجہ سے بیہو صرف اسی وجہ سے تمہیں میرے
سچ پر بھی بھروسہ نہیں ہو رہا , کتنا بد نصیب ہوں نا میں بیہو جسے کبھی کسی
"کی محبت ملی ہی نہیں اور نا کبھی ملے گی ----"

ابہا کو دیکھتے ہوئے فرمان اپنے دلی جذبات اس کے سامنے عیاں کر رہا تھا
اور اس دوران اس کی آنکھیں مکمل آنسوؤں سے بھیک چلی تھیں مگر ابہا کو
اس پر پھر بھی ترس نا آیا اسے یہ سب بھی فرمان کا ڈرامہ ہی لگ رہا
تھا۔۔۔۔

کافی دیر تک ابہا کے جواب کا انتظار کرنے کے بعد فرمان نے بے دردی
سے اپنی آنکھیں رگڑیں اور پھر سرخ آنکھوں کے ساتھ جو رونے کے باعث ہو
چکیں تھیں ان سے ابہا کو دیکھنے لگا جو اس وقت رخ پھیرے بیٹھی
تھی۔۔۔۔

بہت کر لیں تیری منتیں بہت کر لیا خود کو تیرے پیچھے ذلیل اب بس اور " نہیں , یار خود کو پورے کا پورا بدل دیا صرف تیرے لیے مگر تجھے قدر ہی نہیں میری , کیوں کیوں ہاں کیوں بول , تو چاہتی تو اپنی محبت سے بدل سکتی تھی نا مجھے قسم خدا کی سب کچھ چھوڑ دیتا میں مگر نہیں تو نے خود غرضی دیکھائی اور مجھے میرے حال پر چھوڑ کر جانے کا سوچا , کیونکہ تجھے میں کبھی پسند ہی نہیں تھا , تجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا نا کہ تیری جدائی میں میں جیوں یا پل پل "مروں----

کرب کی انتہا کے ساتھ فرمان ایہا کو نظروں کے حصار میں لیے بول رہا تھا جبکہ فرمان کی باتوں پر ایہا آنکھوں میں آنے والی ہلکی سی نمی کے ساتھ اسے

دیکھنے لگی اور بھلا فرمان ابہا کو روتے ہوئے کیسے برداشت کر لیتا تبھی وہ فوراً تمام غصہ اور ناراضگی بھلائے کھستے ہوئے ابہا کے قریب ہوا اور اس کے پیروں کے پاس زمین پر بیٹھتے ہوئے چہرہ اوپر کیے ابہا کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

بیہو پلیز یاں بتاؤ نا کہ میں ایسا کیا کروں کہ تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو " جائے , ویسی محبت جیسی تمہیں اس شاہ دل سے ہے , سچی والی محبت جس میں بھروسہ بھی شامل ہو , بولو نا بیہو , میں قسم کھاتا ہوں وہ سب کروں گا صرف تمہاری محبت پانے کے لیے , مکمل تبدیل ہو جاؤں گا کوئی پہچان ہی نہیں پائے گا کہ میں وہی ملک فرمان ہوں , کچھ تو کہوں بیہو , خاموش مت رہو پلیز زز۔۔۔۔۔

فرمان انکھیوں میں ڈھیروں امید کے دیے جلائے ابیہا کو دیکھ کر سوال کر رہا
تھا جبکہ ابیہا نفرت سے اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

آپ جیسے شخص نا تو کبھی بدل سکتے ہیں اور نا ہی کسی کی محبت کے لائق "
ہوتے ہیں , کیونکہ عادت ضرور بدلی جا سکتی ہے مگر فطرت نہیں , اور جرم
کرنا فطرت ہے آپ کی , ارے میری ہی کیا آپ تو کسی جانور کی بھی محبت
"ڈیزرو نہیں کرتے , پھر مجھ سے کیا امید ہے آپ کو۔۔۔۔"

ابہا انتہائی حقارت سے بولی تھی اور ابہا کا یہ انداز دیکھ کر فرمان کا پارہ چڑھنا
پھر سے شروع ہو گیا اور اسی غصے میں اس نے زور سے اپنا ہاتھ زمین پر
مارا اور پھر زور سے قہقہہ لگانے لگا جیسے اپنی ہی تکلیف پر ہنس رہا ہو۔۔۔۔

ہاھاھا بیہو بیہو بیہو , صحیح کہا تم نے بہت برا ہوں میں , مگر ابہا جان اب "

تک تم نے صرف وہ فرمان دیکھا ہے جو دل و جان سے تم پر مرتا تھا جس
کے جینے کی وجہ ہی تم بن گئی تھی مگر تم نے اس کی محبت کے ساتھ ساتھ
اس کو بھی ذلیل اور رسوا کیا , نہیں چاہیے نا تمہیں نا میری محبت نا دیوانگی کچھ
بھی نہیں چاہیے تو ٹھیک ہے ہمیشہ رہنا تو تمہیں ادھر ہی ہے مگر اب وہ

ملک فرمان تمہارے ساتھ ہو گا جس کا غصہ تک تم برداشت نہیں کر پاؤ گی
"نفرت تو بہت دور کی چیز ہے۔۔۔۔"

اچھا کیا کرو گے تم , جان سے مار دو گے مجھے جیسے اس لڑکی کو مارا"
"تھا۔۔۔۔"

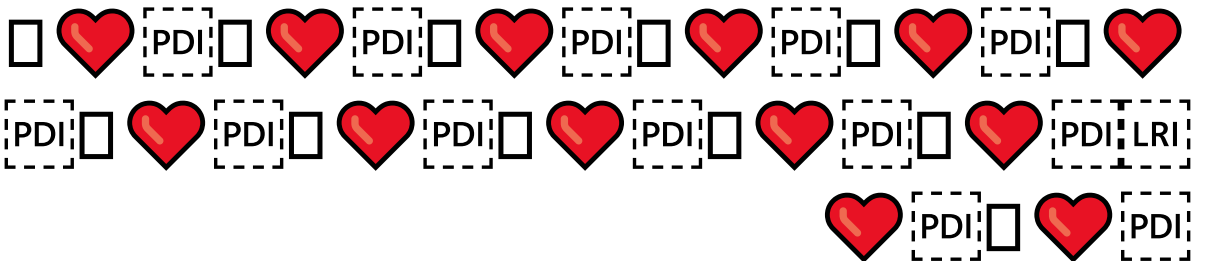
فرمان کی بات کاٹتے ہوئے ابیہا زور سے چیخنی تھی جبکہ اس کی بات سنتے ہی
فرمان تیش سے اٹھا اور ایک زور کا تھپڑ ابیہا کے منہ پر مار دیا۔۔۔۔

کتنی بار بولا ہے تجھے نہیں مارا میں نے اسے, سمجھ نہیں آتی تجھے پاگل "
ہے کیا, اور رہ گئی تجھے مارنے کی بات تو اگر تجھے مرنا ہی ہوتا تو اپنا مقصد پورا
کر کے تجھے تبھی مار دیتا جب تجھے تیری مہندی کی رات کدُنپ کیا تھا میں
نے, کیا کر لیتی تو یا کوئی اور روک پاتے مجھے, یا کچھ بگاڑ پاتے میرا نہیں کر
پاتے, دوبارہ اگر غلطی سے بھی تو نے یہ بکواس کی تو بے زبان بیوی سے کوئی
"مسئلہ نہیں ہو گا مجھے"۔۔۔۔

غصے سے کہنے کے ساتھ ہی فرمان لمبے لمبے سانس لیتا کمرے سے باہر نکل
گیا جبکہ ایسا اس کے جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

"یا اللہ میری مدد کریں اور بچا لیں مجھے اس درندے سے۔۔۔۔"

دل ہی دل میں دعائیں کرتے ہوئے ابھیایوں ہی روتی رہی مگر اس دعا کو
قبول کرنا یا نا کرنا تو اللہ کے اختیار میں تھا وہی تو جانتے ہیں کہ انسان کے
لیے کیا بہتر ہے۔۔۔۔



شاہ دل آج شام کے 5 بجے ہی گھر واپس لوٹ آیا تھا وجہ سارہ کی صبح کی
خراب طبیعت تھی۔۔۔۔

گاڑی سے نکل کر تیزی سے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا اور جیسے ہی
دروازہ کھول کر دیکھا تو اسے سارہ بیڈ پر بیٹھی کتاب پڑھتی ہوئی دیکھائی
دی۔۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔۔؟؟؟"

سارہ کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے شاہ دل نے سوال کیا تو سارہ نے
بغیر اسے دیکھے جی بہتر ہے بول دیا۔۔۔۔

وہ کتاب پڑھنے میں اتنی مصروف تھی کہ شاہ دل کو مکمل نظر انداز کر رہی تھی
جیسے وہ ادھر موجود ہی نا ہو جبکہ سارہ کا خود کو اگنور کرنا شاہ دل کو بہت برا لگا
اور وہ بھی خود کو مصروف ظاہر کرنے کے لئے کتاب اٹھا کر اسے پڑھنے کی
کوشش کرنے لگا لیکن اس کا دھیان پورا سارہ میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

سنیے شاہ ایک کام ہے آپ سے، کیا آپ وہ کر دیں گے۔۔۔۔؟؟؟ "

کتاب کو بند کرتے ہوئے شاہ دل کو دیکھتے سارہ نے کہا تو شاہ دل کتاب پر
سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

ہممم جلدی بولو کیا کام ہے۔۔۔؟؟؟"

واپس سے کتاب کو دیکھتے شاہ دل نے جواب دیا تو سارہ اپنی کمر کے پیچھے تکیہ
رکھتے ہوئی سیدھی بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ شاہ اصل میں نا مجھے کافی دن ہو گئے ہیں میں نہائی تک نہیں ہوں " اور مجھے خود سے بہت نفرت آرہی ہے تو۔۔۔۔

اور ہیلو پہلی بات تو یہ کہ ان تین دنوں کو تم کافی رہنا بند کرو , یار تم تو " ایسے بیہو کر رہی ہو جیسے سال گزر گیا ہو تمہیں نہالے ہوئے۔۔۔۔

سارہ کی بات کو راستے میں ہی کاٹتے شاہ دل نے اسے ہلکا سا ڈانٹ دیا جبکہ سارہ تو اس کی سال والی بات پر ہی شوکڈ ہو گئی تھی۔۔۔۔

اسلہ شاہ کیا کہہ رہے ہیں آپ , میں ڈیلی نہاتی ہوں اور میرے لیے یہ "
تین دن بھی سال سے بڑھ کر ہیں آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ مجھے کیسے
"محسوس ہو رہا ہے ----

تو یار اب تم کیا چاہتی ہو کہ تمہیں نہلاؤں بھی میں ----؟؟؟ "

ایک آئی برو اٹھا کر سارہ کو دیکھتے شاہ دل نے سوال کیا تو سارہ تیزی سے سر
کو نفی میں ہلانے لگی ----

ارے نہیں نہیں شاہ , میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ آپ مجھے صرف باتھ "
"روم تک چھوڑ دیں باقی سب میں خود کر لوں گی۔۔۔۔

صحیح سے اٹھا تو جاتا نہیں ہے نہاؤ گی کیسی۔۔۔۔؟؟؟ "

سارہ کی بات کو نظر انداز کرتے شاہ دل نے سوال کیا۔۔۔

"میں کر لوں گی سب شاہ بس پلیز آپ اتنی سی مدد کر دیں میری۔۔۔۔ "

"اچھا اچھا کو تھوڑی دیر۔۔۔"

سارہ کو ویٹ کرنے کا کہتے شاہ دل اپنی یونیفارم کی کف فولڈ کرنے لگا اور پھر
سارہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی گود میں اٹھایا اور باتھ روم کے قریب
لے جا کر زمین پر اتار دیا۔۔۔۔

زمین پر پاؤں رکھتے ہی سارہ باتھ روم کا دروازہ کھولے اندر قدم رکھنے لگی جب
اچانک وہ بری طرح چکرا گئی اور گرنے لگی جب تیزی سے شاہ دل نے آگے
کو بڑھا کر اسے سنبھال لیا۔۔۔۔

گر جاتی نا ابھی اور چوٹ لگ جاتی ,بتاؤ اب ایسی حالت میں نہاؤ گی "

کیسے ----؟؟؟

منٹوں میں شاہ دل کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات چھا گئے تھے جو سارہ
سے مخفی نارہ سکے ----

اب اتنا کر دیا ہے تو پلیز تھوڑی سی اور مدد کر دیں آپ مجھے باتھ روم میں "

"بیٹھا دیں میں گیلے کپڑے سے اپنے جسم کو صاف کر لوں گی ----

نظریں جھکائے سارہ نے کہا ----

"یار تو سیدھی طرح ہی کہہ دو ناکہ میں ہی سب کام کر دوں۔۔۔۔"

"نہیں میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔۔۔"

"ہاں ہاں تم نے کب کہا وہ تو میں ہی سب سمجھ جاتا ہوں۔۔۔۔"

سارہ کو ایک مرتبہ پھر سے اپنی گود میں اٹھائے شاہ دل نے ہاتھ روم میں
قدم رکھا اور سارہ کو لے جا کر ہاتھ ٹب کے اوپر بیٹھا دیا۔۔۔۔

اور خود سارہ کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے اسی دوپٹے کو لیے اسے گایا کرنے
کے بعد اس کی بازو کو صاف کرنے لگا اور پھر گردن کو صاف کرتے ہوئے
اچانک اس کی نظر سارہ کے سینے پر پڑی جب اسے اپنے اندر کچھ عجیب سا
ہوتا محسوس ہوا اور وہ فوراً اپنی نظریں پھیر گیا۔۔۔۔

سارہ بھی اس کی نظروں کو محسوس کر چکی تھی اسی لیے شاہ دل کے ہاتھ
سے دوپٹہ لینے لگی۔۔۔۔

"میں خود کر لوں گی شاہ , بس اب پاؤں اور ٹانگیں ہی رہ گئی ہیں۔۔۔۔"

شاہ دل کو دیکھتے ہوئے سارہ بولی تو شاہ دل خود کو کمپوز کرتے سارہ کو دیکھنے
لگا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کرتے خود سارہ کی نرم و نازک سفید
ٹانگیں پجامہ اوپر کر کے صاف کرنے لگا جب لگے ہی پل سارہ کا قہقہہ پورے
باتھ روم میں گونج اٹھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ "

سارہ کو ہنستے دیکھ شاہ دل نے سوال کیا۔۔۔۔

"وہ وہ مجھے بہت گدگدی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

"ایسے کیسے تمہیں گدگدی ہو رہی ہے مجھے تو نہیں ہوتی۔۔۔۔"

سارہ کی بات سننے ہی شاہ دل تیزی سے بولا۔۔۔۔

"لیکن مجھے ہوتی ہے نا شاہ پلیز آپ یہاں پر صاف مت کریں۔۔۔۔"

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے سرخ چہرے کے ساتھ ہنستے سارہ با مشکل بول پائی
تمھی اور سارہ کو اس طرح ہنستے دیکھ شاہ دل کو بھی نا جانے کیسے شرارت
سو جھی جس پر وہ عمل بھی کرنے لگا۔۔۔۔

"اچھا سچ میں، پھر تو تمہیں یہاں بھی گدگدی ہوتی ہوگی۔۔۔۔"

دوپٹے کو سائیڈ پر رکھ کر شاہ دل سارہ کی گردن پر گدگدی کرتے ہوئے اس
سے پوچھنے لگا جبکہ سارہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔۔

"شاہ شاہ پلیز مت کریں میں مر جاؤں گی۔۔۔۔"

مسلسل ہنستے ہوئے ہاتھ لمبا کیے ٹوٹی کو کھول کر اس میں سے پانی لے
کے شاہ دل پر پھینکتے ہوئے سارہ اسے منع کرنے لگی مگر اب شاہ دل بھی
جوش میں آچکا تھا اسی لیے بغیر کسی چیز کی پرواہ کیے وہ اب کی دفعہ سارہ
کے پیٹ پر گدگدی کرنے لگا جب اچانک سارہ جو ہاتھ ٹب کے اوپر سائیڈ پر
بیٹھی ہوئی تھی اب ہنستے ہوئے ہاتھ ٹب کے اندر گر گئی اور اسے گرتے
دیکھ شاہ دل بھی ہاتھ ٹب کے اندر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"شاہ پلیز اب بس کر دیں۔۔۔۔"

اپنے گالوں کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے سارہ ہنس رہے شاہ دل کی باقاعدہ
منت کرنے لگی تو اس نگ بھی ہنس کر ٹھیک ہے کہہ دیا۔۔۔۔

"شاہ آپ کو پتہ ہے کہ آج میں کتنے دنوں بعد اتنا زیادہ ہنسی ہوں۔۔۔۔"

اپنے گھٹنوں کے گرد بازو باندھتے ہوئے شاہ دل کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر
سارہ نے اسے حقیقت بتائی جبکہ شاہ دل ایک آئی برو اٹھائے اسے گھورنے
لگا۔۔۔۔

او ہیلو میڈم مطلب کیا ہے تمہارا کی میں سرڑو ہوں جس کی صحبت میں تم "

"کبھی ہنسی تک نہیں۔۔۔۔"

"نہیں نہیں شاہ میرا مطلب یہ تو نہیں تھا۔۔۔۔"

سارہ فوراً ہی تو پریشان ہو گئی تھی اور اسے پریشان ہوتے دیکھ شاہ دل ہنسے

لگا تب جا کر سارہ تھوڑی ریلیکس ہوئی۔۔۔۔

ارے لڑکی تمہیں کیا پتہ کہ کتنا فنی ہوں میں , اچھا ایک جاک سناتا ہوں "

"تمہیں دیکھنا ہنس ہنس کر پاگل ہو جاؤ گی تم۔۔۔۔"

"اچھا جی تو سنائیں زرہ میں بھی تو دیکھو کتنے فنی ہیں آپ۔۔۔"

سارہ بھی انٹرسٹڈ ہو کر شاہ دل کے بولنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

"جی تو جاک یہ ہے سنو"

چونٹی نے ہاتھی کے کان میں ایسی کون سی بات کہی کہ وہ بے ہوش ہو"

گیا بتاؤ۔۔۔۔؟؟؟

"مجھے کیا معلوم آپ ہی بتا دیں۔۔۔"

شاہ دل کے پوچھنے پر سارہ نے ہاتھ اٹھائے جلدی سے کہا۔۔۔۔

"ارے پگلی یہی کہ میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔۔۔"

"ہاہاہاہا اففففففف توبہ۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل زور زور سے ہنسنے لگا یہاں تک کہ وہ اپنا پیٹ
پکڑے ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا وہیں سارہ بالکل سنجیدگی سے اسے
دیکھ رہی تھی اس کے چہرے پر اس جاک سے ہنسی تو دور کی بات ہلکی سی
مسکراہٹ بھی نا آئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا اب ہنس بھی لو ورنہ آدھی رات کو اٹھ کر پاگلوں کی طرح ہنسو گی "
"اور میں سمجھوں گا کہ کوئی چڑیل آگئی ہے۔۔۔۔

"مجھے ہنسی نہیں آ رہی شاہ۔۔۔۔"

شاہ دل خود ہنستے ہوئے سارہ سے بولا تو سارہ نے معصومیت سے جواب
دے دیا جو شاہ دل کو کافی حیران کر گیا تھا۔۔۔۔

ارے کیا لڑکی ہو تم ایسے کیسے ہو سکتا ہے , تمہیں پتہ ہے کہ یہ جاک "

میں نے جن جن لوگوں کو بھی سنایا ہے وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو گئے اور

ابہا تو بالکل ہی۔۔۔۔

ابہیا , شاہ یہ ہے کون۔۔۔۔؟؟؟ "

ابہا کا نام سنتے ہی سارہ نے فوراً سوال کیا جبکہ شاہ دل کا چہرہ خوفناک حد تک
سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"شاہ پلیز بتا دیں اتنا تو حق ہے نا میرا۔۔۔۔"

کچھ دیر تک شاہ دل کو خاموش دیکھ کر سارہ نے اسے بولنے پر اکسایا جس میں
وہ کامیاب ہو بھی گئی۔۔۔

"ابہا کزن ہے میری، ہمارے ساتھ ہی رہتی تھی وہ۔۔۔۔"

صرف کزن ہی تھی کیا۔۔۔؟؟؟"

سارہ نے اپنے دل میں پیدا ہو رہے سوال کو پوچھ ہی لیا۔۔۔۔

"ہاں صرف کزن ہی تھی بلکہ اب تو اس کی شادی بھی ہو گئی ہے۔۔۔۔"

تو آپ اس کا ذکر کیوں نہیں کرتے ہیں اور نا ہی کبھی ملے ہیں اس " سے۔۔۔۔

سارہ آج سبھی سوالوں کے جواب جان لینے کا ٹھانے بیٹھی تھی۔۔۔۔

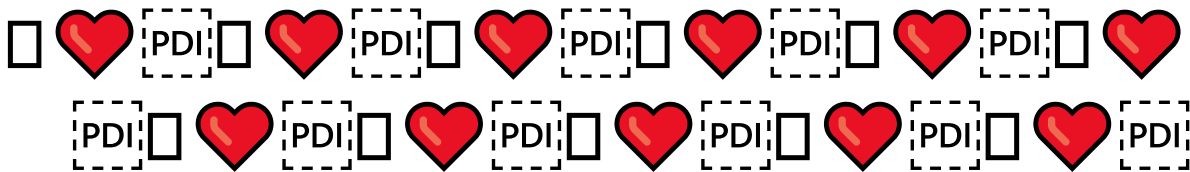
"کیونکہ پسند سے شادی کی تھی اس نے کسی کے ساتھ بھاگ کر۔۔۔۔"

تو کیا ہوا شاہ یہ کوئی گناہ تو نہیں ہے نا محبت ہی کی ہے اس نے، آپ "
"پلیز بلائے نا اسے گھر پر۔۔۔۔"

سارہ شاہ دل کے ہاتھ کر اپنا ہاتھ رکھے اس سے بولی تو شاہ دل سنجیدگی سے
اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ہاں آجائے گی گھر بھی، پھر جتنا چاہے مل لینا اس سے۔۔۔"

سارہ کو یہ سب بات سن کر تھوڑی تسلی ہوئی تھی کہ اچانک شاہ دل کے
دماغ میں ایک بات آئی اور وہ فوراً سارہ کو اٹھا کر کمرے میں چلا آیا اور اسے
بیڈ پر بیٹھا کے بغیر کچھ بھی بولے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔



فرمان کو گئے کافی دیر گزر گئی تھی اور اب ابیہا نے اپنا رونا دھونا چھوڑ کر غصے سے فرمان کے متعلق سوچنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

جب اچانک اس کے موبائل پر شاہ دل کی کال آئی اور ابیہا اسی رنگ ٹون کو سن کر اپنی سوچوں سے باہر آتے ہوئے موبائل کو اٹھائے دیکھنے لگی۔۔۔۔

فرمان نے ابہیا سے موبائل اس لیے نہیں چھینا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابہیا چاہے جسے بھی کال کر لے جس سے بھی مدد کرنے کا بولے، مگر کوئی بھی ملک فرمان کا کچھ نہیں بیگاڑ سکتا۔۔۔۔

کچھ دیر تک موبائل کی سکمرین کو دیکھنے کے بعد ابہیا نے کال اٹینڈ کر لی جب اسے شاہ دل کی آواز سنائی دی جو اس سے کیسی ہو کا سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

"کال کرنے کا مقصد بیان کرو۔۔۔۔"

ابہیا نے دو ٹوک انداز اختیار کیا۔۔۔۔

"یار یہ کیسا سوال ہے فکر ہو رہی ہے تمہاری مجھے۔۔۔۔"

کیا کیا کہا تم نے، انسپکٹر شاہ دل میری فکر کرنے کا بلکہ اس اور اچھے بننے کا "ڈرامہ تو مت ہی کرو تم، کیونکہ آج میری زندگی میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے نا اس سب کے ذمہ دار صرف تم ہی ہو، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر کس "منہ سے بات کرتے ہو تم اب۔۔۔۔"

ابہا آج شاہ دل کو بخشنے کو تیار نہ تھی تبھی بار بار اسے اس کی حیثیت اور اصلیت بتائے جا رہی تھی۔۔۔۔

یار ابیہا مانتا ہوں میں کہ غلطی ہو گئی مجھ سے , لیکن میں اب اس غلطی کو "سدا ہارنا چاہتا ہوں , ابیہا تم ایک بہت نیک کام کر سکتی ہو , تمہاری مدد سے کتنے ہی لوگوں کو انصاف مل جائے گا نا جانے کتنے ہی لوگوں کو سکون کی نیند "میسر ہو جائے گی۔۔۔۔

"کیا بکواس کیے جا رہے ہو مین پوائنٹ کی طرف آؤ۔۔۔۔"

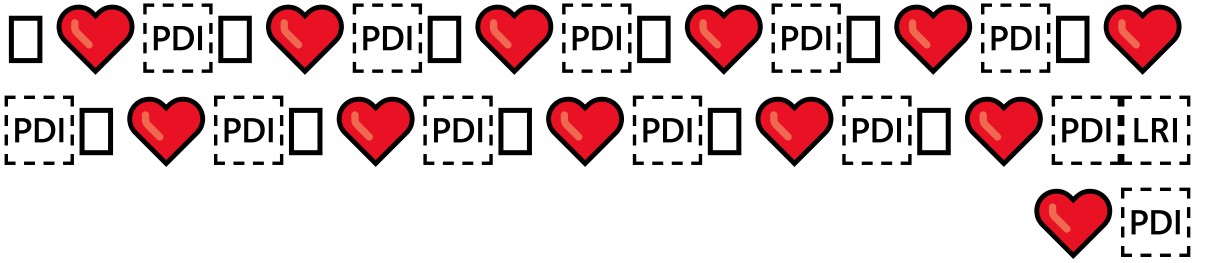
شاہ دل کی بات کاٹتے ہوئے ابیہا غصے سے بولی۔۔۔۔

ایہا ایہا بات تو سنو یار، دیکھو تم فرمان کے متعلق کوئی بھی ایسا ٹھوس " ثبوت ڈھونڈو جس سے اس کی اصلیت سب کے سامنے آ جائے اور اس کی تصویر مجھے بھیج دو تم، مجھے یقین ہے اس بات کا کہ بی جان کی ایہا ہمیشہ سچائی اور نیکی کا ہی ساتھ دے گی اور برائی کو اس کی جڑ سے ختم کرے گی پھر بھلا اس کے لیے اسے جو کچھ بھی کرنا پڑے، پلیز ایہا اس بارے میں "سوچنا اور ثبوت کو ڈھونڈنا پلیززز۔۔۔۔۔"

اچھی طرح سے ایہا کا دماغ بھر کر شاہ دل نے کال کاٹ دی جبکہ ایہا گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی۔۔۔۔۔

، او هو هو پچھلے ملک فرمان ترس آ رہا ہے مجھے تجھ پر کیا قسمت ہے تیری "
 ویسے تو تیرا کوئی کچھ نہیں بیگاڑ سکتا مگر اب اب تیری محبت تیزی دیوانگی تیرا
 "جنون تیری بیوی ہی تجھے ختم کرے گی۔۔۔۔"

بولنے کے ساتھ ہی شاہ دل فرمان کا تصور کرتے زور سے قہقہہ لگانے لگا اور
 پھر گھر سے بہت نکل گیا تاکہ کھانا باہر سے پیک کروا کر واپس آ سکے۔۔۔



شاہ دل کی کال بند ہوئے 2 گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا تھا مگر ایہا ابھی تک
اس کے متعلق ہی سوچے جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا صحیح
ہے اور کیا غلط۔۔۔۔۔

اب آخر کیا کروں میں , شاہ دل کا ساتھ دوں یا نا "

نہیں نہیں میں شاہ دل کی بات کیوں مانوں کیا کچھ کیا ہے اس نے میرے
ساتھ , مگر میں تو سچ کا ساتھ دوں گی نا , اور ہو سکتا ہے کہ ایسے اس فرمان
کے گناہ کچھ معاف ہو جائیں , لیکن ثبوت کہاں سے ڈھونڈوں میں وہ تو اس
کمرے میں بند کر چکا ہے مجھے تو ایسا کیا کروں کہ وہ اپنے سبھی جرم خود ہی
قبول کر لے , ہاں نا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہو گا بھلا ہمسم یہی کرتی ہوں
"میں----

ابہا ابھی انھی سوچوں میں گم تھی جب اچانک فرمان دروازہ کھول کر کمرے
میں داخل ہوا وہیں دروازہ کھلنے کی آواز پر ابہا نے پھرتی دیکھاتے ہوئے اپنے

موبائل کا کیمرا کھول کر اس کا رخ بیڈ کی جانب کیے اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا
اور ویڈیو بنانی شروع کر دی۔۔۔۔

"کھانا کھا لو بیہو۔۔۔۔"

فرمان جو ابیہا کو ڈنر پر بلانے کے لیے کمرے میں آیا تھا اس نے بیڈ کے
قریب کھڑے ہوتے ہوئے نرم لہجے میں ابیہا کو مخاطب کیا مگر ابیہا اسے غصہ
دلانے کا ٹھانے بیٹھی تھی تاکہ سچائی اگلواسکے۔۔۔۔

نہیں کھانا میں نے آپ کی اس حرام کی کمائی کا ایک نوالہ بھی، نفرت کرتی "
"ہوں آپ سمیت آپ سے منسلک ہر چیز سے میں۔۔۔۔"

بلو اس بنء كرو اپنى بس بهت هو كىا بهو ,كننن ءن مزىء بهى ءرامى كرو كى تم "

"هاں بلو ,اب مىرى برءاشء سى باهر هو رها سب كچھ-----

ابها كى نظروں مىں اپنے لىى موبوء بى زارى اور نا پسنىء كى محسوس كىى فرمان

زور سى چىئا تھا لىكن ابها كو بهلا كىا فرق پرااااها اسى لىى وه لىسى هى بهىهى

فرمان كو كهوراى رهى-----

كىوں كىا هوا ملك فرمان ,سچ كرؤا لك رها هى آپ كو ,كىا نمهى كىى هىں "

آپ نى وه سب ءرم ,بى قصور هىں كىا آپ-----؟؟؟

ہاں کیے ہمیں بہت سے سارے جرم کیے ہیں مگر اب اب تو سدھر رہا "
ہوں نا میں تو اب کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟

ابہا جو فرمان کے منہ سے سب قبول کروانا چاہتی تھی آخر اپنے منصوبے میں کامیاب ہو ہی گئی لیکن اب وہ کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی اور آپے سے باہر بھی تبھی فرمان پر غصے سے چیخنے لگی۔۔۔۔

آپ سے دوررر جانا چاہتی ہوں میں بہت دور , اتنی دور کے کبھی زندگی میں "
"شکل دیکھائی نا دے آپ کی۔۔۔۔"

اوووو تو مجھ سے دورrrررر جانا چاہتی ہو، بٹ فار یور کائنات انفارمیشن مسز فرمان "

کہ جو چیز ایک بار ملک فرمان کو پسند آ جائے وہ ہمیشہ اپنے قریب رکھتا ہوں

میں ہاں اس کی اہمیت کم ہونے پر جگہ ضرور بدل جاتی ہے اس کی مگر رہتی

وہ میری دسترس میں ہی ہے اور صرف میری مرضی سے ہی وہ مجھ سے دور

"جا سکتی ہے ورنہ کبھی نہیں۔۔۔۔"

تو سوچو بیہو جان کہ اپنی پسند کی چیز کے ساتھ جب ایسے کر سکتا ہوں میں " تو تم تو محبت ہو میری، تمہارے لیے ملک فرمان جنون کی کس حد تک جا سکتا ہے۔۔۔۔۔

فرمان کی بات سنتے ہی ابہا غصے سے بیڈ سے اٹھ ہو کر فرمان کے سامنے
کھڑی ہو گئی اور اس کی آنکھوں میں اپنی نظریں گاڑھے غصے سے گھورنے
لگی۔۔۔۔

اور ٹیلی ملک فرمان، کیا سوچ ہے آپ کی تو کیا ارادہ ہے آپ کا، پوری عمر "
قید کر کے رکھیں گے مجھے۔۔۔۔؟؟؟

ہاں رکھوں گا تمام زندگی اپنے پاس رکھوں گا تمہیں کبھی دور نہیں جانے دوں "
"گا۔۔۔۔"

ابہا کے قریب ہوتے ہوئے فرمان اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہلکا سا غرایا۔۔۔

غلط فہمی ہے آپ کی مسٹر ملک، کیونکہ جب بھی جب بھی مجھے موقع ملا نا "
، اسی دن آپ جیسے گھٹیا انسان سے بہت دور چلی جاؤں گی میں دیکھ لینا
ارے میں تو آپ کی یہ مکرو شکل بھی برداشت نہیں کر سکتی تو ساری زندگی
"گزارنا تو بہت بڑی بات ہے۔۔۔۔"

فرمان کو اپنے قریب کھڑے دیکھ ابہا زور سے اس کے سینے کو ہاتھ سے
دھکیل کر حقارت سے بولی جو ملک فرمان کا دماغ خراب کرنے کے لیے کافی
تھا۔۔۔۔

بکومت، بس بہت بہت باتیں برداشت کر لیں تیری، بہت سہہ لیا "
تیرا یہ رویہ، آخر بن کر کیا دیکھاتی ہے تو، اتنا غرور کس بات کا ہے تجھے، شوہر
ہوں تیرا شوہر اور تو بات کیسے کر رہی ہے میرے ساتھ جیسے کوئی حقیر چیز
ہوں میں، ایسا بھی کیا کر دیا ہے میں نے جو ایسے نفرت کرتی ہے تو مجھ سے
"کیوں نہیں سمجھ آتی تجھے میری کہی ہوئی بات۔۔۔۔،

"بول جواب دے مجھے۔۔۔۔"

ایک جھٹکے سے ابیہا کو بازوؤں سے دبوچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے فرمان
غصے سے اس سے دریافت کر رہا تھا جبکہ ابیہا تو اس کا یہ روپ دیکھ کے ہی
خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

دودودودود۔۔۔۔ دور رہیں مجھ سے وورنہ جان سے مار دوں گی میں آپ "

"کو۔۔۔۔"

دونوں ہاتھوں سے فرمان کے سینے پر دباؤ ڈالتے ابیہا لڑکھڑاتے لہجے میں اسے
دھمکی دینے لگی۔۔۔۔

مارو مارو مارو بھی کیا ہوا ہاتھ کام نہیں کر رہے، ہمت نہیں ہو رہی "

"تیری۔۔۔۔

ابیہا کے ہاتھوں کو تھامے اپنے سینے پر مارتے ہوئے فرمان غصے سے چیخ پڑا
جس پر ابیہا تھرتھر کانپنے لگی۔۔۔۔

اس وقت فرمان نے ایہا کو اس کے کاندھوں سے بہت مضبوطی کے ساتھ
پکڑا ہوا تھا ایہا کو تو مانو اپنے کاندھے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے
تمھے ----

تجھ جیسے لوگ محبت کے قابل ہی نہیں ہوتے , سر چڑھا لیا ہے میں نے "
تجھے حد سے زیادہ اہمیت دے کر , تیری ہر بات مان کر صبح شام تیرے
آگے پیچھے گھوم کر تجھی ایسے برتاؤ کر رہی ہے نا میرے ساتھ تو , لیکن آج آج
تیرے اس غرور کو اتار کر مٹی میں ملا دوں گا میں , اپنی حیثیت واضح کروں گا
"تجھ پر ----

لو رنگ آنکھوں سے ابہا کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتے فرمان نے
دانت پیستے ہوئے کہا اور لگے ہی پل وہ ابہا کا دوپٹہ کھینچ کر اسے زور سے
زمین پر پھینک چکا تھا۔۔۔۔۔

فرمان کی خوفناک باتوں کے علاوہ اپنا دوپٹہ اتار دینے پر ابہا تیزی سے
احتجاج کرنے لگی جس کی پرواہ کیے بغیر فرمان نے اٹھا کے ابہا کو بیڈ پر
پٹخا۔۔۔۔۔

"فر فر فرمان اب کیا اتنا گر گئے ہیں آپ کے میرے ساتھ زبردستی۔۔۔۔۔"

"جب تم انتہا کر سکتی ہو تو میں کیوں نہیں بیہو بے بی۔۔۔۔"

خود میں ہی سمٹ رہی ابیہا کے وجود کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے فرمان
کہنے کے ساتھ ہی اپنے کپڑے اتارنے لگا وہیں ابیہا فرمان سے خوفزدہ ہوتی
اسے دھکا دیے دروازے کی طرف بھاگنے لگی تو فرمان نے ابیہا کو پیٹ سے
پکڑ کر زور سے بیڈ پر دھکیلا اور ساتھ ہی خود بھی اس پر جھک گیا۔۔۔۔

مجھے زیادہ غصہ مت دلاؤ بیہو میں نہیں چاہتا کہ تم ملک فرمان کے اس "
روپ کو دیکھو جو تمہاری برداشت سے باہر ہو، اور ویسے بھی اتنے ڈرامے کیا کر
رہی ہو تم

یہ سب پہلی دفعہ تو نہیں ہو رہا، پہلے بھی تو سب کچھ کر چکیں ہیں نا ہم
ہاں بس اس مرتبہ اتنا سا فرق ہو گا کہ پہلے ایک محبت کرنے والا شوہر تھا،
"اور اب ملک فرمان ہو گا۔۔۔۔"

ابیہا کے کان کے قریب بولنے کے ساتھ ہی فرمان نے ابیہا کان کو اپنے
دانتوں سے کاٹا جس پر ابیہا چیخی بھی مگر فرمان اس کے ہونٹوں کو اپنے
ہونٹوں میں دبائے ابیہا کی چیخ کا دم توڑ چکا تھا اپنے عمل میں مصروف اب
وہ ابیہا کے کپڑوں کو ہاتھ کی مدد سے اس کے بدن سے جدا کر رہا تھا وہیں
ابیہا اپنے پورے وجود کا زور لگائے فرمان کو اپنے اوپر سے ہٹانے کی کوشش
میں مصروف تھی جس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر تک خود کو سیراب کرنے کے بعد فرمان نے ابیہا کے لبوں کو آزاد کیا اور ابیہا کے گالوں پر موجود آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے وہ اسکے گال پر کاٹنے لگ گیا ساتھ ہی اس نے ابیہا کے وجود سے بچے کچے کپڑوں کو بھی اتار پھینکا اور ابیہا کے گردن کے بعد اس کے سینے پر اپنے لبوں سے چھاپ چھوڑنے لگا۔۔۔۔۔

اس وقت فرمان نے ابیہا کو اتنی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا کہ وہ ہل تک ناپا رہی تھی اور پھر کچھ ہی دیر بعد ابیہا کی چیخوں کی آواز سنائی دینے لگی سارے

کمرے میں سسکیوں بھری آوازیں گونج رہی تھیں جنہیں فرمان نے اپنے
ہونٹوں کو ابیہا کے ہونٹوں پر رکھ کر خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

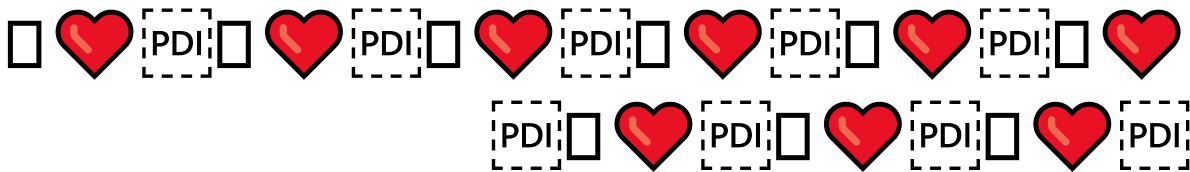
کافی دیر تک وہ یوں ہی ابیہا کے لبوں سے جدا نا ہوا تو ابیہا کو اپنی سانس رکتی
محسوس ہوئی اور وہ فرمان کے چہرے کو پکڑ کر خود سے دور کرنے لگی تب جا
کر فرمان نے اس کے ہونٹوں کو آزاد کیا جبکہ فرمان کے دور ہوتے ہی ابیہا
لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔۔۔

آگر دوبارہ چیخی تو چھوڑوں گا نہیں پھر چاہے تمہاری سانس ہی کیوں ناک "

"جائے۔۔۔۔"

ابہا کے کان کے قریب سرگوشی نما انداز میں بولتے فرمان یوں ہی اسے ساری
رات اپنے غصے کی آگ میں جلاتا رہا وہیں ابہا کے لیے یہ زندگی کی سب سے
زیادہ اذیت ناک رات بن گئی تھی۔۔۔۔۔

جب کافی دیر تک فرمان اس سے جدا نا ہوا تب ابہا نیم بے ہوش ہونے لگی
تب جا کر فرمان نے اسے خود سے جدا کیا تھا اور زمین سے اپنی شرٹ اٹھائے
ابہا کے وجود پر پھینک کر کمفرڈ دیے وہ باتھ روم میں گھس گیا جبکہ ابہا بے
سدھر سی لیٹی رہی۔۔۔۔۔



صبح کے 11 بجے کا وقت تھا تب فرمان کی آنکھ کھلی تو سب سے پہلا خیال اسے ابیہا کا ہی آیا جسے وہ کل رات اپنے غصے اور آنا کی بھینٹ چڑھا چکا تھا مگر جسے ہی اس نے اپنے پہلو میں موجود ابیہا کی جانب دیکھا تو اسے وہ بیڈ پر بیٹھی اپنا موبائل اٹھائے کچھ دیکھتی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔

ابھی 1 گھنٹہ پہلے کی تو وہ نیند سے جاگی تھی تب اسے رات کا سارا منظر یاد آنے لگا اور ساتھ ہی وہ نفرت سے اپنے ساتھ لیٹے فرمان کو دیکھتی فوراً بیڈ سے اٹھی

اور خود کو بامشکل سمجھاتی اپنے کپڑے واڈروب سے لیے باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر خود پر ٹھنڈا پانی بہاتے ہوئے بھی اسے اپنا آپ جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

یہ یہ محبت تھی اس کی میں چیختی رہی چلاتی رہی "

لیکن اسے صرف اپنی خود غرضی سے مطلب تھا، اب بس بھلا کچھ بھی کرنا
پڑے لیکن میں اس درندے کو اس کے انجام تک پہنچا کر خود جہنم سے آزاد
"ہو کر ہی رہوں گی۔۔۔۔"

فرمان کی کل رات کی درنگی اسے ایسا سے بہت دور کر گئی تھی اب وہ مکمل
ارادہ کر چکی تھی فرمان کو برباد کرنے کا یہی سب سوچتے اچانک اس کے دماغ
میں کل رات کی بات آئی جب اس نے ویڈیو بنانے کے لیے رکھی تھی تبھی
وہ تیزی سے شاور بند کر کے اپنے کپڑے پہنے کمرے میں واپس آئی اور سائیڈ
ٹیبل پر موجود اپنے موبائل کو اٹھائے اسے دیکھنے لگی کہ اچانک اسے اپنے
ہاتھ سے موبائل چھینتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔؟؟؟ "

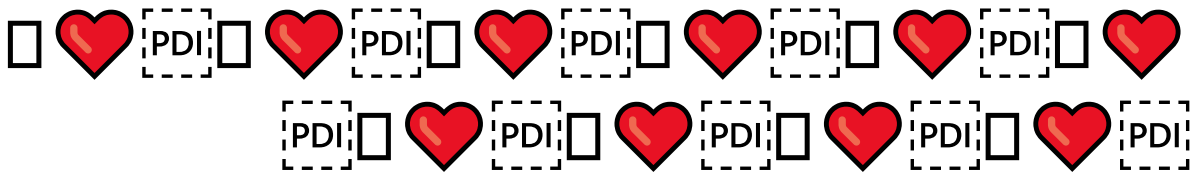
ایہا کے موبائل کو اپنے ہاتھ میں لیے فرمان نے سوال کیا اور پھر موبائل کو دیکھنے لگا مگر اگلے ہی پل وہ بالکل ساکت ہو گیا اور آنکھوں میں سرخی اترنی شروع ہو گئی۔۔۔۔

ویڈیو بنا رہی تھی تم میری بیہو، اتنا اتنا کیسے گر سکتی ہو تم، اس شاہ دل " کے بہکانے پر تم میرے خلاف ثبوت اکٹھا کر رہی ہو واہ واہ بیہو واہ تبھی کل رات بنا بات کے تم نے مجھ سے لڑائی کی تاکہ میں غصے میں سب قبول کر

لوں، اچھی وفانہجارہی ہو تم، خیر کوئی نہیں ویڈیو ہی چاہیے نا اس انسپیکٹر کو
"تو ٹھیک ہے اب ویڈیو ہی تو سینڈ کرو گی تم، لیکن وہ نہیں بلکہ یہ ----"

غصے سے دانت پیستے ابیہا کو شعلہ بار نظروں سے گھورتے فرمان نے شاہ دل
کو وہ ویڈیو سینڈ کر دی جس میں اس نے ابیہا کے ساتھ زبردستی کی تھی اور
بعد میں

موبائل زور سے دیوار پے دے مارا ساتھ ہی وہ نہیں چاہتا تھا کہ اپنے اس
غصے کو ابیہا پر نکالے اسی لیے وہ کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ابیہا شوکڈ سی
وہیں بیٹھی رہ گئی ----



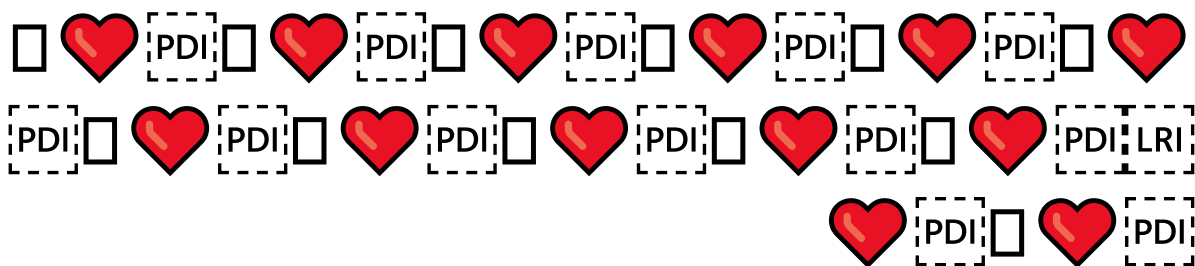
رات سے ابہا کو ثبوت اکھٹے کرنے کا بول کر شاہ دل بے چینی سے اس کے
ریپلائے کا انتظار کرنے لگا اسی انتظار میں اس نے ڈنر بھی نا ہونے کے
برابر کیا اور پھر سارہ کے سو جانے کے بعد خود بھی نا جانے کب انتظار کرتے
کرتے سو گیا۔۔۔

روٹین کے مطابق وہ صبح اٹھا اور سارہ کے لیے ناشتہ بنا کر اسے دینے کے بعد خود بغیر کچھ کھائے پولیس اسٹیشن چلا گیا وہ وہاں بھی بے چینی سے ابیہا کے ریپلائے کا انتظار کر رہا تھا جب اچانک اسے اپنے موبائل کی ٹون سنائی دی اور ابیہا کا نام دیکھ کر تو مانو شاہ دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا مگر جیسے ہی اس نے تیزی سے چیک کیا تو ایک ویڈیو تھی جسے اس نے جلدی سے چلایا۔۔۔۔

مگر ویڈیو کو تھوڑا سا ہی دیکھتے اس نے غصے سے موبائل بند کر دیا۔۔۔۔۔

"لگتا ہے فرمان کو سب پتہ چل گیا ہے اب محتاط رہنا پڑے گا مجھے۔۔۔۔"

فرمان کے بارے میں سوچتے ہوئے شاہ دل اگلے کی پلینگ کرنے لگا۔۔۔۔



شدید غصے میں گھر سے نکل کر فرمان سیدھا شاہ دل کے گھر پہنچ گیا تو شاہ
دل جو ابھی کچھ منٹس پہلے ہی گھر لوٹ آیا تھا یوں اچانک گھر کی بیل سن

کر واپس پلٹتا ہوا دروازہ کھولنے لگا مگر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا ویسے ہی
فرمان شاہ دل کو ہاتھ سے دھکا دیتے ہوئے زبردستی گھر میں گھس
گیا۔۔۔۔۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو میرے خلاف کرنے کی، بولا ہے نا
تجھ سے کہ دور رہ ابہا سے ایک بات سمجھ نہیں آتی تجھے یا منہ کی زبان
نہیں سمجھتا تو، رک اب تجھے تیری ہی زبان میں سمجھاتا ہوں میں، اب تو تجھے
چھوڑ ہی نہیں سکتا میں کبھی بھی نہیں، وعدہ توڑنا ہی پڑے گا آج مجھے
"۔۔۔۔۔"

زور سے چیختے ہوئے فرمان نے اپنی جیکٹ سے بندوق نکالی جسے وہ گھر سے
ہی لے کر نکلا تھا اور شاہ دل کو ایک ہاتھ سے گریبان سے کھینچتے ہوئے
اپنے مقابل کرنے کے بعد اس کے سینے پر وہی بندوق رکھ دی۔۔۔۔

دوسری جانب گھر میں اتنا شور سن کر سارہ گھبراتے ہوئے بیڈ سے اٹھی اور
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلی وہیں شاہ دل کے سینے پر
بندوق رکھے دیکھ خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ تیزی سے چلتی
ان دونوں کی طرف آنے لگی۔۔۔۔

"کون ہو آپ، پلیزز چھوڑیں میرے شوہر کو۔۔۔۔"

بندوق کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر دور کرتے ہوئے سارہ نے التجا کی تب
فرمان نے اپنی لہو رنگ نظریں جو شاہ دل کے چہرے پر گاڑھی ہوئی تھیں
کچھ پل کے لیے ان کا رخ سارہ کی جانب کر دیا۔۔۔۔۔

"اوو تو ہے اس گھٹیا اور نیچ آدمی کی بیوی، ویسے تجھے پتہ ہے تیرے شوہر
کی کرتوتوں کا، اگر جانتی ہونا تو ایسے اسے بچانے کی کوشش نہ کرے
تو۔۔۔"

"کیا کیا کیا ہے میرے شوہر نے۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی بات پر سارہ حیران ہی تو رہ گئی تھی۔۔۔۔

"تیرا شوہر دوسروں کی بیویوں پر گندی نظر رکھتا ہے انہیں حاصل کرنے کی
کوشش میں انہیں ان کے شوہر کے خلاف ورغلاتا ہے۔۔۔۔"

"بکواس بند کر اپنی ملک فرمان۔۔۔۔"

فرمان کی بات کو راستے میں ہی کاٹتے شاہ دل گرٹڑاتے ہوئے چیخ پڑا وہیں
فرمان نے اسے ایک مرتبہ پھر سے گرمیابان سے کھینچ کر اپنے قریب
کیا۔۔۔۔

"اچھا تو میں بکواس کر رہا ہوں تو تو بالکل معصوم ہے ہے نا، بک کہ تو کیوں
مل رہا ہے ابیہا سے اور اسے کالز کیوں کرتا ہے۔۔۔۔؟؟؟

مسلسل شاہ دل کے چہرے کو دیکھتے فرمان نے اس سے سوال کیا وہیں
شاہ دل اس سوال پر نظریں چرانے لگا۔۔۔۔

"وہ وہ تو میری کزن ہے بس اسی لیے میں اسے۔۔۔۔"

"کزن کرن ہے تیری وہ، پرواہ ہے تجھے اس کی، تو یہ بتا مجھے کہ تب تیری یہی کزن کہاں گئی تھی، جب آدھی رات کو تو نے اسے گھر سے نکالا تھا، تب تو تیری شادی بھی ہونے والی تھی نا اس سے، پھر تب کیا پاگل ہو گیا تھا تو۔۔۔۔"

جیسے جیسے فرمان بولے جا رہا تھا ویسے ہی سارہ سب سن کر شوکڈ ہوئے جا رہی تھی کہ اچانک فرمان نے دوبارہ اپنی بندوق نکال کر شاہ دل کی پیشانی پر رکھ دی جبکہ شاہ دل کی سانس بالکل رک سی گئی تھی۔۔۔۔

"آج تیرا قصہ ہی تمام کر دیتا ہوں انسپیکٹر شاہ دل , نا ہو گا تو اور نا ہو گی
میری بیو مجھ سے دور۔۔۔۔"

فرمان کا غصہ دیکھ سارہ ہر بڑاتے ہوئے فرمان کے سامنے ہاتھ جوڑے اس
کی منتیں کرنے لگ گئی۔۔۔۔

"بھائی بھائی پلیز چھوڑ دیں میرے شوہر کو, بخش دیں اس کی زندگی, میں
میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں پلیزز میں نہیں جی سکتی ان کے بغیر۔۔۔۔"

شاہ دل یہ بات سن کر سارہ کی طرف دیکھنے لگ گیا جبکہ فرمان سارہ کو
منتیں کرتا دیکھ شاہ دل سے دود ہو گیا۔۔۔۔

"کیسا گھٹیا انسان ہے تو، اور کتنا خوش نصیب بھی تیری بیوی جان دیتی ہے
تجھ جیسے پر، اتنی محبت کرنے والی بیوی ملی ہے تجھے، صرف تیرے کہنے پر
چھوڑ رہا ہوں میں اس انسپیکٹر کو، اب خود ہی روک لینا اسے ورنہ دوبارہ شکل
نہیں دیکھ سکو گی اس ذلیل کی۔۔۔۔"

غصے سے کہتے فرمان فوراً وہاں سے چلا گیا جبکہ فرمان کے جاتے ہی سارہ
روتے ہوئے ایک کرب بھری نگاہ شاہ دل پر ڈالتی تیزی سے اپنے کمرے

میں چلی گئی وہیں سارہ کو جاتے دیکھ شاہ دل نے بھی تیزی سے سارہ کے پیچھے کمرے میں جانا چاہا مگر سارہ اسے دروازے میں ہی روک چکی تھی۔۔۔۔

"سارہ بات سنو میری میں سچ میں صرف ہمدردی کے لیے ابیہا سے مل رہا تھا اور کچھ نہیں، کیونکہ بہت بڑا گنڈہ ہے یہ فرمان، بچانا چاہتا ہوں میں ابیہا کو اس درندے سے۔۔۔۔"

"رئیلی شاہ تو پھر مجھے کیوں بھائی فرمان کی آنکھوں میں محبت دیکھائی دی ابیہا کے لیے۔۔۔۔"

شاہ دل کو دیکھتے ہوئے سارہ نے سوال کیا تو شاہ دل نظریں چرانے
لگا۔۔۔۔

"میرا یقین کرو سارہ وہ ایک بہت گنڈہ ہے۔۔۔"

کچھ دیر بعد دوبارہ سے سارہ کو دیکھتے شاہ دل نے سارہ کو فرمان کے خلاف
بھڑکانا چاہا۔۔۔۔

"شاہ محبت بڑے سے بڑے درندے کو بھی انسان بنا دیتی ہے , لیکن آپ
کو ان سب باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی کیونکہ آپ اس مرض میں مبتلا

نہیں ہوئے خیر اگر دوبارہ آپ ابیہا سے ملے تو مرا منہ دیکھے گے میرا اینڈ آئی
سویر شاہ میں ایسا کر بھی لوں گی کیونکہ میرے پاس جینے کا کوئی مقصد باقی
نہیں رہے گا۔۔۔"

سرخ آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے سارہ نے شاہ دل کو دھمکی دی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے نہیں ملوں گا اس سے۔۔۔۔"

"قسم کھائیں میری شاہ, آپ آخر سمجھتے کیوں نہیں کہ وہ دونوں میاں بیوی
ہیں اب آپ کیوں انہیں جدا کرنا چاہتے ہیں کیوں نہیں خوش رہنے دیتے
انہیں۔۔۔"

"مگر وہ خوش نہیں ہے وہاں پر۔۔۔۔۔"

"آپ نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ابہا کو دکھی۔۔۔۔۔"

شاہ دل کی بات پر سارہ نے فوراً سوال کیا جبکہ شاہ دل ایک نظر اسے دیکھ
کر سر جھکا چکا تھا اور ساتھ ہی نفی میں سر کو جنبش دینے لگا۔۔۔

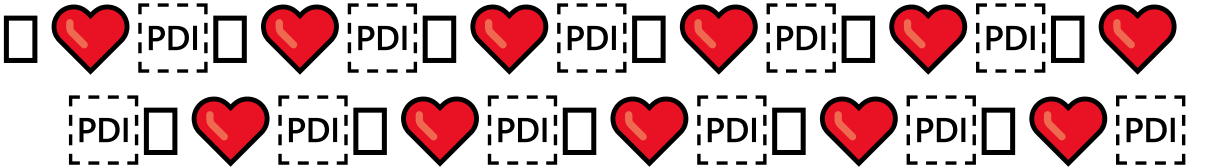
"تو پھر کیسے سوچ سکتے ہیں آپ کی وہ دکھی ہے وہاں بلکہ آپ کی ایسی حرکتیں اسے مشکل میں ڈال سکتی ہے شاہ , اس لیے پلیز قسم کھائیں میری , کہ آپ ان سے دور رہیں گے ---"

شاہ دل کا ہاتھ اٹھائے اپنے سر پر رکھنے کے بعد سارہ نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا وہیں شاہ دل نے بھی ایک لمبی سانس بھری ---

"ٹھیک ہے یہ لو تمہاری قسم کھاتا ہوں میں نہیں ملوں گا ابیہا سے ---"

"شکریہ شاہ۔۔۔"

پرسکون ہوتے ہوئے سارہ شاہ دل کے سینے سے لگ گئی وہیں شاہ دل
کے چہرے پر حد سے زیادہ سنجیگی پھیلنے لگی۔۔۔۔۔



تیزی سے ڈائیو کرتے ہوئے فرمان گھر واپس آیا تھا مگر پہلا ہی قدم گھر میں
رکتے اسے ڈھیروں پچھتاوے نے ان گھیرا تھا وہ مرے مرے قدموں کے
ساتھ اپنے اس اسپیشل روم میں گیا (جہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ
شراب نوشی کیا کرتا تھا) اور صوفے پر جا کر گر سا گیا اس کا دماغ اس
وقت بالکل ماؤف ہوا پڑا تھا وہیں اس کا دل اس وقت پھٹنے کے قریب
تھا۔۔۔۔

"میں نے بیہوشی کے ساتھ یہ ٹھیک نہیں کیا، محبت کرتا ہوں میں اس سے
تو پھر کل میں درندہ کیوں بن گیا تھا،
ابہا ٹھیک ہی کہتی ہے میں لائق ہی نہیں ہوں اس کے،

کتنّا گھٹیا انسان ہوں میں، پہلے ہی ابیہا مجھ سے نفرت کرتی ہے اب تو
ناجانے کیا سوچ رہی ہو گی وہ میرے متعلق، کیا آزاد کر دوں میں ابیہا کو
اس جہنم سے، ویسے بھی میں ابیہا کو اپنے پاس قید کر کے اس کے وجود کو
تو حاصل کرتا رہوں گا، لیکن اس کی محبت وہ کبھی بھی نہیں مل پائے گی
مجھے۔۔۔"

"ابیہا مجھ سے دور رہ کر ہی خوش رہے گی، میرا کیا ہے ویسے بھی میرے
ہونے نا ہونے سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تو جب ابیہا مجھ سے دور ہو
جائے گی تو اس فضول سی زندگی کو بھی ختم کر لوں گا چلو ابیہا تو خوش رہے
گی نا میرے لیے اتنا ہی کافی ہے، بس اب وہ وقت آ گیا ہے جب ایک

بہت بڑا فیصلہ ابیہا کے ہاتھ میں ہو گا وہ جو کہے گی وہی کروں گا
میں۔۔۔۔۔"

دل ہی دل میں خود کو ملامت کرتے فرمان نے اپنا موبائل نکالا اور امجد کو
کال کر دی اسے کچھ کہنے کے بعد فرمان نے موبائل صوفے پر ہی گرا دیا اور
آنکھیں موند لیں جبکہ بند آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے اس کے گال بھگونے
لگے تھے۔۔۔۔۔

سارا دن بغیر کچھ کھائے پیئے فرمان کمرے میں بند رہا جبکہ ساری رات وہ
مسلسل روئے جا رہا تھا کیونکہ آنے والی صبح فرمان کے لیے اس کی زندگی کی

شاید آخری صبح ہونے والی تھی صبح ہوتے ہی اس نے ابیہا کو اس جگہ سے
آزاد جو کر دینا تھا۔۔۔

"ابیہا چلی جائے گی کیا، ہاں کیوں نا جائے وہ ملا ہی کیا ہے اسے مجھ
سے سوائے اذیت کے، ابیہا کے جانے کے بعد پھر خود کو بھی اس زندگی
سے آزاد کر دوں گا میں،

ویسے کیوں کیوں میرے اللہ مجھے اس دنیا میں ہی کیوں بھیجا آپ نے، جب
جب مجھے کبھی کوئی خوشی دینی ہی نہیں تھی آپ نے، یار برداشت ہی
نہیں ہو رہا مجھ سے سوچ سوچ کر مر رہا ہوں میں، مجھے سکون چاہیے بہت

زیادہ سکون اور سکون سکون تو صرف نماز میں ہے ، شاید خدا میری دعا بھی
قبول فرما لے مجھے بھی سکون مل جائے۔۔۔۔۔"

خود سے ہی باتیں کرتے فرمان نے دیوار پر پیوست گھڑی کی جانب دیکھا جو
صبح کے 4 بجے کا وقت دیکھا رہی تھی اچانک ایک فیصلہ کرتے فرمان اٹھا
اور تیزی سے اس کمرے سے نکل کر دوسرے کمرے میں گھس گیا جہاں
کبھی ابھا رہا کرتی تھی۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی فرمان باتھ روم میں گیا اور وضو کرنے بعد دوبارہ کمرے
میں آ کے جائے نماز اٹھائے تہجد کی نماز ادا کرنے لگا نماز مکمل ہوتے ہی

جیسے ہی فرمان نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ویسے ہی آنسو لڑلیوں کی صورت
میں اس کے چہرے پر پھیلنے لگے۔۔۔۔

"یا اللہ اے میرے پروردگار، بہت بہت بہت زیادہ گناہگار بندہ ہوں میں
آپ کا ایک نافرمان بندہ، جس نے ہمیشہ آپ کے حکم کے خلاف عمل کیے
ہیں اور سب سے بڑا تو گناہ یہ ہے میرا کی امی جی کی وفات کے بعد آپ
سے دور ہو کر برائی کا راستہ چنا میں نے، مگر میرے مولا آپ تو بڑے سے
بڑے گناہ کو بھی معاف کر دیتے ہیں نا

تو پلیز میرے بھی سارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے

یا اللہ پلینز پلینز میں نے امی جی کی وفات کے بعد کبھی بھی آپ سے کچھ نہیں مانگا، اے میرے رب بس ایک ایک واحد میری دعا سن لیں پلینز ابیہا کو مجھ سے دور مت کریں، اس کے دل میں میرے لیے محبت ڈال دیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں سب سب برے کام چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔"

"بس مجھے زندگی میں ابیہا چاہیے میرے اللہ اور کچھ بھی نہیں نا دولت نا شہرت کچھ بھی تو نہیں، وہ سب کچھ بانٹ دوں گا میں جس دولت کے لیے ناجانے کیا کچھ کیا میں نے، کچھ کریں نا میرے اللہ کچھ بھی بس ابیہا مجھے دے دیں پلینز۔۔۔۔۔"

فرمان رورو کر اپنے رب کے حضور دعا گو تھا اور وہ رب جو صرف اپنے بندے کے ایک بار پکارنے پر اسے کبھی مایوس نہیں ہونے دیتا وہ بھلا اب کیسے فرمان کو مایوس کر دیتا۔۔۔

ابھی ناجانے فرمان اور کتنی دیریوں ہی دعا کرتا رہتا جب اسے فجر کی اذان سنائی دی اور فرمان اٹھ کر دوبارہ وضو کیے فجر کی نماز ادا کرنے لگا وہ پھر سے ایک کی دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی طرح ابیہا کو اس سے دور نا کریں ابیہا بھی فرمان کے عشق میں مبتلا ہو جائے۔۔۔۔

دعا مکمل کر کے جائے نماز کو اٹھا کر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھنے کے بعد فرمان بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا اور ابیہا کے متعلق سوچنے لگا انہی سوچوں میں گم صبح کے 9 بج چکے تھے جب امجد کے پکارنے پر فرمان بیڈ سے اٹھا اور دروازہ کھولے امجد کو اندر آنے کا بول کر واپس بیڈ پر بیٹھ گیا ان کچھ گھنٹوں میں ہی وہ صدیوں کا بیمار لگنے لگا تھا ایسی ہی حالت ہو گئی تھی اس کی۔۔۔

"صاحب جی آپ نے جو کام کہا تھا وہ کر دیا ہے میں نے

یہ رہے کاغذات۔۔۔"

فرمان کے سامنے کچھ کاغذات بڑھاتے ہوئے امجد نے کہا تو فرمان نے مکمل خاموشی سے انھیں تھام کر اپنے پہلو میں رکھ لیا۔۔۔۔

"صاحب جی ویسے میری اوقات تو نہیں یہ بات کرنے کی لیکن پھر بھی کہنا چاہوں گا کہ ایک بار سوچ لیں۔۔۔"

"بہت سوچ سمجھ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہے میں نے امجد جہاں نفرت جنم لے لے وہاں کھوکھلے رشتوں کا کوئی مطلب نہیں رہتا۔۔۔"

امجد سے کہہ کے فرمان نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود ان پیپرز کو اٹھائے غور سے دیکھنے لگا جبکہ آنسو تھے کہ ایک مرتبہ پھر سے بہنے لگے تھے جنہیں بے دردی سے اس نے صاف کیا اور سائیڈ ٹیبل کی دراز میں سے پین نکال کے اسے لیے وہ آٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ابیہا کے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔

دروازے کے پاس پہنچ کر کچھ دیر تک وہیں کھڑے ہو کے فرمان خود کو تیار کرنے لگا تاکہ ابیہا کا ہر فیصلہ قبول کر سکے اور پھر بہت آہستہ سے اس نے دروازہ کھول کر کمرے میں قدم رکھا تو اسے ابیہا سوئی ہوئی دیکھائی دی۔۔۔۔۔

ہاتھ میں موجود پین پر مزید اپنی پکڑ مضبوط کیے فرمان دے قدموں کے ساتھ
ابیہا کے پاس گیا اور زمین پر بیٹھ کے ابیہا کو دیکھنے لگا ابیہا کے گال پر
موجود فرمان کے دانتوں کے نشان دیکھتے ہی اسکی آنکھوں
پھر سے آنسو تیرنے لگے۔۔۔۔

"معاف کر دو بیہو , جانتا ہوں کہ بہت برا ہوں میں , صرف دکھ ہی دیے
ہیں میں نے ہمیشہ تمہیں , بیہو میں میں تو تمہارے قابل ہی نہیں ہوں پھر
بھی تمہیں اپنی خود غرضی میں قید کیے رکھا پلیز پلیز یا مجھے معاف کر دو, تمہارا
گنگہار ہوں میں۔۔۔۔"

نرج کے ساتھ ابیہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے فرمان دھیمی آواز میں
سرگوشی کر رہا تھا جب اچانک فرمان کا آنسو ابیہا کے ہاتھ پر گر گیا اور وہ فوراً
اٹھ گئی۔۔۔۔

"اآآآ آپ یہاں دورrrر ہو جائیں مجھ سے , دفع ہو جائیں۔۔۔۔"

تیزی سے اٹھ کے بیڈ کی پشت کے ساتھ چپک کر آنکھیں بند کیے ابیہا زور
زور سے چیخنے لگی تو فرمان جلدی سے کھڑا ہو کر ابیہا کے قریب جانے لگا اور
ابیہا کو کاندھوں سے تھام لیا۔۔۔۔

"بیہو بیہو ڈرو مت بات تو سنو میری یار۔۔۔"

ابہا جو مسلسل چٹنے جا رہی تھی اچانک فرمان کی بات سن کر اس کی آنکھوں
میں دیکھنے لگی جہاں موجود ڈھیروں اذیت اور کرب پا کے وہ مکمل خاموش ہو
گئی۔



سارہ کو مطمئن کرنے کے بعد شاہ دل لاؤنج میں چلا گیا اس کی سوچوں کا
مرکز ابھی بھی ابیہا کی ذات ہی تھی۔۔۔

"بہت بہت بے عزتی کی ہے میری اس فرمان نے اسے تو نہیں چھوڑوں
گا اب میں، لیکن کیا کروں کیا کروں میں کہ یہ فرمان برباد ہو جائے۔۔۔"

بے چینی سے ٹہلتے ہوئے شاہ دل نے اچانک اپنا موبائل نکالا اور اپنے
دوست عمیر کو کال کر دی۔۔۔۔

"یار عمیر کوئی کوئی تو ثبوت مل جائے اس فرمان کے خلاف کچھ کر تو، میں
نہیں چھوڑ سکتا ملک فرمان کو برباد کر دینا چاہتا ہوں اسے تو دیکھ کہ کیا کر
سکتے ہیں۔۔۔"

شاہ دل عمیر سے بات کر رہا تھا جبکہ سارہ جو شاہ دل کو ہی بلانے ادھر آئی
تمھی اس نے پیچھے کھڑے ہو کے سبھی باتیں سن لیں۔۔۔

اچانک صدمے سے باہر نکلتے ہوئے سارہ آنسو بھری نظروں سے شاہ دل کے
قرب جا کے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"شاہ آپ اتنا گر جاؤ گے میں نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا،

میری چھوٹی قسم کھالی آپ نے کیونکہ مجھ سے کونسا آپ کو کوئی محبت
ہے، چھپچھی مجھے تو خود سے نفرت آرہی کہ میں نے آپ سے بے لوث
محبت کی لیکن

بس اب بہت ہو گیا، آپ اس بھائی فرمان کو درندہ کہتے ہو نا جبکہ اصلیت
میں درندے تو آپ ہیں، ان کے دل میں کم از کم محبت کے جذبات تو
ہیں مگر آپ آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا جا رہی ہوں میں آپ سے دور رہیں
آپ اپنے پتھر دل کے ساتھ۔۔۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی سارہ بی جان کے کمرے میں جا کے اپنا تھوڑا بہت جو
سامان تھا اسے پیک کرنے لگی۔۔۔۔

"سوری سارہ یار کیا ہو گیا ہے اتنا اور ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو ایسا بھی
کیا ہو گیا ہے میں نے آخر۔۔۔؟؟؟

سارہ کے پیچھے کمرے میں آتے ہوئے شاہ دل نے سارہ کی بازو پکڑے اسے
اپنے سامنے کرتے ہوئے سوال کیا وہیں سارہ بھگی پلکوں کو اٹھائے اسے
دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کیا کہا آپ نے شاہ کہ میں اوور ری ایکٹ کر رہی ہوں، اچھا یہ بتائیں مجھے کہ یہ کیا کوئی معمولی سی بات ہے، کسی کی قسم کھا کر توڑ دو، مطلب کہ اس شخص کی کوئی اہمیت نہیں چاہے پھر وہ جیئے یا مرے لیکن آپ جیسے پتھر دل انسان کو کیا فرق پڑے گا، آپ جیسے لوگ صرف اور صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں شاہ باقی ساری دنیا جائے بھاڑ میں، تو ٹھیک ہے جب میری کوئی حیثیت ہی نہیں آپ کے نزدیک تو میرے یہاں رہنے کا مطلب نہیں بنتا، اب میں بھی جا رہی ہوں شاہ آپ کی اس دنیا سے

بہت دور۔۔۔۔۔"

اپنی بازو سے شاہ دل کا ہاتھ ہٹا کر اسے سے کہتے سارہ دوبارہ سے اپنے کام
میں مصروف ہو گئی وہیں شاہ دل سارہ کے دور چلے جانے کا سنتے ہی مانو
پاگل ہونے لگا۔۔۔۔

"سارہ پلیز پلیز مت جاؤ مجھ سے دور بہت اکیلا ہوں میں۔۔۔۔"

"معذرت چاہتی ہوں شاہ مگر نہیں رہ سکتی ہوں میں وہاں جہاں میری کوئی
ویلیو ہی نا ہو، سوچا تھا دل جیت لو گی آپ کا اس لیے جو کچھ بھی آپ نے
میرے ساتھ کیا خاموشی سے سب برداشت کرتی رہی میں، لیکن اب بس
آپ کا دل تو میں پوری زندگی بھی لگا دوں تب بھی جیتنے میں ناکام ہی رہوں

گی، کیونکہ آپ کے پاس تو دل ہے ہی نہیں شاہ اس جگہ تو پتھر لگا ہوا ہے،
تبھی آپ کو کوئی احساس محبت کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا، لیکن جانے سے
پہلے ایک بات ضرور کہوں گی میں، ابیہا کے ساتھ کیا آپ کو کوئی خاص
دشمنی ہے جو اس کا گھر برباد کر رہے ہو آپ۔۔۔"

"پہلے تو میں سوچتی تھی کہ شاید محبت کرتے ہیں آپ اس سے مگر اب
معلوم ہوا مجھے کہ محبت نہیں ہے یہاں بلکہ یہ تو کچھ اور ہی معاملہ ہے،
جس سے انسان کو محبت ہوتی ہے نا شاہ اس کی زندگی ہم جنت بنا دیتے
ہیں لیکن یہاں تو اس کی بنی بنائی اچھی زندگی کو بھگاڑنے کا سوچ رہے
ہیں آپ، پہلے آدھی رات کو اسے اس گھر سے نکال دیا، نا جانے کیا کیا ہوا

ہو گا اس کے ساتھ علم بھی ہے آپ کو, اب جب بھائی فرمان نے اس
سے شادی کر لی پھر بھی ناجانے کیا مسئلے ہو رہے ہیں آپ کو, کہ دوبارہ
وہ زندگی میں کہیں خوش نارہنے لگ جائے مجھے تو ابیہا پر ترس آ رہا ہے کہ
کس جیسے انسان کے روپ میں درندے سے شادی کرنے والی تھی وہ,
جارہی ہوں میں دوبارہ کبھی بھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤں گی آپ کو۔۔۔"

اپنے دل میں موجود سبھی باتیں کہہ کر سارہ اپنا بیگ اٹھائے جانے لگی وہیں
شاہ دل سارہ کی باتیں سن کر بالکل شوکڑ ہو گیا وہ دوبارہ ہمت ہی نہیں کر پا
رہا تھا

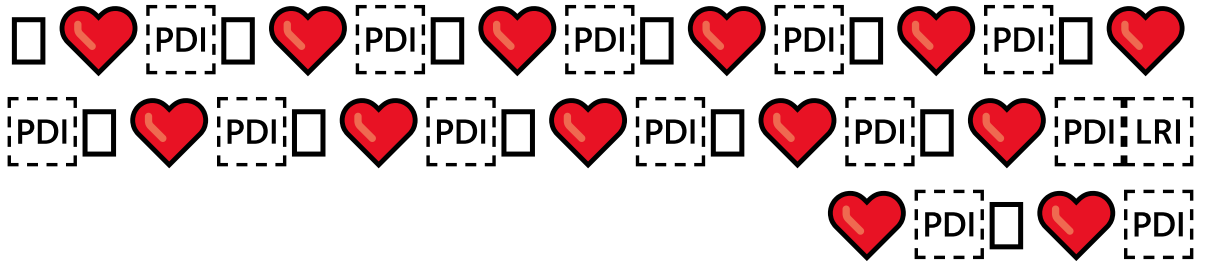
سارہ کو روکنے کی۔۔۔۔

"کیسا انسان ہوں میں کتنا زیادہ گناگہار ہوں کتنے گناہ کیے ہیں میں نے،
دنیا میں سب سے بڑا گناہ ہے کسی کا دل دکھانا اور میں نے تو پتہ نہیں
کتنے لوگوں کے دل دکھائیں ہیں، ابہا کا کتنا بڑا گناہگار ہوں میں، مجھے مجھے
تو اس سے معافی مانگنی چاہیے تھی، لیکن میں تو اسے جھوٹ بول کر اس کا
گھر برباد کرنے کا سوچ رہا تھا

مجھے معلوم تھا کی ان سبھی کاموں میں فرمان کا ہاتھ نہیں تھا پھر
بھی۔۔۔۔"

"اور اور سارہ اسے بھی تو دکھ ہی دیے ہیں میں نے , دنیا کا سب سے زیادہ خوش نصیب شخص تھا میں ابیہا مجھ سے اتنی محبت کرتی تھی جو کہ میں نے ٹھکرا دی اور اب سارہ کیا کیا نہیں کہا میں نے اسے پھر بھی اف تک نہیں کرتی تھی وہ اور آج میں نے اسے بھی گنوا دیا , کیا کروں میں , میں تو اب اس کی معافی کے بھی لائق نہیں رہا , مجھے تو زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔"

خود کو ڈھیروں ملامت کرتے شاہ دل زور زور سے اپنے منہ پر تپھڑ مارنے لگ گیا۔۔۔۔۔



"پلیز مجھے معاف کر دو بیہو میں مانتا ہوں کہ تمہارا بہت بڑا مجرم ہوں میں ,
ہمیشہ تمہیں دکھ دینے کے سوا اور کچھ نہیں کیا میں نے , زبردستی تمہاری
محبت حاصل کرنی چاہی پر نہیں کر سکا , سوچتا تھا کہ جو چیز مجھے پسند آ جاتی
ھے تو وہ صرف میری بن کر ہی رہتی ھے میرے نام کا ٹیگ لگ جاتا ھے
اس پر لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا بیہو کہ زبردستی کسی کے دل میں محبت
نہیں ڈالی جا سکتی , ناکام رہا میں بیہو ناکام رہا

بیہو معاف کر دو مجھے پلیز تاکہ کسی حد تک تو پرسکون ہو سکوں میں، تم صحیح
کہتی ہو میں نے زندگی میں گناہ کرنے کے سوا کچھ اچھا کام نہیں
کیا۔۔۔۔"

"لیکن آج آج میں ایک اچھا کام ضرور کروں گا، شاید اس سے میرے گناہ
کچھ کم ہو جائیں مگر اس سے پہلے پلیز بیہو مجھے معاف کر دو، مانتا ہوں میں
کہ میں تمہاری معافی کے لائق تو نہیں ہوں لیکن پھر بھی پلیز مجھے معاف کر
دو یار، اور ہاں یہ لو تمہاری اس جہنم سے نکلنے کی چابی۔۔۔۔"

ابہا کو دیکھتے ہوئے کرب سے بولنے کے بعد آخر میں فرمان نے بیڈ پر طلاق
کے پیپرز پھینک دیے۔۔۔

"ان پر سائن کرو بیو اور ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جاؤ، اپنی زندگی اپنی مرضی
سے جیو بس خوش رہو میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔"

فرمان دبی دبی آواز میں بولے جا رہا تھا جبکہ ابہا اب اپنی نظروں کا رخ فرمان
کے چہرے سے ہٹا کر بیڈ پر پڑے پیپرز کی طرف کر چکی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک ان پیپرز کو دیکھنے کے بعد اچانک ہاتھ بڑھا کے ابیہا نے وہ طلاق کے پیپرز اٹھائے اور انھیں غور سے سنجیدگی کے ساتھ دیکھنے لگی۔۔۔

اس کے پاس ان پیپرز کے ذریعے فرمان سے چھٹکارا حاصل کرنے کا موقع تھا مگر اس کا دل وہ نہیں مان رہا تھا کیونکہ فرمان کی حالت دیکھ کر کسی کو بھی اس پر ترس آ جاتا وہ تو پھر بھی اس دشمن جان سے اندر ہی نادر محبت کرنے لگی تھی۔۔۔

"بہت خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں اتنی محبت کرنے والا شخص ملتا ہے اور میں انھی خوش قسمت لوگوں میں شمار ہوتی ہوں، مانا کہ برا کیا

نکھوں نگ میرے ساتھ مگر کیوں میں ان سے دور نہیں ہونا چاہتی ، کیا کروں
میں چھوڑ دوں انھیں لیکن پھر یہ کیا کریں گے ، ابھی سے ہی ایسے لگ رہا
ھے جیسے یہ خود کو ختم کر لیں گے اور اگر فرمان نے خود کشتی نہیں۔۔۔۔۔

مسلسل پیپرز کو گھورتے ایہا فرمان کے متعلق سوچ رہی تھی وہیں دوسری
جانب فرمان کی ایہا کے ہاتھوں میں طلاق کے پیپرز موجود دیکھ کر آہستہ
آہستہ سانس رکتی جا رہی تھی ایہا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا
فیصلہ کرے ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ اچانک ایہا کو قے آئی اور
وہ بیڈ سے اٹھ کر تیزی سے بھاگ کر فوراً باتھ روم میں گھس گئی اور دروازہ
لوک کیے واش بیسن پر جھکی قے کرنے لگی۔۔۔۔۔

باتھ روم سے آوازیں سن کر فرمان ہوش میں واپس آیا اور خود بھی جلدی سے اٹھتا باتھ روم کے پاس گیا اور ساتھ ہی دروازہ نوک کرنے لگا۔۔۔۔

"بیہو بیہو کیا ہوا ہے، بیہو کچھ تو بتاؤ، دروازہ کھولو یار، طبیعت خراب تو نہیں ہو گئی تمہاری چلو جلدی ہو سپٹل چلتے ہیں، یار مجھے بہت فکر ہو رہی ہے کچھ تو بتاؤ۔۔۔"

فرمان بنا روکے بولے ہی جا رہا تھا جبکہ ابیہا پانی سے اپنا چہرہ دھوتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھتی گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔

"ہمیشہ ایسے اچانک قے کب آتی ہیں جب وہ نہیں نہیں نہیں یا اللہ آپ
اسے کیوں کر رہے ہیں، فرمان سے جب بھی میں دور ہونے لگتی ہوں
تب ہی ایسے کیوں ہوتا ہے

کیا واقعی ہی اتنی سچی محبت ہے ملک فرمان کی، جو خدا بھی اس سے مجھے جدا
نہیں ہونے دیتے، اب کیا کروں میں، یہ بات بتاؤ میں انھیں یا اللہ اب تو
طلاق بھی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔"

"بیہو کچھ تو بولو، میرا دل بہت گھبرا رہا ہے میں مر جاؤں گا یا۔۔۔۔۔"

کچھ دیر تک ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد ابیہا نے فرمان کی بات سنتے
ہوئے اچانک دروازہ کھولا اور اگلے ہی پل اس نے فرمان کے سینے کو اپنے
ہاتھ سے دھکیلا۔۔۔

"کیا ہوا بیہو کچھ تو بولو کیا ہوا ہے تم ایسے برتاؤ۔۔۔؟؟؟

"آپ نے کیوں کیوں اتنے سچے دل سے مجھے خدا سے مانگا، کیوں آپ کی
محبت اتنی سچی ہے، پوری دنیا میں میں ہی ملی تھی آپ کو، کسی بھی ایسی
لڑکی سے شادی کر لیتے نا آپ جسے آپ کے اس کام سے کوئی مسئلہ نا ہوتا،
میں ہی کیوں۔۔۔۔؟؟؟

غصے سے چیخنے ہوئے فرمان کے سینے پر مکے برساتے ہوئے آخر میں ابہا
سک کر اس کے سینے پر سر رکھے آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

"بیہو میں امی جی کی قسم کھا کر کہتا ہوں وہ جرم میں نے نہیں کیے، کیسے
یقین دلاؤں میں تمہیں، ساری دنیا سے جھوٹ بول سکتا ہوں مگر بیہو تم سے
میں کبھی بھی کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا پلیز میرا یقین کر لو، اور اور،
کیا ہوا ہے بیہو میں نے اب کیا کر دیا۔۔۔۔"

فرمان ابیہا کی کمر سہلاتے اسے اپنا یقین کروا رہا تھا کہ اچانک اس کی آخری
بات پر ابیہا نے غصے سے اس سے الگ ہو کر اسے دھکا دیا۔۔۔۔

"ماں بننے والی ہوں میں۔۔۔"

جتنے غصے سے ابیہا نے یہ بات کی تھی اس سے زیادہ فرمان یہ سن کر شوکڑ
ہوا تھا۔۔۔

"بے بی، بے بی، بیو کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟؟"

"بہرے ہیں کیا ایک بار میں سنائی نہیں دیتا، اللہ نے اب پکا ہمیشہ ہمیشہ
کے لیے مجھے آپ کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔۔۔"

فرمان جو کچھ دیر بعد خوشی سے چمکتا ہوا ابیہا سے اپنی بات کی تصدیق کر رہا
تھا ابیہا کے دوبارہ کہنے پر جوش سے ابیہا کے قریب آتے اسے اپنی گود میں
اٹھا کر گول گول گھومنے لگا۔۔۔۔

"بیہو اتنی بڑی خوشخبری یا اللہ کہیں میں خوشی سے ہی مر ہی نا جاؤں۔۔۔"

"چھوڑیں چھوڑیں مجھے میرا سر چکرا رہا ہے۔۔۔"

ابیہا کے چیخنے پر فرمان واپس ہوش میں آیا اور اس کی حالت سمجھتے ہوئے
شرمندہ ہوتے اسے نیچے اتار دیا وہیں زمین پر پاؤں رکھتے ہی ابیہا نے زور سے
اس کے منہ پر تپھڑ مارا اور ساتھ سے اسے دھکا دیا۔۔۔

"سوری بیہو غلطی ہو گئی اب مارو تو مت۔۔۔"

فرمان کا انداز معصومیت سے بھرپور تھا۔۔۔

"یہ تمھڑا آپ کی اس گھٹیا حرکت کے لیے جو کل آپ نے میرے ساتھ کی
تمھی، زندگی میں کبھی بھی معاف نہیں کروں گی آپ کو۔۔۔"

نظروں میں ڈھیروں نفرت سموئے ابیہا فرمان سے مخاطب ہوئی جبکہ فرمان
تیزی سے ابیہا کے قریب جا کر اس کے ہاتھ تھامے اسے امید بھری نظروں
سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"سوری بیہو سوری یار بہت شرمندہ ہوں کل کے لیے , پلیز معاف کر دو ,
تم ہی بتاؤ کہ کیا کروں میں جو تم مجھے معاف کر دو , کچھ بھی کروں گا
میں۔۔۔"

"ٹھیک ہے تو یہ سب برے کام چھوڑ دیں آپ ہمیشہ کے لیے , بولیں کر
پائیں گے۔۔۔؟؟؟"

چہرے پر پتھریلے تاثرات سجائے ابہا نے فرمان سے سوال کیا جس پر فرمان
مسکرانے لگا۔۔۔

"بس اتنی سی بات بیہو یار تمہارے کہے بغیر ہی میں نے آہستہ آہستہ سب کچھ چھوڑ دیا ہے اور میں اپنے فیصلے پر تا قیامت قائم رہوں گا بیہو، سوری بٹ اب ہم تھوڑی سی غریبوں والی زندگی جیئیں گے مطلب کہ میں روز مزدوری کر کے آیا کروں گا، تم میرے لیے کھانا بنایا کرنا اور پھر ہم مل کر روکھا سوکھا کھایا کریں گے۔۔۔"

فرمان جس نے ابیہا کو ہنسانے کے لیے ایسی بات کی تھی وہ فوراً اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا کیونکہ ابیہا ہنسنے شروع ہو گئی تھی۔۔۔

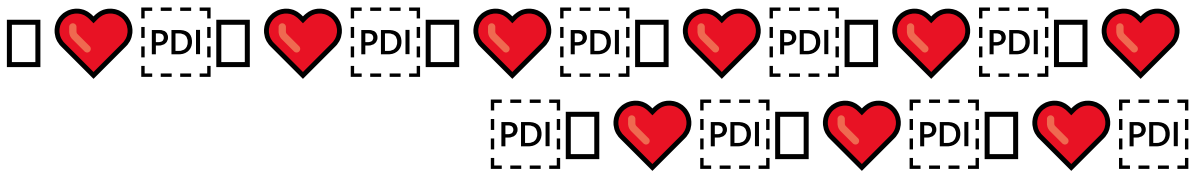
"جان بوجھ کر یہ ایسی حالت کر کے آئے تھے نا آپ کہ مجھے آپ پر ترس آ جائے۔۔۔"

"ہاں تھوڑی تھوڑی اور دل میں بھی لاکھوں دعائیں کی تھیں یار کیا بتاؤں تمہیں ساری رات نہیں سویا ہوں میں،

بس روئے جاؤں اور صرف دعا کرے جاؤں توبہ، یا اللہ آپ کا کیسے شکر ادا کروں میں، مجھے میری محبت دوبارہ مل گئی، جلدی سے تیار ہو جاؤ بیہو تاکہ ڈاکٹر کے پاس چلیں اور ہاں بیہو ایک بار پھر کہہ رہا ہوں پلیز بیہو میرے سارے گناہ اور غلطیوں کے لیے مجھے معاف کر دو

دوبارہ کبھی زندگی میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا، یہ میرا وعدہ
ہے بھلا تم مجھے جتنا بھی مار لو اف بھی نہیں کروں گا میں۔۔۔۔۔"

معصوم سا چہرہ بنائے فرمان ایہا سے بولا تو وہ ناچاھیتے ہوئے بھی مسکرائے
لگی اور اسے مسکراتا دیکھ فرمان بھی پرسکون ہوتا اس کا ہاتھ تھامے گھر سے
باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھ گیا تاکہ ہو سپیٹل جاسکے۔۔۔۔۔



یوں ہی خود کو تھپڑ مارتے شاہ دل آخر میں رونے لگا۔۔۔

"کتنا بد نصیب شخص ہوں میں، جس نے اپنی محبت کو گنوا دیا، کتنا اکیلا ہو گیا ہوں میں کوئی نہیں ہے میرا کوئی نہیں رہنا چاہتا میرے جیسے شخص کے ساتھ،

میں نے نہیں جینا میں اس قابل ہی نہیں ہوں ان گناہوں اور نفرتوں کا بوجھ لیے میں زندگی نہیں گزار سکتا میں میں خود کو ختم کر لوں گا ویسے بھی کونسا میرے جینے کا کوئی مقصد باقی بچا ہے۔۔۔۔"

خود سے ہی فیصلہ کرتے شاہ دل نے اپنی بندوق نکالی اور اسے اپنے پیشانی
پر رکھ لیا جب اچانک اس کے دماغ میں ایک خیال آیا اور اس نے بندوق
نیچے کر لی۔۔۔۔

"مرنا تو ہے ہی مجھے لیکن پہلے ایک کام تو کر لوں شاید اس طرح کچھ سکون
ہی مل جائے مجھے اور اللہ بھی راضی ہو جائے۔۔۔"

شاہ دل نے تیزی سے اپنا موبائل نکالا اور فرمان کا نمبر ڈھونڈتے سے اسے
کال کر دی دوسری جانب فرمان گاڑی چلا رہا تھا اسی وجہ سے کال پک
کیے اسے اسپیکر پر لگا دیا۔۔۔۔

"ہیلو کون بات کر رہا ہے۔۔۔۔؟؟؟"

"فرمان پلیز میری ابیہا سے بات کروا دو۔۔۔۔"

فرمان کے سوال کو نظر انداز کیے شاہ دل نے جلدی سے کہا وہیں فرمان کی
پیشانی پر ان گنت بل پڑ گئے۔۔۔۔

"تجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی کیوں پیچھے پڑا ہے ہمارے، پیار سے کہہ رہا
ہوں دوبارہ کال مت کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

"فرمان فرمان پلیز کال مت کاٹنا میں معافی مانگنا چاہتا ہوں تم سے بھی اور
ابہا سے بھی۔۔۔۔"

اپنے غصے کو دباتے ہوئے فرمان نے کہہ کر کال کاٹنی چاہی جب اسے
شاہ دل کی آواز سنائی دی۔۔۔۔

"جو کہنا ہے جلدی کہوں ابیہا سن رہی ہے۔۔۔"

ابیہا کو دیکھتے فرمان نے شاہ دل کو اپنی بات کرنے کی اجازت دی۔۔۔۔

"ابیہا پلیز مجھے معاف کر دو میں نے بہت برا کیا تمہارے ساتھ , فرمان
بے گناہ ہے اس نے کوئی ویسا جرم نہیں کیا وہ سب میں نے جھوٹ بولا
تمہا تم سے۔۔۔"

"کیا بکو اس کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟؟"

شاہ دل کی بات کاٹتے ابہا غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔

"سوری ابہا پتہ نہیں شاید میں جیلسی میں پاگل ہو گیا تھا جو تمہارا بسا بسایا
گھر۔۔۔"

"کس قدر گھٹیا انسان ہو پہلے تو میرے ساتھ اتنا برا کیا اب مجھے دوبارہ
خوشیاں ملنے والی تھیں تو وہ بھی برداشت نہیں ہوئیں تم سے، تمہاری وجہ
سے آج زندگی برباد ہونے والی تھی ہماری، تم جیسے شخص کو تو جینے کا بھی
حق نہیں۔۔۔"

غصے کی زیادتی سے ابیہا کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کچھ بولے جا رہی ہے وہیں شاہ دل ابیہا کی اس بات پر مزید دکھی ہوتا اپنا مرنے کا ارادہ پختہ کرنے لگا۔۔۔

"صحیح کہا تم نے ابیہا اب ایسے ہی ہو گا۔۔۔"

شدید کرب سے کہتے شاہ دل نے فوراً کال کاٹ دی جبکہ فرمان کو کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہونے لگا۔۔۔

"بیہو اب کیا کرے گا یہ ----؟؟؟

"بھاڑ میں جائے ہماری بلا سے , فرمان میں معافی کے تو لائق نہیں ہوں
لیکن پھر بھی معاف کر دیں مجھے ----"

شاہ دل کے موضوع کو نظر انداز کرتے ابیہا نے فرمان سے معذرت کی ----

"بیہو یہ معافی والا چکر صرف میرا ہے ہم دونوں میں سے صرف مجھے الاؤڈ ہے
معافی مانگنا, اس لیے تم صرف مجھ پر روب جمایا کرو , ویسے ہمارے بچے نے
آج اتنا بڑا گناہ کرنے سے ہمیں بچا لیا شکر ہے اللہ کا ----"

پرسکون سی سانس لیتے فرمان مسکرا کر ایہا کو دیکھنے لگا جبکہ ایہا بھی اب مطمئن ہو چکی تھی کچھ ہی دیر میں دونوں ہوسپٹل پہنچ گئے۔۔۔۔



کال کاٹتے ہی شاہ دل نے روتے ہوئے پھر سے اپنی پیشانی پر بندوق رکھ لی
اور ٹریگر کو دباتے ہوئے خود کو گولی مارنے لگا جب اچانک اسے سارہ کا خیال
آیا۔۔۔۔

میں ایسے کیسے مر سکتا ہوں جبکہ ابھی تک میں نے سارہ سے تو معافی مانگی
ہی نہیں، لیکن معافی مانگوں بھی تو کیسے، کوئی بات نہیں بس خود کو ختم کر
"لیتا ہوں سارہ شاید بعد میں مجھے معاف کر دے۔۔۔۔"

ایک لیٹر لکھ دیتا ہوں سارہ کو جس پر اپنے تمام دلی جذبات عیاں کر دوں "

"کا۔۔۔۔"

ایک فیصلہ کرتے ہوئے شاہ دل زمین سے اٹھا اور نوٹ پیڈ لیے اس پر
لکھنے لگا۔۔۔

سوری سارہ ہر بات کے لیے جانتا ہوں کہ میں نے تمہارے ساتھ بہت برا "
کیا تمہیں خوشی تو کیا دینی تھی بس دکھ ہی دکھ دیے ہیں میں نے، پلینز اگر
ہو سکے تو میرے سبھی گناہوں اور غلطیوں کو معاف کر دینا اور شکریہ مجھے
احساس دلانے کے لیے کہ کتنا برا ہوں میں، تمہارا شاہ دل، اور آخر میں آئی
لو یو سچ میں آئی لو یو، اور ہاں وہ رات مجھے یاد تھی بس جان بوجھ کر نہیں

مان رہا تھا کیونکہ آنا جو آڑے آ جاتی تھی، ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا، گڈ
"بائے"۔۔۔۔

لیٹر لکھتے ہوئے مسلسل شاہ دل کی آنکھیں برس رہی تھیں لیٹر مکمل ہوتے
ہی شاہ دل نے اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور خود دوبارہ بندوق اٹھا کر اپنی
پیشانی پر رکھ لی۔۔۔

شاہ دل نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں اور خود آہستہ آہستہ ٹریگر پر
انگلی دبانے لگ گیا کہ اچانک اسے سارہ کی چیخ نے آنکھیں کھولنے پر مجبور
کیا۔۔۔

"شاہ۔۔"

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ایک اور گناہ , آپ کو کیا زیادہ شوق ہے جہنم میں "

چلنے کا۔۔۔؟؟؟

تیزی سے شاہ دل کی طرف بڑھتے سارہ غصے سے بولی جبکہ سارہ کو خود کی فکر کرتا دیکھ شاہ دل مسکرانے لگا۔۔۔

سارہ وہ میں نے سوچا کہ اتنے بڑے گناہ جو کیے ہیں "

اس لیے اب خودکشی ہی کر لوں ویسے سارہ تم تم کیوں آئی ہو تم جو جا چکی
"تھی نا۔۔۔"

جی جا چکی تھی مگر اب اپنا موبائل لینے کے لیے واپس آئی ہوں اور کیا "
دیکھا میں نے کہ میرے شوہر صاحب کیا عظیم کام سرانجام دینے والے
تھے , شرم نہیں آتی آپ کو

پہلے ہی پتہ نہیں آپ کے بغیر کیسے زندگی گزرائی تھی میں نے اور اب اگر آپ
کو کچھ ہو جاتا تو نا جانے میرا کیا ہونا تھا شاید مر ہی جاتی میں , آئی ہیٹ یو آئی
"ہیٹ یو شاہ۔۔۔"

سارہ روتے ہوئے شاہ دل کے کاندھے پر تھپڑ مارنے لگی جبکہ شاہ دل
اسے کھینچ کر اپنے گلے لگا چکا تھا۔۔۔

سوری سارہ تم سے دو منٹ کی دوری سہہ کر ہی معلوم ہوا کہ کتنی محبت "
ہے مجھے بھی تم سے آئی لو یو لو یو سوچ، پلیز سارہ مجھے معاف کر دو اور
"مجھے چھوڑ کر مت جاؤ ورنہ میں سچ میں خود کو ختم کر لوں گا۔۔۔۔"

بس آپ جیسے بزدل انسان صرف یہی کر سکتے ہیں ٹھیک ہے میں تو "
"معاف کر دوں گی لیکن ابیہا اس کا کیا۔۔۔۔"

شاہ دل سے دور ہو کر اسے دیکھتے سارہ نے سوال کیا۔۔۔

نہیں نہیں میں نے اس سے بھی معافی مانگی ہے پتہ نہیں اب اس "
"نے معاف کیا ہے یا نہیں۔۔۔

شاہ دل نے کچھ دیر پہلے والی بات سارہ کے گوش گزار کی۔۔۔

"تو آپ اس سے مل لو تاکہ آپ کو سکون مل سکے۔۔۔"

سارہ نے جھٹ سے حل پیش کیا۔۔۔

"نہیں سارہ، تمہیں کیا لگتا ہے وہ مجھ سے ملے گی کبھی نہیں۔۔۔۔"

"نہیں شاہ نا امید مت ہوں شاید وہ مل لے آپ سے۔۔۔"

اوکے سوچوں کا لیکن تم نے تو مجھے معاف کر دیا ہے نا۔۔۔۔؟؟؟

"ہاں کر دیا ہے میں نے۔۔۔۔"

سارہ کا جواب ملتے ہی شاہ دل نے زور سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

آج آج سارہ میں تمہیں وہ حق وہ خوشی دوں گا جس کی تم حق دار ہو آج "

تم میرے لیے دولہن کی طرح تیار ہوگی اور آج ہی سہی معنوں میں شادی کی

"پہلی رات ہوگی ہماری۔۔۔"

شاہ دل شرارت سے بولا جبکہ سارہ نے شرما کر چہرہ مزید شاہ دل کے سینے

میں چھپا لیا۔۔۔۔



ڈاکٹر کیا ہوا ہے ابیہا کو چکر اور قے کیوں آرہی تھے۔۔۔؟؟؟"

فرمان نے مسکرا کر بے صبری سے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔۔۔

وہ اصل میں آپ کی بیوی کو کمزوری کی وجہ سے چکر آرہے تھے اور قے کچھ " "ناکھانے کی وجہ سے آئی تھی۔۔۔۔

کیا کہا آپ نے ابیہا ماں نہیں بننے والی۔۔۔۔؟؟؟ "

فرمان شوکڈ ہی تو ہو گیا تھا ڈاکٹر کی بات پر۔۔۔۔

نہیں تو آپ کو کس نے کہا اب ہر شادی شدہ عورت کو قے آنے کا یہ " مطلب تو نہیں ہوتا کہ وہ ماں بننے والی ہے , کچھ میڈیسنز دیتی ہوں میں یہ

آپ انھیں کھلائیں کمزوری دور ہو جائے گی اور ڈائٹ بھی اچھی کریں ان
"کی۔۔۔"

ڈاکٹر کی ہدایات سن کر فرمان اور ابیہا اداس ہو کے ہوسپٹل سے نکلے۔۔۔۔

فرمان دیکھیں نا اسے ہی میں نے اندازے لگا لیے کتنا برا لگا ہو گا نا آپ "
"کو۔۔۔"

"شکر کرو بیو اس غلط فہمی کی وجہ سے میری زندگی بچ گئی۔۔۔۔"

ابہا کی اداسی دور کرنے کی خاطر فرمان گاڑی سٹارٹ کرتے مسکرا کر ابہا سے
بولا۔۔۔

"زندگی کیسے بچ گئی آپ کی میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔"

وہی بیہو میں وہ دراصل خودکشی کرنے والا تھا اگر تم مجھے چھوڑ کر چلی جاتی "
"تو میرے جینے کا کوئی مطلب نہیں تھا اس لیے۔۔۔"

ہلکا سا شرمندہ ہوتے ہوئے فرمان نے ابیہا کو حقیقت بتائی جبکہ ابیہا تو سنتے ہی غصے سے لال پہلی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

کتنے بد تمیز ہیں آپ اتنی گندی بات سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟"

فرمان کی سٹیرنگ پر موجود بازو کو ہاتھ سے مارتے ہوئے ابیہا چیخ پڑی۔۔۔

سوری نایار اب کیا کرتا میں تم تو سانس ہو میری اور اگر تم مجھ سے دور ہو"

"جاتی تو میں سانس کیسے لیتا بس اس وجہ سے۔۔۔۔

ابہا کے ہاتھ کو اپنے ایک ہاتھ سے تھامے فرمان ایک جذب کے عالم میں
بولتا اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا وہیں ابہا کو اس کی نظروں میں اپنے لیے
ڈھیروں محبت کے ساتھ عزت اور چاہت دیکھائی دی ساتھ ہی اس کے دل
نے فرمان کی محبت پر ایمان لانے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔۔

پلیز فرمان مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کی بات کا یقین نہیں کیا، آپ "
"سے بدگمان ہوئی اور ناجانے کیا کچھ کہا۔۔۔۔"

بیہو میں نے کہا ہے نہ معافی صرف میں مانگ سکتا ہوں تو دوبارہ ایسے "مت کرنا۔۔۔۔"

فرمان نے کچھ سختی اختیار کی تو ابیہا نے فوراً اپنے کانوں کو ہاتھ لگا لیا۔۔۔

"او کے او کے سوری۔۔۔۔"

"پھر سوری۔۔۔"

اچھا نا نہیں کرتی , فرمان ویسے ہمارا بچہ نہیں ہوا کیا کچھ سوچ لیا تھا میں
"نے۔۔۔"

ابہا منہ لٹکائے فرمان کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

اوووو میری بیہو اداس ہو گئی , کوئی بات نہیں بیہو آج رات میں تمہیں اتنا "
"پیار دوں گا کہ صبح تک یو آر پریگنٹ۔۔۔۔"

"فرمان کتنے گندے ہیں آپ۔۔۔"

فرمان کی شرارت پر ابیہا نے شرما کر اس کے کاندھے پر مکا مارا اور چہرے کا
رخ موڑ گئی۔۔۔

"نہیں بیہویار آئی ایم سیریس۔۔۔۔"

فرمان سنجیدگی سے بولا مگر ابیہا نے رخ کھڑکی کی جانب ہی رکھا جس پر فرمان
قہقہہ لگائے ہنسنے لگا اور اپنا فوکس ڈرائیونگ کی جانب مرکوز کر لیا۔۔۔



رات کے 9 بجے کا وقت تھا سارہ کمرے میں دولہن کی طرح سچ سنور کر بیٹھی
تھی شاہ دل کمرے میں داخل ہوا تو فوراً سارہ نے خود کے چہرے پر
گھونگھٹ کر لیا سارہ کی اس حرکت پر شاہ دل مسکراتا ہوا کمرے کا دروازہ لوک
کیے اس کے پاس آنے لگ گیا ابھی شام پانچ بجے ہی تو وہ دونوں ڈھیروں

شاپنگ کر کے واپس گھر آئے تھے اور اب 2 گھنٹے لگا کر سارہ تیار ہوئی تھی
جبکہ شاہ دل بھی سیاہ شیروانی پہنے ہوئے تھا۔۔۔۔

"سارہ بہت خوش نصیب ہوں میں جو تم مجھے ملی۔۔۔۔"

بیڈ پر سارہ کے سامنے بیٹھتے شاہ دل نے گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے کہا جبکہ
سارہ کی نظریں جھکی ہی ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ لو تمہاری منہ دیکھائی۔۔۔"

کچھ دیر تک سارہ کو محبت بھری نظروں سے دیکھنے کے بعد شاہ دل نے اس کے سامنے ایک مخملی ڈبیا پیش کی جسے مسکراتے اور شرماتے ہوئے سارہ نے تھاما اور کھول کر دیکھا تو اس میں ایک رینگ تھی ڈائمنڈ کی۔۔۔

"بہت بہت پیاری ہے مگر اس کی کیا ضرورت تھی شاہ۔۔۔"

لو بھئی ضرورت کیوں نہیں تھی منہ دیکھائی ہے تمہاری اور ویسے بھی میری "
"جان بہت پیاری لگے گی اس میں , پہنو تو سہی۔۔۔"

شاہ دل سارہ کا ہاتھ تھامے اسے وہ رینگ پہنانے لگا اور پھر اس کا وہی
ہاتھ اپنے ہونٹوں سے چومتا وہ سارہ کا دوپٹہ اس کے سر سے اتار چکا تھا اور
پھر آہستہ آہستہ وہ سارہ کے زیوار اتارنے لگا۔۔۔

سارہ کی گردن سے ہار اتار کر اس نے وہاں اپنے لبوں کا لمس چھوڑا اور ہاتھ
کی مدد سے سارہ کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کر دیا شاہ دل کے لمس پر
ترپتے ہوئے سارہ نے اس کی طرف پیٹھ کر لی تو شاہ دل سارہ کی کرتی کی
ڈوریوں کو ایک ایک کیے کھولنے لگا اور پھر سارہ کی کمر کو بھی دیوانہ وار چومنے
لگا۔۔۔

ساتھ ہی ساتھ آہستہ آہستہ وہ سارہ کی کرتی کو اتار رہا تھا وہیں شاہ دل کا
لمس سارہ کے اندر بھی ایک آگ سی جلا رہا تھا اب وہ بھی شاہ دل کی محبت
پانے کے لیے تڑپنے لگی تھی کچھ ہی دیر میں شاہ دل نے اپنی شیروانی کے
ساتھ سارہ کے پورے کپڑے اتار دیے تو سارہ نے جھٹ سے شاہ دل کو
اپنے گلے لگا لیا کچھ لمحوں بعد شاہ دل نے سارہ کو بیڈ پر لیٹایا اور خود اس پر
جھکتے ہوئے سارہ کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کے درمیان لیے انھیں چومنے
لگا وہیں اس کے ہاتھ سارہ کے بدن پر حرکت کر رہے تھے۔۔۔۔

ابھی شاہ دل اس کے لبوں کو آزاد کیے گردن پر جھکا ہی تھا جب سارہ ہسنے
لگی اور ساتھ ہی شاہ دل کو زور سے پکڑ لیا۔۔۔

کیا ہوا سارہ کوئی پر اہلم ہے۔۔۔؟؟؟"

سارہ کے کان کے قریب چہرہ اٹھائے شاہ دل نے سرگوشی کی۔۔۔

نہیں کچھ نہیں آپ کی قربت میں تو مجھے سکون ملتا ہے اتنا زیادہ کہ میں "
"بیان بھی نہیں کر سکتی وہ بس گدگدی ہو رہی تھی اس لیے۔۔۔۔"

سارہ شرماتے ہوئے بولی تو شاہ دل مسکراتا ہوا اس پر آج اپنی ساری محبت
نیچا ور کرنے لگا سارہ بھی اسے کاندھوں سے تھامے پیار بھری بارش میں
بھیگتی رہی

اور پھر کچھ دیر بعد شاہ دل سارہ سے الگ ہوا اور اسے اپنی باہوں میں لیے سو
گیا۔۔۔۔



رات کے 10 بجے کا وقت تھا جب فرمان کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ابہا
اس کے کپڑے پہنے کھڑی تھی یعنی
شارٹس اور شرٹ۔۔۔

کیسی لگ رہی ہو میں۔۔۔۔؟؟؟"

فرمان کو دیکھتے ابہا نے شرما تے ہوئے پوچھا تو فرمان اس کے قریب آنے
لگا۔۔۔۔

بہت حسین خوبصورت ترین، چلو بیہو آج کچھ الگ کریں مطلب کہ پہلے میں "

"اپنے کپڑے اتاروں گا پھر تم بھی ویسے ہی کرنا۔۔۔۔"

"نہیں نہیں فرمان مجھے بہت شرم آرہی ہے۔۔۔۔"

ابیہا نے فوراً فرمان کو انکار کر دیا۔۔۔۔

یار کیا بیہو اس میں شرمانے والی کونسی بات ہے میں ہی تو ہوں تمہارا "
"فرمان مجھ سے پھر کیسی شرم----

"او کے کوشش کرتی ہوں----"

ابیہا کے حامی بھر لینے پر اسے دیکھتے فرمان نے اپنی شرٹ کو اتار کر زمین پر
پھینکا تو ابیہا نے بھی سر جھکائے اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیے----

بیہو پوری اتارو نا او کے فائن یہ کام بھی مجھے ہی کرنا پڑے گا بیہو تم بھی نا "
"بہت شرماتی ہو-----"

فرمان خود ابیہا کے قریب آکر اس کی شرٹ اتارنے لگ گیا اور خود ہی جلدی سے ابیہا کو برہمنہ کر دیا پھر وہ ابیہا کو بیڈ پر لیٹا کے اس کی ٹانگوں پر ہلکے ہلکے سے ہاتھ پھیرتے اوپر کی طرف بڑھنے لگ گیا۔۔۔۔

ابیہا اس حرکت پر بے چین ہو رہی تھی ساتھ ہی وہ اپنا چہرہ ہاتھوں کی مدد سے چھپا چکی تھی۔۔۔

بیو آج تو تمہاری خیر نہیں بہت سے حساب بے باک کرنے میں " " نے , تم بس روکنا مت مجھے آج , اوکے۔۔۔

فرمان کی بات پر ابیہا خاموش رہی تو فرمان اس کے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے
لگاتار چومتا رہا جب کافی دیر تک وہ یہی عمل دہراتا رہا تو ابیہا نے اس کے
بالوں کو پکڑ لیا۔۔۔۔

ابیہا کے بال پکڑتے ہی فرمان چہرہ اٹھائے اسے دیکھنے لگا جو بھاری سانسوں
کے ساتھ آنکھیں موندے جبکہ منہ کھولے سانس لے رہی تھی تو فرمان اس
کی حالت سمجھتا اوپر کو ہوتے ہوئے ابیہا کے ہونٹوں کا جام پینے لگ گیا۔۔۔

ساری رات وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے رہے کمرہ کھکھلاتی آوازوں کے
ساتھ گوجتا رہا کچھ گھنٹوں کے بعد فرمان تھک کر لیٹ گیا تو ابہا نے اس کے
سینے پر سر رکھ کر ساتھ ہی اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا اور سکون کی نیند سو
گئی۔۔۔۔



سال بعد۔۔۔۔۔ 2

"عائشہ عائشہ۔۔۔۔۔"

فرمان زور زور سے عائشہ کو پکار رہا تھا جب ابیہا اس کے پاس چلی آئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا فرمان۔۔۔۔۔؟؟؟"

کیوں اتنا اونچا بول رہے ہیں آپ---؟؟؟"

"بیہو دیکھو نا تمہاری بیٹی نے میری شرٹ کا کیا حشر کیا ہے---"

فرمان اپنی شرٹ ابیہا کے سامنے کرتا غصے سے بولا---

"تو کیا ہو گیا ہے فرمان اتنے پیارے تو لگ رہے ہیں آپ---"

ابیہا اپنی مسکراہٹ روکتی سنجیدگی سے بولی---

بیہو جان تمہیں تو میں ہر حال میں ہی حسین لگتا ہوں اب محبت ہی اتنی "
"ہے تمہیں مجھ سے , چلو ہو مجھے اپنے بے بی سے بات کرنے دو۔۔۔۔"

فرمان جھکتے ہوئے ابہا کے پیٹ کے قریب آکر بات کرنے لگ گیا۔۔۔۔

بے بی جب تم اس دنیا میں آؤ گے نا تو صرف اپنے بابا کا ہی ساتھ دینا "
او کے کیونکہ آپ کی ماما اور بہنا بہت بری ہیں وہ مجھ سے پیار نہیں
"اکرتیں۔۔۔۔"

فرمان نے مظلومیت کی بھرپور ایکٹنگ کی۔۔۔۔

واہ واہ واہ کیوں اپنی ماما کا کیوں نہیں ساتھ دے گا وہ۔۔۔؟؟؟"

آپ کی بیٹی ہے نا آپ کا ساتھ دینے کے لیے اس لیے میرا شیر صرف میرا"
"ساتھ دے گا اب میرا بھی تو کوئی سپوٹر ہو۔۔۔

فرمان کی بات پر دونوں زور زور سے ہسنے لگے تبھی عائشہ بھی بھاگتی ہوئی ان
کے پاس آگئی اور فرمان نے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا۔۔۔



شاہ دل آپ کیوں اداس ہو رہے ہیں انشا اللہ اب نہیں تو کیا ہوا مگر اللہ
انشا اللہ ہمیں بھی ضرور اولاد کی نعمت سے نوازیں گے۔۔۔

ہو سپیٹل سے باہر نکلتے ہوئے شاہ دل کو مایوس ہوتے دیکھ سارہ نے اسے
تسلی دینی چاہی۔۔۔۔

نہیں سارہ میرے گناہوں کی سزا مل رہی ہے مجھے تبھی میں ترس رہا ہوں "
"اولاد کو ڈاکٹرز بھی ناامید ہو چکے ہیں اب۔۔

شاہ دل ایسی کوئی بات نہیں ہے جب نصیب میں ہوں گے تو ہو جائیں "
"گے بچے بھی اسد کبھی مایوس نہیں ہونے دیں گے ہمیں۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سارہ نے شاہ دل کے کندھے پر سر رکھ لیا وہیں شاہ
دل ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔

محبت کو کامیابی مل ہی جاتی ہے شرط صرف اتنی سی ہے کہ وہ سچی "''''''''"
"'''''''''' ہو۔۔۔۔۔

ختم شدہ